شرح نسائی شریف

تصنیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی

شرح

استاذ العلماء علامہ محمد لیاقت علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

شرح

سنن نسائی شریف

جلد دوم

جزو سوم

تصنیف

امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شرح

استاذ العلماء علامہ

محمد لیاقت علی رضوی

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ________ شرح سنن نسائی شریف

مترجم ________ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ________ ورڈز میکر

باہتمام ________ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ________ ستمبر 2015ء

سرورق ________ اے ایف ایس ایڈورٹائزر ز دربار 0322-7202212

طباعت ________ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ________ روپے

اسٹاکسٹ

شاکر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

ترتیب

13 - كتابُ السَّهْوِ

14 - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

15 - كِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

16 - كِتَابُ الْكُسُوفِ

سنن نسائی جلد دوم جز چہارم

17 - كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

18 - كِتَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

19 - كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

21 - كِتَابُ الْجَنَائِزِ

12 - كِتَابُ التَّطْبِيقِ

تطبیق (کے بارے میں روایات)

(تطبیق سے مراد رکوع کے دوران دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا ہے)

امام نسائی نے اس کتاب ''تطبیق (کے بارے میں روایات)'' میں 106 تراجم ابواب اور 149 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 60 ہوگی۔

1 - باب

باب: تطبیق سے متعلق روایات

1028 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ . فَاَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ . قَالَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوْا هٰكَذَا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں' ان دونوں حضرات نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے گھر میں نماز ادا کی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ سب لوگ نماز ادا کر چکے ہیں' ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں حضرات کو نماز پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے' انہوں نے نماز سے پہلے کوئی اذان نہیں دی' کوئی اقامت نہیں کی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم تین افراد ہو' تو اسی طرح کیا کرو اور جب تم تین سے زیادہ ہو' تو تم

1028-تقدم في المساجد، تشبيك الاصابع في المسجد (الحديث 718) .

نوٹ: ہمارے سامنے ''سنن نسائی'' کا جو نسخہ موجود ہے' یہ دارالمعرفہ بیروت لبنان سے شائع ہوا ہے اور مکتب تحقیق التراث الاسلامی کے محققین نے اس نسخے کی تحقیق کی ہے۔ انہوں نے حاشیے میں اس بات کی وضاحت کی ہے: تطبیق کے باب کو ہم نے ''کتاب'' کے طور پر اس لئے نقل کیا ہے' کیونکہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، مفتاح کنوز السنۃ، تیسیر المنفعۃ مفتاح کنوز السنۃ، والمعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی میں یہ اسی طرح مرقوم ہے۔

اور اس غلطی کی وجہ یہ ہے: مطبع میمنیہ مصر میں 1312ھ میں شائع ہونے والی ''سنن نسائی'' کے نسخے میں اس باب کو کتاب التطبیق ہی تحریر کیا گیا ہے' یہ اس نسخے کی پہلی جلد کے صفحہ نمبر 158 پر ہے۔

میں سے ایک شخص تمہاری امامت کرے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے زانوں پر رکھے' نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان کشادگی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کا عنوان "تطبیق" تجویز کیا ہے۔ تطبیق سے مراد یہ ہے: آدمی جب رکوع میں جائے تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اکٹھا کر کے انہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لے اور تشہد میں بھی اس طرح کر لے۔

یہ بات علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حاشیے میں تحریر کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس بات پر اتفاق ہے' یہ حکم منسوخ ہے جیسا کہ مصنف یعنی امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آگے چل کر یہی بات بیان کی ہے۔

علامہ سندھی فرماتے ہیں: میں نے جو بات ذکر کی ہے' یہ اس بات کا مقتضا ہے' جو اس کتاب میں ذکر ہونے والی روایت سے ظاہر ہو رہا ہے۔

لیکن یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے' اس میں اختصار پایا جاتا ہے' کیونکہ مسلم شریف میں یہی روایت ذرا تفصیل کے ساتھ منقول ہے۔

•••———•••———•••

1029 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَانَا عَمْرٌو - وَهُوَ ابْنُ اَبِي قَيْسٍ - عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي بَيْتِهٖ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَنَزَعَهَا فَخَالَفَ بَيْنَ اَصَابِعِنَا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ .

☆☆ ابراہیم نخعی' اسود اور علقمہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں' ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ان کے گھر میں نماز ادا کی' وہ ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے' ہم نے (رکوع کے دوران) اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے تو انہوں نے ان ہاتھوں کو وہاں سے اُٹھایا' ہماری انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر رکھوایا اور بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1030 - اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَرَكَعَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْاِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن اسود' علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ

1029-تقدم في المساجد، تشبيك الاصابع في المسجد (الحديث 719) .

1030-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من الثنتين (الحديث 747) . تحفة الاشراف (9469) .

نے ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا' آپ کھڑے ہوئے' آپ نے تکبیر کہی' جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے دونوں ہاتھ ملائے اور دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ دیئے اور رکوع کیا۔

(راوی کہتے ہیں:) جب اس بات کی اطلاع حضرت سعد رضی اللہ عنہ (بن ابی وقاص) کو ملی' تو وہ بولے: میرے بھائی (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا ہے' پہلے ہم اسی طرح کیا کرتے تھے' لیکن پھر ہمیں اس بات کا حکم دے دیا گیا۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

2 - باب نَسْخِ ذٰلِكَ

باب: اس بات (یعنی تطبیق کا) منسوخ ہونا

1031 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِىْ وَجَعَلْتُ يَدَىَّ بَيْنَ رُكْبَتَىَّ فَقَالَ لِىْ اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ . قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَضَرَبَ يَدِىْ وَقَالَ اِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا وَاُمِرْنَا اَنْ نَضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ .

☆☆ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کی' میں نے اپنے دونوں ہاتھ (رکوع کے دوران) اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھو۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد پھر میں نے ایک مرتبہ ایسا ہی کیا (یعنی دونوں ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے) تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر مارا اور فرمایا: ہمیں اس بات سے منع کر دیا گیا اور ہمیں یہ حکم دیا گیا' کہ ہم (رکوع کے دوران) اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں۔

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے: رکوع کے دوران تطبیق کا حکم منسوخ ہے۔

مشہور حنبلی فقیہ امام موفق الدین حنبلی تحریر کرتے ہیں: اسلاف میں سے بعض حضرات تطبیق کے قائل ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے' نمازی اپنی ایک ہتھیلی کو دوسری پر رکھے اور پھر رکوع کے دوران دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھے۔

ابتدائے اسلام میں ایسا ہوتا تھا مگر پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

اس کے بعد ابن قدامہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جسے امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی یہاں نقل کیا ہے۔

مشہور حنفی فقیہ امام ابوجعفر طحاوی نے اپنی کتاب ''شرح معانی الآثار'' کتاب الصلوٰۃ میں رکوع میں تطبیق کے موضوع پر ایک

10-اخرجه البخارى فى الاذان، باب وضع الاكف على الركب فى الركوع (الحديث 790) بمعناه . واخرجه مسلم فى المساجد و مواضع الصلاة، باب الندب الى وضع الايدى على الركب فى الركوع و نسخ التطبيق (الحديث 29 و 30 و 31) . واخرجه ابوداؤد فى الصلاة، باب نسخ اليدين على الركبتين (الحديث 867) بنحوه . واخرجه النسائى فى التطبيق، نسخ ذلك (الحديث 1032) . واخرجه الترمذى فى الصلاة، باب ما جاء فى وضع اليدين على الركبتين فى الركوع (الحديث 259) مختصرًا . و اخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب وضع اليدين على الركبتين (الحديث 873) بنحوه مختصرًا . تحفة الاشراف (3929) .

باقاعدہ باب تحریر کیا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے علقمہ اور اسود کے حوالے سے وہی حدیث نقل کی ہے' جو اس سے پہلے امام نسائی رحمہ اللہ ذکر کر چکے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس روایت کے مختلف طرق بیان کئے ہیں۔

• پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے' جو موقوف ہے اور جسے اگلے باب میں امام نسائی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے: تمہارے لئے یہ چیز سنت قرار دی گئی ہے' تم گھٹنوں کو تھام کے رکھو۔

اس کے بعد امام طحاوی نے مختلف روایات نقل کی ہیں' جس میں یہ بات مذکور ہے' صحابہ کرام رکوع کرتے ہوئے گھٹنوں کو پکڑا کرتے تھے۔ وہ تطبیق نہیں کیا کرتے تھے۔

ان روایات کو نقل کرنے کے بعد امام طحاوی تحریر کرتے ہیں۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' تطبیق کا حکم منسوخ ہے۔*

1032 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ اَبِيْ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا اِلَى الرُّكَبِ

☆☆ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں' میں رکوع میں گیا' میں نے تطبیق کی تو میرے والد نے فرمایا: یہ طریقہ ہم پہلے استعمال کیا کرتے تھے' پھر ہمیں گھٹنوں کی طرف بلند ہو گئے۔ (یعنی ہم نے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا شروع کر دیا)۔

3 - باب الْاِمْسَاكِ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران گھٹنے کو تھامنا (یعنی گھٹنے پر ہاتھ رکھنا)

1033 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَاَمْسِكُوْا بِالرُّكَبِ .

☆☆ ابوعبدالرحمٰن' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے گھٹنوں (کو پکڑنے کو) مسنون قرار دیا گیا ہے' تو تم لوگ گھٹنوں کو پکڑا کرو۔

شرح

اس باب کا عنوان امام نسائی رحمہ اللہ نے یہ تجویز کیا ہے' رکوع کے دوران گھٹنوں کو پکڑنا چاہئے' کیونکہ سابقہ ابواب میں امام نسائی رحمہ اللہ نے تطبیق کے بارے میں روایات نقل کی تھیں اور تطبیق کا حکم منسوخ ہونے کے بارے میں اس باب میں انہوں نے

* (شرح معانی الآثار، کتاب نماز کا بیان باب: رکوع میں تطبیق کا حکم)

1032-تقدم في التطبيق، نسخ ذلك (الحديث 1031) .

1033-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وضع اليدين على الركبتين في الركوع (الحديث 258) . واخرجه النسائي في التطبيق، الامساك بالركب في الركوع (الحديث 1034) بنحوه . تحفة الاشراف (10482) .

رکوع کا صحیح طریقہ بیان کیا ہے۔ رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے' انسان رکوع میں گھٹنے کو پکڑے گا اس حوالے سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ایک ''موقوف'' روایت دلیل کے طور پر پیش کی ہے جس کو انہوں نے دو مختلف اسناد کے ساتھ یہاں نقل کیا ہے۔

1034 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ حَصِينٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِنَّمَا السُّنَّةُ الْاَخْذُ بِالرُّكَبِ .

☆☆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (رکوع کے دوران) سنت یہ ہے' گھٹنوں کو پکڑا جائے۔

4 - باب مَوَاضِعِ الرَّاحَتَيْنِ فِى الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ

1035 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ اَتَيْنَا اَبَا مَسْعُوْدٍ فَقُلْنَا لَهٗ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَامَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ اَصَابِعَهٗ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَافٰى بِمِرْفَقَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَىْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَىْءٍ مِّنْهُ .

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں' ہم لوگ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے بارے میں بتائیں' وہ ہمارے سامنے کھڑے ہو گئے' انہوں نے تکبیر کہی جب وہ رکوع میں گئے' تو انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے رکھیں اور اپنی دونوں کہنیاں (پہلو سے) دور رکھیں' یہاں تک کہ ہر عضو بالکل سیدھا ہو گیا' پھر وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور ان کا ہر عضو بالکل سیدھا ہو گیا (یعنی وہ اطمینان سے رکوع میں گئے اور اطمینان سے کھڑے ہو گئے)۔

5 - باب مَوَاضِعِ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِى الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران ہاتھوں کی انگلیاں رکھنے کی جگہ

1036 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَلَا اُصَلِّىْ لَكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فَقُلْنَا بَلٰى .

1034-تقدم فى التطبيق، الا مساك بالركب فى الركوع (الحديث 1033) .

1035-اخرجه ابوداؤد فى الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع و السجود (الحديث 863) مطولًا . و اخرجه النسائى فى التطبيق، باب مواضع اصابع اليدين فى الركوع (الحديث 1036) مطولًا و الحديث عند: النسائى فى التطبيق، باب التجافى الركوع (الحديث 1037) . تحفة الاشراف (9985) .

1036-تقدم فى التطبيق، باب مواضع الراحتين فى الركوع (الحديث 1035) .

فَقَامَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ اَصَابِعَهُ مِنْ وَّرَاءِ رُكْبَتَيْهِ وَجَافٰى اِبْطَيْهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَامَ حَتّٰى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَجَافٰى اِبْطَيْهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ بِنَا ۔

☆☆ ابوعبداللہ سالم' حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اسی طرح سے نماز ادا کر کے نہ دکھاؤں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ کھڑے ہوئے' جب وہ رکوع میں گئے' تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے رکھیں' انہوں نے اپنی بغلوں کو کشادہ رکھا (یعنی کہنیوں کو پہلو سے دور رکھا)' یہاں تک کہ اُن کا ہر عضو اپنی جگہ پر آ گیا' پھر انہوں نے اپنا سر اُٹھایا اور کھڑے ہوئے' یہاں تک کہ ان کا ہر عضو اپنی جگہ پر آ گیا' پھر جب وہ سجدے میں گئے' تو انہوں نے اپنی بغلوں کو کشادہ رکھا (یعنی کہنی پہلو سے دور رکھی)' یہاں تک کہ ان کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا' پھر وہ سجدے میں گئے' یہاں تک کہ ان کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا' پھر انہوں نے چار رکعات کو اسی طرح ادا کیا' پھر وہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اسی طرح نماز پڑھایا کرتے تھے۔

شرح

یہ اور اس کے ساتھ آگے آنے والے ابواب کے تحت نقل ہونے والی روایات میں رکوع کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم مختصر طور پر رکوع کے احکام بیان کریں گے۔

رکوع کرنا' نماز میں فرض ہے

رکوع کا لغوی مطلب جھک جانا ہے' جبکہ شرعی طور پر اس سے مراد سر اور پشت کو ایک ساتھ طریقے سے جھکانا ہے' آدمی کے دونوں ہاتھ اس کے گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ اس کی کم از کم مقدار یہ ہے' آدمی اتنا جھک جائے کہ اس کے دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور اس کی کامل ترین مقدار یہ ہے' انسان کی کمر اور گردن اس طرح سے سیدھی ہو کہ وہ ایک تختہ ہے۔

رکوع کے دوران دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا سنت ہے۔ اس طرح کہ انگلیاں درمیانے طور پر نہ بالکل بند ہوں' نہ بالکل کھلی ہوئی ہوں۔

رکوع کے دوران آدمی نہ اپنے سر کو اوپر کی طرف کرے گا' نہ نیچے کی طرف' اس دوران اپنی کہنیاں اپنے پہلو الگ رکھے گا۔ تاہم یہ حکم مردوں کے لئے ہے' خواتین کے لئے حکم یہ ہے' وہ خود کو سمیٹ کر رکوع کریں گی۔

رکوع کے فرض ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''اے ایمان والو! رکوع کرو۔'' (الحج:77)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ترجمۃ الباب میں ہاتھوں کی انگلیوں کا ذکر کیا ہے' جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھنے کا ذکر کیا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہیں علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: سفیان ثوری، امام اوزاعی، ابن سیرین، حسن بصری، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہم)، ان کے اصحاب یہ سب حضرات (صحیح بخاری میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول) حدیث کی بنیاد پر یہ کہتے ہیں: نمازی جب رکوع کرے گا' تو اس وقت اپنے ہاتھوں کے ذریعے اپنے گھٹنے کو پکڑے گا اور اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھے گا۔*

•••——•••——•••

6 - باب التَّجَافِيْ فِيْ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران (کہنیوں کو پہلو سے) پرے رکھنا

1037 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قُلْنَا بَلٰى ـ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ جَافٰى بَيْنَ اِبْطَيْهِ حَتّٰى لَمَّا اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ رَفَعَ رَاْسَهُ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هٰكَذَا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ ـ

☆☆ سالم براد بیان کرتے ہیں' حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو دکھاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کیا کرتے تھے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے تکبیر کہی جب وہ رکوع میں گئے' تو انہوں نے اپنی دونوں بغلوں کو الگ رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے دور رکھا)' یہاں تک کہ ان کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا (یعنی انہوں نے اطمینان سے رکوع کیا) پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور اسی طرح چار رکعات ادا کیں' انہوں نے فرمایا: میں نے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

7 - باب الْاِعْتِدَالِ فِيْ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع میں اعتدال کرنا

1038 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَنْصِبْ

* عمدۃ القاری کتاب نماز کے طریقے کے ابواب، باب رکوع کے دوران ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔

1037-تقدم في التطبيق، باب مواضع الراحتين في الركوع (الحديث 1035) .

رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ .

☆☆ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے' تو اعتدال کیا کرتے تھے' یعنی آپ اپنے سر کو نہ اوپر اُٹھاتے تھے' اور نہ ہی بالکل جھکا دیتے تھے' اور آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھا کرتے تھے۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے ملتی جلتی ایک روایت امام ابن ابی شیبہ نے بھی اپنی ''مصنف'' میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتی ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو اوپر کی طرف اٹھاتے نہیں تھے' اور نیچے کی طرف جھکاتے بھی نہیں تھے بلکہ سر کو درمیانی حالت میں رکھتے تھے۔''

•••——•••——•••

8 - باب النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاْءَةِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران قرأت کرنے کی ممانعت

1039 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيْرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَّقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى وَاَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی (مخصوص قسم کا ریشمی کپڑا) ریشم' سونے کی انگوٹھی (پہننے) سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے' میں رکوع کے دوران قرأت کروں۔

راوی نے ایک مرتبہ الفاظ کچھ مختلف نقل کیے ہیں۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے' رکوع کے دوران قرأت کرنا ممنوع ہے' کیونکہ رکوع کا مخصوص محل تسبیح کرنا اور ذکر اذکار کرنا ہے۔

1038-اخرجه البخاري في الاذان، باب سنة الجلوس في التشهد (الحديث 828) بمعناه مطولًا . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب (منه) (الحديث 304 و 305) مطولًا . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اتمام الصلاة (الحديث 1061) مطولًا . و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب من ذكر التورك في الرابعة (الحديث 963 و 964 و 965) . والنسائي في التطبيق، باب فتح اصابع الرجلين في السجود (الحديث 1100)، و في السهو، باب رفع اليدين في القيام الى الركعتين الآخريين (الحديث 1180)، وباب صفة الجلوس في الركعة التي يقضي فيها الصلاة (الحديث 1261) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيه، باب افتتاح الصلاة (الحديث 803)، وباب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 862) . تحفة الاشراف (11897) .

1039-انفرد به النسائي و سياتي في الزينة، حديث عبيدة (الحديث 5198 و 5199 و 5200) تحفة الاشراف (10238 و 19001) .

1040 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاَةِ رَاكِعًا وَّعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے‘ رکوع کے دوران قرأت کرنے اور قسی اور معصفر (مخصوص قسم کے دو کپڑے) استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

1041 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاَةِ فِى الرُّكُوْعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے‘ میں یہ نہیں کہتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے‘ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے) سونے کی انگوٹھی پہننے‘ قسی لباس پہننے‘ مفدم لباس پہننے‘ معصفر لباس پہننے اور رکوع کے دوران قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

1042 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لَبُوْسِ الْقِسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاَةِ الْقُرْآنِ وَاَنَا رَاكِعٌ .

☆☆ ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے‘ قسی اور معصفر لباس پہننے اور رکوع کے دوران قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

1043 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِىْ

1040-اخرجه مسلم فى الصلاة، باب النهى عن قراء ة القرآن فى الركوع و السجود (الحديث 212 و 213) مختصرًا . واخرجه النسائى فى التطبيق، النهى عن القراء ة فى الركوع (الحديث 1041) مطولًا . وباب النهى عن القراء ة فى السجود (الحديث 1117) مطولًا، و فى الزينة، خاتم الذهب (الحديث 5187 و 5188)، و النهى عن لبس خاتم الذهب (الحديث 5282) تحفة الاشراف (10194) .

1041-تقدم فى التطبيق، النهى عن القراء ة فى الركوع (الحديث 1040) .

1042-اخرجه مسلم فى الصلاة، باب النهى عن قراء ة القرآن من الركوع و السجود (الحديث 210 و 211 و 213) مختصرًا، و فى اللباس و الزينة، باب النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر (الحديث 29 و 30 و 31) . واخرجه ابوداوٗد فى اللباس، باب من كرهه (الحديث 4044 و 4045 و 4046) . واخرجه الترمذى فى الصلاة، باب ما جاء فى النهى عن القراءة فى الركوع والسجود (الحديث 264)، و فى اللباس، باب ما جاء فى كراهية خاتم الذهب (الحديث 1737) . واخرجه النسائى فى التطبيق، النهى عن القراءة فى الركوع (الحديث [illegible]) مختصرًا، وباب النهى عن القراءة فى السجود (الحديث 1118)، و فى الزينة، خاتم الذهب (الحديث 5189 و 5190 و 5193 و 94[illegible] [illegible] على يحى بن ابى كثير فيه (الحديث 5195 و 5196 و 5197)، والنهى عن لبس خاتم الذهب (الحديث 5283 و 5284 [illegible] 5287)، و ذكر النهى عن لبس المعصفر (الحديث 5333) . والحديث عند: الترمذى فى اللباس، باب ما جاء فى كراهية [illegible] (الحديث 1725)، و النسائى فى الزينة، خاتم الذهب (الحديث 5192) . وابن ماجه فى اللباس، باب كراهية المعصفر للرجال (الحديث 3602)، و باب النهى عن خاتم الذهب (الحديث 3642) تحفة الاشراف (10179) .

1043-تقدم فى التطبيق، النهى عن القراء ة فى السجود (1042) .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ .

☆☆ ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی اور معصفر پہننے، سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

9 - باب تَعْظِيْمِ الرَّبِّ فِي الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرنا

1044 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَقَالَ "اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ - ثُمَّ قَالَ - اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا' لوگ اُس وقت صفوں میں کھڑے ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب ہی باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے' یا جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے' میں رکوع یا سجدے کی حالت میں قرأت کروں' جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو تم اس میں اپنے پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو (یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھو) اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے' تو تم اس میں بھرپور طریقے سے دعا مانگو' کیونکہ وہ اس لائق ہے' اسے قبول کیا جائے۔

شرح

اس حدیث میں' اور اس کے بعد آنے والے ابواب کے بعد' نقل ہونے والی احادیث میں اس بات کا تذکرہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے دوران مختلف الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کیا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں رکوع کے دوران دعا مانگنے کے بارے میں ایک باب قائم کیا ہے جس میں منقول حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

سجدہ کے دوران اور رکوع کے دوران ذکر کرنا سنت ہے' تاہم اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، داؤد ظاہری (رحمۃ اللہ علیہم) اس بات کے قائل ہیں' جن دعاؤں کا تذکرہ

1044-اخرجه مسلم في الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع و السجود (الحديث 207) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في الدعاء في الركوع و السجود (الحديث 876) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب الامر بالاجتهاد في الدعاء في السجود (الحديث 1119) بنحوه . والحديث عند : ابن ماجه في تعبير الرؤيا، باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له (الحديث 3899) . تحفة الاشراف (5812) .

احادیث میں مذکور ہے نمازی ان میں سے جو چاہے دعا پڑھ سکتا ہے خواہ آدمی فرض نماز ادا کر رہا ہو یا نفل نماز ادا کر رہا ہو۔

رکوع اور سجدے کے دوران جو تسبیحات پڑھی جاتی ہیں ان کے شرعی حکم میں بھی فقہائے کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہم) کے نزدیک ان تسبیحات کو پڑھنا سنت ہے اگر کوئی ان کو ترک کر دیتا ہے تو وہ گناہ گار نہیں ہوگا اور اس شخص کی نماز درست ہوگی خواہ وہ شخص بھول کر ان تسبیحات کو ترک کر دیتا ہے یا جان بوجھ کر انہیں ترک کرتا ہے تاہم ان تسبیحات کو جان بوجھ کر ترک کرنا مکروہ ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان تسبیحات کو پڑھنا واجب ہے اگر کوئی شخص جان بوجھ کر انہیں ترک کر دیتا ہے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ اگر اس نے بھول کر انہیں ترک کیا ہو نماز باطل نہیں ہوگی۔ *

اگلی روایات میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ الفاظ نقل کیے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے دوران دعا کے طور پر پڑھتے تھے یا تسبیح کے طور پر پڑھا کرتے تھے۔

•••———•••———•••

10 - باب الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران ذکر کرنا

1045 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ." وَفِيْ سُجُوْدِهٖ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ."

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو آپ نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھا اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھا۔

11 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران ایک دوسری قسم کا ذکر

1046 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَّيَزِيْدُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ

* عمدۃ القاری، نماز کے طریقے کے متعلق ابواب، رکوع کے دوران دعا مانگنا۔

1045-تقدم فی الافتتاح، تعوذ القاری ء اذا مربآیة عذاب (الحدیث 1007) .

1046-اخرجه البخاری فی الاذان، باب الدعاء فی الرکوع (الحدیث 794)، و باب التسبیح و الدعاء فی السجود (الحدیث 817)، وفی المغازی، باب . 51 . (الحدیث 4293)، و فی التفسیر، سورة (اذا جاء نصر اللّٰه) وباب. 2 . (الحدیث 4968) . واخرجه مسلم فی الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع و السجود (الحدیث 217) . واخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب فی الدعاء فی الرکوع و السجود (الحدیث 877) . واخرجه النسائی فی التطبیق، نوع آخر (الحدیث 1121)، و نوع آخر (الحدیث 1122) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب التسبیح فی الرکوع و السجود (الحدیث 889) . والحدیث عند: البخاری فی التفسیر، سورة (اذا جاء نصر اللّٰه) باب . 1 .(الحدیث 4967) . ومسلم فی الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع و السجود (الحدیث 218 و 219) . تحفة الاشراف (17635) .

الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ۔"

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے کے دوران بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"تو پاک ہے (اے) ہمارے پروردگار' ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے' اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے"۔

12 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْهُ

باب: ایک اور قسم کا ذکر

1047 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ مُّطَرِّفٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ ۔"

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ پڑھا کرتے تھے:

"وہ ذات انتہائی پاک ہے' انتہائی مقدس ہے' جو فرشتوں اور روح الامین کا پروردگار ہے"۔

13 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِی الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران ذکر کی ایک اور قسم

1048 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ - يَعْنِی النَّسَآئِیَّ - قَالَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ - يَعْنِی ابْنَ صَالِحٍ - عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ الْكِنْدِیِّ - وَهُوَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ - قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ "سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ۔"

☆☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا' جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ اتنی دیر رکوع میں ٹھہرے رہے' جتنی دیر میں سورۃ البقرۃ تلاوت کی جا سکتی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے دوران یہی پڑھتے رہے:

"پاک ہے وہ ذات! جو غلبہ' بادشاہی' کبریائی اور عظمت کی مالک ہے"۔

1047-اخرجه مسلم فی الصلاة، باب ما يقال فی الركوع و السجود (الحديث 223 و 224) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب ما يقول الرجل فی ركوعه و سجوده (الحديث 872) واخرجه النسائی فی التطبيق، نوع آخر (الحديث 1133) . تحفة الاشراف (17664) .

1048-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب ما يقول الرجل فی ركوعه و سجوده (الحديث 873) مطولاً . و اخرجه الترمذی فی الشمائل، باب ما جاء فی صوم رسول الله صلی الله عليه وسلم (الحديث 296) مطولاً . و اخرجه النسائی فی التطبيق، نوع آخر (الحديث 1131) مطولاً . تحفة الاشراف (10912) .

1051 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ "اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ".

☆☆ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو رکوع میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا ہے' تجھ پر ایمان لایا ہوں' تیری فرمانبرداری اختیار کی ہے' میں تجھ پر توکل کرتا ہوں' تو میرا پروردگار ہے' میری سماعت' میری بصارت' میرا گوشت' میرا خون' میرا گودا' میرے پٹھے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

16 - باب الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران ذکر کو ترک کرنے کی اجازت

1052 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَّكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلَا يَشْعُرُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". قَالَ لَا اَدْرِيْ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ وَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِّمْنِيْ وَاَرِنِيْ. قَالَ "اِذَا اَرَدْتَ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّاْ فَاَحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قُمْ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَاِذَا صَنَعْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ".

☆☆ علی بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے ان کے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' یہ بدری صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے' اسی دوران ایک شخص مسجد میں داخل ہوا' اس نے

1051-انفرد به النسائي . والحديث عند : النسائي في الافتتاح، نوع آخر من الذكر و الدعاء بين التكبير و القراء ة (الحديث 897)، و في التطبيق، نوع آخر (الحديث 1127) . تحفة الاشراف (11230) .

1052-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 857 و 858 و 859 و 860 و 861) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة (الحديث 302) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في السجود (الحديث 1135)، وفي السهو، باب اقل ما يجزئ من عمل الصلاة (الحديث 1312) . و الحديث عند: النسائي في الاذان، الاقامة لمن يصلي وحده (الحديث 666) . و ابن ماجه في الطهارة، و سننها، باب ما جاء في الوضوء على ما امر الله تعالى (الحديث 460) . تحفة الاشراف (3604) .

نماز ادا کی' نبی اکرم ﷺ اس کا جائزہ لے رہے تھے' لیکن اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور (دوبارہ) نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (صحیح طریقے سے) نماز ادا نہیں کی ہے۔ (ایسا دو یا تین مرتبہ ہوا) راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم دوسری یا شاید تیسری مرتبہ اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے میں نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے' تو آپ مجھے تعلیم دیں اور مجھے سکھائیں (کہ میں کیسے نماز ادا کروں؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو پہلے وضو کرو اور اچھی طرح سے وضو کرو' پھر تم کھڑے ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر لو' پھر تکبیر کہو' پھر قرأت کرو' پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر اپنے سر کو اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر اپنے سر کو اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' جب تم ایسا کر لو گے تم اپنی نماز مکمل ادا کر لو گے' اگر تم اس میں کمی کرتے ہو' تو اسی حساب سے تمہاری نماز میں کمی ہو جائے گی۔

17 - باب الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع پورا کرنے کا حکم

1053 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُوْدَ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم لوگ رکوع میں جاؤ اور سجدہ کرو' تو رکوع و سجود مکمل کیا کرو"۔

شرح

اس حدیث میں رکوع اور سجدے کو مکمل کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے' انسان اطمینان کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرے جلد بازی میں انہیں ادا نہ کرے۔

رکوع اور سجدے کو اطمینان اور اعتدال کے ساتھ ادا کرنا امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک واجب ہے۔

امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں' ایک تسبیح کی مقدار کے برابر یعنی ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے میں جتنا وقت لگتا ہے اتنی دیر تک اطمینان اور اعتدال کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرنا فرض ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص اس اطمینان کو ترک کر دیتا ہے' تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اس کی نماز جائز ہو گی' لیکن امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک نماز جائز نہیں ہو گی۔

امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کی دلیل وہ روایت ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو تیزی سے نماز ادا کرنے

1053-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1292) .

پر نماز دہرانے کا حکم دیا تھا۔

اس کے جواب میں احناف یہ دلیل پیش کرتے ہیں' رکوع اور سجدے کا فرض ہونا قرآن کی نص سے ثابت ہے قرآن نے مطلق طور پر رکوع کرنے یا سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

جبکہ تیزی کے ساتھ نماز ادا کرنے والے کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دینا خبر واحد سے ثابت ہے اور اصول یہ ہے: خبر واحد کے ذریعے قرآن کے مطلق حکم کو مقید نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہم اصل رکوع اور سجدے کو فرض قرار دیں گے' تاہم حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے اطمینان سے رکوع اور سجدہ کرنے کو واجب قرار دیں گے۔

•••———•••———•••

18 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین کرنا

1054 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا قَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ـ" هٰكَذَا وَاَشَارَ قَيْسٌ اِلٰى نَحْوِ الْاُذُنَيْنِ ـ

☆☆ علقمہ بن وائل بیان کرتے ہیں' میرے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں نے آپ کو نماز کے آغاز میں' رکوع میں جاتے ہوئے اور اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ' پڑھا (ان تمام مقامات پر) اس طرح سے رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا۔

قیس نامی راوی نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے یہ روایت بیان کی ہے۔

شرح

رکوع سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرنا احناف کے نزدیک منسوخ ہے۔

علامہ ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں: ابن القاسم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: ان کے نزدیک نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا' اس کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

وہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نماز میں رفع یدین کرنے کو ضعیف سمجھتے تھے۔

وہ یہ فرماتے تھے: اگرچہ تکبیر تحریمہ میں ہی کیوں نہ ہو (یعنی یہ بھی ضعیف ہے)

اہل کوفہ، امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، حسن بن حی اور کوفہ کے تمام فقہاء' خواہ وہ پہلے زمانوں کے ہوں یا بعد کے ہوں' سب اسی بات کے قائل ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے اصحاب اور ان کے پیروکاروں کا بھی یہی موقف ہے۔

(ابن عبدالبر کہتے ہیں) شیخ ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق کوئی بھی شہر ایسا نہیں ہے

1054-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11779) .

جن کے بارے میں یہ منقول ہو کہ انہوں نے نماز کے دوران جھکتے وقت یا اٹھتے وقت رفع یدین کو ترک کر دیا ہو۔ صرف اہل کوفہ ایسے ہیں
(جو صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے)
یعنی وہ صرف تکبیر تحریمہ میں رفع یدین کرتے تھے۔

اس کے بعد آگے چل کر علامہ ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں: ابن قاسم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کی وجہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول یہ حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کے وقت ایک ہی مرتبہ رفع یدین کرتے تھے۔ جبکہ محدثین میں سے اکثریت امام شافعی کے مسلک کے مطابق رکوع سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرنے کی قائل ہے۔

اسی لیے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں آگے چل کر ابواب اسی موضوع سے متعلق بیان کیے ہیں۔

آگے چل کر حدیث (1057) کے تحت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کر کے دکھاتے ہوئے صرف ایک مرتبہ رفع یدین کیا تھا۔

•••———•••———•••

19 - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ فُرُوْعِ الْاُذُنَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع سے اٹھتے کے وقت کانوں کی لو تک رفع یدین کرنا

1055 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک بلند کیا کرتے تھے۔

20 - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع سے اٹھتے کے وقت کندھوں تک رفع یدین کرنا

1056 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ - قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ .

1055- تقدم في الافتتاح، رفع اليدين حيال الاذنين (الحديث 879) .
1056- تقدم في الافتتاح، رفع اليدين حذو المنكبين (الحديث 877) .

وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے' تو دونوں کندھوں تک رفع یدین کیا کرتے تھے' پھر جب آپ رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے' پھر جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تھے' تو پہلے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے تھے (پھر رفع یدین کرتے تھے) تاہم آپ ﷺ دوسجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

21 - باب الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ ذٰلِكَ

باب: رفع یدین نہ کرنے کی رخصت

1057 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً .

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز پڑھاؤں؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے نماز پڑھائی تو صرف ایک مرتبہ (یعنی نماز کے آغاز میں) رفع یدین کیا۔

22 - باب مَا يَقُوْلُ الْاِمَامُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: جب امام رکوع سے سر اُٹھائے' تو کیا کرے؟

1058 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَّقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ." وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ .

☆☆ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نماز کا آغاز کرتے تھے' تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے' پھر جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے تھے' اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو بھی اسی طرح رفع یدین کرتے تھے' اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اللہ تعالیٰ نے اس کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی' اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے) پڑھتے تھے' تاہم آپ ﷺ سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے (یعنی رفع یدین نہیں کرتے تھے)۔

1057-تقدم في الافتتاح، ترك ذلك (الحديث 1025) ۔ 1058-تقدم في الافتتاح، رفع اليدين حزو المنكبين (الحديث 877) ۔

شرح

احناف کے نزدیک امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" بلند آواز میں پڑھے گا' جبکہ "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" پست آواز میں پڑھے گا۔

مشہور روایت کے مطابق حنابلہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

تنہا نماز ادا کرنے والا شخص بھی یہ دونوں کلمات پڑھے گا۔

تاہم مقتدی کے بارے میں حنابلہ اس بات کے قائل ہیں اور معتمد قول کے مطابق احناف بھی اس بات کے قائل ہیں' وہ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" پڑھے وہ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" نہیں پڑھے گا۔

جبکہ شوافع کے نزدیک سنت یہ ہے' ہر نمازی "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" اور "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" دونوں پڑھے گا خواہ آدمی تنہا نماز ادا کر رہا ہو خواہ کسی کی امامت کر رہا ہو خواہ کسی کا مقتدی ہو۔

اگلے آنے والے ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی موضوع سے متعلق روایات نقل کی ہیں۔

•••———•••———•••

1059 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے"۔

23 - باب مَا يَقُوْلُ الْمَاْمُوْمُ

باب: (رکوع سے سر اُٹھاتے وقت) مقتدی کیا پڑھے گا؟

1060 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے دائیں پہلو کے بل گر پڑے (جس سے آپ کو چوٹ آئی اور آپ صاحب فراش ہو گئے) لوگ آپ کی عیادت کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے'

1059-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15295) .

1060-تقدم في الامامة، الائتمام بالامام (793) .

نماز کا وقت ہو گیا (نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی) جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو ارشاد فرمایا: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ' جب وہ رکوع سے سر اُٹھائے' تو تم بھی رکوع سے سر اُٹھاؤ' جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو۔

1061 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ." قَالَ رَجُلٌ وَّرَائَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا ." فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلًا ."

☆☆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب آپ نے رکوع کے بعد سر اُٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھا' آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے:

"اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' ایسی حمد جو بہت زیادہ ہو' جو پاکیزہ ہو' جس میں برکت موجود ہو"۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو دریافت کیا: یہ جملہ ابھی کس نے کہا تھا؟ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے' تا کہ اسے پہلے نوٹ کریں۔

24 - باب قَوْلِهٖ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ."

باب: (نمازی کا) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھنا

1062 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ

1061-اخرجه البخاري في الاذان، باب . 126 . (الحديث 799) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 770) . تحفة الاشراف (3605) .

1062-اخرجه البخاري في الاذان، باب فضل (اللهم ربنا لك الحمد) (الحديث 796)؛ و في بدء الخلق باب اذا قال احدكم (آمين) و الملائكة في السماء فوافقت احداهما الآخرى غفرله ما تقدم من ذنبه (الحديث 3228) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب التسميع و التحميد و التامين (الحديث 71) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 848) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب منه آخر (الحديث 267) . والحديث عند: النسائي في التفسير: فاتحة الكتاب ، قوله جل ثناوه (غير المغضوب عليهم ولا الضالين) تحفة الاشراف (12568) .

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .''

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو' کیونکہ جس شخص کا یہ جملہ پڑھنا فرشتوں کے جملہ پڑھنے کے ساتھ ہوگا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا''۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: احناف کے نزدیک ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس سے کم فضیلت ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' کو حاصل ہے۔ اس کے بعد ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' ہے۔

جبکہ حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' پڑھا جائے گا۔

جبکہ شوافع کے نزدیک ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

•••———•••———•••

1063 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوسٰى قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ ''اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَرَاَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا اٰمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ .'' قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ سَبْعَ كَلِمَاتٍ وَهِيَ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ .''

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے سنتیں بیان کیں اور ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا' آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنی صفیں قائم کرلو' پھر تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے' جب امام تکبیر کہہ دے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے تو تم لوگ آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرلے گا' پھر جب وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے' تو تم لوگ بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاؤ' امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے (رکوع سے سر کو) اُٹھانا

1063-تقدم فی الامامة، مبادرة الامام (الحديث 829) .

چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ اُس کے عوض میں ہو جائے گا پھر جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری (بیان کردہ حمد) کو سن لے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ بات کہی:

''جو شخص اس کی حمد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے سن لیتا ہے''۔

پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاؤ' امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے (سجدے سے) سر کو اُٹھانا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے مقابلے میں ہو جائے گا' پھر جب تم بیٹھ جاؤ تو سب سے پہلے تم یہ پڑھو:

''ہر طرح کی پاکیزہ جسمانی اور زبانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام نازل ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی ایک معبود ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

یہ سات کلمات ہیں اور یہ نماز کا سلام ہے (یعنی اس کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا)

25 - باب قَدْرِ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد اور سجدے (سے پہلے) درمیان میں قیام کی مقدار

1064 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُكُوعُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُوْدُهٗ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور آپ کا رکوع سے سر اُٹھا کر (کھڑے ہونا) آپ کا سجدہ کرنا اور آپ کا دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے جو روایت یہاں نقل کی ہے یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح بخاری'' میں دو مقام پر نقل کی ہے۔

1064-اخرجه البخاري في الاذان، باب حدا تمام الركوع و الاعتدال فيه والاطمانينة (الحديث 792)، وباب الاطمانينة حين يرفع راسه من الركوع (الحديث 801) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب اعتدال اركان الصلاة و تخفيفها في تمام (الحديث 193 و 194) مطولًا . و اخرجه ابو داوٗد في الصلاة، باب طول القيام من الركوع و بين السجدتين (الحديث 854) بنحوه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في اقامة الصلب اذا رفع راسه من الركوع و السجود (الحديث 279 و 280) . واخرجه النسائي في التطبيق، قدر الجلوس بين السجدتين (الحديث 1147)، و في السهو، جلسة الامام بين التسليم و الانصراف (الحديث 1331) بنحوه . و الحديث عند: البخاري في الاذان، باب المكث بين السجدتين (الحديث 820) . وابي داوٗد في الصلاة، باب طول القيام من الركوع و بين السجدتين (الحديث 852) . تحفة الاشراف (1781) .

اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

"مہلب کہتے ہیں اس حدیث میں رکوع، سجدہ، جلسہ کی جو صفات بیان کی گئی ہیں یہ باجماعت نماز کی کامل ترین صفت کے طور پر ہے البتہ جو شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو اس کے لئے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ رکوع اور سجدے کو قیام سے دگنا لمبا کر دے۔ اس بارے میں کم از کم مقدار یہ ہے آدمی رکوع کے دوران اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنے پر رکھ لے۔"*

•••———•••———•••

26 - باب مَا يَقُوْلُ فِيْ قِيَامِهٖ ذٰلِكَ

باب: (رکوع سے) کھڑے ہونے پر آدمی کیا پڑھے؟

1065 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ." قَالَ "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے، جو اتنی ہو جو آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے اسے بھی بھر دے (یعنی بے حد و شمار حمد تیرے لیے مخصوص ہے)"۔

شرح

امام شافعی اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" پڑھنے کے بعد اس طرح کے اذکار کو نماز کے دوران پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ خواہ آدمی فرض نماز ادا کر رہا ہو یا نفل نماز ادا کر رہا ہو۔

تاہم فقہائے احناف کے نزدیک رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام کے دوران "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کے علاوہ کوئی اور دعا یا ذکر پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

احناف نے اس طرح کی روایات کو نوافل پر محمول کیا ہے اور نوافل میں اس طرح کا عمل کیا جا سکتا ہے۔

•••———•••———•••

1066 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ

---

* شرح ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کتاب نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب رکوع کو پورا کرنے کی حد اور اس میں اعتدال اور اطمینان کے بارے میں روایت۔

1065-اخرجه مسلم فى الصلاة، باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 206) تحفة الاشراف (5954) .

1066-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (5642) .

نَافِعٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مِينَاسٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ السُّجُوْدَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جانے کا ارادہ کرتے تھے' اور رکوع کر لیتے تھے' تو پھر یہ پڑھتے تھے (یعنی رکوع کے بعد قیام کی حالت میں یہ پڑھتے تھے):

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' اتنی کہ جو آسمانوں کو بھر دے اور اتنی جو زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے اسے بھر دے (یعنی جو بے حد و شمار ہو)''۔

1067 - اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ اَبُوْ اُمَيَّةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَقُوْلُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ خَيْرُ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھنے کے بعد یہ پڑھتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو اتنی ہو جو آسمانوں کو بھر دے اور زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اسے بھر دے' تو تعریف اور بزرگی کے لائق ہے' سب سے بہترین بات وہ ہے' جو تیرے ایک بندے نے کہی ہے' ویسے ہم سب تیرے ہی بندے ہیں (وہ بات یہ ہے:) جسے تو عطاء کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور تیرے مقابلے میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش اسے فائدہ نہیں دے سکتی''۔

1068 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَمِعَهٗ حِيْنَ كَبَّرَ قَالَ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ ذَا الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ." وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ." وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ "لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ." وَفِيْ سُجُوْدِهٖ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ." وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ "رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ." وَكَانَ قِيَامُهٗ وَرُكُوْعُهٗ . وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهٗ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ .

1067-اخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 205) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 847) . تحفة الاشراف (4281) .

1068-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه و سجوده (الحديث 874) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 260) مطولاً . و اخرجه النسائي في التطبيق، باب الدعاء بين السجدتين (الحديث 1144) . تحفة الاشراف (3395) .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ انہوں نے رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو یہ کلمات کہے:

''اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بڑی ہے' جو قوت' بادشاہی' کبریائی اور عظمت سے متصف ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھا۔

پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اُٹھایا تو یہ پڑھا:

''میرے پروردگار کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' میرے پروردگار کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھا اور دو سجدوں کے درمیان یہ پڑھا:

''اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے! اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے!''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام کرنا' آپ کا رکوع کرنا' آپ کا رکوع سے سر اُٹھا کر (کھڑے ہونا) آپ کا سجدہ کرنا اور آپ کا دو سجدوں کے درمیان (بیٹھنا) تقریباً ایک جتنا تھا۔

27 - باب الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

1069 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تھی' جس میں آپ نے رعل' ذکوان' عصیہ قبیلے کے خلاف دعائے ضرر کی تھی۔

شرح

آگے چل کر حدیث 1074 کے تحت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

اس حدیث کو ان فقہاء نے دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' جو یہ کہتے ہیں ظہر، عشاء اور فجر کی نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔

1069-اخرجه البخاري في المغازي ، باب غزوة الرجيع و رعل و ذكوان و بئر معونة (الحديث 3094) .واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة (الحديث 299) . والحديث عند : البخاري في الوتر ، باب القنوت قبل الركوع و بعده (الحديث 1003) . تحفة الاشراف (1650) .

اور اہل ظاہر اس بات کے قائل ہیں' تمام نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنا مستحسن ہے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں' فجر کی نماز میں رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھی جائے گی۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں دعائے قنوت کو رکوع سے پہلے پڑھا جائے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں دعائے قنوت صرف وتر کی نماز میں پڑھی جا سکتی ہے۔

شیخ ابن المنذر فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسی طرح منقول ہے۔

تابعین میں سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ، عبیدہ سلمانی، حمید عبداللہ بن مبارک بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بھی بیان کی ہے: بعض فقہاء کے نزدیک اس بارے میں نمازی کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہے' تو رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ لے' اگر چاہے' تو رکوع کے بعد پڑھ لے یہ قول امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔*

•••——•••——•••

28 - باب الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنا

1070 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ. فَقِيْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ.

☆☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تھا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: رکوع سے پہلے یا اس کے بعد؟ تو انہوں نے فرمایا: رکوع کے بعد۔

---

* عمدة القاری، کتاب، نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب: بلاعنوان۔

1070-اخرجه البخاری فی الوتر، باب القنوت قبل الركوع وبعده (الحديث 1001) بنحوه. واخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت فی جميع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة (الحديث 298) مختصرًا. واخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب القنوت فی الصلوات (الحديث 1444). والحديث عند: ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی القنوت قبل الركوع و بعده (الحديث 1184). تحفة الاشراف (1453).

1071 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَعْضُ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ـ" فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْهَةً .

☆☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں' ایک ایسے صاحب جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی ہے' انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے دوسری رکعت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھ لیا تو آپ تھوڑی دیر کھڑے رہے تھے (یعنی اس دوران قنوتِ نازلہ پڑھتے رہے تھے)۔

1072 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ "اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ ـ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد جب اپنے سر کو اُٹھایا تو یہ دعا مانگی:

"اے اللہ! ولید بن ولید' سلمہ بن ہشام' عیاش بن ابوربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور (مسلمانوں) کو نجات نصیب کر! اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کردے اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی نازل کردے"۔

1073 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِى الصَّلَاةِ حِيْنَ يَقُوْلُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ـ" ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ "اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِىْ يُوْسُفَ ـ" ثُمَّ يَقُوْلُ "اللّٰهُ اَكْبَرُ ـ" فَيَسْجُدُ وَضَاحِيَةُ مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُخَالِفُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران (کفار کے خلاف) دعائے ضرر کی تھی' اس وقت جب آپ ﷺ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھ لیا تو پھر آپ نے سجدے میں جانے سے پہلے قیام کی حالت میں یہ دعا مانگی:

1071-اخرجه ابوداؤد فى الصلاة، باب القنوت فى الصلوات (الحديث 1446)، تحفة الاشراف (15667) .

1072-اخرجه مسلم فى المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت فى جميع الصلاة، اذا نزلت بالمسلمين نازلة (الحديث 294) . واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فى القنوت فى صلاة الفجر (الحديث 1244) . والحديث عند: البخارى فى الادب، باب تسمية الوليد (الحديث 6200) . تحفة الاشراف (13132) .

1073-اخرجه البخارى فى الاذان، باب يهوى بالتكبير حين يسجد (الحديث 803) مطولًا . تحفة الاشراف (13155) .

''اے اللہ! ولید بن ولید' سلمہ بن ہشام' عیاش بن ابوربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات نصیب کر دے! اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر دے اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی نازل کر دے''۔

پھر آپ نے اللہ اکبر کہا اور سجدے میں چلے گئے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس وقت مضر قبیلے کے افراد نبی اکرم ﷺ کے مخالف تھے۔

29 - باب الْقُنُوْتِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنا

1074 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ . وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكَفَرَةَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں تمہارے سامنے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں قنوتِ نازلہ پڑھی' پھر عشاء کی نماز میں بھی اور صبح کی نماز میں بھی (دوسری رکعت میں) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنے کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھی' اس میں انہوں نے اہلِ ایمان کے لیے دعا کی اور کفار پر لعنت کی۔

30 - باب الْقُنُوْتِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنا

1075 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ح وَاَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ .

وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ فجر اور مغرب کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے۔

1074-اخرجه البخاري في الاذان، باب 126 .(الحديث 797) بنحوه . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، اذا نزلت بالمسلين نازلة (الحديث 296) بنحوه . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب القنوت في الصلوات (الحديث 1440) . تحفة الاشراف (15421) .

1075-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة اذا نزلت بالمسلين نازلة (الحديث 305 و 306) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب القنوت في الصلوات (الحديث 1441) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر (الحديث 401) . تحفة الاشراف (1782) .

ایک راوی نے لفظ ''نبی'' کی جگہ لفظ ''رسول اللہ'' نقل کیا ہے۔

31 - باب اللَّعْنِ فِيْ الْقُنُوْتِ

باب: قنوتِ نازلہ میں (کفار پر) لعنت کرنا

1076 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا - قَالَ شُعْبَةُ لَعَنَ رِجَالًا وَّقَالَ هِشَامٌ يَدْعُو عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ - ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ . هٰذَا قَوْلُ هِشَامٍ وَّقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی ہے۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افراد پر لعنت کی تھی۔

ہشام نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے کچھ قبیلوں کے خلاف دعائے ضرر کی تھی' یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد کیا تھا' لیکن پھر آپ ؐ نے اسے ترک کر دیا تھا۔

یہ الفاظ ہشام نامی راوی کے ہیں۔

جبکہ شعبہ نامی راوی نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی تھی' جس میں آپ رعل' ذکوان اور لحیان قبیلے (کے افراد) پر لعنت کرتے رہے۔

32 - باب لَعْنِ الْمُنَافِقِيْنَ فِيْ الْقُنُوْتِ

باب: قنوتِ نازلہ میں منافقین پر لعنت کرنا

1077 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ "اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا ." يَدْعُو عَلٰى اُنَاسٍ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) .

1076-اخرجه البخاري في المغازي، غزوة الرجيع و رعل و ذكوان ب بئر معونة (الحديث 4089) واخرجه مسلم في المساجد . ومواضع الصلاة، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة اذا انزلت بالمسلمين نازلة (الحديث 303 و 304) و اخرجه النسائي في التطبيق، ترك القنوت (الحديث 1078) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، والسنة فيها، باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر (الحديث 1243) . تحفة الاشراف (1273 و 1354) .

1077-اخرجه النسائي في التفسير: سورة آل عمران، قوله تعالى: (ليس لك من الامر شيء)(الحديث 95 و 96) والحديث عند: البخاري في المغازي، باب (ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون) (الحديث 4069)، و باب (ليس لك من الامر شيء) (الحديث 4559)، و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب قول الله تعالى: (ليس لك من الامر شيء)(الحديث 7346) . تحفة الاشراف (6940) .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' اس وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں (رکوع سے) سر اُٹھایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:

"اے اللہ! فلاں پر لعنت کر اور فلاں پر لعنت کر"۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند منافقین کے لیے دعائے ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

"تمہارا اس معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے' اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے' بیشک وہ لوگ ظالم ہیں"۔

33 - باب تَرْكِ الْقُنُوْتِ

باب: قنوتِ نازلہ پڑھنے کو ترک کرنا

1078 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی' جس میں آپ عربوں کے قبیلے کے خلاف دعائے ضرر کرتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ترک کر دیا۔

1079 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلَفٍ - وَهُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ - عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّهَا بِدْعَةٌ .

☆☆ حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی' پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' انہوں نے بھی قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی' پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' انہوں نے بھی قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی انہوں نے بھی قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی' میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' انہوں نے بھی قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی۔

پھر انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ بدعت ہے۔

34 - باب تَبْرِيْدِ الْحَصٰى لِلسُّجُوْدِ عَلَيْهِ

باب: کنکریوں کو ٹھنڈا کرنا' تاکہ ان پر سجدہ کیا جا سکے

1078-تقدم فی التطبیق، باب اللعن فی القنوت (1076) .

1079-اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی ترك القنوت (الحديث 402 و 403) بمعناه . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی القنوت فی صلاة الفجر (الحديث 1241) بمعناه . تحفة الاشراف (4976) .

1080 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِّنْ حَصًى فِي كَفِّي اُبَرِّدُهُ ثُمَّ اُحَوِّلُهُ فِي كَفِّي الْاٰخَرِ فَاِذَا سَجَدْتُ وَضَعْتُهُ لِجَبْهَتِي .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کیا کرتے تھے' تو میں مٹھی بھر کنکریاں اپنی ہتھیلی میں لیتا تھا اور انہیں ٹھنڈا کرتا تھا' پھر میں انہیں دوسری ہتھیلی پر رکھتا تھا (پھر میں انہیں اپنے سجدے کی جگہ پر رکھ دیتا تھا) جب میں سجدے میں جاتا تو میں ان پر اپنی پیشانی رکھتا تھا۔

35 - باب التَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ

باب: سجدے میں جانے کے لیے تکبیر کہنا

1081 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُودِ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ اَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا - قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي - صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ مطرف بیان کرتے ہیں' میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب وہ سجدے میں گئے تو انہوں نے تکبیر کہی' جب انہوں نے سجدے سے سر اُٹھایا تو بھی تکبیر کہی' جب وہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے' تو بھی تکبیر کہی' جب انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: انہوں نے مجھے یہ بات یاد دلا دی ہے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہاں ایک کلمہ ذکر کیا تھا' جس کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے طریقے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھانے کے طریقے کی یاد دلا دی ہے۔

شرح

سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا احادیث سے ثابت ہے۔

بعض روایات سے یہ بات ثابت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جھکتے وقت اور اُٹھتے وقت ہر مرتبہ تکبیر نہیں' تے تھے۔ جیسا کہ ایک روایت امام ابن ابی شیبہ نے سعید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1080-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة الظهر (الحديث 399) . تحفة الاشراف (2252) .

1081-اخرجه البخاري في الاذان، باب اتمام التكبير في السجود (الحديث 786)، و باب يكبر و هو ينهض من السجدتين (الحديث 826) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب اثبات التكبير في كل خفض و رفع في الصلاة، الا رفعه من الركوع فيقول فيه سمع الله لمن حمده (الحديث 33) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تمام التكبير (الحديث 835) . واخرجه النسائي في السهو، التكبير اذا قام من الركعتين (الحديث 1179) مختصرًا . تحفة الاشراف (10848) .

تاہم اکثر روایات میں یہ بات ثابت ہے' نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران جھکتے وقت اور اٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے البتہ رکوع سے اٹھتے وقت آپ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہا کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات بیان کی ہے۔ مطرف نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ان تکبیرات کو سب سے پہلے کس نے ترک کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب وہ بوڑھے اور کمزور ہو گئے تو انہوں نے انہیں ترک کر دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) یہ بھی ہوسکتا ہے' انہوں نے بلند آواز میں تکبیر کہنا ترک کیا ہو۔

جبکہ امام طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہی یہ بات نقل کی ہے سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تکبیرات کو ترک کیا تھا۔

ابوعبید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: سب سے پہلے زیاد نامی (حکمران) نے تکبیرات کو ترک کیا تھا۔

اس کے بعد آگے چل کر حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے: بعض اہل علم نے یہ وضاحت کی ہے' ان حضرات نے بلند آواز میں تکبیر کہنے کو ترک کیا تھا البتہ وہ آہستہ آواز میں تکبیر کہا کرتے تھے۔

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

بنیادی اصول یہ ہے: نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے وقت اور اٹھتے وقت تکبیر کہی جائے گی۔

نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام اور تابعین کے بارے میں جو یہ بات منقول ہے: وہ بعض اوقات نماز کے ایک رُکن سے دوسرے رُکن کی طرف منتقل ہوتے وقت تکبیر نہیں کہتے تھے' تو اس کی وجہ شاید یہ ہوگی تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ ان تکبیرات کو کہنا لازم نہیں ہے اور ان کو ترک کرنا جائز ہے یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ روایت کرنے والے فرد نے ان تکبیرات کو نہ سنا ہو اور یہ بیان کر دیا ہو کہ انہوں نے یہ تکبیرات کہی ہی نہیں تھیں۔

(فتح الباری، عمدۃ القاری، کتاب! نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب: رکوع میں جاتے وقت تکبیر کو مکمل پڑھنے سے متعلق احادیث' کی شرح میں یہ بیان منقول ہے)

1082 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّيَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّيُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - يَفْعَلَانِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور ہر مرتبہ

1082-اخرجه البخاري في الصلاة، باب ما جاء في التكبير عند الركوع و السجود (الحديث 253) بنحوه . و اخرجه النسائي في التطبيق، باب التكبير عند الرفع من السجود (الحديث 1141)، وباب التكبير للسجود (الحديث 1148) بنحوه، و في السهو، كيف السلام على اليمين (الحديث 1318) . تحفة الاشراف (9174) .

اُٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے' آپ ﷺ دائیں طرف اور بائیں طرف (یعنی دونوں طرف) سلام پھیرا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

36 - باب كَيْفَ يَخِرُّ لِلسُّجُوْدِ

باب: سجدے کے لیے کیسے جھکا جائے؟

1083 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ - وَهُوَ ابْنُ مَاهِكٍ - يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيْمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا ۔

☆☆ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اس بات کی بیعت کی تھی کہ میں (سجدے میں جانے کے لیے) اس وقت جھکوں گا' جب سیدھا کھڑا ہو چکا ہوں گا۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بیان کرتے ہیں: حدیث کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ ''اخر'' لفظ خرور سے ماخوذ ہے جس کا مطلب گرنا ہے' یعنی میں سجدے میں اسی وقت جھکوں گا' جب میں کھڑا ہوا ہوں گا یعنی میں پہلے رکوع سے کھڑا ہوں گا پھر اس کے بعد سجدے کے لیے جھکوں گا۔

میں رکوع میں سے ہی سجدے کی طرف نہیں جھک جاؤں گا۔

اس لفظ کا یہ وہ مفہوم ہے' جو مصنف نے سمجھا ہے' تاہم ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے: میں مرتے دم تک اسلام پر ثابت قدم رہوں گا۔*

37 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ

باب: سجدے میں جانے سے پہلے رفع یدین کرنا

1084 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِیْ صَلَاتِهٖ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ

* حاشیہ سندھی بر روایت مذکورہ۔

1083- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3437) .

1084- انفرد به النسائي . والحديث عند: مسلم في صلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام و الركوع و في الرفع من الركوع و انه لا يفعله اذا رفع من السجود (الحديث 25 و 26) . و ابي داؤد في الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من الثنتين (الحديث 745) . و النسائي في الافتتاح، رفع اليدين حيال الاذنين (الحديث 879 و 880)، و رفع اليدين للركوع حذاء فروع الاذنين (الحديث 1023)، و في التطبيق، باب رفع اليدين حذو فروع الاذنين عند الرفع من الركوع (الحديث 1055)، و باب رفع اليدين للسجود (الحديث 1085 و 1086) . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (859) . تحفة الاشراف (11184) .

الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے' سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لوتک بلند کیا تھا۔

شرح

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: سجدے میں جاتے وقت یا دوسجدوں کے درمیان رفع یدین کرنے کا حکم منسوخ ہے۔

علامہ ابن رُشد نے یہ بات تحریر کی ہے: بعض محدثین اس بات کے قائل ہیں' سجدے میں جاتے وقت اور دوسجدوں کے درمیان میں اٹھتے وقت بھی رفع یدین کیا جائے گا۔

لیکن خود مصنف بھی شاید اس بات کے قائل ہیں' رفع یدین کرنے کا حکم منسوخ ہے جیسا کہ اگلے ترجمۃ الباب میں انہوں نے اسی بات کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد اس موضوع کی تائید میں حدیث بھی نقل کی ہے۔

•••——•••——•••

1085 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَّصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

☆☆ ایک سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا ہے' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

1086 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَّصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

☆☆ ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں' حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے' اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے' جب سجدے سے سر اُٹھاتے تھے' تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے''۔

1085-تقدم فی التطبیق، باب رفع الیدین للسجود (الحدیث 1084) .

1086-تقدم فی التطبیق، باب رفع الیدین للسجود (الحدیث 1084) .

38 - باب تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ

باب: سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا

1087 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِيُّ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے' جب رکوع میں جاتے تھے اس وقت رفع یدین کرتے تھے' اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے اس وقت بھی رفع یدین کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں (یعنی سجدوں کے درمیان) ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

39 - باب اَوَّلِ مَا يَصِلُ اِلَى الْاَرْضِ مِنَ الْاِنْسَانِ فِيْ سُجُوْدِهٖ

باب: سجدے میں جاتے ہوئے انسان کے جسم کا کون سا حصہ پہلے زمین سے لگنا چاہیے؟

1088 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْقُوْمَسِيُّ الْبُسْطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ - قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے (زمین پر) رکھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے (زمین پر سے) اُٹھائے۔

شرح

یہاں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ آدمی کو سجدے میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے رکھنے چاہئیں پھر اس کے بعد ہاتھ رکھنے چاہئیں۔

امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اسی طریقے کے قائل ہیں اور اکثر صحابہ کرام کے بارے میں بھی اسی طرح منقول ہے۔

•••———•••———•••

1087-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6962) .

1088-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه (الحديث 838) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وضع الركبتين قبل اليدين في السجود (الحديث 268) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب رفع اليدين عن الارض قبل الركبتين (الحديث 1153) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة و السنة فيها، باب السجود (الحديث 882) . تحفة الاشراف (11780) .

1089 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''کوئی شخص نماز کے دوران اس طرح بیٹھتا ہے' جیسے اونٹ بیٹھتا ہے''۔

شرح

سابقہ حدیث میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ذکر کی تھی کہ رکوع میں جاتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گھٹنے رکھتے تھے پھر اس کے بعد ہاتھ زمین پر رکھتے تھے' لیکن اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی طرح بیٹھنے سے منع کیا ہے اور اونٹ کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے: وہ زمین پر پہلے گھٹنے رکھتا ہے۔

اس روایت کی بنیاد پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ایک قول کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ آدمی جب سجدے میں جانے لگے گا' تو پہلے ہاتھ زمین پر رکھے گا' اس کے بعد گھٹنے زمین پر رکھے گا۔

یہاں اونٹ کی طرح بیٹھنے سے مراد یہ ہے: آدمی سجدے میں جاتے وقت گھٹنے رکھنے سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے جیسا کہ اگلی حدیث میں یہی بات صراحت کے ساتھ منقول ہے۔

•••——•••——•••

1090 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ مِّنْ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوْكَ الْبَعِيْرِ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب کوئی شخص سجدے میں جائے' تو گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے''۔

40 - باب وَضْعِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے میں دونوں ہاتھ چہرے کے مقابل میں رکھنا

1091 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ دَلُّوْيَهْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ

1089-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه (الحديث 840) بمعناه، و (الحديث 841) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب آخر منه (الحديث 269) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب اول ما يصل الى الارض من الانسان في سجوده (الحديث 1090) تحفة الاشراف (13866) .

1090-تقدم في التطبيق، باب اول ما يصل الى الارض من الانسان في سجوده (الحديث 1089) .

قَالَ "اِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَاِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں' جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے' تو جب کوئی شخص اپنے چہرے کو زمین پر رکھے تو دونوں ہاتھ بھی زمین پر رکھے اور جب چہرے کو اُٹھائے' تو ان دونوں کو بھی اُٹھالے۔

شرح

سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے: ہاتھوں کی انگلیاں نہ مکمل طور پر بند ہوں اور نہ مکمل طور پر کھلی ہوئی ہوں گی اور ان کا رُخ قبلہ کی طرف ہوگا اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

احناف کے نزدیک سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے: چہرے کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھا جائے جبکہ احناف کے علاوہ دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں' دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل رکھا جائے گا۔

سجدہ کرنے کے طریقہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہاتھ کپڑے سے باہر ہونے چاہئیں اور ہتھیلی پر سہارا لیا جائے۔

•••———•••———•••

41 - باب عَلٰى كَمِ السُّجُوْدُ

باب: کتنے اعضاء پر سجدہ کیا جاتا ہے؟

1092 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثِيَابَهٗ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کریں (اور نماز کے دوران) اپنے بالوں' یا کپڑوں کو سمیٹیں نہیں۔

شرح

یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب نماز کے طریقے سے متعلق ابواب' باب سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے' میں نقل کی ہے۔

1091-اخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب اعضاء السجود (الحديث 892) . تحفة الاشراف (7547) .

1092-اخرجه البخاری فی الاذان، باب السجود علی سبعة اعظم (الحديث 809) مطولًا . و (الحديث 810) و باب لا يكف شعرًا (الحديث 815)، و باب لا يكف ثوبه فی الصلاة (الحديث 816) . و اخرجه مسلم فی الصلاة، باب اعضاء السجود و النهی عن كف الشعر و الثوب و عقص الراس فی الصلاة (الحديث 227 و 228) . واخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب اعضاء السجود (الحديث 889 و 890) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی السجود علی سبعة اعضاء (الحديث 273) . واخرجه النسائی فی التطبيق، باب النهی عن كف الشعر فی السجود (الحديث 1112)، و النهی عن كف الثياب فی السجود (الحديث 1114) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب السجود (الحديث 883) مختصرًا و الحديث عند: ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب كف الشعر و الثوب فی الصلاة (الحديث 1040) . تحفة الاشراف (5734) .

اس کی شرح لکھتے ہوئے علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

''فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ پیشانی پر سجدہ کرنا فرض ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، عطاء بن ابی رباح، طاؤس، حسن بصری، ابن سیرین، قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ، امام شعبی اور ابن شہاب زہری اس بات کے قائل ہیں' جب کوئی شخص پیشانی پر سجدہ کر لیتا ہے اور اس کی ناک زمین پر نہیں لگتی' تو یہ اس کے لئے کافی ہوگا۔

امام مالک امام ابو یوسف، امام محمد اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ان حضرات کے نزدیک مستحب یہ ہے: پیشانی کے ساتھ ناک پر بھی سجدہ کیا جائے۔

(ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں اگر کوئی شخص نماز پڑھتے وقت پیشانی زمین پر نہیں رکھتا اور صرف ناک پر سجدہ کر لیتا ہے' تو یہ بھی کافی ہوگا۔

ابن سیرین، طاؤس، ابن القاسم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ابراہیم نخعی، عکرمہ، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ اور سعید بن جبیر اسی بات کے قائل ہیں' پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرنا فرض ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص ناک زمین پر نہیں رکھتا اس نے سجدہ نہیں کیا۔

ایک روایت کے مطابق امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں' ان سات اعضاء پر سجدہ کرنا فرض ہے اور جو شخص ان میں سے بعض اعضاء پر سجدہ کر لیتا ہے۔ (تمام اعضاء پر سجدہ نہیں کرتا) اس کا سجدہ ادا نہیں ہوگا۔

42 - باب تَفْسِيرِ ذٰلِكَ

باب: اس کی وضاحت کا بیان

1093 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مِنْهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَّجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ".

☆☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1093-اخرجه مسلم فی الصلاة، باب اعضاء السجود و النهی عن کف الشعر و الثوب و عقص الراس فی الصلاة (الحديث 491) . واخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب اعضاء السجود (الحديث 891) . و اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی السجود علی سبعة اعضاء (الحديث 272) . واخرجه النسائی فی التطبيق، باب السجود علی القدمين (الحديث 1098) و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة، والسنة فيها، باب السجود (الحديث 885) . تحفة الاشراف (5126) .

"جب بندہ سجدہ کرتا ہے' تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں' اس کا چہرہ' اس کی دونوں ہتھیلیاں' اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں"۔

43 - باب السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبِيْنِ

باب: پیشانی پر سجدہ کرنا

1094 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرَتْ عَيْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبِيْنِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک اور ناک مبارک پر پانی اور مٹی کا نشان اکیسویں رات کی صبح دیکھا تھا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

44 - باب السُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ

باب: ناک پر سجدہ کرنا

1095 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَيُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

1094-اخرجه البخاری فی الاذان، باب هل يصلی الامام بمن حضر؟ و هل يخطب يوم الجمعة فی المطر (الحديث 669) بنحوه، و باب السجود على الانف و السجود على الطين (الحديث 813) بنحوه مطولاً . و باب من لم يمسح جبهته و انفه حتى صلى (الحديث 836) بنحوه، و فی فضل ليلة القدر، باب التماس ليلة القدر فی السبع الاواخر (الحديث 2016) بنحوه مطولاً، و باب تحری ليلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر (الحديث 2018) مطولاً، و فی الاعتكاف، باب الاعتكاف فی العشر الاواخر والاعتكاف فی المساجد كلها (الحديث 2027) مطولاً، و باب الاعتكاف و خروج النبی صلى الله عليه وسلم صبيحة عشرين (الحديث 2036) بنحوه مطولاً، وباب من خرج من اعتكافه عن الصبح (الحديث 2040) بنحوه مطولاً . واخرجه مسلم فی الصيام، باب فضل ليلة القدر و الحث على طلبها و بيان محلها و ارجى اوقات طلبها (الحديث 213 و 214 و 215 و 216) بنحوه مطولاً . واخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب السجود على الانف و الجبهة (الحديث 894 و 395) بنحوه ، و باب السجود على الانف (الحديث 911) بنحوه، و باب فيمن قال ليلة احدى وعشرين (الحديث 1382) مطولاً . واخرجه النسائی فی السهو، باب ترك مسح الجبهة بعد التسليم (الحديث 1355) بنحوه مطولاً . والحديث عند : ابن ماجه فی الصيام، باب فی ليلة القدر (الحديث 1766)، و باب الاعتكاف فی خيمة المسجد (الحديث 1775) . تحفة الاشراف (4419) .

1095-اخرجه البخاری فی الاذان، باب السجود على الانف (الحديث 812) . واخرجه مسلم فی الصلاة، باب اعضاء السجود و النهی عن كف الشعر و الثوب و عقص الراس فی الصلاة (الحديث 230 و 231) . واخرجه النسائی فی التطبيق، السجود على اليدين (الحديث 1096)، وباب السجود على الركبتين (الحديث 1097) بنحوه . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب السجود (الحديث 884) بنحوه . والحديث عند: مسلم فی الصلاة، باب اعضاء السجود والنهی عن كف الشعر و الثوب و عقص الراس فی الصلاة (الحديث 229) . تحفة الاشراف (5708) .

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ - لَا اَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ - الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں سات اعضاء پر سجدہ کروں (اور نماز کے دوران) میں اپنے بالوں' یا کپڑے کو سمیٹوں نہیں (وہ سات اعضاء یہ ہیں:) پیشانی' ناک' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں"۔

45 - باب السُّجُوْدِ عَلَى الْيَدَيْنِ

باب: دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنا

1096 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلَى الْاَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں' پیشانی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ناک کی طرف اشارہ کیا' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کنارے"۔

46 - باب السُّجُوْدِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

باب: گھٹنوں پر سجدہ کرنا

1097 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ - وَنُهِيَ اَنْ يَّكْفِتَ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ - عَلٰى يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ . قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاوُسٍ وَّوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَمَرَّهَا عَلٰى اَنْفِهٖ . قَالَ هٰذَا وَاحِدٌ وَّاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور آپ کو اس بات سے منع کیا گیا تھا کہ آپ (نماز کے دوران) اپنے بالوں' یا کپڑوں کو سمیٹیں (آپ کو ان اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا) دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور (پاؤں کی انگلیوں کے) کنارے۔

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: طاؤس کے صاحبزادے نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے' نبی

1096-تقدم في التطبيق، السجود على الانف (1095) .

1097-تقدم في التطبيق، السجود على الانف (1095) .

اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے اور انہیں پھیرتے ہوئے ناک تک لے آئے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ہی (عضو) ہے۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن منصور نامی راوی کے ہیں۔

47 - باب السُّجُوْدِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

باب: دونوں پاؤں پر سجدہ کرنا

1098 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَّجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ ـ"

☆☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب بندہ سجدے میں جاتا ہے' تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں' اس کا چہرہ' اس کی دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں"۔

48 - باب نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِى السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران دونوں پاؤں کھڑے کرنا

1099 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَّقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ "اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِى ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ـ"

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ مجھے اپنے پاس محسوس نہیں ہوئے' میں اُٹھ کر آپ کی طرف بڑھی تو آپ ﷺ سجدے کی حالت میں تھے' آپ کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے اور آپ یہ دعا مانگ رہے تھے:

"اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی' تیرے سزا دینے سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیری گرفت سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں تیری حقیقی ثناء بیان نہیں کر سکتا' تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے"۔

1098-تقدم في التطبيق، تفسير ذلك (1093) .

1099-تقدم في الطهارة، ترك الوضوء من مس الرجل امراته من غير شهوة (الحديث 169) .

49 - باب فَتْحُ اَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِيْ السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران پاؤں کی انگلیوں کو موڑ دینا

1100 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَهْوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَخَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے کے لیے جب زمین کی طرف جھکتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں بازوؤں کو بغلوں سے الگ رکھتے تھے' اور پاؤں کی انگلیوں کو موڑ دیتے تھے۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

50 - باب مَكَانِ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران دونوں ہاتھ رکھنے کی جگہ

1101 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ اِبْهَامَيْهِ قَرِيْبًا مِّنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ." ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ اُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ اسْتَقْبَلَ بِهِمَا الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مدینہ منورہ آیا' میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لوں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی' آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں انگوٹھوں کو آپ کے کانوں کے قریب دیکھا' پھر جب آپ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا' پھر جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدہ میں چلے گئے' آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے کانوں کے اسی طرح قریب تھے' جس طرح اس وقت تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا آغاز کیا تھا۔

1100-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من ذكر التورك في الرابعة (الحديث 963 و 964 و 965) مطولًا . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب (منه) (الحديث 304 و 305) مطولًا . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اتمام الصلاة (الحديث 1061) مطولًا . والحديث عند البخاري في الاذان، باب سنة الجلوس في التشهد (الحديث 828) . والنسائي في الافتتاح، باب الاعتدال في الركوع (الحديث 1038)، و في السهو، باب رفع اليدين في القيام الى الركعتين الآخريين (الحديث 1180)، وباب صفة الجلوس في الركعة التي يقضي فيها الصلاة (الحديث 1261) . وابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب افتتاح الصلاة (الحديث 803)، وباب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 862) . تحفة الاشراف (11897) .

1101-تقدم في الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال في الصلاة (الحديث 888) .

51 - باب النَّهْيِ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران بازوؤں کو بچھانے کی ممانعت

1102 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ - وَاسْمُهٗ اَيُّوْبُ بْنُ اَبِيْ مِسْكِيْنٍ - عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

"لَا يَفْتَرِشْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُوْدِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص سجدے کے دوران اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے''۔

شرح

یہاں کتے کی طرح بازو بچھانے سے مراد یہ ہے: آدمی ہتھیلیوں کے ساتھ کہنیوں کو بھی زمین پر رکھ لے۔

سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے: انسان کی ہتھیلیاں زمین پر ہوں اس کی کہنیاں زمین سے بلند ہوں گی اور پہلو سے الگ ہوں گی۔

مختلف روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ مردوں کے لئے حکم یہی ہے کہ وہ سجدے کے دوران اپنے بازو کشادہ رکھیں یعنی پہلوؤں سے الگ رکھیں۔

ترجمۃ الباب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ''سجدہ کرنے کا طریقہ'' عنوان بیان کیا ہے۔

احناف کے نزدیک سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے: آدمی سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھے گا۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ زمین پر رکھے گا پھر پیشانی زمین پر رکھے گا۔

پیشانی اور ناک دونوں زمین پر رکھے جائیں گے سجدے کے دوران چہرے کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھا جائے گا۔

آدمی کے ہاتھوں کی انگلیاں نہ مکمل طور پر کھلی ہوں گی نہ مکمل طور پر بند ہوں گی اور ان کا رُخ قبلے کی طرف ہوگا۔

سجدے کے دوران آدمی کے زانوں پیٹ سے دور ہوں گے اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے الگ ہوں گی اور زمین سے بلند ہوں گی۔

اگلے آنے والے ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہی احکام کو بیان کیا ہے۔

•••———•••———•••

52 - باب صِفَةِ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کرنے کا طریقہ

1102-انفرد بہ النسائي ۔ تحفۃ الاشراف (1143) ۔

1103 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ یَدَیْهِ بِالْاَرْضِ وَرَفَعَ عَجِیْزَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ ۔

☆☆ ابواسحاق نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' ایک مرتبہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے سجدہ کرنے کا طریقہ ذکر کیا' تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنی سرین کو بلند کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (سجدہ) کرتے دیکھا ہے۔

1104 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَیْلٍ - هُوَ النَّضْرُ - قَالَ اَنْبَاَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى جَخّٰى ۔

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرتے تھے' تو بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھتے تھے۔

1105 - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَیْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰى یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں بازوؤں کو کشادہ رکھتے تھے' یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

1106 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَبْصَرْتُ اِبْطَیْهِ ۔ قَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ كَاَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ فِیْ صَلَاةٍ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سامنے ہوتا تو میں آپ کی بغلوں کو دیکھ سکتا تھا۔

ابومجلز نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے یہ الفاظ اس لیے استعمال کیے ہیں' کیونکہ وہ اس وقت نماز کی حالت میں ہوتے تھے۔

1107 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

1103-اخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب صفة السجود (الحدیث 896) . تحفة الاشراف (1864) .

1104-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (1902) .

1105-اخرجه البخاری فی الصلاة، باب یبدی ضبعیه و یجافی فی السجود (الحدیث 390)، و فی الاذان، باب یبدی ضبعیه و یجافی فی السجود (الحدیث 807)، و فی المناقب، باب صفة النبی صلی الله علیه وسلم (الحدیث 3564). و اخرجه مسلم فی الصلاة، باب ما یجمع صفة الاصلاة و ما یفتتح به و یختم به و صفة الرکوع و الاعتدال منه و السجود و الاعتدال منه و التشهد بعد کل رکعتین من الرباعیة و صفة الجلوس بین السجدتین و فی التشهد الاول (الحدیث 235 و 236) . تحفة الاشراف (9157) .

1106-اخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب من ذکر انه یرفع یدیه اذا قام من الثنتین (الحدیث 746) بنحوه . تحفة الاشراف (12215) .

1107-اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی التجافی فی السجود (الحدیث 274) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب السجود (الحدیث 881) مطولا . تحفة الاشراف (5142) .

بْنِ اَقْرَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَرٰى عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ .

☆☆ عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

53 - باب التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران دونوں بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھنا

1108 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ - عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ الْاَصَمِّ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ .

☆☆ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے' تو آپ ﷺ اپنے دونوں بازوؤں کو (پہلو سے) الگ رکھتے تھے' یہاں تک کہ اگر کوئی بکری کا بچہ آپ ﷺ کے بازوؤں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر سکتا تھا۔

54 - باب الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے میں اعتدال اختیار کرنا

1109 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ." اللَّفْظُ لِاِسْحَاقَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سجدے میں اعتدال اختیار کرو اور کوئی بھی شخص اپنے بازو کو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا اپنے بازو بچھاتا ہے''۔

روایت کے یہ الفاظ اسحاق نامی راوی سے منقول ہیں۔

شرح

سجدے کے دوران اعتدال سے مراد وہی صورت ہے' جو رکوع میں اعتدال سے مراد ہوتی ہے جس کا تذکرہ ہم اس سے

1108-اخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة و ما يفتتح به و يختم به و صفة الركوع والاعتدال منه والسجود والاعتدال منه و التشهد بعد كل ركعتين من الرباعية و صفة الجلوس بين السجدتين و في التشهد الاول (الحديث 237) و (الحديث 238 و 239) بنحوه . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، صفة السجود (الحديث 898) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب كيف الجلوس بين السجدتين (الحديث 1146) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب السجود (الحديث 880) . تحفة الاشراف (18083) .

1109-تقدم في الافتتاح، الاعتدال في الركوع (الحديث 1027) .

پہلے کر چکے ہیں۔

•••———•••———•••

55 - باب اِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران کمر کو سیدھا رکھنا

1110 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسٰى - وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ - عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ."

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع اور سجدے کے دوران اپنی کمر کو سیدھا نہیں رکھتا''۔

56 - باب النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ

باب: کوے کی طرح چونچ مارنے کی ممانعت

1111 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ تَمِيْمَ بْنَ مَحْمُوْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شِبْلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے منع کیا ہے: کوے کی طرح چونچ مارنے سے' درندوں کی طرح (بازو بچھا کر) بیٹھنے سے اور اس بات سے کہ آدمی مسجد میں اپنے نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ کو یوں مخصوص کر لے' جس طرح اونٹ بیٹھنے کی جگہ مخصوص کر لیتا ہے۔

57 - باب النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران بال سمیٹنے کی ممانعت

1112 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَرَوْحٌ - يَعْنِيْ ابْنَ الْقَاسِمِ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اُمِرْتُ

1110-تقدم في الافتتاح، اقامة الصلب في الركوع (الحديث 1026) .

1111-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 862) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في توطين المكان في المسجد يصلي فيه (الحديث 1429) . تحفة الاشراف (9701) .

[illegible] تقدم في التطبيق، باب على كم السجود (الحديث 1092) .

اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَّلَا اَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا .“

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور (نماز کے دوران) بال اور کپڑے نہ سمیٹوں“۔

شرح

یہی روایت ذرا سے لفظی اور سند کے اختلاف کے ساتھ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”صحیح“ میں بھی نقل کی ہے وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین عینی تحریر کرتے ہیں:

اس حدیث میں اس بات کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ (نماز کے دوران) بالوں کو موڑیں گے نہیں اور کپڑوں کو موڑیں گے نہیں۔

(علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) اس حدیث سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے کہ نماز کے دوران بالوں اور کپڑوں کو موڑنا مکروہ ہے۔

ظاہر حدیث کا تقاضا یہی ہے کہ ایسا کرنا صرف نماز کے دوران مکروہ ہوگا۔

قاضی عیاض نے اس کی تردید کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: یہ بات جمہور کے خلاف ہے۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں' نماز میں یا نماز کے علاوہ ہر حال میں ایسا کرنا مکروہ ہے' تاہم اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا عمل کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔

تلویح میں یہ ذکر ہے کہ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے' اگر کوئی شخص اسی حالت میں نماز پڑھ لیتا ہے' تو اس نے اچھا عمل نہیں کیا تاہم اس کی نماز ہو جائے گی۔

علامہ ابن تین فرماتے ہیں: ایسا کرنا (نماز کے دوران بالوں اور کپڑوں کو نہ موڑنا) مستحب کے طور پر ہے۔

اگر کسی شخص نے ایسا کیا ہوا ہو اور اسی دوران جماعت کھڑی ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ شخص اسی طرح نماز ادا کر لے۔

•••———•••———•••

58 - باب مَثَلِ الَّذِیْ يُصَلِّیْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوصٌ

باب: اس شخص کی مثال جو اپنے سر پر بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کرتا ہے

1113 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو السَّرْحِیُّ - مِنْ وَّلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ - قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ عَنْ

1113-اخرجه مسلم فی الصلاة، باب اعضاء السجود والنهی عن كف الشعر و الثوب و عقص الراس فی الصلاة (الحديث 232) . واخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب الرجل يصلی عاقصًا شعره (الحديث 647) . تحفة الاشراف (6339) .

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهُ مَعْقُوْصٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَاْسِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ ۔"

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک دفعہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اپنے بالوں کا جوڑا پیچھے کی طرف بنایا ہوا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُٹھے اور انہوں نے اس جوڑے کو کھول دیا' جب عبداللہ بن حارث نے نماز مکمل کی تو وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور بولے: آپ کا میرے سر کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس کی مثال اسی طرح ہے' جس طرح نماز ادا کرتے ہوئے کسی کے ہاتھ کندھے پر باندھے ہوئے ہوں"۔

59 - باب النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران کپڑے کو سمیٹنے کی ممانعت

1114 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّنُهِيَ اَنْ يَّكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات اعضاء پر سجدہ کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے منع کیا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران) بال اور کپڑے سمیٹیں۔

60 - باب السُّجُوْدِ عَلَى الثِّيَابِ

باب: کپڑوں پر سجدہ کرنا

1115 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - هُوَ السُّلَمِيُّ - قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ ۔

1114-تقدم في التطبيق، باب على كم السجود (الحديث 1092) .

1115-اخرجه البخاري في الصلاة، باب السجود على الثوب في شدة الحر (الحديث 385) بنحوه، و في مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (الحديث 542)، و في العمل في الصلاة، باب بسط الثوب في الصلاة للسجود (الحديث 1208) بنحوه . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب تقديم الظهر في اول الوقت في غير شدة الحر (الحديث 191) بنحوه . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الرجل يسجد على ثوبه (الحديث 660) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما ذكر من الرخصة في السجود على الثوب في الحر و البرد (الحديث 584) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب السجود على الثياب في الحر و البرد (الحديث 1033) بنحوه . تحفة الاشراف (250) .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے' تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑے پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

61 - باب الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ مکمل ادا کرنے کا حکم

1116 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِیْ فِیْ رُكُوْعِكُمْ وَسُجُوْدِكُمْ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"رکوع اور سجود پورے ادا کیا کرو' اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے تمہارے رکوع اور سجود کو دیکھ لیتا ہوں"۔

شرح

سجدے کو مکمل کرنے کے حکم کے بارے میں ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔قرآن نے صرف رکوع کرنے اور صرف سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس اعتبار سے مطلق طور پر رکوع کرنا اور سجدہ کرنا فرض ہوگا۔

تاہم حدیث میں کیونکہ اطمینان کے ساتھ رکوع و سجود کرنے کی شدید تاکید ہے۔اس لئے اسے واجب قرار دیا جائے گا۔

اور حکم یہ ہے: اگر نماز کے دوران کسی واجب کو ترک کر دیا جاتا ہے' تو وہ نماز کامل نہیں ہوتی لیکن ادا ہو جاتی ہے۔

اس کے برعکس اگر نماز میں کسی فرض کو ترک کر دیا جائے تو پھر نماز ادا نہیں ہوتی اور اس کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔

•••———•••———•••

62 - باب النَّهْیِ عَنِ الْقِرَاَةِ فِی السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران قرأت کرنے کی ممانعت

1117 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَنَفِیُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ

1116-انفرد به النسائي، و الحديث عند: النسائي في الافتتاح، والاعتدال في الركوع (الحديث 1027)، و في التطبيق باب الاعتدال في السجود (الحديث 1109) ۔ وابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الاعتدال في السجود (الحديث 892) ۔ تحفة الاشراف (1197) ۔

1117-اخرجه مسلم في الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع و السجود (الحديث 212 و 213) مختصرًا ۔و اخرجه النسائي في الزينة، خاتم الذهب (الحديث 5172) ۔ والحديث عند: النسائي في التطبيق، النهي عن القراءة في الركوع ۔ (الحديث 1140 و 1141) و في الزينة، خاتم الذهب (الحديث 5171)۔ تحفة الاشراف (10194) ۔

اَبِیْ طَالِبٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ نَهَانِیْ حِبِّیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ - لَا اَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ - نَهَانِیْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا اَقْرَاُ سَاجِدًا وَّلَا رَاكِعًا."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے محبوب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں سے منع کیا ہے' میں یہ نہیں تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے' قسی اور معصفر مفدّم پہننے سے منع کیا ہے (اور یہ ہدایت کی ہے) میں رکوع اور سجدے کی حالت میں تلاوت نہ کروں۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ نماز کے دوران رکوع اور سجدے کی حالت میں قرأت کرنے کی ممانعت ہے۔

علامہ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں: رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کی ممانعت پر تمام علماء کا اتفاق ہے' کیونکہ اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جبرائیل نے مجھے اس بات سے منع کر دیا ہے کہ میں رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں قرآن کی تلاوت کروں۔''

امام طبری فرماتے ہیں: یہ حدیث مستند ہے۔ فقہاء نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔

بعض تابعین نے رکوع اور سجدے کے دوران قرآن کی تلاوت کو جائز قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ حدیث (جس میں رکوع کے دوران یا سجدے کے دوران تلاوت کی ممانعت ہے) یہ روایت مستند نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

•••———•••———•••

1118 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا .

1118-اخرجه مسلم في الصلاة، باب النهي عن قراء ة القرآن في الركوع و السجود (الحديث 209 و 210 و 211)، وفي اللباس و الزينة، باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر (الحديث 31) . واخرجه ابوداؤد في اللباس ، باب من كرهه (الحديث 4045 و 4046) . واخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في كراهية خاتم الذهب (الحديث 1737) . واخرجه النسائي في الزينة، خاتم الذهب (5187) . والحديث عند: مسلم في الصلاة، باب النهي عن قراء ة القرآن في الركوع و السجود (الحديث 213)، و في اللباس و الزينة، باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر (الحديث 29 و 30) . و ابي داؤد في اللباس، باب من كرهه (الحديث 4044) . والترمذي في الصلاة، باب ما جاء في النهي عن القراء ة في الركوع و السجود (الحديث 264)، و في اللباس، باب في كراهية المعصفر للرجال (الحديث 1725) . والنسائي في التطبيق، النهي عن القراء ة في الركوع (الحديث 1042 و 1043)، و في الزينة ، خاتم الذهب (5177 و 5178 و 5180 و 5181 و 5182)، والاختلاف على يحي بن ابي كثير فيه (5183 و 5184 و 5185)، و النهي عن لبس خاتم الذهب (5272 و 5273 و 5274 و 5275)، و ذكر النهي عن لبس المعصفر (الحديث 5321) . وابن ماجه في اللباس، باب كراهية المعصفر للرجال (الحديث 3602)، وباب النهي عن خاتم الذهب (الحديث 3642) . تحفة الاشراف (10179) .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے' میں رکوع یا سجدے کی حالت میں تلاوت کروں۔

63 - باب الْأَمْرِ بِالاجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران اہتمام سے دعا مانگنے کا حکم

1119 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ - هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ "اللَّهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي قَدْ نُهِيتُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَإِذَا رَكَعْتُمْ فَعَظِّمُوا رَبَّكُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ قَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا' آپ کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی' یہ اسی بیماری کا واقعہ ہے' جس کے دوران آپ کا وصال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی:

"اے اللہ! میں نے تبلیغ کر دی ہے"۔

یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ استعمال کیے۔

(پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی بندہ دیکھتا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو انہیں دکھائے جاتے ہیں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا:) یاد رکھنا! مجھے رکوع اور سجدے کے دوران قرأت کرنے سے منع کیا گیا ہے' جب تم رکوع کرو تو اپنے پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو یعنی (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھو) اور جب تم سجدہ کرو تو اس میں تم اہتمام کے ساتھ دعا مانگو' کیونکہ وہ اس لائق ہوگی کہ اسے قبول کر لیا جائے۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: نمازی رکوع کے دوران اور سجدے کے دوران صرف مخصوص تسبیحات پڑھ سکتا ہے یہ حکم فرض نماز کے بارے میں ہے۔

احادیث میں جو یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع یا سجدے کے دوران مختلف دعائیں پڑھا کرتے تھے' تو وہ نفل نماز پر محمول ہوگا۔

1119-تقدم فی التطبیق، تعظیم الرب فی الرکوع (الحدیث 1044) .

جبکہ مالکیہ کے نزدیک سجدے کے دوران دعا مانگنا مستحب ہے۔ خواہ وہ دینی اُمور سے متعلق ہو یا دنیاوی یا اُخروی اُمور سے متعلق ہو خواہ آدمی اپنے حق میں دعا کرے یا اپنے علاوہ کسی اور کے حق میں دعا کرے خواہ بطور خاص کسی کے لئے دعا کرے یا عمومی طور پر کسی حد بندی کے بغیر دعا کر دے۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں' سجدے کے دوران صرف ماثور دعائیں اور اذکار پڑھے جا سکتے ہیں۔

جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں' سجدے کے دوران دعا مانگنے کے بارے میں شدید تاکید پائی جاتی ہے۔ اس لئے اہتمام کے ساتھ آدمی کو سجدے کے دوران دعا مانگنی چاہئے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں اگلے ابواب میں مختلف روایات نقل کی ہیں جن میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کن الفاظ میں سجدے کے دوران دعا مانگا کرتے تھے۔

اس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن رُشد کہتے ہیں: علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا رکوع اور سجدے کے بارے میں کوئی متعین الفاظ ہیں' جنہیں نمازی پڑھے گا یا کوئی متعین الفاظ نہیں ہیں؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں اس حوالے سے کوئی متعین الفاظ نہیں ہیں۔

امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں' نمازی رکوع کے دوران تین مرتبہ ''سبحان ربی العظیم'' پڑھے گا اور سجدے میں تین مرتبہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پڑھے گا۔ جیسا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں میرے نزدیک بہتر یہ ہے: امام سجدے کے دوران یا رکوع کے دوران پانچ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے تاکہ مقتدی (اطمینان کے ساتھ) تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھ لے۔

•••———•••———•••

64 - باب الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران دعا مانگنا

1120 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِى رِشْدِيْنَ - وَهُوَ كُرَيْبٌ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَاَيْتُهُ قَامَ لِحَاجَتِهٖ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهُ

1120-اخرجه البخارى فى الدعوات، باب الدعاء اذا انتبه من الليل (الحديث 6316) بنحوه . و اخرجه مسلم فى صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء فى صلاة الليل و قيامه (الحديث 187 و 188 و 189) . والحديث عند: مسلم فى الحيض، باب غسل الوجه و اليدين اذا استيقظ من النوم (الحديث 2) و فى صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء فى صلاة الليل و قيامه (الحديث 181) . وابى داؤد فى الادب ، باب فى النوم على طهارة (الحديث 5043) والترمذى فى الشمائل، باب ما جاء فى صفة نوم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 245) . وابن ماجه فى الطهارة و سننها، باب وضوء النوم (الحديث 508) . تحفة الاشراف (6352) .

فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرٰى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا هُوَ الْوُضُوْءُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا ." ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاَيْقَظَهٗ لِلصَّلَاةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں رات کے وقت اپنی خالہ (اُم المؤمنین) سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہر گیا' اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قضائے حاجت کے لیے اُٹھے' پھر آپ مشکیزے کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اس کا منہ کھولا اور پھر درمیانے درجے کا وضو کیا (یعنی تمام اعضاء کو تین' تین مرتبہ نہیں دھویا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لائے اور سو گئے' پھر آپ دوسری مرتبہ اُٹھے اور اس مشکیزے کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا منہ کھولا اور اس مرتبہ آپ نے پورا وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگے۔ (ان نوافل کے دوران) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدے میں یہ دعا پڑھتے رہے:

''اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے' میری سماعت میں نور کر دے' میری بصارت میں نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' میرے اوپر نور کر دے' میرے دائیں طرف نور کر دے' میرے بائیں طرف نور کر دے' میرے سامنے نور کر دے' میرے پیچھے نور کر دے' میرے لیے نور کو بڑھا دے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خراٹے لینے لگے۔

(صبح کے وقت) حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے دروازے پر) آئے اور آپ کو نماز کے لیے بیدار کیا۔

65 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی دعا

1121 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ." يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے ہے' اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کرنے کے لیے ایسا کیا کرتے تھے۔

1121-تقدم فی التطبیق، نوع آخر من الذکر فی الرکوع (الحدیث 1046) .

66 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1122 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ." يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' اے اللہ! تو میری مغفرت کردے''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کرنے کے لیے ایسا کیا کرتے تھے۔

67 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1123 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجَعِهِ فَجَعَلْتُ اَلْتَمِسُهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ اَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ."

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے بستر پر محسوس نہیں ہوئے (اندھیرے کے دوران) میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی' مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید آپ اپنی کسی کنیز کے پاس تشریف لے گئے ہیں' لیکن پھر میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑا تو آپ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' اور یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! جو کچھ میں نے خفیہ طور پر کیا اور جو کچھ اعلانیہ طور پر کیا ہے' ان کی مغفرت کردے''۔

1124 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ اَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ فَطَلَبْتُهُ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ "رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ."

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک رات مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس محسوس نہیں ہوئے' تو میں نے یہ گمان کیا' کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی کنیز کے پاس تشریف لے گئے ہیں (اندھیرے کی وجہ سے) میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی تو آپ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' اور یہ کہہ رہے تھے:

1122-تقدم في التطبيق، نوع آخر من الذكر في الركوع (الحديث 1046) .

1123-انفرد به النسائي، و سياتي في التطبيق، نوع آخر (الحديث 1124) . تحفة الاشراف (17678) .

''اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے اور اس چیز کی جو میں نے پوشیدہ طور پر کی اور جو اعلانیہ طور پر کی''۔

68 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1125 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ - قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمِّى الْمَاجِشُوْنُ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِى لِلَّذِىْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ"۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جا کر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور میں تیرے سامنے جھک گیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدے کی حالت میں ہے' جس نے اسے پیدا کیا ہے' شکل وصورت عطا کی ہے اور اچھی شکل وصورت عطا کی ہے' اسے سماعت اور بصارت سے نوازا ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے''۔

69 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1126 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِهٖ "اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّى سَجَدَ وَجْهِى لِلَّذِىْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ"۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بیان نقل کرتے ہیں: آپ سجدے میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

1124-تقدم فى التطبيق، نوع آخر (الحديث 1123) .

1125-اخرجه مسلم فى صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء فى صلاة الليل و قيامه (الحديث 201 و 202) مطولًا . واخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 760 و 761) . مطولًا . و اخرجه الترمذى فى الدعوات، باب منه (الحديث 3421 و 3422 و 3423) . واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة والسنة فيها، باب سجود القرآن (الحديث 1054) . والحديث عند: ابى داؤد فى الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من الثنتين (الحديث 744)، و باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1509) . والترمذى فى الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 266) . والنسائى فى الافتتاح، نوع آخر من الذكر و الدعاء بين التكبير والقراءة (الحديث 896) . وابن ماجه فى اقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 864) . تحفة الاشراف (10228) .

1126-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3050) .

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں تیرا فرمانبردار ہوا' تو میرا پروردگار ہے' میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدے میں ہے' جس نے اسے پیدا کیا ہے' اسے شکل وصورت عطا کی ہے' اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے' برکت والی ہے' اللہ کی ذات' جو بہترین خالق ہے''۔

70 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1127 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اِذَا سَجَدَ "اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔"

☆☆ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب کھڑے ہو کر نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے' تو آپ سجدے میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں تیرا فرمانبردار ہوا' اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدے میں ہے' جس نے اسے پیدا کیا ہے اور اسے شکل وصورت دی اور اسے سماعت اور بصارت سے نوازا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو بہترین خالق ہے''۔

71 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1128 - اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ الْقَاضِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ "سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ۔"

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سجدہ تلاوت میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدے کی حالت میں ہے' جس نے اپنی قدرت و طاقت سے' اسے سماعت و بصارت سے نوازا ہے''۔

1127-انفرد به النسائي ۔ والحديث عند: النسائي في الافتتاح، نوع آخر من الذكر و الدعاء بين التكبير و القراء ة (الحديث 897)، و نوع آخر (الحديث 1051) تحفة الاشراف (11230) ۔

1128-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقول اذا سجد (الحديث 1414) ۔ واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما يقول في سجود القرآن (الحديث 580)، و في الدعوات، باب ما يقول في سجود القرآن (الحديث 3425) ۔ تحفة الاشراف (16083) ۔

72 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1129 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَوَجَدْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ وَّصُدُورُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ "اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک رات مجھے محسوس ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نہیں ہیں (میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' آپ کے پاؤں کا اگلا حصہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"(اے اللہ!) میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری گرفت کے مقابلے میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری ثناء نہیں کر سکتا' تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی ذات کی ثنا کی ہے"۔

73 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1130 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُهُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ." فَقُلْتُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اِنِّي لَفِي شَاْنٍ وَّاِنَّكَ لَفِي اٰخَرَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے پاس محسوس نہیں ہوئے' تو میں نے یہ گمان کیا' کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی دوسری زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں' میں نے (اندھیرے کی وجہ سے) آپ کو تلاش کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کی حالت میں تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سجدے کی حالت میں تھے' اور پڑھ رہے تھے:

1129-اخرجه الترمذي في الدعوات، باب 76 . (الحديث 3493) . تحفة الاشراف (17585) .

1130-اخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يقال في الركوع و السجود (الحديث 221) . واخرجه النسائي في عشرة النساء، باب الغيرة (الحديث 3971 و 3972)، و هو في عشرة النساء من الكبرى، الغيرة (الحديث 23 و 24) . تحفة الاشراف (16256) .

"اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: (میں نے کہا کہ) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں کیا سوچ رہی تھی اور آپ کیا کر رہے ہیں۔

74 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1131 - اَخْبَرَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ فَاسْتَاكَ وَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَبَدَاَ فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ يَتَعَوَّذُ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهٖ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ "سُبْحَانَ ذِى الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ." ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوْعِهٖ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ "سُبْحَانَ ذِى الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ." ثُمَّ قَرَاَ اٰلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً ثُمَّ سُوْرَةً فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا (یعنی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوا) آپ نے پہلے مسواک کی' پھر وضو کیا' پھر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی' نماز شروع کی تو آپ نے سورۃ البقرۃ پڑھنی شروع کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کے موضوع پر جس آیت کی تلاوت کرتے تھے وہاں ٹھہر کر رحمت کے حصول کی دعا مانگا کرتے تھے' اور عذاب سے متعلق جس آیت کو تلاوت کرتے تھے' وہاں ٹھہر کر اس عذاب سے پناہ مانگتے تھے' پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور آپ رکوع میں اتنی دیر ٹھہرے رہے' جتنی دیر آپ نے قیام کیا تھا' آپ اپنے رکوع کے دوران یہ پڑھتے رہے:

"پاک ہے وہ ذات جو غلبہ' بادشاہی' کبریائی اور عظمت کی مالک ہے"۔

پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور اتنی دیر سجدے میں رہے' جتنی دیر رکوع میں رہے تھے' سجدے میں آپ یہ پڑھتے رہے:

"پاک ہے وہ ذات جو غلبہ' بادشاہی' کبریائی اور عظمت کی مالک ہے"۔

(پھر اگلی رکعت میں) آپ نے سورۃ آل عمران کی تلاوت کی' پھر ایک اور سورت کی تلاوت کی' پھر ایک اور سورت کی تلاوت کی (اور ہر رکعت میں) آپ نے اسی طرح کیا (پھر اسی طرح طویل سجدہ اور طویل رکوع کیا)۔

75 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1131-اخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب ما يقول الرجل فی ركوعه و سجوده (الحديث 873) . واخرجه الترمذی فی الشمائل، باب ما جاء فی صوم رسول اللّٰه صلی الله عليه وسلم (الحديث 296) . والحديث عند: النسائی فی التطبيق، نوع آخر من الذكر فی الركوع (الحديث 1048) . تحفة الاشراف (10912) .

1132 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَقَرَاَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ لَّمْ يَرْكَعْ فَمَضٰى قُلْتُ يَخْتِمُهَا فِى الرَّكْعَتَيْنِ فَمَضٰى قُلْتُ يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ فَمَضٰى حَتّٰى قَرَاَ سُوْرَةَ النِّسَآءِ ثُمَّ قَرَاَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ "سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ ." ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ." وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِهٖ "سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى ." "لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ تَخْوِيفٍ اَوْ تَعْظِيْمٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا ذَكَرَهٗ ."

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً ایک سو آیات کی تلاوت کی' رکوع میں نہیں گئے' آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے' میں نے یہ سوچا کہ شاید آپ دو رکعات میں سورت کو مکمل کر لیں گے' آپ قرأت کرتے رہے' میں نے سوچا کہ آپ ایک رکعت میں اسے پوری کر لیں گے اور پھر رکوع میں جائیں گے' لیکن آپ پھر قرأت کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرہ کے بعد سورۃ النساء کی تلاوت کی' پھر سورۃ آل عمران کی تلاوت کی' پھر آپ رکوع میں چلے گئے' تو اتنا ہی لمبا رکوع کیا' جتنی دیر آپ نے قیام کیا تھا' آپ رکوع میں یہ پڑھتے رہے:

''پاک ہے میرا پروردگار جو عظیم ہے' پاک ہے میرا پروردگار جو عظیم ہے''۔

پھر آپ نے سر اُٹھایا اور یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی' اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاصی دیر تک قیام کیا اور سجدے میں چلے گئے اور آپ نے طویل سجدہ کیا سجدے میں آپ نے یہ پڑھا:

''پاک ہے میرا پروردگار! جو بلند و برتر ہے' پاک ہے میرا پروردگار! جو بلند و برتر ہے' پاک ہے میرا پروردگار! جو بلند و برتر ہے''۔

(قیام کی حالت میں) آپ خوف سے متعلق جس آیت کی تلاوت کرتے تھے' یا اللہ تعالیٰ کی عظمت کے بارے میں جس آیت کی بھی تلاوت کرتے تھے' تو آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

76 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1132-تقدم فی الافتتاح، تعوذ القاری ء اذا مر بآیة عذاب (الحدیث 1007) .

1133 - اَخْبَرَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ".

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''انتہائی پاک' انتہائی صاف ستھری ہے وہ ذات جو فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے''۔

77 - باب عَدَدِ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران تسبیح کی تعداد

1134 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتَى - يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ - فَحَزَرْنَا فِيْ رُكُوْعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَّفِيْ سُجُوْدِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اس نوجوان کو سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد عمر بن عبدالعزیز تھے)۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے رکوع کا جائزہ لیا تو وہ اس میں تقریباً دس مرتبہ تسبیح پڑھتے تھے' اسی طرح وہ سجدے میں بھی تقریباً دس مرتبہ تسبیح پڑھتے تھے۔

78 - باب الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے کے دوران ذکر نہ کرنے کی رخصت

1135 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ اَبُوْ يَحْيَى بِمَكَّةَ - وَهُوَ بَصْرِيٌّ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ مَالِكِ بْنِ رَافِعِ بْنِ

1133-اخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يقال في الركوع و السجود (الحديث 223 و 224) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه، و سجوده (الحديث 872) . والحديث عند: النسائي في التطبيق، نوع آخر منه (الحديث 1047) . تحفة الاشراف (17664) .

1134-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب مقدار الركوع و السجود (الحديث 888) . تحفة الاشراف (859) .

1135-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود (الحديث 857 و 858 و 859 و 860 و 861) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة (الحديث 302) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع (الحديث 1052)، وفي السهو، باب اقل ما يجزى من عمل الصلاة (الحديث 1312 و 1313) . و الحديث عند: النسائي في الاذان، الاقامة لمن يصلي وحده (الحديث 666) . وابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في الوضوء على ما امر الله تعالى (الحديث 460) تحفة الاشراف (3604) .

مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّنَحْنُ حَوْلَهُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاَتَى الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". فَذَهَبَ فَصَلّٰى فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُ صَلَاتَهُ وَلَا يَدْرِىْ مَا يَعِيْبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". فَاَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِبْتَ مِنْ صَلَاتِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّهَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَاْسِهِ وَرِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدَهُ وَيُمَجِّدَهُ". قَالَ هَمَّامٌ وَّسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ "وَيَحْمَدَ اللّٰهَ وَيُمَجِّدَهُ وَيُكَبِّرَهُ". قَالَ فَكِلَاهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ "وَيَقْرَاَ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَذِنَ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَرْكَعَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِىَ ثُمَّ يَقُوْلَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْتَوِىَ قَائِمًا حَتّٰى يُقِيْمَ صُلْبَهُ ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَسْجُدَ حَتّٰى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ". وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ "جَبْهَتَهُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِىَ وَيُكَبِّرَ فَيَرْفَعَ حَتّٰى يَسْتَوِىَ قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيْمَ صُلْبَهُ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْجُدَ حَتّٰى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ وَيَسْتَرْخِىَ فَاِذَا لَمْ يَفْعَلْ هٰكَذَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاتُهُ".

☆☆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے' تو ہم آپ ﷺ کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک شخص وہاں آیا' اس نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور نماز پڑھنا شروع کر دی' جب اس نے نماز مکمل کی تو وہ آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو اور حاضرین کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: تم پر یہ لازم ہے' تم واپس جا کر دوبارہ نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (صحیح طور پر) نماز ادا نہیں کی ہے' وہ شخص چلا گیا اور اس نے دوبارہ نماز ادا کی' نبی اکرم ﷺ اس کی نماز کا جائزہ لیتے رہے' لیکن اس شخص کو یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ اس کی نماز میں غلطی کیا ہے؟ جب اس شخص نے اپنی نماز مکمل کی تو وہ آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو اور حاضرین کو سلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم پر لازم ہے' تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (صحیح طریقے سے) نماز ادا نہیں کی ہے' تو اس شخص نے دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ اس نماز کو دُہرایا' پھر اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو میری نماز میں کون سی چیز ٹھیک محسوس نہیں ہوئی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی' جب تک وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا' بالکل اسی طرح جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' وہ اپنے چہرے کو' دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوتا نہیں ہے' اپنے سر کا مسح نہیں کرتا' اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا نہیں ہے' پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و کبریائی اور بزرگی بیان نہیں کرتا ہے۔

یہاں پر ہمام نامی راوی نے الفاظ کچھ مختلف نقل کیے ہیں' جس کا مطلب یہ ہے: پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے' بزرگی کا تذکرہ کرتا ہے' اس کی کبریائی بیان کرتا ہے۔ (اس کے بعد تمام راویوں نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

پھر اس شخص کو جو قرآن آتا ہو' جس کا علم اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا ہو' وہ اس کی تلاوت کرے' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے' یہاں تک کہ اس کے تمام جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ شخص سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے اور سیدھا کھڑا ہو جائے' یہاں تک کہ اس کی پشت سیدھی ہو جائے' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے' یہاں تک کہ اپنے چہرے کو زمین پر رکھ دے۔

ایک راوی نے یہاں "چہرے" کی بجائے "پیشانی" کا لفظ استعمال کیا ہے (اس کے بعد حدیث کے یہ الفاظ ہیں:)' یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنے سر کو اُٹھائے اور اپنی سرین کے بل سیدھا ہو کر بیٹھ جائے' اس کی کمر بالکل سیدھی ہو' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے دوبارہ سجدے میں جائے' اپنے چہرے کو زمین پر رکھ دے' یہاں تک کہ اس کے اعضاء ڈھیلے ہو جائیں۔

جو شخص ایسا نہیں کرتا' اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی۔

79 - باب اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: انسان کس حالت میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے؟

1136 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو - يَعْنِىْ ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"انسان اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے' جب انسان سجدے کی حالت میں ہوتا ہے' تو سجدے کے دوران تم لوگ بکثرت دعا کیا کرو"۔

80 - باب فَضْلِ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کرنے کی فضیلت

1137 - اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِقْلِ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ اٰتِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْئِهٖ وَبِحَاجَتِهٖ فَقَالَ "سَلْنِىْ ." قُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِى الْجَنَّةِ . قَالَ "اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ ."

1136-اخرجه مسلم فى الصلاة، باب ما يقال فى الركوع و السجود (الحديث 215) . تحفة الاشراف (12565) .

1137-اخرجه مسلم فى الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه (الحديث 226) . واخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب وقت قيام النبى صلى الله عليه وسلم من الليل (الحديث 1320) . و الحديث عند: الترمذى فى الدعوات، باب منه (الحديث 3416) . والنسائى فى قيام الليل و تطوع النهار، باب ذكر ما يستفتح به القيام (الحديث 1617) . وابن ماجه فى الدعاء باب مايدعو به اذا انتبه من الليل (الحديث 3879) . تحفة الاشراف (3603) .

قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ "فَأَعِنِّىْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ."

★★ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے وضو کے لیے اور قضائے حاجت کے لیے پانی لایا کرتا تھا' ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے کچھ مانگو! میں نے عرض کی: میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ اور کچھ بھی مانگنا ہے؟ میں نے عرض کی: یہی کافی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم بکثرت سجود کے ذریعے اپنی ذات کے بارے میں میری مدد کرو۔

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

''تم مجھ سے سوال کرو یعنی مجھ سے مانگو۔''

اس کے جواب میں حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

''میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چاہتا ہوں۔''

اس کے جواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سوال قابل غور ہے۔

''کیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی؟''

اس حدیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ''مجھ سے مانگو' اور یہ بھی صراحت موجود ہے کہ صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت مانگی تھی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے عظیم ترین نعمت ہے اور اس کے مقابلے میں پوری دنیا کے تمام مال و اسباب کی کوئی حیثیت نہیں ہے' کیونکہ جنت کی تمام نعمتیں دائمی ہیں' جبکہ دنیا کے اندر ملنے والی ہر چیز عارضی ہوتی ہے۔

قابل غور بات یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا سوال کرنے پر حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں فرمایا: یہ تم کیا شرک کر رہے ہو؟ تمہیں' تو اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنی چاہئے۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تم اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگنا چاہتے ہو؟ یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں' اگر حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کچھ اور مانگتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی عطا کر سکتے تھے۔

یہاں آپ کے ذہن میں یہ سوال آ سکتا ہے کہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ نے کوئی اور سوال کیوں نہیں کیا؟ تو اس کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ جنت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت ہے اور جب عظیم ترین نعمت مل جائے تو پھر انسان کو کسی کم مرتبے کی نعمت کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے۔

اس حدیث سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ ان حضرات میں سے ایک ہیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنت کی بشارت دے دی تھی۔

•••———•••———•••

81 - باب ثَوَابِ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَجْدَةً

باب: اس شخص کا ثواب جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سجدہ کرتا ہے

1138 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَّنْفَعُنِيْ اَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً ." قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ لِيْ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً ."

☆☆ معدان بن طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں' میری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے عرض کی: آپ کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کریں جو مجھے نفع دے۔ (راوی کو یہ شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: جو مجھے جنت میں داخل کر دے' تو وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم بکثرت سجود کیا کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے ایک درجے کو بلند کر دیتا ہے اور اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

معدان نامی راوی بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے اسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تھا (یعنی کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے) تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تم سجدہ کرنے کا معمول بنالو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ اللہ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس ایک سجدے کی وجہ سے اس شخص کے ایک درجے کو بلند کر دیتا ہے اور اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

شرح

اس بات کا احتمال موجود ہے کہ روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرنے'' سے مراد

1138-اخرجه مسلم في الصلاة، باب فضل السجود و الحث عليه (الحديث 225) بنحوه مختصرًا ۔ و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كثرة الركوع و السجود و فضله (الحديث 388 و 389) ۔ واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في طول القيام في الصلوات (الحديث 1423) بنحوه مختصرًا ۔ تحفة الاشراف (2112 و 10965) ۔

نوافل ادا کرتا ہو۔

•••——•••——•••

82 - باب مَوْضِعِ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کرنے کی جگہ

1139 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ بِالْمَصِّيصَةِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَّعْمَرٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ فَحَدَّثَ اَحَدُهُمَا حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَالْاٰخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَاْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيزُ فَاِذَا فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَاَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ اَنْ تَشْفَعَ فَيُعْرَفُوْنَ بِعَلَامَاتِهِمْ اِنَّ النَّارَ تَاْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِّنِ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا مَوْضِعَ السُّجُوْدِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِّنْ مَّاءِ الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ."

☆☆ عطاء بن یزید بیان کرتے ہیں' میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ان دونوں صاحبان میں سے ایک نے شفاعت سے متعلق حدیث بیان کی' جبکہ دوسرے صاحب خاموش تھے۔ (حدیث بیان کرنے والے صحابی نے بتایا:) پھر فرشتے آئیں گے اور وہ شفاعت کریں گے اور انبیاء کرام بھی شفاعت کریں گے' انہوں نے اس میں پل صراط کا بھی ذکر کیا' انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اس پل پر سے سب سے پہلے میں گزروں گا' جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا فیصلہ کر دے گا اور پھر کچھ لوگوں جہنم سے نکالنا چاہے گا' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انبیاء کرام کو یہ حکم دے گا کہ وہ شفاعت کریں' تو ان (اہلِ جہنم کو) ان کی مخصوص نشانی کی وجہ سے پہچانا جائے گا' کیونکہ جہنم کی آگ ابن آدم کی ہر چیز کو کھا لے گی صرف سجدے کی جگہ کو نہیں کھا سکے گی' پھر ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں لایا جائے گا اور ان پر جنت کا پانی ڈالا جائے گا' تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں سے کوئی دانا (پھوٹ کر) پودا بن جاتا ہے"۔

شرح

یہاں سجدے کے مقام سے مراد وہ اعضاء ہیں' جو سجدے کے دوران زمین کے ساتھ لگتے ہیں اور یہ سات اعضاء ہیں: چہرہ جس میں پیشانی اور ناک دونوں شامل ہیں۔ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

•••——•••——•••

1139-اخرجه البخاری فی الرقاق، باب الصراط جسر جهنم (الحديث 6573) مطولاً، وفي التوحيد، باب قول الله تعالى: (وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة) (الحديث 7437) مطولاً . واخرجه مسلم في الايمان، باب معرفة طريق الرؤية (الحديث 299) مطولاً . تحفة الاشراف (14213) .

83 - باب هَلْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ سَجْدَةٌ اَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ

باب: کیا ایک سجدے کو دوسرے سجدے سے زیادہ طویل کرنا جائز ہے؟

1140 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ يَعْقُوْبَ الْبَصْرِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِحْدٰى صَلَاتَىِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا اَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلّٰى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً اَطَالَهَا ـ قَالَ اَبِىْ فَرَفَعْتُ رَاْسِىْ وَاِذَا الصَّبِىُّ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلٰى سُجُوْدِىْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً اَطَلْتَهَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ اَوْ اَنَّهُ يُوْحٰى اِلَيْكَ ـ قَالَ "كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَّلٰكِنَّ ابْنِىْ ارْتَحَلَنِىْ فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَاجَتَهُ ـ"

☆☆ عبداللہ بن شداد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شام کی دونمازوں میں سے کسی ایک نماز میں نبی اکرم ﷺ ہمارے سامنے (یعنی مسجد میں) تشریف لائے' آپ ﷺ نے اس وقت حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اُٹھایا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے' آپ ﷺ نے انہیں (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو) ایک طرف کھڑا کیا اور نماز کے لیے تکبیر کہہ دی' پھر آپ ﷺ نے نماز ادا کرنا شروع کی' نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ایک سجدہ خاصا طویل کیا۔ راوی کہتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنا سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ بچہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کی پشت پر سوار تھا اور نبی اکرم ﷺ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' میں واپس سجدے میں چلا گیا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک طویل سجدہ کیا' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا' کہ شاید کوئی سانحہ لاحق ہوگیا ہے یا آپ کی طرف وحی نازل ہونا شروع ہوگئی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا' بلکہ میرا یہ بچہ مجھ پر سوار ہوگیا تھا تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ جب تک یہ خود نیچے نہیں اترتا میں اسے پہلے نیچے اتار دوں۔

84 - باب التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُوْدِ

باب: سجدے سے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا

1141 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَّيَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِىْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّيُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ـ"

1140-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4832) . 1141-تقدم في التطبيق، باب التكبير للسجود (الحديث 1082) .

حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہٖ ۔ قَالَ وَرَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا - یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے' قیام کرتے ہوئے اور بیٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے' اور آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے' اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے (سلام پھیرنے کے وقت) آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جایا کرتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' یہ بھی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

85 - باب رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَۃِ الْاُوْلٰی

باب: پہلے سجدے سے اُٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا

1142 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ ہِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلَاۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ کُلَّہٗ یَعْنِیْ رَفْعَ یَدَیْہِ ۔

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے' تو رفع یدین کرتے تھے' جب رکوع میں جاتے تھے' تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے' جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے' اور جب سجدے سے سر اُٹھاتے تھے' تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے' (راوی کہتے ہیں:) یعنی ان تمام مواقع پر رفع یدین کیا کرتے تھے۔

86 - باب تَرْکِ ذٰلِکَ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ

باب: سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنا

1143 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاۃَ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ وَبَعْدَ الرُّکُوْعِ وَلَا یَرْفَعُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ ۔

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے

1142-تقدم فی التطبیق، باب رفع الیدین للسجود (الحدیث 1084) .

1143-اخرجہ مسلم فی الصلاۃ، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام و الرکوع و فی الرفع من الرکوع و انہ لا یفعلہ اذا رفع من السجود (الحدیث 21) . واخرجہ ابوداؤد فی الصلاۃ، باب رفع الیدین فی الصلاۃ (الحدیث 721) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاۃ، باب ما جاء فی رفع الیدین عند الرکوع • الحدیث 255) . واخرجہ ابن ماجہ فی اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیہا، باب رفع الیدین اذا رکع و اذا رفع راسہ من الرکوع (الحدیث 858) . و الحدیث عند: النسائی فی الافتتاح، باب رفع الیدین للرکوع حذاء المنکبین (الحدیث 1024) . تحفۃ الاشراف (6816) .

تھے تو تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے رکوع کے بعد بھی (آپ رفع یدین کرتے تھے) تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

87 - باب الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دوسجدوں کے درمیان دعا مانگنا

1144 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ." ثُمَّ قَرَاَ بِالْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَقَالَ فِىْ رُكُوْعِهٖ "سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ." وَقَالَ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ "لِرَبِّىَ الْحَمْدُ لِرَبِّىَ الْحَمْدُ." وَكَانَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِهٖ "سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى." وَكَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ "رَبِّ اغْفِرْ لِىْ رَبِّ اغْفِرْ لِىْ."

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بڑی ہے جو بادشاہی غلبہ کبریائی اور عظمت سے متصف ہے"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی پھر آپ رکوع میں چلے گئے آپ ﷺ کا رکوع بھی آپ کے قیام جتنا تھا آپ ﷺ رکوع میں یہ پڑھتے رہے:

"پاک ہے میرا پروردگار جو عظیم ہے پاک ہے میرا پروردگار جو عظیم ہے"۔

جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ ﷺ نے یہ پڑھا:

"ہر طرح کی حمد میرے پروردگار کے لیے مخصوص ہے ہر طرح کی حمد میرے پروردگار کے لیے مخصوص ہے"۔

آپ ﷺ نے سجدے میں یہ پڑھا:

"پاک ہے میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے پاک ہے میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے"۔

نبی اکرم ﷺ دوسجدوں کے درمیان یہ پڑھتے رہے:

"اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے! اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے"۔

شرح

احناف کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان دعا مانگنا سنت نہیں ہے بالکل اسی طرح جس طرح رکوع سے اٹھنے کے بعد دعا مانگنا سنت نہیں ہے۔

1144-تقدم فی التطبیق، باب ما یقول فی قیامه ذلك (الحدیث 1068) ۔

اسی طرح فرض نماز میں رکوع اور سجدے کے دوران دعا مانگنا بھی مسنون نہیں ہے۔
رکوع یا سجدے کے دوران دعا مانگنے کے بارے میں جو روایات منقول ہیں احناف کے نزدیک اس سے مراد نفل نماز یا تہجد کی نماز ہے۔
فقہائے مالکیہ نے بھی سجدوں کے درمیان دعا مانگنے کو نماز کے واجبات میں شامل نہیں کیا جب کہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان دعا مانگنا مشروع ہے بلکہ بعض حنابلہ نے اسے واجب قرار دیا ہے اور اس کے کم از کم الفاظ یہ ہیں' آدمی ایک مرتبہ کہے۔

''اے میرے پروردگار تو میری مغفرت کردے۔''

اوران کے نزدیک اس کی کامل صورت کی کم از کم مقدار یہ ہے: آدمی تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔
یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح سجدے کی تسبیح میں کامل کی کم از کم مقدار تین مرتبہ پڑھنا ہے۔
اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات منقول ہیں جن میں سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں ذکر کیا ہے۔

88 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ تِلْقَاءَ الْوَجْهِ

باب: دو سجدوں کے درمیان دونوں ہاتھوں کو چہرے کے بالکل سامنے تک اُٹھانا

1145 - اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ سَهْلٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ بِمِنًى فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْاُوْلٰى فَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاَنْكَرْتُ اَنَا ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ اِنَّ هٰذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَّمْ اَرَ اَحَدًا يَصْنَعُهٗ . فَقَالَ لَهٗ وُهَيْبٌ تَصْنَعُ شَيْئًا لَّمْ نَرَ اَحَدًا يَصْنَعُهٗ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ رَاَيْتُ اَبِيْ يَصْنَعُهٗ وَقَالَ اَبِيْ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّصْنَعُهٗ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ .

☆☆ ابوسہل نضر بن کثیر ازدی بیان کرتے ہیں' منیٰ میں ''مسجد خیف'' میں عبداللہ بن طاؤس نے میرے پہلو میں نماز ادا کی' جب پہلا سجدہ کرنے کے بعد انہوں نے سر اُٹھایا تو اپنے دونوں ہاتھ چہرے تک بلند کیے (اور دعا مانگی) مجھے یہ بات بہت عجیب محسوس ہوئی تو میں نے وہیب بن خالد سے کہا: انہوں نے ایک ایسی حرکت کی ہے' جو میں نے کسی اور کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہیب نے ان سے یہ بات کہی: آپ نے ایک ایسا کام کیا ہے' جو ہم نے کسی اور کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا' تو عبداللہ بن طاؤس نے جواب دیا: میں نے اپنے والد (طاؤس) کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1145-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب افتتاح الصلاة (الحديث 740) . تحفة الاشراف (5719) .

89 - باب كَيْفَ الْجُلُوسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دوسجدوں کے درمیان کس طرح سے بیٹھا جائے؟

1146 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ خَوّٰى بِيَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ اِبْطَيْهِ مِنْ وَّرَائِهٖ وَاِذَا قَعَدَ اطْمَاَنَّ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى .

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے' تو اپنے دونوں بازو (پہلو سے) دور رکھتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی' پھر جب آپ بیٹھتے تھے' تو بائیں زانوں کے بل اطمینان سے بیٹھتے تھے۔

90 - باب قَدْرِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دوسجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھا جائے؟

1147 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ وَقِيَامُهٗ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں آپ کا رکوع کرنا' آپ کا سجدہ کرنا' سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد قیام کرنا اور دوسجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

91 - باب التَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ

باب: سجدے میں جانے کے لیے تکبیر کہنا

1148 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَّوَضْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّاَبُوْ

1146-اخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة و ما يفتتح به و يختم به و صفة الركوع والاعتدال منه و السجود و الاعتدال منه و التشهد بعد كل ركعتين من الرباعية و صفة الجلوس بين السجدتين و في التشهد الاول (الحديث 238) . والحديث عند مسلم في صلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة و ما يفتتح به و يختم به وصفة الركوع ولاعتدال منه والسجود والاعتدال منه والتشهد بعد كل ركعتين من الرباعية وصفة الجلوس بين السجدتين و في التشهد الاول (الحديث 239) . وابي داؤد في الصلاة، باب صفة السجود (الحديث 898) . والنسائي في التطبيق، باب التجافي في السجود (الحديث 1108) و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها باب السجود (الحديث 880) . تحفة الاشراف (18083) .

1147-تقدم في التطبيق، قدر القيام بين الرفع من الركوع و السجود (الحديث 1064) .

1148-تقدم في التطبيق، باب التكبير للسجود (الحديث 1082) .

بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران) ہر مرتبہ اُٹھتے ہوئے اور نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے خواہ کھڑے ہونے کے لیے ہو یا بیٹھنے کے لیے۔

حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1149 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنّٰى - قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ." حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ." ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو آپ تکبیر کہتے' پھر آپ جب رکوع سے اپنی پشت کو اُٹھاتے (یعنی کھڑے ہوتے) تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھتے' پھر قیام کی حالت میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھتے' پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاتے' پھر جب آپ سجدے سے سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے' پھر جب دوبارہ سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے' پھر جب آپ دوبارہ سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری نماز میں اسی طرح کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ نماز کو مکمل کر لیتے تھے۔

دو رکعات پڑھنے کے بعد قعدہ پڑھنے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو اس وقت بھی تکبیر کہتے تھے۔

92 - باب الْاِسْتِوَاءِ لِلْجُلُوْسِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دو سجدوں کے بعد اُٹھتے ہوئے پہلے سیدھا بیٹھنا

1150 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْ سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اِلٰى مَسْجِدِنَا فَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1149-اخرجه البخاری فی الاذان، باب التكبير اذا قام من السجود (الحديث 789) . واخرجه مسلم فی الصلاة، باب اثبات التكبير فی كل خفض و رفع فی الصلاة الا رفعه من الركوع فيقول فيه : سمع الله لمن حمده (الحديث 28 و 29) . والحديث عند: ابی داؤد فی الصلاة، باب افتتاح الصلاة (الحديث 738) . تحفة الاشراف (14862) .

1150-اخرجه البخاری فی الاذان، باب من صلی بالناس و هو لا يريد الا ان يعلمهم صلاة النبی صلی الله عليه وسلم و سنته (الحديث 677) بنحوه، وباب الاطمانينة حين يرفع راسه من الركوع (الحديث 802) بنحوه، وباب المكث بين السجدتين (الحديث 818) بمعناه، و باب كيف يعتمد على الارض اذا قام من الركعة (الحديث 824) بنحوه . و اخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب النهوض فی الفرد (الحديث 842 و 843) . واخرجه النسائی فی التطبيق، باب الاعتماد على الارض عند النهوض (الحديث 1152) . تحفة الاشراف (11185) .

يُصَلِّي . قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ .

☆☆ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے' انہوں نے یہ ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟

(انہوں نے نماز ادا کر کے دکھائی)

پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ کرنے کے بعد جب انہوں نے سر اُٹھایا تو وہ پہلے بیٹھے تھے (اور پھر کھڑے ہوئے)۔

شرح

دو سجدوں کے بعد ذرا سی دیر کے لئے بیٹھ کر پھر کھڑے ہونے کو فقہاء کی اصطلاح میں ''جلسہ استراحت'' کہا جاتا ہے۔

جلسہ استراحت کے بارے میں فقہاء کی آراء مختلف ہیں بعض روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ استراحت کیا کرتے تھے۔ مشہور قول کے مطابق شوافع کے نزدیک جلسہ استراحت ''سنت'' ہے۔

جبکہ جمہور کے نزدیک جلسہ استراحت مستحب نہیں ہے۔

•••——•••——•••

1151 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وَتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ ایک رکعت ادا کرنے کے بعد اس وقت تک نہیں اُٹھتے تھے جب تک پہلے سیدھے ہو کر بیٹھ نہیں جاتے تھے۔

93 - باب الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْاَرْضِ عِنْدَ النُّهُوْضِ

باب: اُٹھنے کے وقت زمین کا سہارا لینا

1152 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فَيَقُوْلُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّيْ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِيْ اَوَّلِ الرَّكْعَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ .

☆☆ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں' حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' انہوں نے ارشاد فرمایا: کیا

1151-اخرجه البخاري في الاذان، باب من استوى قاعدًا في وتر من صلاته ثم نهض (الحديث 823) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب النهوض في الفرد (الحديث 844) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء كيف النهوض من السجود (الحديث 287) . تحفة الاشراف (11183) .

1152-اخرجه البخاري في الاذان، باب كيف يعتمد على الارض اذا قام من الركعة (الحديث 824) . والحديث عند: البخاري في الاذان، باب من صلى بالناس و هو لا يريد الا ان يعلمهم صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و سنته (الحديث 677)، وباب الا طمانينة حين يرفع راسه من الركوع (الحديث 802)، وباب المكث بين السجدتين (الحديث 818) . وابي داؤد في الصلاة، باب النهوض في الفرد (الحديث 842 و 843) . و النسائي في التطبيق، باب الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين (الحديث 1150) . تحفة الاشراف (11185) .

میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی حالانکہ اس وقت نماز کا وقت نہیں تھا' جب انہوں نے پہلی رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد سر اُٹھایا تو پہلے سیدھے ہو کر بیٹھے اور پھر زمین پر سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے۔

94 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَنِ الْاَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

باب: دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین سے اُٹھانا

1153 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَقُلْ هٰذَا عَنْ شَرِيْكٍ غَيْرُ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے اور جب آپ (سجدے سے) اُٹھے تو آپ ﷺ نے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اُٹھائے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' اس روایت کو شریک کے حوالے سے صرف یزید بن ہارون نے نقل کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

شرح

مشہور حنفی علامہ حسن بن عمار شرنبلالی اپنی مشہور کتاب ''نور الایضاح'' میں نماز کی سنتوں پر بحث کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں کو پھر ہاتھوں کو پھر چہرے کو (زمین پر رکھنا) اور پھر سجدے سے اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا (یعنی پہلے چہرہ اٹھانا پھر ہاتھ اٹھانا اور پھر گھٹنے اٹھانا سنت ہے۔)*

اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے خود مصنف نے اپنی شرح'' امداد الفتاح میں یہ بات تحریر کی ہے:

اس کے برعکس سے مراد یہ ہے: آدمی پہلے اپنا چہرہ اٹھائے پھر دونوں ہاتھ اٹھائے پھر دونوں گھٹنے اٹھائے۔

اس وقت جب آدمی قیام کے لئے اٹھتا ہے یہ اس صورت میں ہوگا کہ جب آدمی صحت مند ہو اور ایسا کر سکتا ہو۔

لیکن اگر وہ کمزور ہو' عمر رسیدہ ہو اور اس کے لئے دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنا ممکن نہ ہو تو پہلے دونوں ہاتھ رکھے گا اور ان کا سہارا لے کر سجدے میں جائے گا اور سجدے سے اٹھے گا۔ اس بارے میں بنیادی اصول حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان ہے۔

* نور الایضاح: کتاب نماز کا بیان، فصل: نماز کی سنتیں۔

1153-تقدم فی التطبیق، باب اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجود (الحدیث 1088) .

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے (زمین پر رکھے) اور جب آپ ﷺ اٹھے تو آپ ﷺ نے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین سے اٹھائے۔''

اس روایت کو چاروں سنن کے مصنفین نے نقل کیا ہے۔*

95 - باب التَّكْبِيرِ لِلنُّهُوضِ

باب: کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا

1154 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّىْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز پڑھائی اور ہر مرتبہ اُٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہی' جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو ارشاد فرمایا: میں نماز پڑھنے کے معاملے میں تم سب سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے مشابہت رکھتا ہوں۔

1155 - اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ وَرَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ اِنِّىْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَتْ هٰذِهِ صَلَاتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا . وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ .

☆☆ ابوبکر بن عبدالرحمان اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' ان دونوں حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب وہ رکوع میں گئے' تو انہوں نے تکبیر کہی' جب انہوں نے رکوع سے سر اُٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھا' پھر جب وہ سجدے میں گئے' تو انہوں نے تکبیر پڑھی' پھر جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو انہوں نے تکبیر کہی' پھر جب وہ ایک رکعت ادا کر لینے کے بعد کھڑے ہوئے' تو اس وقت بھی تکبیر کہی' نماز سے (فارغ ہو جانے کے بعد) انہوں نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں' نبی اکرم ﷺ اسی طرح نماز ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

---

* امداد الفتاح شرح نور الایضاح، کتاب نماز کا بیان، فعل نماز کی سنتیں۔

1154-اخرجه البخاري في الاذان، باب اتمام التكبير في الركوع (الحديث 785) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب اثبات التكبير في كل خفض و رفع في الصلاة، الا رفعه من الركوع فيقول فيه: سمع الله لمن حمده (الحديث 27) . تحفة الاشراف (15247) .

1155-اخرجه البخاري في الاذان، باب يهوي بالتكبير حين يسجد (الحديث 803) بنحوه مطولًا . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب تمام التكبير (الحديث 836) بنحوه مطولًا . تحفة الاشراف (14864) .

روایت کے یہ الفاظ سوار بن عبداللہ نامی راوی کے ہیں۔

96 - باب كَيْفَ الْجُلُوسُ لِلتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

باب: تشہد کے لیے کس طرح بیٹھا جائے؟

1156 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ اَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى ۔

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نماز میں سنت یہ ہے' تم اپنے بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

شرح

حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

نمازی کے بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے: نمازی اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرلے گا اور بائیں پاؤں کو موڑ کر بیٹھے گا۔

تاہم نمازی کے بیٹھنے کے طریقے کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کا طریقہ یہ ہے: دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو موڑ کر بیٹھا جائے گا۔

پہلے اور دوسرے قعدہ' دونوں میں زمین پر بیٹھا جائے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو تورک منقول ہے اس کا یہی طریقہ ہے۔

علامہ ابن عبدالبر نے یہ بات تحریر کی ہے: اس حوالے سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرد اور خواتین کا حکم برابر ہے۔

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں نمازی پہلے قعدہ میں اسی طرح بیٹھے گا' جبکہ دوسرے قعدہ میں وہ بائیں پاؤں پر بیٹھے گا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلے گا۔*

احناف اس بات کے قائل ہیں: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی طرح تشہد میں بیٹھا جائے گا اور وہ طریقہ یہی ہے کہ آدمی دائیں پاؤں کو کھڑا کرے گا اور بائیں پاؤں کو بچھالے گا۔

گویا کہ پہلے تشہد میں احناف شوافع اور حنابلہ ''افتراش'' کے قائل ہیں' جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک دوسرے تشہد میں ''تورک'' کیا جائے گا اور پہلے اور دوسرے تشہد میں ''تورک'' کے طور پر بیٹھا جائے گا۔

•••———•••———•••

* عمدۃ القاری: کتاب: نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ۔

1156-اخرجه البخاري في الاذان، باب سنة الجلوس في التشهد (الحديث 827) مطولًا ۔ واخرجه ابو داوُد في الصلاة، باب كيف الجلوس في التشهد (الحديث 958 و 959 و 960 و 961) و (962) بمعناه مختصرًا ۔ و اخرجه النسائي في التطبيق، باب الاستقبال باطراف اصابع القدم القبلة عند القعود للتشهد (الحديث 1157) بنحوه ۔ تحفة الاشراف (7269) ۔

97 - باب الْإِسْتِقْبَالِ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُوْدِ لِلتَّشَهُّدِ

باب: تشہد میں بیٹھنے کے وقت پاؤں کی انگلیوں کے کنارے قبلہ کی طرف ہونے چاہئیں

1157 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيٰى اَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ - عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنٰى وَاسْتِقْبَالُهُ بِاَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرٰى ۔

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نماز میں سنت یہ ہے، تم اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھو اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے اور تم بائیں ٹانگ پر بیٹھو۔

98 - باب مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

باب: پہلے تشہد میں بیٹھنے کے وقت ہاتھ کون سی جگہ رکھے جائیں؟

1158 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَنَصَبَ اُصْبُعَهُ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ۔ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَاَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ ۔

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کو نماز میں اور رکوع میں جانے کے وقت دونوں کندھوں تک رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھے تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھا، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور دعا کے لیے اس کی انگلی کو کھڑا کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اگلے سال جب میں ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو دیکھا، وہ لوگ اپنی چادروں کے اندر ہی رفع یدین کر رہے تھے۔

1157-انفرد به النسائي ۔ والحديث عند: البخاري في الاذان، باب سنة الجلوس في التشهد (الحديث 827) ۔ وابي داؤد في الصلاة، باب كيف الجلوس في التشهد (الحديث 958 و 959 و 960 و 961 و 962) ۔ و النسائي في التطبيق، باب كيف الجلوس للتشهد الاول (الحديث 1156) ۔ تحفة الاشراف (7269) ۔

1158-اخرجه النسائي في السهو، باب قلة الجلوس في الركعة التي يقضي فيها الصلاة (الحديث 1262) ۔ والحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 728) ۔ تحفة الاشراف (11783)۔

شرح

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے: آدمی اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں اور گھٹنوں کے قریب رکھے گا۔ اس طرح کہ اس کی انگلیاں گھٹنوں کے سرے کے قریب ہوں۔

دونوں سجدوں کے درمیان آدمی انگلیوں کو کچھ کشادہ رکھے گا مکمل طور پر بند بھی نہیں کرے گا اور مکمل کھلا بھی نہیں رکھے گا صحیح قول کے مطابق آدمی بیٹھتے ہوئے گھٹنوں کو نہیں پکڑے گا۔

شوافع اور حنابلہ کے نزدیک بھی یہی سنت ہے۔

تاہم مالکیوں کی رائے کچھ مختلف ہے۔

•••——•••——•••

99 - باب مَوْضِعِ الْبَصَرِ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے دوران نظر رکھنے کی جگہ

1159 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يُّحَرِّكُ الْحَصٰى بِيَدِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تُحَرِّكِ الْحَصٰى وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ . قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهٖ اِلَيْهَا اَوْ نَحْوِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ .

☆☆ علی بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اپنے ہاتھ کے ذریعے کنکریوں کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے دیکھا' جب اس شخص نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو' تو کنکریوں کو حرکت نہ دیا کرو' کیونکہ یہ شیطانی کام ہے' تم ویسے ہی کیا کرو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ اس شخص نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے قبلہ کی طرف اشارہ کیا' انہوں نے اپنی نگاہ اس انگلی پر رکھی اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

1159-انفرد به النسائي . والحديث عند: مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب صفة الجلوس في الصلاة و كيفية وضع اليدين على الفخذين (الحديث 116) . وابي داؤد في الصلاة، باب الاشارة في التشهد (الحديث 987) . والنسائي في السهو، باب موضع الكفين (الحديث 1265)، وباب الاصابع من اليد اليمنى دون السبابة (الحديث 1266) . تحفة الاشراف (7351) .

100 - باب الْإِشَارَةِ بِالْأُصْبُعِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

باب: پہلے تشہد کے دوران انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا

1160 - اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السِّجْزِيُّ - يُعْرَفُ بِخَيَّاطِ السُّنَّةِ نَزَلَ بِدِمَشْقَ اَحَدُ الثِّقَاتِ - قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الثِّنْتَيْنِ اَوْ فِي الْاَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ اَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ .

☆☆ عامر بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعات پڑھنے کے بعد یا چار رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ میں بیٹھتے تھے' تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے' اور ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے۔

شرح

احناف کے نزدیک حکم یہ ہے: آدمی تشہد کے دوران شہادت کے کلمات پڑھتے ہوئے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا۔

آدمی ''لا الہ'' پڑھتے وقت انگلی کو اٹھائے گا اور ''الا اللہ'' پڑھنے کے بعد اس انگلی کو دوبارہ نیچے رکھ دے گا تا کہ انگلی کو اٹھاتے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے معبود ہونے کی نفی کی طرف اشارہ ہو اور انگلی کو رکھتے وقت اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کے اثبات کی طرف اشارہ ہو جائے۔

جبکہ فقہائے مالکیہ کے نزدیک تشہد کے شروع سے آدمی شہادت کی انگلی کے ذریعے درمیانے درجے کی حرکت کے ساتھ آدمی دائیں سے بائیں طرف اشارہ کرے گا۔

شوافع کے نزدیک بھی آدمی دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا لیکن یہ صرف ''الا اللہ'' پڑھتے وقت کرے گا اور انگلی کو حرکت نہیں دے گا۔

•••———•••———•••

101 - باب كَيْفَ التَّشَهُّدُ الْاَوَّلُ

باب: پہلے تشہد کا طریقہ

1161 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْلَ اِذَا جَلَسْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ ''اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ

1160-انفرد بہ النسائی ۔ تحفۃ الاشراف (5265) ۔

وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ـ"

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے: جب ہم دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھ جائیں تو یہ پڑھیں:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد' اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

شرح

نماز کے دوران تشہد میں کون سے کلمات پڑھے جائیں گے؟ اس حوالے سے فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

جیسا کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اگلے آنے والے ابواب میں تشہد کے مختلف کلمات نقل کئے ہیں۔

تشہد کے کلمات کے بارے میں تین روایات زیادہ مشہور ہیں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس کے کلمات امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں مذکورہ بالا حدیث میں نقل کئے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کے نزدیک تشہد میں یہ کلمات پڑھنا بہتر ہے۔ دیگر فقہاء اور محدثین میں سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر محدثین نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

تشہد کے دوسرے کلمات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہیں' جنہیں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے آگے چل کر نقل کیا ہے۔

تشہد کے ان کلمات کو امام شافعی اور ان کے اصحاب نے ترجیح دی ہے۔

تشہد کے تیسرے کلمات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں' وہ لوگوں کو برسرِ منبر ان کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

ان کلمات کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ترجیح دی ہے۔

•••——•••——•••

1162 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ

1161-اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی التشهد (الحديث 289) ـ واخرجه النسائی فی التطبيق، كيف التشهد الاول (الحديث 1165) ـ واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی التشهد (الحديث 899 م) مطولًا ـ تحفة الاشراف (9181) ـ

1162-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب التشهد (الحديث 969) ـ واخرجه الترمذی فی النكاح، باب ما جاء فی خطبة النكاح (الحديث 1105) مطولًا ـ واخرجه النسائی فی التطبيق، كيف التشهد الاول (الحديث 1163 و 1164) ـ واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی التشهد (الحديث 899م) ـ تحفة الاشراف (9505) ـ

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِیْ مَا نَقُوْلُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ اَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ فَقَالَ "اِذَا قَعَدْتُمْ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَلْيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَلْيَدْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ."

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہمیں یہ نہیں پتہ تھا کہ ہم دو رکعات پڑھنے کے بعد کیا پڑھا کریں؟ ہم صرف تسبیح پڑھ لیتے تھے' تکبیر پڑھ لیتے تھے' اپنے پروردگار کی حمد بیان کر لیتے تھے۔

حضرت محمد ﷺ نے ہمیں نیکی کے آغاز اور اس کے اختتام کے بارے میں آگاہ کیا۔ (یعنی عبادت کرنے کا طریقہ سکھایا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھ جاؤ تو یہ پڑھو:

ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ ﷺ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

اس کے بعد تمہیں اس بارے میں اختیار ہے' جو آدمی کو پسند ہو' وہ اللہ تعالیٰ سے مانگ لے۔

1163 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِی الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِی الْحَاجَةِ فَاَمَّا التَّشَهُّدُ فِی الصَّلَاةِ "التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ." اِلٰى اٰخِرِ التَّشَهُّدِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز کے دوران تشہد پڑھنے کا اور حاجت کے وقت تشہد پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا ہے۔

جہاں تک نماز کے دوران تشہد کا تعلق ہے (تو اس کے الفاظ یہ ہیں:)

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے

1163-تقدم فی التطبیق، کیف التشهد الاول (الحدیث 1162) .

بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

1164 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ - قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٰذَا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَّحَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1165 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَبِيْ اُنَيْسَةَ الْجَزَرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا اِسْحَاقَ حَدَّثَهُ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قُوْلُوْا فِيْ كُلِّ جَلْسَةٍ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ -"

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں' ہمیں پہلے کسی چیز کا علم نہیں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا' کہ جب تم قعدہ میں بیٹھا کرو تو یہ پڑھا کرو:

"ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

1166 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ الرَّافِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو - عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ فَقَالَ لَنَا "قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ -" قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ -

1164-اخرجه البخاري في الدعوات، باب الدعاء في الصلاة (الحديث 6328) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب التشهد الاول (الحديث 55 و 56 و 57) . واخرجه النسائي في التطبيق، كيف التشهد الاول (الحديث 1168 و 1169)، وفي السهو، باب ايجاب التشهد (الحديث 1276) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في التشهد (الحديث 899م) . تحفة الاشراف (9242 و 9296) .

1165-تقدم في التطبيق، كيف التشهد الاول (الحديث 1161) .

1166-انفرد به النسائي، و سياتي في التطبيق، كيف التشهد الاول (الحديث 1167) . تحفة الاشراف (9413) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نہیں جانتے تھے نماز کے دوران (تشہد میں) ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جامع کلمات سکھائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

''ہر طرح کی جسمانی' زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

علقمہ بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں ان کلمات کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے' جس طرح وہ ہمیں قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

1167 - اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ عَطِیَّةَ - وَکَانَ مِنْ زُهَّادِ النَّاسِ - عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ السَّلَامُ عَلٰی مِیکَائِیلَ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰکِنْ قُوْلُوا التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ -"

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے (اس کے دوران) ہم یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' حضرت جبریل پر سلام ہو' حضرت میکائیل پر سلام ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلامتی عطاء کرنے والا ہے' بلکہ تم یہ پڑھا کرو:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں''۔

1168 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ - هُوَ الدَّسْتَوَائِیُّ - عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ السَّلَامُ عَلٰی مِیکَائِیلَ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰکِنْ قُوْلُوا التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ

1167-تقدم فی التطبیق، کیف التشهد (الحدیث 1166) .

1168-تقدم فی التطبیق، کیف التشهد الاول (الحدیث 1164) .

...اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔"

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے:

"اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' حضرت جبریل پر سلام ہو! حضرت میکائیل پر سلام ہو!"

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلامتی عطاء کرنے والا ہے' بلکہ تم یہ پڑھو:

"ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

1169 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ وَحَمَّادٍ وَمُغِيْرَةَ وَاَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔"

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ هَاشِمٍ غَرِيْبٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (اس کے الفاظ یہ ہیں):

"ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا ایک راوی ابوہاشم غریب ہے۔

1169-اخرجه البخاری فی الاذان، باب التشهد فی الاخرة (الحديث 831) مطولاً، وباب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد (الحديث 853) مطولاً، و فی الاستئذان، باب السلام اسم من اسماء الله تعالیٰ: (الحديث 6230) مطولاً، و فی الدعوات، باب الدعاء فی الصلاة ـ (الحديث 6328) مطولاً، و فی التوحيد، باب قول الله تعالیٰ: (السلام المومن) (الحديث 7381) مطولاً ـ واخرجه مسلم فی الصلاة، باب التشهد فی الصلاة (الحديث 55 و 56 و 57 و 58) مطولاً ـ واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب التشهد (الحديث 968) مطولاً و اخرجه النسائی فی التطبيق، كيف التشهد الاول (الحديث 1164 و 1168)، و فی السهو، باب ايجاب التشهد (الحديث 1276) مطولاً، وباب كيف التشهد (الحديث 1278)، و باب تخيير الدعاء بعد الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم (الحديث 1297) مطولاً ـ و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی التشهد (الحديث 899م) مطولاً ـ تحفة الاشراف (9242 و 9245 و 9293 و 9296 و 9314) ۔

1170 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔"

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد کے کلمات اسی طرح سکھائے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے' آپ کی ہتھیلی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھی (تشہد کے کلمات یہ ہیں:)

"ہر طرح کی زبانی' مالی' جسمانی عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

102 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کی ایک دوسری قسم

1171 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ قُدَامَةَ السَّرْخَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ "اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ (وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ ۔" قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ ۔" قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1170-اخرجه البخاری فی الاستئذان، باب الاخذ بالید (الحدیث 6265) مطولاً ۔ واخرجه مسلم فی الصلاة، باب التشهد فی الصلاة (الحدیث 59) ۔ تحفة الاشراف (9338) ۔

1171-اخرجه مسلم فی الصلاة، باب التشهد فی الصلاة (الحدیث 62 و 63 و 64) مطولاً و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب التشهد (الحدیث 972 و 973) مطولاً واخرجه النسائی فی التطبیق، باب قوله ربنا ولك الحمد (الحدیث 1063) مطولاً، و نوع آخر من التشهد (الحدیث 1172) مختصراً، و فی السهو، نوع آخر من التشهد (الحدیث 1279) ۔ واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما جاء فی التشهد (الحدیث 901) مختصراً ۔ و الحدیث عند: النسائی فی الامامة، مبادرة الامام (الحدیث 829) ۔ وابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب اذا قرا الامام فانصتوا (الحدیث 847) ۔ تحفة الاشراف (8987) ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ".

☆☆ حطان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سنتوں کی تعلیم دی ہے' ہمارے سامنے نماز کا طریقہ بیان کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنی صفیں قائم کیا کرو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کیا کرے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے' تو تم آمین کہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا' جب امام تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ' امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے رکوع سے اُٹھنا چاہیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے برابر ہو جائے گا' جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری یہ دعا قبول کرے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ بات بیان کی ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کی بات کو سن لیتا ہے' جو اس کی حمد بیان کرتا ہے' پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاؤ' امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے سجدے سے اُٹھنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا جب پہلا قعدہ آئے' تو اس میں تم نے سب سے پہلے یہ پڑھنا ہے:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی' مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

(یہاں تشہد کے کلمات میں لفظ ''للہ'' ابتدائی کلمات کے بعد استعمال ہوا ہے' یہ فرق ہے' جو دوسرے تشہد میں مذکور نہیں ہے۔)

103 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کی ایک اور قسم

1172 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي غَلَّابٍ - وَهُوَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ - عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ اَبِي مُوسٰى فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ".

1172-تقدم في التطبيق نوع آخر من التشهد (الحديث 1171) .

☆☆ حطان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' ان لوگوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' تو انہوں نے بیان کیا' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب قعدہ ہو' تو تمہیں پہلے یہ پڑھنا چاہیے:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

104 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کی ایک اور قسم

1173 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُوْلُ "التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے' جس طرح آپ ہمیں قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے' آپ یہ پڑھتے تھے:

''برکت والی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں''۔

105 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کی ایک اور قسم

1174 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَيْمَنَ - وَهُوَ ابْنُ نَابِلٍ - يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ

1173-اخرجه مسلم في الصلاة، باب التشهد في الصلاة (الحديث 60 و 61) و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التشهد (الحديث 974) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب منه ايضًا (الحديث 290) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في التشهد (الحديث 900) . والحديث عند: النسائي في السهو، تعليم التشهد كتعليم السورة من القرآن (الحديث 1277) . تحفة الاشراف (5750) .

1174-اخرجه النسائي في السهو، نوع آخر من التشهد (الحديث 1280) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في التشهد (الحديث 902) . تحفة الاشراف (2665) .

الْقُرْآنِ "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ـ"

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے' جس طرح آپ ہمیں قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے (اس کے کلمات یہ ہیں:)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے (میں یہ کہتا ہوں:) ہر طرح کی زبانی' مالی اور جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

106- باب التَّخْفِيفِ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

باب: پہلے تشہد کو مختصراً پڑھنا

1175 - اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ ـ قُلْتُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ ذٰلِكَ يُرِيْدُ ـ

☆☆ ابوعبیدہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعات کے بعد جب تشہد کے لیے بیٹھتے تھے' تو ایسے لگتا تھا کہ آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں (یعنی جلدی جلدی کھڑے ہو جایا کرتے تھے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: (کیا اس سے مراد یہ ہے؟) جلدی کھڑے ہو جایا کرتے تھے؟ تو استاد نے یہ جواب دیا: ان کی مراد یہی ہے۔

107 - باب تَرْكِ التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

باب: پہلا تشہد نہ پڑھنا

1176 - اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ

1175-اخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب تخفیف القعود (الحدیث 995) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی مقدار القعود فی الركعتين الاولين (الحديث 366) . تحفة الاشراف (9609) .

الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِيْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ فَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ ۔

★★ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات پڑھنے کے بعد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنا تھا' اس وقت بیٹھے نہیں بلکہ کھڑے ہو گئے اور آپ نے اپنی نماز جاری رکھی' یہاں تک کہ آپ نے نماز کے آخر میں سجدہ سہو کیا' یہ آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے کیا تھا' پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

شرح

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح بخاری'' میں نقل کیا ہے۔

حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

''اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس قعدہ کی طرف نہیں آئے تھے تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں سجدہ سہو کر لیا تھا اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ دو رکعات کے بعد تشہد میں بیٹھنا فرض نہیں ہے واجب ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو کیا تھا۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ترجمۃ الباب میں جو یہ عنوان قائم کیا ہے جن فقہاء کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے: یہ فرض نہیں ہے بلکہ واجب ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ترک کرنے کی وجہ سے سجدہ سہو کیا تھا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے یہ بات تحریر کی ہے:

پہلے تشہد کے مشروع ہونے پر فقہاء کا اتفاق ہے۔

تاہم جمہور کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں' جبکہ احناف کے نزدیک یہ دونوں واجب ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے اور اس کو ادا نہ کرنے پر سجدہ سہو کیا ہے۔

تاہم تشہد کے بارے میں احکام میں فقہاء کے مابین بعض جزوی اختلافات پائے جاتے ہیں' جس کا تذکرہ ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے تفصیل کے ساتھ کیا ہے' جس کا یہ مقام متحمل نہیں ہو سکتا۔

•••———•••———•••

1176-اخرجه البخاری فی الاذان، باب من لم یر التشهد الاول و اجبًا (الحدیث 829) بنحوه، و باب التشهد فی الاولی (الحدیث 830) بنحوه مختصرًا، و فی السهو، باب ما جاء فی السهو اذا قام من رکعتی الفریضة، (الحدیث 1224 و 1225) بنحوه، وباب من یکبر فی سجدتی السهو (الحدیث 1230) و فی الایمان و النذور، باب اذا حنث ناسیًا فی الایمان (الحدیث 6670) بنحوه . واخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة والسجود له (الحدیث 85 و 86 و 87) . واخرجه ابوداوٗد فی الصلاة، باب من قام من ثنتین و لم یتشهد (الحدیث 1034 و 1035) بنحوه . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی سجدتی السهو قبل التسلیم (الحدیث 391) بنحوه . و اخرجه النسائی فی التطبیق، باب ترك التشهد الاول (الحدیث 1177)، وفی السهو، ما یفعل من قام من اثنتین ناسیًا و لم یتشهد (الحدیث 1221 و 1222) وباب التکبیر فی سجدتی السهو (الحدیث 1260) واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فیمن قام من اثنتین ساهیا (الحدیث 1206 و 1207) بنحوه . تحفة الاشراف (9154) .

1177 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوْا فَمَضٰى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ -

☆☆ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات کے بعد تشہد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے' لوگوں نے سبحان اللہ کہہ کر آپ کو متوجہ کرنا چاہا' آپ نے اپنی نماز جاری رکھی' جب آپ نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا اور پھر سلام پھیر دیا۔

1177-تقدم في التطبيق، باب ترك التشهد الاول (الحديث 1176) -

13 - كِتَابُ السَّهْوِ

سہو (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "سہو (کے بارے میں روایات)" میں 105 تراجم ابواب اور 190 روایات نقل کی ہیں، جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 87 ہوگی۔

1 - باب التَّكْبِيرِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

باب: دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا

1178 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِی الصَّلَاةِ فَقَالَ يُكَبِّرُ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ -

فَقَالَ حُطَيْمٌ عَمَّنْ تَحْفَظُ هٰذَا فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - ثُمَّ سَكَتَ ۔ فَقَالَ لَهُ حُطَيْمٌ وَّعُثْمَانُ قَالَ وَعُثْمَانُ ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن اصم بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز کے دوران تکبیر کہنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب آدمی رکوع میں جائے گا، جب سجدہ میں جائے گا، جب سجدے سے سر اُٹھائے گا، جب دو رکعات کے بعد کھڑا ہوگا (تو ان تمام مقامات پر) تکبیر کہے گا۔

حطیم نامی راوی نے دریافت کیا: یہ بات آپ کو کس حوالے سے یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یاد ہے، پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے، تو حطیم نے ان سے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے بھی یاد ہے)۔

شرح

اس ترجمۃ الباب کا بنیادی موضوع بھی یہی ہے کہ بنیادی اصول یہ ہے: رکوع سے اٹھنے کے علاوہ نماز کے دوران ہر مرتبہ

1178-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (987) .

جھکتے وقت اور اُٹھتے وقت تکبیر کہنا سنت ہے۔

ہم اس سے پہلے اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں' بعض روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات یہ تکبیر نہیں کہا کرتے تھے تاہم جمہور نے ان روایات کو ترجیح دی ہے جن میں تکبیر کہنے کا اثبات موجود ہے۔

•••———•••———•••

1179 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِىْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ - فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ ذَكَّرَنِىْ هٰذَا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

☆☆ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھاتے تو ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے' اور مکمل تکبیر کہتے تھے (نماز کے بعد) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: انہوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ کے نماز پڑھانے (کا طریقہ) یاد دلا دیا ہے۔

2 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِى الْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ

باب: آخری دو رکعات کے لیے اُٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا

1180 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِىِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ۔

☆☆ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے ہوئے دونوں کندھوں تک رفع یدین کرتے تھے' بالکل اسی طرح جس طرح آپ نماز کے آغاز میں ایسا کیا کرتے تھے۔

شرح

پہلا قعدہ کر لینے کے بعد آخری دو رکعات کے لئے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا احناف کے نزدیک سنت نہیں اور ایک

1179-تقدم فی التطبیق، باب التکبیر للسجود (الحدیث 1081) ۔

1180-اخرجه الترمذی فی الصلاۃ، باب (منه) (الحدیث 304 و 305) مطولًا ۔ واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاۃ والسنة فیها، باب رفع الیدین اذا رکع و اذا رفع راسه من الرکوع (الحدیث 862) مطولًا، وباب اتمام الصلاۃ (الحدیث 1061) مطولًا ۔ اخرجه البخاری فی الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد (الحدیث 828) ۔ و ابو داؤد فی الصلاۃ، باب من ذکر التورک فی الرابعة (الحدیث 963 و 964 و 965) ۔ والنسائی فی التطبیق، باب الاعتدال فی الرکوع (الحدیث 1038)، و باب فتح اصابع الرجلین فی السجود (الحدیث 1100)، وفی السهو، باب صفة الجلوس فی الرکعة التی یقضی فیها الصلاۃ (الحدیث 1261) ۔ وابن ماجه فی اقامة الصلاۃ والسنة فیها، باب افتتاح الصلاۃ (الحدیث 803) تحفة الاشراف (11897) ۔

روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

کیونکہ احناف اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کیا جائے گا البتہ امام شافعی نے رفع یدین والی احادیث کو ترجیح دی ہے۔

ان کے نزدیک دیگر مقامات کی طرح پہلا قعدہ پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: رفع یدین کے بارے میں جو بھی روایات منقول ہیں وہ تمام منسوخ ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ دیگر مقامات پر رفع یدین کو ترک کر دیا تھا۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ یہ حضرات صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے۔

یہ روایت ہم اس سے پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں۔

•••——•••——•••

3 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

باب: آخری دو رکعات ادا کرنے کے لیے کھڑے ہونے کے وقت کندھوں تک رفع یدین کرنا

1181 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ جب نماز شروع کرتے تھے' جب رکوع میں جاتے تھے' جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو اس وقت رفع یدین کیا کرتے تھے' اور کندھوں تک ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ترجمۃ الباب میں رفع یدین کا تذکرہ کیا ہے یہ رفع یدین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے۔
اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رفع یدین کرتے ہوئے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ حکم امام شافعی کے نزدیک ہوگا۔

احناف کے نزدیک صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا جاتا ہے اور اس میں بھی دونوں کانوں کی لو تک ہاتھ بلند کئے جاتے ہیں۔

1181-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (6876) .

4 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران رفع یدین کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنا

1182 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ - عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْمَعَ النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَصَفَّحَ النَّاسُ بِاَبِيْ بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوْهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَّا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلِمَ اَنَّهٗ قَدْ نَابَهُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ كَمَا اَنْتَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ "مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ تُصَلِّيَ." فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَّؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ "مَا بَالُكُمْ صَفَّحْتُمْ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ ." ثُمَّ قَالَ "اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِكُمْ فَسَبِّحُوْا ."

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے' اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں یہ کہا کہ وہ لوگوں کو اکٹھا کر کے انہیں نماز پڑھا دیں (انہوں نے نماز پڑھانی شروع کی) تو اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' آپ صفوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ گئے' لوگوں نے تالی بجا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کی کوشش کی تا کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارے میں بتا سکیں' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے' جب تالیاں بکثرت بجنے لگیں' تو انہیں پتہ چل گیا' کہ نماز کے دوران کچھ مختلف ہوا ہے' جب انہوں نے توجہ کی تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا' کہ تم جس حالت میں ہو ویسے ہی رہو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' یعنی اس بات پر کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ان سے فرمایا تھا (کہ تم اپنی جگہ پر رہو) پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُلٹے قدموں پیچھے آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' جب آپ نے نماز ادا کر لی تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تھا تو تم نے نماز کیوں نہیں پڑھائی؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے' وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے

1182-اخرجه مسلم فى الصلاة، باب تقدم الجماعة من يصلى بهم اذا تاخر الامام و لم يخافوا مفسدة بالتقديم (الحديث 102) . تحفة الاشراف (4733) .

یہ فرمایا: تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ تالیاں بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے دوران ایسی کوئی ضرورت پیش آ جائے' تو تم سبحان اللہ کہہ دیا کرو۔

شرح

یہ روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''موطا'' میں سے نقل کی ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں:

اس روایت میں جس نماز کا ذکر ہے وہ عصر کی نماز تھی اور اذان دینے والے شخص حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جب نماز کے اس کے مستحب وقت سے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پھر امام کا انتظار نہیں کیا جائے گا اگرچہ امام زیادہ فضیلت ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اقامت کہنے کا حق مؤذن کو ہی ہو گا وہ ہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر مرد نماز کے دوران تالی بجا دیتا ہے (یعنی امام کو متوجہ کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے) تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی کیونکہ ان حضرات کو دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ انہیں صرف یہ کہا گیا تھا اگر نماز کے دوران ضرورت پیش آ جائے تو پھر وہ ''سبحان اللہ'' کہہ دیا کریں۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ آدمی کے فضائل میں یہ بات شامل ہے کہ وہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہ کرے۔

کیونکہ اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صفت کے طور پر یہ بات بیان کی گئی ہے۔

اور جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں' تو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے تھے۔

اس میں اس بات کی بھی دلیل موجود ہے نماز کے دوران کسی صورتحال کے پیش آنے پر مختصر سا التفات کرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا' کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ نماز کے دوران ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنے یا آنکھ کے ساتھ اشارہ کرنے سے نمازی کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے نماز کے دوران حمد بیان کرنے کے لئے' شکر ادا کرنے کے لئے' دعا کرنے کے لئے یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کا اظہار کرنے کے لئے دونوں ہاتھ بلند کرنے سے نماز کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

جہاں تک نماز کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہٹ جانے اور نبی اکرم ﷺ کے آگے بڑھ جانے کا تعلق ہے' تو اکثر علماء کے نزدیک یہ صرف نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے' کیونکہ تمام علماء اس بات پر متفق ہیں' ایک ہی نماز میں دو امام نہیں ہو سکتے۔ صرف ایک صورت ہو سکتی ہے' وہ یہ کہ امام کو کوئی حدث لاحق ہو جائے جس کے نتیجے میں امام کی نماز منقطع ہو جائے تو پھر

وہ کسی کو اپنا نائب بنا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ اس روایت سے اور بھی بہت سے مسائل ثابت ہوتے ہیں جن کا تذکرہ علامہ ابن عبدالبر نے کیا ہے۔*

یہی حدیث امام مسلم نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے ثابت ہونے والے مختلف احکام بیان کیے ہیں جن میں سے ایک حکم یہ بھی ہے وہ فرماتے ہیں:

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب کوئی (امام یا بزرگ) کسی تابع کو کوئی حکم دے جس متبوع سے یہ ظاہر ہو کہ متبوع اس تابع کی عزت افزائی کرنا چاہتا ہے تو تابع کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اس پر عمل نہ کرے کیونکہ اس صورت میں حکم کی مخالفت لازم نہیں آتی بلکہ یہ ادب، تواضع، عاجزی اور انکساری کے طور پر ہوگا۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اکابرین کے ساتھ رہتے ہوئے ادب اختیار کرنا چاہئے۔**

یہی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات بھی بیان کی ہے:

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے نماز کے دوران "سبحان اللہ" کہنا اور "الحمد للہ" کہنا جائز ہے کیونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تعلق رکھتی ہے۔

اگر کوئی شخص "الحمد للہ" کہتا ہے اور اس کے ذریعے چھینکنے والے کو جواب دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہونے کے بارے میں مشائخ کے دوران اختلاف پایا جاتا ہے۔

محیط برہانی میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر چھینکنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور دل میں پڑھتا ہے زبان کو حرکت نہیں دیتا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر وہ زبان کو حرکت دے دیتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔***

•••——•••——•••

5 - باب السَّلَامِ بِالْاَيْدِىْ فِى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران ہاتھ کے ذریعے سلام کرنا

1183 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ

* الاستذکار لابن عبدالبر، باجماعت نماز، باب ضرورت کے وقت نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا یا تالی بجانا

** حاشیہ نووی صحیح مسلم، نماز کا بیان، باب: جب امام موجود نہ ہو تو جماعت کے حاضرین کا کسی شخص کو امامت کے لئے آگے کر دینا۔

*** عمدۃ القاری، کتاب اذان کا بیان، باب جو شخص لوگوں کی امامت کرنے لگے اور پھر پہلا امام آ جائے۔

1183-اخرجه مسلم فى الصلاة، باب الامر بالسكون فى الصلاة، والنهى عن الاشارة باليد و رفعها عند السلام و اتمام الصوف الاول و التراص فيها و الامر بالاجتماع (الحديث 119) مطولاً ـ و اخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب النظر فى الصلاة (الحديث 912) بنحوه، وباب فى السلام (1000) ـ تحفة الاشراف (2128) ـ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعُو اَيْدِيْنَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ "مَا بَالُهُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اسْكُنُوْا فِي الصَّلَاةِ ."

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم نے اس وقت نماز کے دوران ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' ان لوگوں نے نماز کے دوران یوں ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں جیسے وہ بدکے ہوئے گھوڑے کی دُم ہوتے ہیں' تم لوگ نماز کے دوران سکون سے رہا کرو۔

1184 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسَلِّمُ بِاَيْدِيْنَا فَقَالَ "مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ يُسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدَهُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يَقُوْلَ السَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ."

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کے ذریعے سلام کیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے' یہ لوگ اپنے ہاتھوں کے ذریعے یوں سلام کرتے ہیں جیسے (وہ ہاتھ) بدکے ہوئے گھوڑوں کی دم ہیں' کیا ان کے لیے اتنا کافی نہیں ہے' وہ اپنے ہاتھ اپنے دونوں زانوں پر رکھیں اور پھر السلام علیکم' السلام علیکم کہہ دیں۔

6 - باب رَدِّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دینا

1185 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً وَّلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اشارے کے ذریعے مجھے سلام کا جواب دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کے ذریعے اشارہ کیا تھا۔

1184-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الامر بالسكون في الصلاة و النهي عن الاشارة باليد و رفعها عند السلام و اتمام الصفوف الاول التراص فيها و الامر بالاجتماع (الحديث 120 و 121) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في السلام (الحديث 998 و 999)، واخرجه النسائي في السهو، باب موضع اليدين عند السلام (الحديث 1317) . وباب السلام باليدين (الحديث 1325) . تحفة الاشراف (2207) .

1185-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب رد السلام في الصلاة (الحديث 925) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الاشارة في الصلاة (الحديث 367) . تحفة الاشراف (4966) .

شرح

امام ابوجعفر طحاوی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) فرماتے ہیں۔

جب آدمی (نماز کے دوران) کلام کے ذریعے سلام کا جواب دیدے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اگر وہ اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دیتا ہے' تو اس نے غلط حرکت کی ہے' تاہم اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: آدمی سلام کا جواب نہیں دے گا' جب تک نماز ادا نہیں کر لیتا۔

جب وہ نماز ادا کر لے گا' تو سلام کا جواب دے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نمازی کو سلام کرنے اور نمازی کے اشارے کے ساتھ جواب دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نمازی نماز کے دوران اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دے سکتا ہے۔*

اس کے بعد امام طحاوی نے دونوں قسم کے موقف کی تائید میں روایات نقل کی ہیں۔ بعض روایات ایسی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے کے ذریعے نماز کے دوران سلام کا جواب دیا ہے' جبکہ بعض روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا تھا اور نماز مکمل کرنے کے بعد یہ وضاحت کی کہ چونکہ میں نماز ادا کر رہا تھا۔ اس لئے میں نے سلام کا جواب نہیں دیا تھا۔

ان میں سے ایک روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے جس کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی باب میں نقل کیا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: جن روایات میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نماز کے دوران اشارے کے ساتھ دے دیا تھا یا تو وہ ابتدائے زمانہ پر محمول ہوں گی یا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اشارہ کیا تھا اس سے مراد نماز کے دوران سلام کا جواب دینا نہ ہو بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرنے والے کو منع کر رہے ہوں۔

•••———•••———•••

1186 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءَ لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا وَّكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے مسجد قبا میں تشریف لے گئے (وہاں آپ نے نماز شروع کی) وہاں کچھ افراد بھی مسجد میں آ گئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کریں' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بھی تھے (بعد میں) میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا گیا تھا

* مختصر اختلاف العلماء جزء اوّل ،مسئلہ: نماز کے دوران سلام کا جواب دینا۔

1186-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب المصلي يسلم عليه كيف يرد (الحديث 1017) . تحفة الاشراف (4967) .

تو آپ نے کیا کیا تھا؟ (کیونکہ آپ تو اس وقت نماز ادا کر رہے تھے) تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے (سلام کا جواب دیا تھا)۔

1187 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ - يَعْنِي ابْنَ جَرِيْرٍ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهُ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَرَدَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کا جواب دیا۔

1188 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِيْ فَقَالَ "اِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ اٰنِفًا وَّاَنَا اُصَلِّيْ ." وَاِنَّمَا هُوَ مُوَجَّهٌ يَّوْمَئِذٍ اِلَى الْمَشْرِقِ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے بھیجا' میں جب واپس آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اشارے کے ذریعے جواب دیا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: ابھی جب تم نے مجھے سلام کیا تھا میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) اس وقت آپ کا رخ مبارک مشرق کی طرف تھا (یعنی یہ کسی سفر کا واقعہ ہے)۔

1189 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يَسِيْرُ مُشَرِّقًا اَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِيْ "يَا جَابِرُ ." فَنَادَانِي النَّاسُ يَا جَابِرُ . فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ . فَقَالَ "اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ ."

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا' پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرق یا شاید مغرب کی طرف رخ کر کے سفر کر رہے تھے' پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے میری طرف اشارہ کیا' میں نے پھر آپ کو سلام کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا' میں وہاں سے واپس آ گیا' بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی: اے جابر! لوگوں نے بھی مجھے آواز دی: جابر! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو سلام کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (اس وقت) نماز ادا کر رہا تھا۔

1187-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10367) .

1188-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب تحريم الكلام في الصلاة و نسخ ما كان من اباحته (الحديث 361) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب المصلي يسلم عليه كيف يرد (الحديث 1018) . تحفة الاشراف (2913) .

1189-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2898) .

7 - باب النَّهْيِ عَنْ مَّسْحِ الْحَصٰى فِى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کی ممانعت

1190 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ".

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو' تو وہ کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے' کیونکہ رحمت اس کے بالمقابل ہوتی ہے"۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے: روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر آدمی نے انتہائی ضروری ایسا کرنا ہو تو صرف ایک مرتبہ ایسا کر سکتا ہے گویا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک مرتبہ کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کی رخصت ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

(جامع ترمذی، نماز سے متعلق ابواب، نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں جو منقول ہے)
امام ترمذی نے جس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔
اس پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:
اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ایک مرتبہ کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کی اجازت ہے۔
جن حضرات نے اس کی اجازت دی ہے ان میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے دوران یہ عمل کر لیا کرتے تھے۔
تابعین میں سے ابراہیم نخعی اور ابوصالح نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔
خطابی نے اپنی کتاب "معالم السنن" میں اکثر علماء کے حوالے سے اس کے مکروہ ہونے کی روایت نقل کی ہے۔

1190-اخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب فى مسح الحصى فى الصلاة (الحديث 945) . واخرجه الترمذي فى الصلاة، باب ما جاء فى كراهية مسح الحصى فى الصلاة (الحديث 379) . واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب مسح الحصى فى الصلاة (الحديث 1027) . تحفة الاشراف (11997) .

صحابہ کرام میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔
تابعین میں سے حسن بصری اوران کے بعد جمہور علماء نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے۔
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم میں یہ بات لکھی ہے۔ اس عمل کے مکروہ ہونے پر علماء کا اتفاق ہے کیونکہ یہ طرزِ عمل تواضع کے منافی ہے اور یہ عمل کرنے کے نتیجے میں نمازی کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے۔
(عینی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: نووی کا یہ کہنا کہ اس بات پر اتفاق ہے یہ چیز محل نظر ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ خود بھی نماز کے دوران یہ عمل کرلیا کرتے تھے۔
اسی طرح تلویح نامی کتاب میں اسلاف کی ایک جماعت سے یہ بات منقول ہے وہ حضرات نماز کے دوران سجدے کی جگہ پر ایک مرتبہ ہاتھ پھیر کر کنکریاں ٹھیک کرلیا کرتے تھے۔
البتہ ایک مرتبہ سے زیادہ مرتبہ کرنے کو وہ لوگ مکروہ سمجھتے تھے۔
اہل ظاہر نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ایک مرتبہ سے زیادہ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ حرام ہوگا۔*
حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے وہ روایت اگلے باب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کر دی ہے۔

•••———•••———•••

8 - باب الرُّخْصَةِ فِيْهِ مَرَّةً

باب: ایک مرتبہ ایسا کرنے کی اجازت

1191 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُعَيْقِيْبٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً"۔

☆☆ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"اگر تم نے ضرور ہی ایسا کرنا ہو' تو ایک مرتبہ کرلو (یعنی ایک مرتبہ کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر انہیں ٹھیک کیا جا سکتا ہے)۔

9 - باب النَّهْيِ عَنْ رَّفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانے کی ممانعت

* عمدۃ القاری' نوافل کے بارے میں روایات' باب: نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنا

1191-اخرجه البخاری فی العمل فی الصلاة، باب مسح الحصى فی الصلاة (الحديث 1207) بنحوه و اخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهة مسح الحصى و تسوية التراب فی الصلاة (الحديث 47 و 48 و 49) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب مسح الحصى فی الصلاة (الحديث 1026) . تحفة الاشراف (11485) .

1192 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ - عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِىْ صَلَاتِهِمْ ." فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِىْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ "لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ ."

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' وہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہیں اُٹھا لیتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سختی کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

''یا تو لوگ اس سے باز آجائیں' یا ان کی بینائی رخصت ہو جائے گی''۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے شارح علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

''فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا مکروہ ہے۔''

ابن سیرین کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پہلے نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرتے تھے: یہ آیت نازل ہوگئی۔

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں کے دوران عاجزی اختیار کرتے ہیں۔'' (مومنون آیت:2)

اس آیت کے نازل ہو جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نظریں جھکا کر رکھا کرتے تھے۔

اس روایت کو امام حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں نقل کیا ہے۔

جسے علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں تحریر کیا ہے۔

اسی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں: بالاتفاق نماز کے دوران آسمان کی طرف دیکھنا مکروہ ہے۔

ابن حزم ظاہری اس بات کے قائل ہیں ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) لیکن یہ موقف درست نہیں ہے۔

نماز کے باہر دعا کرنے کے دوران آسمان کی طرف دیکھنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔*

•••——•••——•••

1193 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

* صحیح بخاری، کتاب! نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا مع شرح از ابن بطال وعلامہ عینی

1192-اخرجه البخاری فی الاذان، باب رفع البصر الى السماء فی الصلاة (الحديث 750) واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب النظر فی الصلاة (الحديث 913) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الخشوع فی الصلاة (الحديث 1044) . تحفة الاشراف (1173) .

1193-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15634) .

اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَآءِ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ ."

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو' تو اس وقت وہ اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف نہ اُٹھائے' کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بینائی رخصت ہو جائے"۔

10 - باب التَّشْدِيدِ فِى الْاِلْتِفَاتِ فِى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ کرنے کی شدید مذمت

1194 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُنَا فِى مَجْلِسِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ ."

☆☆ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں' ابواحوص نے ہمیں سعید بن میتب کی محفل میں یہ حدیث سنائی' جبکہ وہاں سعید بن میتب بھی موجود تھے۔ ابواحوص نے یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تک بندہ نماز ادا کرنے کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتا' اس وقت تک اللہ تعالیٰ بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے اور جب بندہ اپنا چہرہ گھما لیتا ہے (یعنی دائیں بائیں کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے"۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں دو روایات نقل کی ہیں۔ پہلی روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جبکہ دوسری روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مختلف اسناد نقل کی ہیں اور اس بات کی وضاحت کی ہے۔ یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

"ابن بزیزہ کہتے ہیں اس عمل کو شیطان کا اُچک لینا اس لئے کہا گیا ہے' کیونکہ نماز کے اتنے حصے کے دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے نمازی کی توجہ منقطع ہو جاتی ہے"۔

1194- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الالتفات في الصلاة (الحديث 909) . تحفة الاشراف (11998) .

اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے تاہم بعض شوافع کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے۔*

•••———•••———•••

1195 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلَاةِ فَقَالَ "اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الصَّلَاةِ ."

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک اُچکنا ہے شیطان نماز کو (اس طرح) اُچک لیتا ہے''۔

1196 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1197 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1198 - اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ - وَهُوَ ابْنُ مَعْنٍ - عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلَاةِ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الصَّلَاةِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نماز کے دوران اِدھر اُدھر متوجہ ہونا ایک اُچکنا ہے' شیطان اس کے ذریعے نماز کو اُچک لیتا ہے۔

---

* عمدۃ القاری: کتاب: نماز سے متعلق ابواب، باب: نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا

1195-اخرجه البخاری فی الاذان، باب الالتفات فی الصلاة (الحدیث 751)، و فی بدء الخلق، باب صفة ابلیس و جنوده (الحدیث 3291) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب الالتفات فی الصلاة (الحدیث 910) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما ذكر فی الالتفات فی الصلاة (الحدیث 590) . واخرجه النسائی فی السهو، باب التشدید فی الالتفات فی الصلاة (الحدیث 1191 و 1197)، و (الحدیث 1198)موقوفًا . تحفة الاشراف (17661) .

1196-تقدم فی السهو، باب التشدید فی الالتفات فی الصلاة (الحدیث1195) .

1197-تقدم فی السهو، باب التشدید فی الالتفات فی الصلاة (الحدیث1195) .

1198-تقدم فی السهو، باب التشدید فی الالتفات فی الصلاة (الحدیث1195) .

11 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَّشِمَالاً

باب: نماز کے دوران دائیں بائیں متوجہ ہونے کی اجازت

1199 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّاَبُوْ بَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهٖ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ "اِنْ كُنْتُمْ اٰنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا ."

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے' ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی' آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے' جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکبیر کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو ہم اس وقت کھڑے ہوئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اشارہ کیا' کہ ہم بیٹھ جائیں' تو ہم نے آپ کی نماز کی پیروی کرتے ہوئے بیٹھ کر نماز ادا کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ ابھی جو کر رہے تھے یہ اہل ایران اور اہل روم کا طریقہ ہے' وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے لیے اسی طرح کھڑے رہتے ہیں' جبکہ بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں' تم لوگ ایسا نہ کیا کرو' تم لوگ اپنے امام کی پیروی کیا کرو' اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھا رہا ہو' تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو' تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

1200 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں اور بائیں طرف توجہ کر لیا کرتے تھے' تاہم آپ اپنی گردن مبارک موڑ کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ عمل نفل نماز کے دوران تھا اور اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ فرض نماز میں بھی ایسا کر لیتے ہوں۔

حاصل کلام یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا التفات کرنا کسی مصلحت کے پیش نظر تھا اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت حضور قلب کی ایسی کیفیت حاصل تھی جو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی مبذول رہتی تھی۔ باقی حقیقت حال کے

1199-اخرجه مسلم في الصلاة، باب ائتمام المأموم بالامام (الحديث 84) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الامام يصلي من قعود (الحديث 606) مختصرًا . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في انما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 1240) . تحفة الاشراف (2906) .

1200-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ماذكر في الالتفات في الصلاة (الحديث 587 و 588) بنحوه . تحفة الاشراف (6014) .

بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

•••——•••——•••

12 - باب قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلاةِ

باب: نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو ماردینا

1201 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَيَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران دو سیاہ چیزیں (یعنی سانپ اور بچھو) ماردینے کا حکم دیا ہے۔

شرح

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''دو سیاہ چیزوں'' کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد سانپ اور بچھو ہیں۔ ان دونوں پر لفظ سیاہ کا اطلاق اس لئے کیا گیا ہے' کیونکہ سانپ بچھو پر غالب ہوتا ہے یا اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ مدینہ منورہ کے بچھو سیاہی مائل ہوتے ہیں۔

اکثر حضرات نے اس روایت کی بنیاد پر نماز کے دوران ان جانوروں کو ماردینے کی رخصت کا نتیجہ اخذ کیا ہے' کیونکہ ان کو ماردینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رخصت کی بنیاد پر نماز کو فاسد کرنے کے گناہ کی نفی ہوتی ہے۔ جہاں تک نماز کے باقی رہنے کا تعلق ہے' تو اس پر یہ رخصت دلالت نہیں کرتی ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

•••——•••——•••

1202 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ - وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ - عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ ضَمْضَمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران دو سیاہ چیزیں ماردینے کا حکم دیا ہے (یعنی سانپ اور بچھو کو مارنے کا حکم دیا ہے)۔

1201-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب العمل في الصلاة (الحديث 921) بنحوه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في قتل الحية و العقرب في الصلاة (الحديث 390) و اخرجه النسائي في السهو، باب قتل الحية و العقرب في الصلاة (الحديث 1202) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ماجاء في قتل الحية و العقرب في الصلاة (الحديث 1245) . تحفة الاشراف (13513) .

1202-تقدم في السهو، باب قتل الحية و العقرب في الصلاة (الحديث 1201) .

13 - باب حَمْلِ الصَّبَايَا فِي الصَّلَاةِ وَوَضْعِهِنَّ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران چھوٹے بچوں کو گود میں اُٹھا لینا اور انہیں نیچے اتار لینا

1203 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ رَفَعَهَا ۔

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' آپ نے (اپنی نواسی) سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو گود میں اُٹھایا ہوا تھا' جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے انہیں نیچے اتار دیا' پھر جب آپ کھڑے ہوئے' تو دوبارہ اُٹھا لیا۔

1204 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهِ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَاِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُوْدِهِ اَعَادَهَا ۔

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے: ایک مرتبہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ امامہ (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی بھی تھیں) انہیں کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا' جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے انہیں نیچے اتار دیا' جب سجدہ سے فارغ ہوئے (یعنی دوبارہ کھڑے ہوئے) تو ان کو دوبارہ اُٹھا لیا۔

14 - باب الْمَشْيِ اَمَامَ الْقِبْلَةِ خُطًى يَسِيْرَةً

باب: (نماز کے دوران) قبلہ کی سمت چند قدم چلنا

1205 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ اَبُو الْعَلَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَّالْبَابُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَمَشٰى عَنْ يَّمِيْنِهِ اَوْ عَنْ يَّسَارِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ ۔

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے دروازہ کھٹکھٹایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نفل نماز ادا کر رہے تھے' دروازہ چونکہ قبلہ کی سمت میں تھا' اس لیے آپ دائیں طرف سے یا بائیں طرف سے چلتے ہوئے آئے اور آپ نے دروازہ کھول دیا' پھر آپ واپس اپنی جائے نماز پر تشریف لے گئے۔

1203-تقدم (الحديث 710) .

1204-تقدم (الحديث 710) .

1205-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب العمل في الصلاة (الحديث 922) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ذكر ما يجوز من المشي و العمل في صلاة التطوع (الحديث 601) بنحوه . تحفة الاشراف (16417) .

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

یہ روایت اس صورتحال پر محمول ہوگی کہ نبی اکرم ﷺ دروازہ کھولنے کے لئے تین قدم سے کم چلے ہوں گے کیونکہ دروازہ آپ ﷺ کی جائے نماز کے قریب تھا نبی اکرم ﷺ نے ایک دست مبارک کے ساتھ دروازہ کھولا ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: نماز کے دوران مسلسل تین قدم چلنا دونوں ہاتھوں کے ساتھ دروازہ کھولنا عمل کثیر ہے اور عمل کثیر کے نتیجے میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

ہمارے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی نمازی دروازہ بند کر دیتا ہے' تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ کھولتا ہے' تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ عام طور پر دروازہ کھولنے کے لئے دونوں ہاتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور یہ عمل کثیر ہے۔

یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ایک دروازہ کھول دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ *

•••——•••——•••

15 - باب التَّصۡفِيۡقِ فِىۡ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران تالی بجانا

1206 - اَخۡبَرَنَا قُتَيۡبَةُ وَمُحَمَّدُ بۡنُ الۡمُثَنّٰى - وَاللَّفۡظُ لَهٗ - قَالَا حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ عَنِ الزُّهۡرِيِّ عَنۡ اَبِىۡ سَلَمَةَ عَنۡ اَبِىۡ هُرَيۡرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ "التَّسۡبِيۡحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصۡفِيۡقُ لِلنِّسَآءِ ."

زَادَ ابۡنُ الۡمُثَنّٰى "فِى الصَّلَاةِ ."

✪✪ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے''۔

ابن مثنیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: ''نماز کے دوران''۔

شرح

با جماعت نماز ادا کرتے ہوئے مقتدی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ امام کو اس کے سہو کی طرف متوجہ کرے۔ اس حدیث میں یہی مسئلہ بیان ہوا ہے۔

---

* عمدۃ القاری

1206-اخرجه البخاری فی العمل فی الصلاة، باب التصفيق للنساء (الحديث 1203) . واخرجه مسلم فی الصلاة، باب تسبيح الرجل و تصفيق المراة اذا نابهما شیء فی الصلاة (الحديث 106) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب التصفيق فی الصلاة (الحديث 939) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب التسبيح للرجال فی الصلاة و التصفيق للنساء (الحديث 1034) . تحفة الاشراف (15141) .

اس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سنت یہ ہے: جب کوئی شخص (یعنی امام) نماز کے دوران بھول جائے تو ''سبحان اللہ'' کہہ کر اسے متوجہ کیا جائے گا اور یہ حکم مردوں کے لئے ہے' کیونکہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔

''کیا وجہ ہے؟ میں نے دیکھا کہ تم بکثرت تالیاں بجا رہے تھے۔''

جس شخص کو نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آئے تو وہ ''سبحان اللہ'' کہہ دے گا' تو اس کی طرف توجہ ہو جائے گی۔

''تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔''

تاہم خواتین کے لئے اس حوالے سے کیا حکم ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ ''سبحان اللہ'' کہہ کر امام کو متوجہ کرنے کا حکم مردوں اور خواتین دونوں کے لئے ہے۔

جبکہ امام شافعی اور فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ مرد ''سبحان اللہ'' کہیں گے اور خواتین تالی بجائیں گی۔*

•••———•••———•••

1207 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے''۔

16 - باب التَّسْبِيْحِ فِى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران سبحان اللہ کہنا

1208 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَاَنْبَاَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

---

* بدایۃ المجتہد: باب سجدہ سہو کے احکام' فصل سادس: کن الفاظ میں امام کی توجہ سہو کی طرف کروائی جائے گی؟

1207-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تسبيح الرجل و تصفيق المراة اذا نابهما شيء في الصلاة (الحديث 106م) . تحفة الاشراف (13349) .

1208-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12418) .

”(نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے“۔

1209 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”(نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے“۔

17 - باب التَّنَحْنُحِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کھانسنا

1210 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُجَيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ اٰتِيْهِ فِيْهَا فَاِذَا اَتَيْتُهُ اسْتَاْذَنْتُ اِنْ وَّجَدْتُهُ يُصَلِّيْ فَتَنَحْنَحَ دَخَلْتُ وَاِنْ وَّجَدْتُهُ فَارِغًا اَذِنَ لِيْ ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں ایک مخصوص وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا' جب میں اس مخصوص وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا' اگر آپ اس وقت نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ کھنکھار دیتے تھے' تو میں اندر آ جاتا تھا' اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز نہیں پڑھ رہے ہوتے تھے' تو مجھے (لفظی طور پر) اندر آنے کی اجازت دیتے تھے۔

شرح

فقہاء کے نزدیک نماز کو توڑنے والے اُمور پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

کلام کرنے' یعنی دو حروف ادا کرنے' اگرچہ ان کا مفہوم بھی پتہ نہ چل سکے' یا ایک حرف ادا کرنے' جس کے ساتھ اجنبی کو نماز کے بارے میں پتہ چل جائے، خواہ آدمی جان بوجھ کر ایسا کرے یا بھول چوک کر ایسا کرے (اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے)

اس کے بعد ڈاکٹر زحیلی نے اس مسئلے کی تائید میں روایات نقل کی ہیں۔

آگے چل کر وہ یہ بات تحریر کرتے ہیں: نماز کو توڑ دینے والے کلام میں کسی عذر کے بغیر کھنکھارنا بھی شامل ہے۔

آگے چل کر ڈاکٹر زحیلی تحریر کرتے ہیں: اگر کسی عذر کی وجہ سے کھنکھارا جائے جیسے کوئی شخص طبیعت میں بہتری محسوس

1209-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (14488) ۔

1210-اخرجه النسائي في السهو، التنحنح في الصلاة (الحديث 1211) بنحوه ۔ واخرجه ابن ماجه في الادب، باب الاستئذان (الحديث 3708) مختصرًا ۔ تحفة الاشراف (10202) ۔

کرے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

جس طرح اس صورت میں فاسد نہیں ہوگی اگر کوئی شخص کسی صحیح غرض کی وجہ سے کھنکھارتا ہے' جیسے آواز کو بہتر کرنے کے لئے یا امام کو ٹھیک عمل کی طرف متوجہ کرنے کے لئے تو ان سب صورتوں میں صحیح قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی۔ *

•••———•••———•••

1211 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كَانَ لِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِیْ ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے میرے دو مخصوص وقت تھے' ایک دن کا مخصوص وقت تھا اور ایک رات کا مخصوص وقت تھا' تو جب میں رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ کھنکھار کر (مجھے اندر آنے کی اجازت دیتے تھے)۔

1212 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُرَحْبِيْلُ - يَعْنِیْ ابْنَ مُدْرِكٍ - قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُجَيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِيٌّ كَانَتْ لِیْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ فَكُنْتُ اٰتِيْهِ كُلَّ سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِیْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قرب حاصل تھا' وہ مخلوق میں سے کسی اور کو حاصل نہیں تھا' میں روزانہ صبح کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور یہ عرض کرتا تھا: اے نبی! آپ پر سلام ہو' اگر آپ کھنکھار دیتے تو میں اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا' ورنہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔

18 - باب الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران رونا

1213 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّیْ وَلِجَوْفِهِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِیْ يَبْكِیْ ۔

☆☆ مطرف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت

* الفقہ الاسلامی: ساتویں فصل! نماز کے مبطلات اور مفسدات

1211-تقدم (الحديث 1210) .

1212-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10292) .

1213-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب البكاء في الصلاة (الحديث 904) بنحوه . واخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 305) . تحفة الاشراف (5347) .

نماز ادا کر رہے تھے تو آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی جیسے ہنڈیا اُبلنے کی آواز آتی ہے۔
(راوی کہتے ہیں:) یعنی آپ ﷺ رو رہے تھے۔

19 - باب لَعْنِ اِبْلِيسَ وَالتَّعَوُّذِ بِاللّٰهِ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران شیطان پر لعنت بھیجنا اور اس سے اللہ کی پناہ مانگنا

1214 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ." ثُمَّ قَالَ "اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ." ثَلَاثًا وَّبَسَطَ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَّمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ.
قَالَ "اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَآءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ اٰخُذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا بِهَا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ."

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' ہم نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
''میں تم سے (یعنی تمہارے شر سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔
پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''میں تم پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں''۔
آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے' پھر آپ نے اپنے ہاتھ کو آگے بڑھایا' یوں جیسے آپ کوئی چیز پکڑنا چاہتے ہیں' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو نماز کے دوران ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنا ہے' جو اس سے پہلے ہم نے آپ کو کہتے ہوئے نہیں سنا اور ہم نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا دشمن شیطان ابھی آگ کے ایک انگارے کو ساتھ لے کر آیا تھا تاکہ وہ میرے چہرے پر لگائے' تو میں نے یہ پڑھا: میں تم سے (بچنے کے لیے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (یہ تین مرتبہ پڑھا) پھر میں نے یہ کہا: میں تم پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں' تین مرتبہ پڑھنے کے باوجود وہ پیچھے نہیں ہوا تو میں نے یہ ارادہ کیا' کہ میں اسے پکڑ لیتا ہوں' اللہ کی قسم! اگر میرے بھائی حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی' تو وہ یہاں بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔

شرح

روایت کے یہ الفاظ ''میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں'' اس بات پر دلالت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران

1214-اخرجه مسلم في الصلاة، باب جواز لعن الشيطان في اثناء الصلاة و التعوذ منه و جواز العمل القليل في الصلاة (الحديث 40) . تحفة الاشراف (10940) .

شیطان کو مخاطب کیا تھا۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ اس بات کا فائدہ دیتے ہیں' شیطان کو مخاطب کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔

جبکہ فقہاء نے مطلق طور پر یہ بات بیان کی ہے: ایسی صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے' تو یہ ہوسکتا ہے کہ فقہاء نے اس روایت کو اس زمانے پر محمول کیا ہو جب نماز کے دوران کلام کرنا جائز ہوتا تھا۔

یہی روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں۔

قاضی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا۔

''میں تم پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں یا میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نماز کے دوران کسی دوسرے شخص کے لئے دعا بھی کی جاسکتی ہے اور کسی دوسرے شخص کے لئے دعائے ضرر بھی کی جاسکتی ہے (یعنی بددعا بھی دی جاسکتی ہے)

اور خطاب کے صیغے کے ساتھ ایسا کیا جاسکتا ہے۔ اس بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ابن شعبان کی رائے مختلف ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(نووی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہمارے اصحاب (یعنی شافعی فقہاء) بھی فرماتے ہیں: کسی دوسرے کے لئے خطاب کے صیغے کے ساتھ دعا کرنے کے نتیجے میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ جیسے کوئی شخص چھینکنے والے کو جواب دیتے ہوئے یہ کہتا ہے۔

''اللہ تم پر رحم کرے'' یا سلام کرنے والے کو جواب دیتے ہوئے یہ کہہ دے ''تم پر بھی سلامتی ہو'' یا اس کی مانند دوسرے کلمات کہے' تو ان کے ساتھ نماز ٹوٹ جائے گی۔

اس سے پہلے کا باب (یعنی صحیح مسلم کے باب جس میں نماز کے دوران کلام کے حرام ہونے کے بارے میں روایات ہیں) جس میں نمازی کو سلام کا جواب دینے کے بارے میں روایات ہیں وہ بھی ہمارے اصحاب کے فتویٰ کی تائید کرتی ہیں۔

تو اس حدیث کی تاویل یہ کی جائے گی یا اسے اس صورتحال پر محمول کیا جائے گا کہ یہ واقعہ نماز کے دوران کلام کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے یا کوئی دوسری تاویل کی جائے گی۔ *

•••———•••———•••

* حاشیہ سندھی بر روایت مذکورہ و حاشیہ نووی علی صحیح مسلم

20 - باب الْكَلامِ فِي الصَّلاةِ

باب: نماز کے دوران گفتگو کرنا

1215 - اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ وَّهُوَ فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا ۔ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ "لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ۔" يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہم بھی کھڑے ہوگئے' ایک دیہاتی نے نماز کے دوران یہ کہا:

''اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ کرنا''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیہاتی سے فرمایا: تم نے ایک وسیع چیز کو محدود کر دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

شرح

اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ ابتدائے اسلام میں نماز کے دوران کلام کر لینا جائز تھا اور بعد میں اس سے منع کر دیا گیا تاہم ایک ذیلی صورت کے بارے میں کلام کرنے کے حکم میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ ذیلی صورت یہ ہے: اگر کوئی ایسا معاملہ ہو' جو نماز کی درستگی سے تعلق رکھتا ہو' اس کے بارے میں اگر کوئی مقتدی امام کے ساتھ کلام کرے' تو کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟ یا نہیں ٹوٹے گی۔

فقہاء کے مابین اس اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے: بعض روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران سہو ہو گیا' حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے نماز ختم ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سجدہ سہو کر لیا۔

اگر نماز کے دوران کلام کرنا مفسد ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کو کلام کرنے کی وجہ سے انہیں نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیتے۔

فقہاء میں سے امام مالک اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کی بنیاد پر یہ کہتے ہیں: نماز کی مصلحت کے پیش نظر کلام کرنا جائز ہے' تاہم احناف نے اس کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کا واقعہ ابتدائے زمانہ پر محمول ہوگا' جب نماز کے دوران کلام

1215- انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (15267) ۔

کرنے کی اجازت تھی جب نبی اکرم ﷺ نے صراحت کے ساتھ نماز میں کلام کرنے سے منع کر دیا تو اب اس کی اجازت باقی نہیں رہے گی۔

فقہائے احناف اس بات کے قائل ہیں: آدمی نماز کے دوران جان بوجھ کر، بھول کر، ناواقفیت کی بنیاد پر غلطی سے، زبردستی جس بھی صورت میں کلام کرے گا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اس اعتبار سے یہاں متن میں ذکر ہونے والی روایت بھی ابتدائی زمانے پر محمول ہو گی۔ جب نماز کے دوران کلام کرنے کی اجازت تھی۔

•••———•••———•••

1216 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَحْفَظُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ـ"

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا' اس نے دو رکعات نماز ادا کی اور یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد ﷺ پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہیں کرنا''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا ہے''۔

1217 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَآءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ رِجَالًا مِّنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ ـ قَالَ "ذَاكَ شَيْءٌ يَّجِدُوْنَهُ فِي صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ ـ" وَرِجَالٌ مِّنَّا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ ـ قَالَ "فَلَا تَاْتُوْهُمْ ـ" قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرِجَالٌ مِّنَّا يَخُطُّوْنَ ـ قَالَ "كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ ـ" قَالَ وَبَيْنَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنَنِي

1216-اخرجه ابو داؤد فی الطهارة، باب الارض يصيبها البول (الحديث 380) مطولا . واخرجه الترمذی فی الطهارة، باب ما جاء فی البول يصيب الارض (الحديث 147) مطولا . تحفة الاشراف (13139) .

1217-اخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب تحريم الكلام فی الصلاة و نسخ ما كان من اباحته (الحديث 33) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب تشميت العاطس فی الصلاة (الحديث 930) . والحديث عند: مسلم فی السلام، باب تحريم الكهانة و اتيان (الحديث 121) . وابی داؤد فی الايمان و النذور، باب فی الرقبة المؤمنة (الحديث 3282)، و فی الطب، باب فی الخط و زجر الطير (الحديث 3909) . تحفة الاشراف (11378) .

لٰكِنِّىْ سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِىْ بِاَبِىْ وَاُمِّىْ هُوَ مَا ضَرَبَنِىْ وَلَا كَهَرَنِىْ وَلَا سَبَّنِىْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ قَالَ "اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَىْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ ." قَالَ ثُمَّ اطَّلَعْتُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ لِّىْ تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِّىْ فِىْ قِبَلِ اُحُدٍ وَّالْجَوَّانِيَّةِ وَاِنِّىْ اطَّلَعْتُ فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَّاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَىَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا قَالَ "ادْعُهَا ." فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَيْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ." قَالَتْ فِى السَّمَآءِ . قَالَ "فَمَنْ اَنَا ." قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

قَالَ "اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاَعْتِقْهَا ."

☆☆ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ زمانۂ جاہلیت کے قریب ہیں' پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے نوازا' ہم میں سے بعض لوگ پرندوں کے ذریعے فال حاصل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جو ان کی اپنی خام خیالی ہے' اس کا اثر کوئی نہیں ہوتا۔ (میں نے عرض کی:) ہم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں' جو کاہنوں کے پاس بھی چلے جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (یعنی علم رمل جانتے ہیں)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک نبی بھی یہ علم جانتے تھے' تو جس شخص کی لکیر ان کے خط کے مطابق ہوتی ہے' اس کا نتیجہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی' نماز کے دوران حاضرین میں سے ایک صاحب کو چھینک آ گئی تو میں نے انہیں یرحمک اللہ کہہ دیا تو لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا' میں نے کہا: تمہاری ماں تمہیں روئے! تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ تو کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانوں پر مارے' جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں' تو میں خاموش ہو گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مجھے مارا نہ جھڑکا نہ بُرا کہا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھا معلم کوئی نہیں دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہماری یہ نماز جو ہے اس میں عام لوگوں کی طرح کی گفتگو ہونا مناسب نہیں ہے' اس میں تسبیح پڑھی جاتی ہے' تکبیر کہی جاتی ہے' قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر میں اپنے بکریوں کے ریوڑ کے پاس چلا گیا جسے میری ایک کنیز اُحد پہاڑ اور جوانیہ کے آس پاس چرا رہی تھی' جب میں وہاں پہنچا تو مجھے پتہ چلا کہ اس ریوڑ میں سے ایک بکری کو کوئی بھیڑیا لے گیا ہے' میں بھی ایک انسان ہوں عام لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے' میں نے اس کنیز کو تھپڑ امارا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے بلاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنیز سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ کنیز نے جواب دیا: آسمان میں' نبی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ کنیز نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مؤمنہ ہے' تم اسے آزاد کر دو۔

شرح

یہی روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں بھی نقل کی ہے وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: جاہلیت سے مراد وہ زمانہ ہے' جو شریعت کی آمد سے پہلے کا تھا لوگوں نے اس کا نام جاہلیت اس لئے رکھا تھا کیونکہ اس دوران بہت سی جاہلانہ رسمیں پائی جاتی تھیں۔

کاہنوں کے پاس جانے کی وضاحت کرتے ہوئے علماء نے یہ بات بیان کی ہے۔ کاہنوں کے پاس جانے سے اس لئے منع کیا گیا کیونکہ وہ لوگ غیب کے بارے میں بات کرتے ہیں ان کی پیشینگوئی بعض اوقات درست ثابت ہوتی ہے' تو آدمی کے فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے' کیونکہ اس صورت میں وہ لوگوں کو بہت سے شرعی معاملات کے بارے میں غلط فہمی کا شکار کر دیں گے۔

مستند احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ کاہنوں کے پاس جانا منع ہے۔ ان کی باتوں کی تصدیق کرنا منع ہے۔

وہ لوگ جو مٹھائی وغیرہ دیتے ہیں وہ منع ہے اور اس کے حرام ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔

ایک جماعت نے ان تمام اُمور کے حرام ہونے کے بارے میں اجماع کا قول نقل کیا ہے: جس میں امام ابو محمد بغوی بھی شامل ہیں۔

بغوی فرماتے ہیں: اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ (کاہن کی مٹھائی سے مراد اس کا معاوضہ ہے)

کہانت کروانے والا شخص اس سے جو چیز لیتا ہے وہ حرام ہے' کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اور معاوضہ لینا جائز نہیں ہے۔

خطابی کہتے ہیں حدیث میں یہ بات منقول ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے)

"جو شخص کاہن کے پاس آتا ہے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے' تو وہ اس چیز سے بری الذمہ ہو جاتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔"

عربوں میں مختلف قسم کے کاہن ہوتے تھے جو اس بات کے دعوے دار تھے کہ انہیں بہت ساری چیزوں کے بارے میں پتہ ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ ان کے پاس کوئی جن ہے' جو انہیں مستقبل کی خبریں بتا دیتا ہے۔ ان میں سے بعض اس بات کے دعویدار تھے کہ انہیں فہم ایسی عطا کی گئی ہے جس کے ذریعے وہ مستقبل کے بارے میں جان لیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ خود کو "عراف" کہتے تھے یہ وہ لوگ تھے جو یہ گمان کرتے تھے: وہ اسباب کے مقدمات کے ذریعے امور کی معرفت حاصل کر لیتے تھے' اور ان مقدمات کے ذریعے اس معرفت پر استدلال کرتے تھے جیسے اس چیز کی معرفت فلاں چیز کس نے چوری کی ہے یا اس چیز کی معرفت کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی پر جو الزام لگایا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ اور اس طرح کے

دیگر معاملات وغیرہ۔

بعض لوگ خود کو نجومی کہتے تھے۔ حدیث میں جو ممانعت ہے وہ ان سب لوگوں کے پاس جانے کے بارے میں ہے اور ان کی بات کی طرف رجوع کرنے یا ان کی بات کی تصدیق کرنے کے بارے میں ہے۔

(نووی کہتے ہیں) یہ سب خطابی کا کلام ہے اور یہ بہت بہترین گفتگو ہے۔

روایت کے یہ الفاظ جس شخص کی "لکیر اس کے موافق ہوتی ہے" اس پر بحث کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ تحریر کرتے ہیں: اس کے مفہوم کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ صحیح قول یہ ہے: اس کا مفہوم یہ ہے جس شخص کی لکیر اس کے موافق ہو تو اس کے لئے یہ عمل مباح ہو گا لیکن ہمارے پاس ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے جس سے ہم اس کی موافقت کے بارے میں یقینی علم حاصل کر سکیں۔ اس لئے ہمارے لئے یہ مباح نہیں ہے۔

اور مقصد یہ ہے: ایسا کرنا بھی حرام ہے' کیونکہ یہ مباح صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے جب موافقت کا یقین ہو اور ہمارے پاس اس بارے میں کوئی یقین نہیں ہے۔

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ "جوانیہ" کے تلفظ کے بارے میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مختصر سی بحث کی ہے' پھر اس بات کی وضاحت کی ہے یہ اُحد پہاڑ کے نزدیک مدینہ منورہ کے شمال میں ایک جگہ ہے۔

روایت کے یہ الفاظ (اللہ تعالیٰ) آسمان میں ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ نووی فرماتے ہیں: یہ حصہ احادیث صفات سے تعلق رکھتا ہے اور صفات کے مسئلے کے بارے میں اہل علم کے دو گروہ ہیں جن کا تذکرہ کتاب الایمان میں کئی مرتبہ ہو چکا ہے۔ ایک گروہ اس بات کا قائل ہے ان صفات کے مفہوم پر غور و فکر کئے بغیر ایمان لایا جائے گا۔

اور اس بات کا اعتقاد رکھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی مانند اور کچھ نہیں ہو سکتا اور وہ مخلوق کے لئے مخصوص تمام چیزوں سے پاک ہے۔

دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے کہ اس کی ایسی تاویل کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہو۔*

•••———•••———•••

1218 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَارِثُ بْنُ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِى الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ

*حاشیہ نووی علی صحیح مسلم

1218-اخرجه البخاری فی العمل فی الصلاة، باب ما ينهى من الكلام فى الصلاة (الحديث 1200)، و فى التفسير، باب (وقوموا لله قانتين) (الحديث 4534) . واخرجه مسلم فى المساجد و مواضع الصلاة، باب تحريم الكلام فى الصلاة و نسخ ما كان من اباحته (الحديث 35) . واخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب النهى عن الكلام فى الصلاة (الحديث 949) . واخرجه الترمذى فى الصلاة، باب ما جاء فى نسخ الكلام فى الصلاة (الحديث 405)، و فى تفسير القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2986) مختصرًا . و اخرجه النسائى فى التفسير: سورة البقرة، قوله جل ثناوه (وقوموا لله قانتين) (الحديث 67) . تحفة الاشراف (3661) .

الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ .

☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں پہلے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی سے کسی کام کے بارے میں بات چیت کرلیا کرتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

''نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں احترام کے ساتھ کھڑے رہو''۔

تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔

1219 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ غَنِيَّةَ - وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ - وَالْقَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ كُلْثُومٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - وَهٰذَا حَدِيْثُ الْقَاسِمِ - قَالَ كُنْتُ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَاَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا سَلَّمَ اَشَارَ اِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ - يَعْنِيْ - اَحْدَثَ فِي الصَّلَاةِ اَنْ لَا تَكَلَّمُوْا اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا يَنْبَغِيْ لَكُمْ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پہلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس وقت نماز پڑھ رہے ہوتے تھے میں آپ کو سلام کرتا تھا تو آپ جواب دے دیا کرتے تھے' ایک مرتبہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کو سلام کیا' آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو آپ نے حاضرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں یہ نیا حکم دیا ہے' تم لوگ نماز کے دوران صرف اللہ کا ذکر کرو اور تمہارے لیے مناسب یہ ہے' تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خاموش کھڑے رہو۔

شرح

یہ حدیث احناف کے اس موقف پر دلالت کرتی ہے کہ نماز کے دوران کلام کرنا مطلق طور پر منع ہے۔

•••———•••———•••

1220 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَاِنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ لَا يُتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز کے دوران) سلام کیا کرتے تھے' تو آپ سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

1219-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (9543) ـ

1220-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب رد السلام في الصلاة (الحديث 924) ـ تحفة الاشراف (9272) ـ

سلام کیا' تو آپ ﷺ نے مجھے جواب نہیں دیا' میں اس پر بہت پریشان ہوا' میں وہیں بیٹھا رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو بھی چاہے نیا حکم دے سکتا ہے' اس نے اس حوالے سے نیا حکم یہ دیا ہے' نماز کے دوران کلام نہیں کیا جائے گا۔

21 - باب مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَّلَمْ يَتَشَهَّدْ

باب: جو شخص دو رکعات ادا کرنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو جائے اور تشہد نہ پڑھے' وہ کیا کرے گا؟

1221 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور پھر آپ کھڑے ہو گئے' آپ بیٹھے نہیں' آپ کے ہمراہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے' جب آپ نے نماز مکمل کی اور ہم آپ کے سلام پھیرنے کے منتظر تھے' اس وقت آپ نے تکبیر کہتے ہوئے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' پھر آپ ﷺ سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے رہے (یعنی تشہد کے کلمات پڑھتے رہے) پھر آپ نے سلام پھیرا۔

شرح

امام ابوجعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے یا کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھ جائے یا نماز کے دوران بھول کر سلام پھیر دے یا سورۂ فاتحہ پڑھنی ترک کر دے یا اسے مؤخر کر دے یا کوئی تشہد یا دعائے قنوت یا عیدین کی تکبیرات چھوڑ دے یا کوئی شخص امام تھا اور پست قرأت والی نماز میں اس نے بلند آواز میں قرأت کر لی یا بلند آواز والی میں پست آواز میں قرأت کر لی تو ان سب صورتوں میں اس نمازی پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

اگر کوئی شخص نماز کے دوران اٹھتے وقت یا جھکتے وقت کی کوئی تکبیر چھوڑ دیتا ہے یا کوئی اور ذکر ترک کر دیتا ہے' جو مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ ہو تو ایسی صورت میں سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔*

سجدۂ سہو کے احکام

سجدۂ سہو کا حکم

مسئلہ: سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (تبیین)

1221-تقدم (الحديث 1176) .

* مختصر اختلاف العلماء (مسئلہ) کن صورتوں میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: سجدۂ سہو کرنا اُس وقت واجب ہوتا ہے جب وقت میں اس کی گنجائش ہو' اگر کسی شخص کے ذمے صبح کی نماز میں سجدۂ سہو کرنا لازم تھا اور اُس نے سجدۂ سہو نہیں کیا اور پہلا سلام پھیرنے کے فوراً بعد سورج نکل آیا' تو سجدۂ سہو اُس سے ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی شخص عصر کے بعد قضاء نماز پڑھ رہا تھا اور اُس میں اُس سے سہو ہو گیا اور اُس کے سجدۂ سہو کرنے سے پہلے ہی سورج مدھم پڑ گیا تو اُس سے سجدۂ سہو ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ: نماز میں جس بھی چیز پر بناء کرنا ممنوع ہو' جب وہ صورتِ حال سلام پھیرنے کے بعد پائی جائے تو سجدۂ سہو ساقط ہو جائے گا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: سجدۂ سہو سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا' وہ سہو نماز میں اضافے کی شکل میں ہو' یا کمی کی شکل میں ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص سلام پھیرنے سے پہلے سجدۂ سہو کر لیتا ہے' تو ہمارے نزدیک جائز ہے' اصول کی روایت یہی ہے' تاہم وہ دو مرتبہ سلام پھیرے گا' یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: لیکن جمہور اس بات کے قائل ہیں' ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کیا جائے گا اور اصل میں اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: (وہ ایک سلام) دائیں طرف پھیرا جائے گا۔ (زاہدی)

سجدۂ سہو کا طریقہ

مسئلہ: اس کا طریقہ یہ ہو گا کہ پہلا سلام پھیرنے کے بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے آدمی سجدے میں چلا جائے گا' پھر اُس میں سجدے کی تسبیح پڑھے گا' پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرے گا' پھر اُس کے بعد تشہد کو دوبارہ پڑھے گا' پھر سلام پھیر دے گا۔ (محیط)

مسئلہ: تشہد کے قعدہ میں درود شریف بھی نہیں پڑھے گا اور دعا بھی نہیں مانگی جائے گی' یہی قول صحیح ہے' جبکہ بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں' پہلے قعدہ میں یہ پڑھ لیا جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: زیادہ احتیاط اس بات میں ہے کہ دونوں قعدوں میں اسے پڑھ لیا جائے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: فرض اور نفل نماز میں سہو کا حکم برابر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: فتاویٰ میں یہ بات تحریر ہے کہ سہو کے دونوں سجدوں کے بعد قعدہ کرنا نماز کا رُکن نہیں ہے اور سہو کے دو سجدے کرنے کے بعد قعدہ کا حکم اس لیے ہے' تاکہ نماز قعدہ پر ختم ہو' اگر کوئی شخص قعدہ کو چھوڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور چلا جاتا ہے' تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہو گی' حلوانی نے یہی کہا ہے۔

(سراج الوہاج)

نماز میں رہ جانے والے افعال کی اقسام واحکام

مسئلہ: اصول یہ ہے: نماز میں جو افعال رہ جاتے ہیں' اُن کی تین قسمیں ہیں: فرض' سنت' واجب۔

مسئلہ: اگر کوئی فرض چھوٹ جاتا ہے اور اُس کی قضاء ممکن ہو' تو قضاء کرے گا ورنہ نماز فاسد شمار ہو گی۔

مسئلہ: اگر کوئی سنت چھوٹ جاتی ہے' تو نماز فاسد نہیں ہو گی کیونکہ نماز فرائض کے ذریعے پوری ہو جاتی ہے اور وہ ادا ہو چکی ہے' اس لیے سنت ترک ہونے پر سجدۂ سہو کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

مسئلہ: لیکن اگر کوئی واجب چھوٹ جاتا ہے' تو اگر وہ بھول کے رہ گیا تھا تو سجدۂ سہو کا حکم دیا جائے گا' اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر کوئی واجب ترک کر دیا تو سجدۂ سہو کا حکم نہیں دیا جائے گا' بلکہ (وہ شخص ازسرنو نماز پڑھے گا)۔ (تاتارخانیہ)

نماز کے دوران کسی واجب کو بھول کر چھوڑ دینے یا واجب میں تاخیر کرنے یا فرض میں تاخیر کرنے یا کسی فرض کو مقدم کرنے یا کسی فرض کو دوبارہ ادا کر لینے یا کسی واجب کو تبدیل کر لینے سے سجدۂ سہو لازم ہو جاتا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران تعوذ' تسمیہ' ثناء' جھکنے یا اُٹھنے کے وقت کی تکبیریں ترک کر دیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھول کر بائیں طرف پہلے سلام پھیر دیتا تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھول کر قومہ چھوڑ دیتا ہے' رکوع سے سیدھا ہی سجدے میں چلا جاتا ہے' تو قاضی خان میں یہ بات مذکور ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اُس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (فتح القدیر)

•••——•••——•••

1222 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ .

★★ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نماز کے دوران جب آپ نے بیٹھنا تھا' آپ اس وقت کھڑے ہو گئے' پھر آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے قعدہ کی حالت میں دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

22 - باب مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ رَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا وَّتَكَلَّمَ

باب: جو شخص دو رکعات پڑھنے کے بعد بھول کر سلام پھیر لے' اور بات چیت بھی کرے' وہ کیا کرے گا؟

1223 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ . قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

1222-تقدم (الحديث 1176) .

وَلٰكِنِّىْ نَسِيتُ - قَالَ - فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِيَدِهٖ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِى الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِى الْقَوْمِ رَجُلٌ فِىْ يَدَيْهِ طُوْلٌ قَالَ كَانَ يُسَمّٰى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ "لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ ." قَالَ وَقَالَ "اَكَمَا قَالَ ذُو الْيَدَيْنِ ." قَالُوْا نَعَمْ . فَجَآءَ فَصَلَّى الَّذِىْ كَانَ تَرَكَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فجر یا عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی تھی' لیکن مجھے یہ بات بھول گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا' پھر آپ مسجد میں رکھی ہوئی لکڑی کے پاس تشریف لے آئے' آپ نے غضب کی حالت میں اپنا دست مبارک اس پر رکھا' کچھ جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے باہر چلے گئے اور یہ بولے: نماز مختصر ہوگئی ہے' حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' لیکن انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنے کی جراُت نہ ہوئی' حاضرین میں ایک ایسے صاحب بھی موجود تھے جن کے ہاتھ کچھ لمبے تھے' اور انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ بھول گئے ہیں' یا نماز مختصر ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز مختصر ہوئی ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مصلّٰی پر) تشریف لائے اور جو رکعات باقی رہ گئی تھیں' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیں' پھر آپ نے سلام پھیرا' پھر آپ نے تکبیر کہی اور سجدے میں چلے گئے' جس طرح آپ عام سجدہ کیا کرتے تھے' یا شاید اس سے طویل تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور تکبیر کہی' پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے' جس طرح آپ عام طور پر سجدہ کرتے تھے یا اس سے طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے تکبیر کہتے ہوئے اپنا سر اُٹھالیا۔

•••———•••———•••

1224 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَيُّوْبُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ

1223-اخرجه البخاری فی الصلاة، باب تشبيك الاصابع فی المسجد و غيره (الحديث 482) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب السهو فی السجدتين (الحديث 1011) . واخرجه النسائی فی السهو، ذكر الاختلاف علٰى ابی هريرة فی السجدتين (الحديث 1234) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب فيمن سلم من ثنتين او ثلاث ساهيا (الحديث 1214) بنحوه . تحفة الاشراف (14469) .

1224-اخرجه البخاری فی الاذان، باب هل ياخذ الامام اذا شك بقول الناس (الحديث 714)، فی السهو، باب من لم يتشهد فی سجدتی السهو (الحديث 1228)، و فی اخبار الاحاد، باب ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصدوق فی الاذان و الصلاة و الصوم و الفرائض و الاحكام (الحديث 7250) . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة باب السهو فی السجدتين 399) . تحفة الاشراف (14449) .

الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ." فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ .

فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں' پھر آپ نے سلام پھیرا اور پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے گئے اور آپ نے اپنے عام سجدوں کے برابر یا اس سے طویل سجدے کیے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اُٹھایا اور پھر اپنے عام سجدوں کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنا سر مبارک) اُٹھالیا۔

1225 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِي اَحْمَدَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ ." فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ . فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ "اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ." فَقَالُوا نَعَمْ . فَاَتَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عصر کی نماز پڑھا رہے تھے' آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دونوں میں سے کچھ ایک تو ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف توجہ کی اور دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہنے والی نماز مکمل کی اور پھر قعدہ کی حالت میں سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

1226 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهٗ

1225-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له (الحديث 99) . تحفة الاشراف (14944) .

1226-اخرجه البخاري في الاذان، باب هل ياخذ الامام اذا شك بقول الناس (الحديث 715)، وفي السهو، باب اذا سلم في ركعتين او في ثلاث فسجد سجدتين مثل سجود الصلاة او اطول (الحديث 1227) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب السهو في السجدتين (الحديث 1014) مختصرًا . تحفة الاشراف (14952) .

سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوْا اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے؟ تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے دو مزید رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیرا اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا۔

1227 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِىْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُقِصَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ فَقَالَ "لَمْ تُنْقَصِ الصَّلَاةُ وَلَمْ اَنْسَ ۔" قَالَ بَلٰى وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ۔" قَالُوْا نَعَمْ ۔ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' پھر جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بھی مختصر نہیں ہوئی اور میں بھی نہیں بھولا ہوں' انہوں نے عرض کی: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! (ایسا ہوا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو رہ جانے والی دو رکعات پڑھائیں۔

1228 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْفَرْوِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَسِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِىْ سَجْدَتَيْنِ ۔ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ۔" قَالُوْا نَعَمْ ۔ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ (نماز پڑھاتے ہوئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اور آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تو حضرت ذوالشمالین نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز مکمل کی۔

1229 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ

1227-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (14991) ۔

1228-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (15344) ۔

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَانْصَرَفَ . فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَمْرٍو اَنْقُصَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ ." فَقَالُوْا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ . فَاَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ .

اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا شاید عصر کی نماز ادا کی (یہاں پر شک راوی کو ہے) تو آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوشمالین بن عمرو نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ٹھیک کہہ رہا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو باقی رہ جانے والی دو رکعات پڑھا کر نماز کو مکمل کیا۔

1230 - اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَيْنِ نَحْوَهٗ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ . قَالَ وَاَخْبَرَنِيْهِ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ .

ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کرنے کے بعد (سلام پھیر دیا) تو حضرت ذوالشمالین نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

23 - باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي السَّجْدَتَيْنِ

باب: دو سجدوں کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں اختلاف (کا تذکرہ)

1231 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ سَلَمَةَ وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَمْ يَسْجُدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَهٗ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو سلام پھیرنے سے پہلے' اور نہ ہی سلام پھیرنے کے بعد (سجدۂ سہو) کیا تھا۔

1229-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14859) .

1230-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب السهو في السجدتين (الحديث 1013) . تحفة الاشراف (13180) .

1231-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13222) .

شرح

سجدہ سہو کب کیا جائے گا؟ اس بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (فقہائے احناف) اور سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ سلام پھیرنے کے بعد کئے جائیں گے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: سہو نماز میں کسی کمی کے حوالے سے ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے کئے جائیں اگر نماز میں کسی اضافے کے حوالے سے ہو تو سلام پھیرنے کے بعد کئے جائیں گے۔

طحاوی کہتے ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس بارے میں کوئی اختلاف منقول نہیں ہے کہ یہ کسی اضافے کی وجہ سے ہوں یا کمی کی وجہ سے ہوں۔ سلام پھیرنے سے پہلے ہی کئے جائیں گے۔

امام شافعی اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے گا۔*

•••——•••——•••

1232 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِى الْيَدَيْنِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جس دن حضرت ذوالیدین نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھولنے کے بارے میں دریافت کیا تھا) اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدۂ سہو کیے تھے۔

1233 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

1234 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ ابْنُ عَوْنٍ وَّخَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِىْ وَهْمِهٖ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز) میں بھولنے پر سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کیا تھا۔

1235 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ

* مختصر اختلاف العلماء، مسئلہ: سجدہ سہو کے احکام

1232-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14159) .

1233-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14498) .

1234-تقدم (الحديث 1223) .

اَخْبَرَنِي اَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ۔

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی' آپ بھول گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومرتبہ سجدۂ سہو کیا اور پھر سلام پھیرا۔

1236 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِّنَ الْعَصْرِ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ فَقَالَ يَعْنِي نَقَصَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَائَهُ فَقَالَ "اَصَدَقَ ." قَالُوْا نَعَمْ ۔ فَقَامَ فَصَلّٰى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْهَا ثُمَّ سَلَّمَ ۔

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے' ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شخص کا نام خرباق تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور دریافت کیا: کیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ایک رکعت ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا' پھر دومرتبہ سجدۂ سہو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

24 - باب اِتْمَامِ الْمُصَلِّيْ عَلٰى مَا ذَكَرَ اِذَا شَكَّ

باب: نمازی کو شک ہو جائے' تو جو چیز اسے یاد ہو' اس کی بنیاد پر نماز مکمل کرلے

1237 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ فَاِذَا اسْتَيْقَنَ بِالتَّمَامِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلَاتَهُ وَاِنْ صَلّٰى اَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطٰنِ ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1235-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب سجدتي السهو فيهما تشهد و تسليم (الحديث 1039) ۔ واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التشهد في سجدتي السهو (حديث 395) ۔ تحفة الاشراف (10885) ۔

1236-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة و السجود له (الحديث 101 و 102) ۔ واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب السهو في السجدتين (الحديث 1018) ۔ واخرجه النسائي في السهو، السلام بعد سجدتي السهو (الحديث 1330) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب فيمن سلم من ثنتين اوثلاث ساهيًا (الحديث 1215) ۔ تحفة الاشراف (10882) ۔

1237-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له (الحديث 88) بنحوه ۔ و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا شك في الثنتين و الثلاث، (الحديث 1024) و (الحديث 1026 و 1027) بمعناه مرسلًا ۔ واخرجه النسائي في السهو، باب اتمام المصلي على ما ذكر اذا شك (الحديث 1238) ۔ واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيمن شك في صلاته فرجع الى اليقين (الحديث 1210) ۔ تحفة الاشراف (4163) ۔

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ شک کو بے بنیاد قرار دے اور یقین کو نماز کی بنیاد قرار دے' جب اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو جائے' تو پھر وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے' جبکہ وہ بیٹھا ہوا ہو' اگر اس نے پہلے پانچ رکعات ادا کی تھیں' تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت کر دیں گے' اگر اس نے پہلے چار رکعات ادا کی تھیں' تو یہ دو سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث ہوں گے''۔

1238 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ - عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ بَعْدَ ذٰلِكَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهٗ صَلَاتَهٗ وَاِنْ صَلّٰى اَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطٰنِ ."

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار رکعات ادا کی ہیں' تو وہ ایک رکعت ادا کر کے آخر میں سجدۂ سہو کر لے' جبکہ وہ بیٹھا ہوا ہو' اگر اس نے پانچ رکعات ادا کی ہوں گی' تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت کر دیں گے' اگر اس نے چار ادا کی ہوں گی' تو یہ دونوں سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث ہوں گے''۔

25 - باب التَّحَرِّی

باب: (نماز میں بھولنے کی صورت میں) تحری کرنا

1239 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ - وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ - عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِىْ يَرٰى اَنَّهُ الصَّوَابُ فَيُتِمَّهٗ ثُمَّ - يَعْنِىْ - يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ."

وَلَمْ اَفْهَمْ بَعْضَ حُرُوْفِهٖ كَمَا اَرَدْتُ .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ اس بارے میں تحری کرے اور اس صورت کو دیکھے جو اسے ٹھیک محسوس ہوتی ہے' تو اس کی بنیاد پر نماز کو مکمل کر لے' اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے''۔

1238-تقدم (الحديث 1237) .

1239-اخرجه البخاري في الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث كان (الحديث 401) مطولاً و في الايمان و النذور، باب اذا حنث ناسياً في الأيمان (الحديث 6671) بمعناه مطولاً . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة و السجود له (الحديث 89 و 90) مطولاً . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا صلى خمساً (الحديث 1020) مطولاً . واخرجه النسائي في السهو، باب التحري (الحديث 1240 و 1241 و 1242 و 1243) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيمن شك في صلاته فتحرى الصواب (الحديث 1211) مطولاً، و (الحديث 1212) . تحفة الاشراف (9451) .

اس روایت کے راوی کہتے ہیں: مجھے اس کے بعد کے الفاظ ٹھیک طرح سے سمجھ نہیں آ سکے تھے۔

شرح

انسان سے بھول چوک ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص نماز کے دوران یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ تو اس کے لئے حکم یہ ہے: وہ غالب گمان قائم کرنے کی کوشش کرے۔

اگر وہ کسی غالب گمان تک پہنچ جاتا ہے' تو اس کے مطابق نماز ادا کر لے' اگر غالب گمان اختیار کرنے میں ناکام رہتا ہے' تو کم از کم جتنی مقدار کی رکعات کو وہ درست سمجھتا ہے اس کے حساب سے وہ بقیہ نماز ادا کر لے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔

سجدہ سہو کو نماز میں ہونے والی کمی کو پورا کرنے کے لئے مشروع کیا گیا ہے' تاکہ یہ دوبارہ نماز ادا کرنے کا فدیہ بن سکے تاہم اس کے لئے حکم یہ ہے: چھوڑا جانے والا عمل ''فرض'' نہیں ہونا چاہئے۔

اسی طرح نماز میں اگر کوئی اضافہ ہو جاتا ہے' تو اس صورت میں بھی سجدہ سہو کیا جا سکتا ہے' لیکن یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ کمی یا اضافہ بھول چوک کے نتیجے میں ہو۔

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز میں کوئی کمی یا بیشی کر لیتا ہے' یعنی کوئی ایسی کمی بیشی جو فرائض سے تعلق رکھتی ہے' تو اس صورت میں سجدہ سہو مشروع نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے: بھول چوک کر کمی یا بیشی کرنے والا شخص معذور شمار ہوتا ہے' لیکن جان بوجھ کر کمی بیشی کرنے والے کو معذور شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اس کے حق میں سجدہ سہو بھی مشروع نہیں ہوگا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز میں ہونے والی کمی وبیشی کے نتیجے میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے اگر کوئی شخص سجدہ سہو ترک کر دیتا ہے' تو وہ گناہ گار ہوگا تاہم اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ یاد رہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب وہ کمی کسی واجب کے بارے میں ہو۔

اگر کوئی شخص کسی فرض کو بھول کر ترک کر دیتا ہے' تو اب اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اسے نئے سرے سے نماز پڑھنا ہو گی۔

احناف کے علاوہ باقی تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں' سجدہ سہو کرنا سنت ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے آگے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے زیادہ تر کا بنیادی موضوع یہی ہے کہ اگر نماز کے دوران سہو لاحق ہو جاتا ہے' تو سجدہ سہو کے ذریعے اس کی تلافی کی جا سکتی ہے۔

•••———•••———•••

1240 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ ."

1240-تقدم (الحديث 1239) .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے' تو وہ تحری کرے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے"۔

1241 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ "لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ اَنْبَاْتُكُمُوْهُ وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ"۔

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کر دیا یا کچھ کمی کی' جب آپ نے سلام پھیر دیا تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمہیں آگاہ کر دیتا' لیکن میں بھی ایک انسان ہوں' میں بھی بھول جاتا ہوں' تو جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ سب سے زیادہ مناسب صورتِ حال کیا ہے؟ جو صحیح ہونے کے قریب ہو' پھر اس کی بنیاد پر وہ اپنی نماز کو مکمل کر لے' اور سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

1242 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُجَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ - يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ - عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَزَادَ فِيْهَا اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ "وَمَا ذَاكَ"۔ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِيْ فَعَلَ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ "لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَاَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ"۔ ثُمَّ قَالَ "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ صَوَابٌ ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ"۔

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرتے ہوئے ایک رکعت زیادہ ادا کر لی یا ایک کم ادا کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا؟ تو ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' جو آپ نے کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں مبارک کو دوہرا کیا' قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا' پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں' میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو' تو جب کسی شخص کو اپنی نماز کے

1241- تقدم (الحدیث 1239) .

1242 تقدم (الحدیث 1239) .

بارے میں شک ہو جائے' تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کون سی صورت درست ہوگی' پھر وہ (اس کے مطابق) نماز ادا کرنے کے بعد سلام پھیر کر سجدۂ سہو کر لے۔

1243 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ مَنْصُورٌ وَقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ رَجُلًا عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الظُّهْرِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالُوْا اَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ حَدَثٌ قَالَ "وَمَا ذَاكَ" . فَاَخْبَرُوْهُ بِصَنِيعِهٖ فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُوْنِي" . وَقَالَ "لَوْ كَانَ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ حَدَثٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ" . وَقَالَ "اِذَا اَوْهَمَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی (اور اس میں ایک رکعت کم یا شاید ایک رکعت زیادہ ادا کی) نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رخ کیا' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ تو صحابہ کرام نے آپ کو آپ کے طرزِ عمل کے بارے میں بتایا (یعنی نماز میں جو کمی یا اضافہ ہوگیا تھا' اس کے بارے میں بتایا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مبارک موڑا' قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کرنے کے بعد سلام پھیر دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں' میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو' تو جب میں بھول جاؤں' تو تم لوگ مجھے یاد کروا دیا کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتا' جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں وہم ہو جائے' تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کون سی صورتِ حال درست ہونے کے زیادہ قریب ہے؟ پھر اس کی بنیاد پر وہ نماز کو مکمل کرے اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو ادا کرے۔

1244 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ اَوْهَمَ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ .

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' جس شخص کو اپنی نماز میں وہم ہو جائے' وہ درست صورت اختیار کرنے کی کوشش کرے' پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اس وقت وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

1245 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

1243-تقدم (الحديث 1239) .

1244-انفرد به النسائي، و سياتي (الحديث 1245) . تحفة الاشراف (9241) .

1245-تقدم (الحديث 1244) .

مَنْ شَكَّ اَوْ اَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' کسی شخص کو شک ہو جائے یا وہم ہو جائے' تو وہ درست صورت اختیار کرنے کی کوشش کرے اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

1246 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا اَوْهَمَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں' علماء یہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو نماز میں وہم ہو جائے' تو وہ درست صورت اختیار کرنے کی کوشش کرے اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

1247 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"مَنْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے"۔

1248 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

"مَنْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے"۔

1249 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے"۔

1250 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّرَوْحٌ - هُوَ ابْنُ عُبَادَةَ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

1246-اخرجه ابن ابی شیبة فی الصلوات، فی الرجل یصلی فلا یدری زاد او نقص (26/2) . و قد فات الحافظ المزی فی کتاب تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف هذا الحدیث ، و کان علیه ان یضعه فی کتاب المراسیل، فیما ارسله ابراهیم بن یزید النخعی (ج13/ ص136 - 142) .

1247-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال: بعد التسلیم (الحدیث 1033) . و اخرجه النسائی فی السهو، باب التحری (الحدیث 1248 و 1249 و 1250) . تحفة الاشراف (5224) .

1248-تقدم (الحدیث 1247) . 1249-تقدم (الحدیث 1247) .

اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ شَكَّ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ."

قَالَ حَجَّاجٌ "بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ." وَقَالَ رَوْحٌ "وَهُوَ جَالِسٌ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے''۔

یہاں حجاج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ سلام پھیرنے کے بعد ایسا کرے۔

جبکہ روح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب وہ بیٹھا ہوا ہو (اس وقت سجدہ سہو کرے)۔

1251 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّیْ جَاءَهُ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ حَتّٰى لَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کی نماز کو اس پر مشتبہ کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اسے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ جب کسی شخص کو اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا ہو' وہ جب بیٹھا ہوا ہو' اس وقت سجدۂ سہو کرے (یعنی نماز کے آخر میں قعدہ کے دوران سجدۂ سہو کر لے)''۔

1252 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلَاةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ فَاِذَا قُضِیَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ حَتّٰى لَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے' تو شیطان چلا جاتا ہے' اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' پھر جب تثویب (یعنی اقامت) مکمل ہوتی ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے اور آدمی کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے' یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ تو جب کسی کو اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا ہو تو (وہ نماز کے آخر میں) دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

1250-تقدم (الحديث 1247) .

1251-اخرجه البخاری فی السهو، باب السهو فی الفرض والتطوع (الحديث 1232) . واخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة و السجود له (الحديث 82) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال يتم علی اكبر ظنه (الحديث 1030) . تحفة الاشراف (15244) .

1252 اخرجه البخاری فی السهو، باب اذا لم يدر كم صلی . ثلاثًا او اربعًا . سجد سجدتين و هو جالس (الحديث 1231) . و اخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة و السجود له (الحديث 83) . تحفة الاشراف (15423) .

26 - باب مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلّٰى خَمْسًا

باب: جوشخص پانچ رکعات ادا کر لیتا ہے وہ کیا کرے؟

1253 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ "وَمَا ذَاكَ ." قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا . فَثَنٰى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات ادا کر لیں' تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات ادا کر لی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مبارک موڑا اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا۔

1254 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا . فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں' لوگوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات ادا کر لی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد' جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے دو مرتبہ سجدۂ سہو ادا کر لیا۔

1255 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ . قُلْتُ بِرَاْسِيْ بَلٰى . قَالَ وَاَنْتَ يَا اَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ . فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوْا لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ "لاَ ." فَاَخْبَرُوْهُ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ ."

1253-اخرجه البخاري في الصلاة، باب ما جاء في القبلة (الحديث 404)، و في السهو، باب اذا صلى خمسًا (الحديث 1226)، و في اخبار الاحاد، باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاة و الصوم و الفرائض و الاحكام (الحديث 7249) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له (الحديث 91) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا صلى خمسًا (الحديث 1019) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في سجدتي السهو بعد السلام و الكلام (الحديث 392) . و اخرجه النسائي في السهو، باب ما يفعل من صلى خمسًا (1254)واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من صلى الظهر خمسًا و هو ساه (الحديث 1205) . تحفة الاشراف (9411) .

1254-تفرد به المصنف من طريق مغيرة بن مقسم تحفة الاشراف (9449) .

1255-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له (الحديث 92) بنحوه مطولًا . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا صلى خمسًا (الحديث 1022)مختصرًا . و اخرجه النسائي في السهو، باب ما يفعل من صلى خمسًا (الحديث 1257) . تحفة الاشراف (9409) .

☆☆ ابراہیم بن سوید بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ علقمہ نے پانچ رکعات پڑھا دیں' جب انہیں کہا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو ایسا نہیں کیا' تو میں نے سر کے اشارے سے انہیں کہا کہ آپ نے ایسا ہی کیا ہے' انہوں نے دریافت کیا: اے اعور! (یہ لفظ نالائق کے طور پر استعمال ہوا ہے) کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا' پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ پانچ رکعات ادا کر لی تھیں' تو حاضرین نے ایک دوسرے سے سرگوشیاں کیں' پھر انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! پھر لوگوں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مبارک موڑا اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں' یہی بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو۔

1256 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِيْ صَلَاتِهٖ فَذَكَرُوْا لَهٗ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالَ اَكَذٰلِكَ يَا اَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ ـ فَحَلَّ حُبْوَتَهٗ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُوْلُ كَانَ عَلْقَمَةُ صَلّٰى خَمْسًا ـ

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نماز کے دوران علقمہ بن قیس کو سہو ہو گیا' لوگوں نے ان کے کلام کر لینے کے بعد ان سے یہ ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: اے (اعور)! کیا ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو علقمہ بن قیس سیدھے ہو کر بیٹھے اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا اور بیان کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے حکم نامی راوی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' علقمہ نے انہیں پانچ رکعات پڑھا دی تھیں۔

1257 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلْقَمَةَ صَلّٰى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَّا اَبَا شِبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا ـ فَقَالَ اَكَذٰلِكَ يَا اَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

☆☆ ابراہیم بن سوید نامی راوی بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ علقمہ نے پانچ رکعات پڑھا دی تھیں' جب انہوں نے سلام پھیرا تو ابراہیم بن سوید نے کہا: اے ابوشبل! آپ نے پانچ رکعات ادا کی ہیں' انہوں نے فرمایا: اے اعور! کیا ایسا ہی ہے؟ (جب میں نے اثبات میں سر ہلایا) تو انہوں نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' پھر یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس طرح کی صورتِ حال میں) ایسا ہی کیا تھا۔

1256-قال الحافظ المزى فى كتابه تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف هذا الحديث ، و كان يمكن ان يضعه فى موضع الحديث التالي، اى فى مسند عبد الله بن مسعود (ج 7/ ص 94) حيث ان الحديث التالى غير مذكور فيه ابن مسعود كما ترى، و مع ذلك فقد ذكره المزى فى هذا الموضع، و لعله و هم فى ذكره الحديث التالي، و كان حقه ان يجعل هذين الحديثين فى كتاب المراسيل، فى مراسيل علقمة بن قيس النخعى (ج 13/ ص 314) -

1257-تقدم (الحديث 1255) -

1258 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِى الصَّلَاةِ فَقَالَ "وَمَا ذَاكَ". قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا. قَالَ "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ وَاَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُوْنَ". فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْفَتَلَ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں' تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعات ادا کر لی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں' میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو اور اسی طرح یاد رکھتا ہوں' جس طرح تم لوگ یاد رکھتے ہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا اور نماز ختم کی۔

27 - باب مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِّنْ صَلَاتِهِ

باب: جب کوئی شخص نماز کے بارے میں بھول جائے' تو وہ کیا کرے؟

1259 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ مَوْلٰى عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ يُوْسُفَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلّٰى اِمَامَهُمْ فَقَامَ فِى الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلٰى قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ اَنْ اَتَمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِّنْ صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ".

☆☆ محمد بن یوسف اپنے والد یوسف کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے جب بیٹھنا تھا تو وہ بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہوگئے (لوگوں نے سبحان اللہ کہہ کر انہیں متوجہ کرنا چاہا)' لیکن وہ قیام کی حالت میں رہے (نماز مکمل کرنے کے بعد) جب وہ بیٹھے ہوئے تھے' تو انہوں نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا' پھر وہ منبر پر بیٹھے اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اپنی نماز میں کچھ بھول جائے وہ ان دو سجدوں کی مانند سجدہ کرے"۔

28 - باب التَّكْبِيْرِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو کرتے ہوئے تکبیر کہنا

1260 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو وَيُوْنُسُ وَاللَّيْثُ اَنَّ

1258-اخرجه مسلم فى المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فى الصلاة و السجود له (الحديث 93) . تحفة الاشراف (9171) .

1259-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11452) .

ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الثِّنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ كَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے' آپ بیٹھے نہیں' جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا اور دونوں مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی' یہ سجدے آپ نے قعدہ کے دوران سلام پھیرنے سے پہلے کیے تھے' آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی یہ دو سجدے کیے' یہ اس کا عوض تھا' جو آپ بیٹھنا بھول گئے تھے۔

29 - باب صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِيْ يَقْضِي فِيْهَا الصَّلَاةَ

باب: جس رکعت کے ذریعے آدمی اپنی نماز کو مکمل کرتا ہے' اس کے بعد بیٹھنے کا طریقہ

1261 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقَضِيْ فِيْهِمَا الصَّلَاةُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ ۔

☆☆ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان دو رکعات کو ادا کر لیتے تھے' جن کے ذریعے آپ اپنی نماز کو مکمل کرتے تھے' تو پھر آپ اپنے بائیں پاؤں کو پیچھے کر کے (یعنی دائیں پاؤں کے نیچے سے نکال کر) اس پہلو

1260-اخرجه البخاری فی الاذان، باب من لم یر التشهد الاول واجبًا (الحديث 829) بنحوه، فی السهو، باب ما جاء فی السهو اذا قام من ركعتی الفريضة (الحديث 1224) بنحوه، و باب من يكبر فی سجدتی السهو (الحديث 1230)، و فی الايمان و النذور، باب اذا حنث ناسيًا فی الايمان (الحديث 6670) بنحوه . واخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة و السجود له (الحديث 85 و 86) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من قام من لنتين و لم يتشهد (الحديث 1034 و 1035) بنحوه . و اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی سجدتی السهو قبل التسليم (الحديث 391) . واخرجه النسائی فی السهو، ما يفعل من قام من اثنتين ناسيًا و لم يتشهد (الحديث 1221) بنحوه، و الحديث عند: البخاری فی الاذان، باب التشهد فی الاولی (الحديث 830)، و فی السهو، باب ما جاء فی السهو، باب ما جاء فی اذا قام من ركعتی الفريضة (الحديث 1225) . ومسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة والسجود له (الحديث 87) . والنسائی فی التطبيق، باب ترك التشهد الاول (الحديث 1176 و 1177)، و فی السهو، ما يفعل من قام من اثنتين ناسيًا و لم يتشهد (الحديث 1222) و ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيًا (الحديث 1206 و 1207) . تحفة الاشراف (9154) .

1261-اخرجه البخاری فی الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد (الحديث 828) بمعناه مطولًا . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من ذكر التورك فی الرابعة (الحديث 963 و 965) بنحوه مطولًا . و اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب (منه) (الحديث 304 و 305) مطولًا . و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب اتمام الصلاة (الحديث 1061) مطولًا . والحديث عند: ابی داؤد فی الصلاة، باب من ذكر التورك فی الرابعة (الحديث 964) . والنسائی فی التطبيق، باب الاعتدال فی الركوع (الحديث 1038)، و باب فتح اصابع الرجلين فی السجود (الحديث 1100)، و فی السهو، باب رفع اليدين فی القيام الی الركعتين الآخريين (الحديث 1180) . وابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح الصلاة (الحديث 803)، وباب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 862) . تحفة الاشراف (11897) .

کے بل تورک کے طور پر بیٹھتے تھے۔

شرح

نماز میں تشہد کے دوران بیٹھنے کے بارے میں دو طریقے منقول ہیں:

ایک طریقے کو''افتراش'' کہا جاتا ہے۔اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنا دایاں پاؤں کھڑا کر دے اور بائیں ٹانگ بچھا کر پنڈلی پر سیرین رکھ کر بیٹھ جائے۔

دوسرا طریقہ:''تورک'' والا ہے اس سے مراد یہ ہے: آدمی دائیں پاؤں کو سیدھا کھڑا نہیں کرے گا' بلکہ ذرا ٹیڑھا کرے گا اور بائیں ٹانگ کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے باہر کی طرف نکال لے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: پہلے تشہد اور دوسرے تشہد دونوں میں''افتراش'' کے طور پر بیٹھنا سنت ہے۔

جبکہ شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں آخری تشہد میں' تورک کے طور پر بیٹھنا سنت ہے۔ان کے نزدیک تورک سے مراد یہی ہے کہ بائیں ٹانگ کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے گزار کر دائیں طرف باہر نکال دیا جائے۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں' آخری تشہد میں' تورک اس وقت کیا جائے گا' جب نماز میں دو تشہد ہوں اس اعتبار سے فجر کی نماز میں حنابلہ کے نزدیک تورک نہیں کیا جائے گا۔*

•••———•••———•••

1262 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا جَلَسَ اَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثِنْتَيْنِ الْوُسْطٰى وَالْاِبْهَامَ وَاَشَارَ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے وقت رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے' جب آپ بیٹھتے تھے' تو آپ اپنی دائیں ٹانگ کو بچھا دیتے تھے' اور بائیں ٹانگ کو کھڑا رکھتے تھے' آپ اپنا بایاں ہاتھ بائیں زانو پر اور دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھتے تھے' انگوٹھے اور درمیانی انگلیوں کے ذریعے حلقہ بنا کر (شہادت کی انگلی کے ذریعے) اشارہ کیا کرتے تھے۔

30 - باب مَوْضِعِ الذِّرَاعَيْنِ

باب: (قعدہ کے دوران) بازو رکھنے کی جگہ

1263 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ - قَالَ

* ملخص الفقہ الاسلامی: چھٹی فصل: نماز کی سنتیں اور اس کا طریقہ

1262 تقدم في التطبيق؛ باب موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول (الحديث 1158) .

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ يَدْعُو بِهَا ۔

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران قعدہ کی حالت میں دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا دیا تھا اور اپنے دونوں بازو اپنے زانو پر رکھے تھے' آپ نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے دعا مانگی تھی (یعنی تشہد کے کلمات پڑھے تھے)۔

31 - باب مَوْضِعِ الْمِرْفَقَيْنِ

باب: (قعدہ کے دوران) کہنیاں رکھنے کی جگہ

1264 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَاْسَهٗ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ وَرَاَيْتُهٗ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيُمْنٰى وَحَلَّقَ الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى ۔

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' آپ نے کس طرح نماز ادا کی تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے' آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا تھا' پھر آپ نے دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کیے تھے' پھر آپ نے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ (یعنی کلائی) کو پکڑ لیا تھا' پھر جب آپ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے اسی طرح رفع یدین کیا' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے' جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو اسی طرح رفع یدین کیا' جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے اپنا سر زمین پر رکھا اور اپنے ہاتھوں کے مقابلے میں اسی جگہ پر رکھا (جہاں تک آپ نے رفع یدین کیا تھا' یعنی آپ کے دونوں ہاتھ چہرے کے مقابل میں تھے) پھر آپ تشریف فرما ہوئے' تو آپ نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیا اور آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں زانو پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں زانو پر رکھا' پھر آپ نے اپنی انگلیاں بند کر کے ان کے ذریعے حلقہ بنایا اور میں نے آپ کو اسی طرح اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

بشر نامی راوی نے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور انگوٹھے اور بقیہ انگلیوں کے ذریعے حلقہ بنایا تھا۔

1263-اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء کیف الجلوس فی التشهد (الحدیث 292) بنحوه مختصرًا ۔ تحفة الاشراف (11784) ۔

1264-تقدم فی الافتتاح، باب موضع الیمین من الشمال فی الصلاة (الحدیث 888) ۔

32 - باب مَوْضِعِ الْكَفَّيْنِ

باب: (قعدہ کے دوران) ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ

1265 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ - شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ - ثُمَّ لَقِيْتُ الشَّيْخَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِىَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصٰى فَقَالَ لِىْ ابْنُ عُمَرَ لَا تُقَلِّبِ الْحَصٰى فَاِنَّ تَقْلِيْبَ الْحَصٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ وَافْعَلْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ . قُلْتُ وَكَيْفَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ هٰكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَاَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ .

☆☆ علی بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی' میں نے (نماز کے دوران) کنکریوں کو الٹا پلٹا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: تم (نماز کے دوران) کنکریاں نہ اُلٹایا کرو' کیونکہ (نماز کے دوران) کنکریاں الٹانا شیطانی کام ہے' تم ویسا ہی کیا کرو جیسا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا' کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: (اس طرح کرتے ہوئے) دیکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا' بائیں ٹانگ کو بچھا دیا' بایاں ہاتھ بائیں زانو پر رکھا اور دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھا اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

شرح

اس روایت سے پہلے کی دو روایات اور اس کے بعد آگے آنے والی چند روایات کا بنیادی موضوع یہ ہے: جب آدمی نماز کے دوران تشہد میں بیٹھے گا اس وقت ہاتھ کے رکھنے کی صورت کیا ہوگی؟ اور تشہد میں کلمہ شہادت پڑھتے وقت اشارہ کیا جائے گا یا نہیں کیا جائے گا' اگر کیا جائے گا' تو کون سی انگلی کے ذریعے کیا جائے گا؟

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مشہور حنبلی فقیہ شیخ ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں:

(ماتن فرماتے ہیں:) پھر وہ شخص اپنی بائیں ہتھیلی بائیں زانوں پر رکھے گا اور دائیں ہتھیلی کو دائیں زانوں پر رکھے گا وہ اپنے انگوٹھے اور درمیانی انگلی (یعنی شہادت کی انگلی کے ساتھ والی انگلی) کے ذریعے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا۔

(ابن قدامہ متن کے ان الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں) ان میں یہ حکم بھی شامل ہے کہ نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ تشہد کے لئے بیٹھے گا' تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے گا۔ اس طرح کہ اس کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں اور وہ ایک

1265-تقدم فی التطبیق، باب موضع البصر فی التشهد (الحدیث 1159) .

دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہوں۔ ان کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔
اسی طرح وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں زانوں پر رکھے گا اور اس میں سب سے چھوٹی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو سمیٹ لے گا اور انگوٹھے اور شہادت کے ساتھ والی درمیانی انگلی کے ذریعے حلقہ بنائے گا اور پھر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا یہ وہ انگلی ہے جو انگوٹھے کے ساتھ ہوتی ہے۔
اس کے بعد ابن قدامہ نے اس کی تائید میں روایاتِ نقل کی ہیں جن میں سے چند ایک روایات کا تذکرہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں کر دیا ہے۔

•••———•••———•••

33 - باب قَبْضِ الْاَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى دُوْنَ السَّبَّابَةِ

باب: (قعدہ کے دوران) شہادت کی انگلی کے علاوہ باقی سب انگلیوں کو سمیٹ لینا

1266 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَآنِىْ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِى الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِىْ وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ . قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَقَبَضَ - يَعْنِىْ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا - وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى .

☆☆ علی بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز کے دوران کنکریوں کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے دیکھا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: تم ویسا ہی کیا کرو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے' میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب قعدہ میں بیٹھتے تھے' تو آپ دائیں ہاتھ کو دائیں زانو پر رکھتے تھے' اور اسے سمیٹ لیتے تھے' یعنی اس کی انگلیوں کو سمیٹ لیتے تھے' اور پھر آپ انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی یعنی (شہادت کی انگلی) کے ذریعے اشارہ کرتے تھے' جبکہ آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں زانوں پر رکھتے تھے۔

34 - باب قَبْضِ الثِّنْتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى وَعَقْدِ الْوُسْطٰى وَالْاِبْهَامِ مِنْهَا

باب: دائیں ہاتھ کی (چھوٹی) دو انگلیوں کو اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ذریعے حلقہ بنانا

1267 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّىْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى

1266-تقدم فى التطبيق، باب موضع البصر فى التشهد (الحديث 1159) .
1267-تقدم فى الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال من الصلاة (الحديث 888) .

وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اُصْبُعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے یہ سوچا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ میں نے آپ کا جائزہ لیا (پھر اس کے بعد اس روایت کو بیان کرتے ہوئے) حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے' اپنی بائیں ٹانگ کو بچھالیا' آپ نے اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں زانوں پر رکھا اور بائیں گھٹنے پر رکھا' جبکہ دائیں کہنی کو دائیں زانو پر رکھتے ہوئے آپ نے چھوٹی دو انگلیوں کو سمیٹ لیا اور پھر حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی کو اُٹھایا' میں نے آپ کو اس انگلی کو حرکت دیتے ہوئے اور اس کے ہمراہ دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

35 - باب بَسْطِ الْيُسْرٰى عَلَى الرُّكْبَةِ

باب: دائیں بازو کو گھٹنے پر رکھنا

1268 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اُصْبُعَهُ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب بیٹھتے تھے' تو آپ اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے' آپ انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اُٹھاتے تھے' اور اس کے ہمراہ دعا کرتے تھے' جبکہ آپ کا بایاں ہاتھ آپ کے بائیں گھٹنے پر ہوتا تھا' آپ نے اسے بچھایا ہوا ہوتا تھا۔

1269 - اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيْرُ بِاُصْبُعِهِ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا .

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّزَادَ عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو كَذٰلِكَ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے' لیکن آپ اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔

1268-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب صفة الجلوس في الصلاة و كيفية وضع اليدين على الفخذين (الحديث 114) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الاشارة في التشهد (الحديث 294) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الاشارة في التشهد (الحديث 913) . تحفة الاشراف (8128) .

1269-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الاشارة في التشهد (الحديث 989 و 990) . تحفة الاشراف (5264) .

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا مانگتے ہوئے دیکھا ہے' آپ نے اپنا بایاں دستِ مبارک بائیں ٹانگ پر رکھا ہوا تھا۔

36 - باب الْإِشَارَةِ بِالْأُصْبُعِ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد میں انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا

1270 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ الْمُعَافَى عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَالِكٍ - وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ - عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى فِي الصَّلَاةِ وَيُشِيْرُ بِاُصْبُعِهِ .

☆☆ مالک بن نمیر خزاعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں زانو پر رکھے دیکھا ہے' آپ اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کر رہے تھے۔

37 - باب النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِاُصْبُعَيْنِ وَبِاَيِّ اُصْبُعٍ يُشِيْرُ

باب: دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کون سی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا جائے؟

1271 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِاُصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحِّدْ اَحِّدْ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص دو انگلیوں کے ذریعے (اشارہ کرتے ہوئے) دعا مانگ رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک کے ذریعے کرو' ایک کے ذریعے کرو۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ تشہد کے دوران کلمہ شہادت پڑھتے وقت اشارہ کرتے ہوئے ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کیا جائے گا اور وہ شہادت کی انگلی ہے۔

•••——•••——•••

1272 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَدْعُو بِاَصَابِعِي فَقَالَ "اَحِّدْ اَحِّدْ ."

1270-اخرجه ابو داؤد في الصلاة ، باب الاشارة في التشهد (الحديث 991) بمعناه . و اخرجه النسائي في السهو ، باب احناء السبابة في الاشارة (الحديث 1273) بمعناه . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، باب الاشارة في التشهد (الحديث 911) . تحفة الاشراف (11710) .

1271-اخرجه الترمذي في الدعوات، باب . 105 . (الحديث 3557) . تحفة الاشراف (12865) .

1272-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الدعاء (الحديث 1499) . تحفة الاشراف (3850) .

وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ .

☆☆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت اپنی انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے دعا مانگ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک کے ذریعے کرو' ایک کے ذریعے کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

38 - باب اِحْنَاءِ السَّبَّابَةِ فِي الْاِشَارَةِ

باب: اشارہ کے دوران شہادت کی انگلی کو جھکا دینا

1273 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى رَافِعًا اُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ اَحْنَاهَا شَيْئًا وَّهُوَ يَدْعُو .

☆☆ حضرت مالک بن نمیر خزاعی بیان کرتے ہیں' ان کے والد نے انہیں یہ حدیث بتائی ہے' ان کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران قعدہ کی حالت میں دیکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں زانو پر رکھا ہوا تھا' آپ نے اپنی شہادت کی انگلی کو اُٹھایا ہوا تھا' آپ نے پھر اسے کچھ نیچے کیا اور آپ دعا مانگ رہے تھے۔

39 - باب مَوْضِعِ الْبَصَرِ عِنْدَ الْاِشَارَةِ وَتَحْرِيْكِ السَّبَّابَةِ

باب: اشارہ کے وقت نگاہ رکھنے کی جگہ اور انگلی کو حرکت دینا

1274 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ .

☆☆ عامر بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قعدہ میں تشریف فرما ہوتے تھے' تو آپ اپنا بایاں ہاتھ بائیں زانو پر رکھتے تھے' اور انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے' آپ کی نگاہ اس وقت اشارہ پر ہوتی تھی۔

شرح

نماز کے دوران نمازی کی نظر کہاں ہونی چاہئے؟ اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں۔

1273-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الاشارة في التشهد (الحديث 991) . والحديث عند: النسائي في السهو، باب الاشارة بالا صبع في التشهد (الحديث 1270) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الاشارة في التشهد (الحديث 911) . تحفة الاشراف (11710) .

1274-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب صفة الجلوس في الصلاة و كيفية وضع اليدين على الفخذين (الحديث 112 و 113) مختصرًا . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الاشارة في التشهد (الحديث 988) مختصرًا . تحفة الاشراف (5263) .

ہمارے اصحاب (فقہائے احناف) کہتے ہیں، سفیان ثوری، حسن بن حی اور امام شافعی رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں: مستحب یہ ہے: آدمی کی نظر اس کے سجدے کی جگہ ہونی چاہیے۔

جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی کی نظر قبلہ کی سمت ہونی چاہیے۔

شریک بن عبداللہ فرماتے ہیں: قیام کے دوران سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیے رکوع میں قدموں کی طرف ہونی چاہیے۔ سجدے کے دوران ناک پر ہونی چاہیے اور قعدہ کے دوران گود میں ہونی چاہیے۔*

•••——•••——•••

40 - باب النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانے کی ممانعت

1275 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ اَبْصَارِهِمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ اِلَى السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ".

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''نماز کے دوران لوگ دعا مانگتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانے سے باز آ جائیں ورنہ ان کی بینائی رخصت ہو جائے گی۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں بھی نقل کی ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے صحیح بخاری کے شارح علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں۔

''فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا مکروہ ہے۔''

ابن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ لیتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔

''وہ لوگ اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔''

تو اس آیت کے نازل ہو جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر جھکا کر رکھتے تھے' اور آسمان کی طرف نہیں اٹھاتے تھے۔*

اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ

---

* مختصر اختلاف العلماء (مسئلہ) نمازی کی نظر کہاں ہونی چاہیے

1275-اخرجه مسلم فى الصلاة، باب النهى عن رفع البصر الى السماء فى الصلاة(الحديث 118) . تحفة الاشراف (13631) .

* شرح ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کتاب: نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا

اٹھا کر دیکھنے کے مکروہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک اس صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ تاہم ان کا یہ قول صحیح نہیں ہے۔**

•••——•••——•••

41- باب إِيجَابِ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کو واجب قرار دینا

1276 - اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٌ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيلَ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ۔"

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تشہد (کے کلمات) فرض ہونے سے پہلے ہم لوگ نماز میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ پر سلام ہو! حضرت جبریل پر سلام ہو! حضرت میکائیل پر سلام ہو!''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس طرح نہ پڑھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطاء کرنے والا ہے' تم اس طرح پڑھو:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں''۔

** عمدۃ القاری، کتاب! نماز سے متعلق ابواب، باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کے دیکھنا۔

1276-اخرجه البخاری فی الاذان، باب التشهد فی الآخرة (الحديث 831)، و باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد (الحديث 835)، وفی الاستئذان ، باب السلام اسم من اسماء الله تعالى (الحديث 6230)، و فی الدعوات، باب الدعاء فی الصلاة (الحديث 6328) و يخرجه مسلم فی الصلاة، باب التشهد فی الصلاة (الحديث 55 و 56 و 57 و 58) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب التشهد (الحديث 968) - واخرجه النسائی فی السهو، باب كيف التشهد (1278)، وباب تخيير الدعاء بعد الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم (الحديث 1297) واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی التشهد (الحديث 899) والحديث عند: النسائی فی التطبيق كيف التشهد الاول (الحديث 1164 و 1169) . تحفة الاشراف (9245 و 9296) .

شرح

اس کے بعد آنے والی چند ایک روایات ''تشہد'' کے بارے میں ہیں۔

تشہد کے بارے میں حکم یہ ہے: تشہد کی مقدار میں قعدہ کرنا احناف کے نزدیک فرض ہے۔ خواہ آدمی اس دوران تشہد کے کلمات پڑھے یا تشہد کے کلمات نہ پڑھے۔

جبکہ آخری قعدہ کے دوران تشہد کے کلمات پڑھنا احناف کے نزدیک واجب ہے جیسا کہ علامہ حسن بن عمار شرنبلالی نے ''نور الایضاح'' میں نماز کے واجبات میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔

اگلا مسئلہ یہ ہے: تشہد کے کلمات کا حکم کیا ہے؟

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے ابن قدامہ نے تشہد کے وہی کلمات نقل کئے ہیں' جو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں اس حدیث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کئے ہیں۔

ان کلمات کو نقل کرنے کے بعد ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں:

یہ وہ تشہد ہے جس کی تعلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دی تھی۔

ہمارے امام (احمد بن حنبل) کے نزدیک تشہد کے یہی کلمات مختار ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے تابعین میں سے اکثر اہل علم کے نزدیک اسی کو اختیار کیا جائے گا۔ یہ بات امام ترمذی نے بیان کی ہے۔

سفیان ثوری، اسحاق بن راہویہ، امام ابوثور اہل رائے یعنی (فقہائے احناف) اور مشرق کے رہنے والے اکثر حضرات اسی تشہد کے قائل ہیں۔

جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تشہد کے افضل ترین کلمات وہ ہیں' جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔

اس کے بعد ابن قدامہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول تشہد کے کلمات کا ابتدائی حصہ نقل کرنے کے بعد یہ بات نقل کی ہے۔ اس کے بعد کے تمام کلمات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول تشہد کی مانند ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: تشہد کے افضل ترین کلمات وہ ہیں' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہیں۔

اس کے بعد ابن قدامہ نے اس کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

اس کے بعد ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ''متفق علیہ'' ہے اور اس کے بارے میں امام ترمذی نے یہ فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

اور تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول یہ سب سے زیادہ مستند حدیث ہے۔

تشہد کے ان کلمات کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی نقل کیا ہے اور اکثر اہل علم کا معمول اس کے مطابق ہے لہٰذا اس کو اختیار کرنا اور اس کو مقدم قرار دینا متعین ہو جائے گا۔

جہاں تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا تعلق ہے' تو انہوں نے یہ روایت نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل نہیں کی ہے بلکہ یہ ان کا اپنا قول ہے اور اکثر اہل علم کا عمل اس کے برخلاف ہے' تو پھر اجماع کیسے ہو سکتا ہے؟*

•••——•••——•••

42 - باب تَعْلِيمِ التَّشَهُّدِ كَتَعْلِيمِ السُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ

باب: تشہد (کے کلمات) کی اسی طرح تعلیم دینا جس طرح قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دی جاتی ہے

1277 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ تشہد کے کلمات اسی طرح سکھایا کرتے تھے' جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

43 - باب كَيْفَ التَّشَهُّدُ

باب: تشہد (کس طرح) پڑھا جائے گا؟

1278 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ - وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ - عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ ۔"

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطاء کرنے والا ہے' تو جب کوئی شخص (نماز کے دوران) قعدہ میں بیٹھے تو وہ یہ پڑھے:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

---

* المغنی لابن قدامہ' کتاب: نماز کا بیان' تشہد اور اس کے بارے میں روایات

1277-تقدم فی التطبیق، نوع آخر من التشهد (الحدیث 1173) .

1278-تقدم فی التطبیق، کیف التشهد الاول (الحدیث 1169) .

تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اس کے بعد آدمی کو اختیار ہے وہ جو چاہے کلام کرے (یعنی جو چاہے دعا مانگ لے)۔

44 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کی ایک اور قسم

1279 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ "اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا اٰمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ ." قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ ." قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ."

☆☆ حطان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے سنت کی تعلیم دی اور نماز کا طریقہ بیان کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اپنی صفیں درست کر لو' پھر کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' جب وہ "وَلَا الضَّالِّينَ" کہے' تو تم آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا' جب وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاؤ' امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے اُٹھنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا۔ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے' تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1279- اخرجه مسلم فی الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، (الحديث 62 و 63 و 64) مطولاً . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب التشهد (الحديث 972 و 973) مطولاً . و اخرجه النسائی فی التطبيق، باب قول ربنا و لك الحمد، (الحديث 1063) مطولاً، و نوع آخر من التشهد (الحديث 1171) مطولاً، و نوع آخر من التشهد، (الحديث 1172) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی التشهد (الحديث 901) مختصراً . و الحديث عند: النسائی فی الامامة، مبادرة الامام، (الحديث 829) . و ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اذا قرا الامام فانصتوا (الحديث 847) . تحفة الاشراف (8987) .

''جو اس کی حمد بیان کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی حمد سن لیتا ہے''

پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلا جائے' تم لوگ بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاؤ' امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے سجدے سے سر اُٹھانا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے مقابلے میں ہوگا' پھر جب قعدہ کا وقت ہو' تو تم لوگ یہ پڑھو:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

45 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کی ایک اور قسم

1280 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ ."

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ اَيْمَنَ بْنَ نَابِلٍ عَلٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَاَيْمَنُ عِنْدَنَا لَا بَاْسَ بِهٖ وَالْحَدِيْثُ خَطَاٌ وَّبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کے کلمات اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے' جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت تعلیم دیا کرتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے (میں یہ کہتا ہوں) کہ ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ مانگتا ہوں''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے اس روایت میں ایمن بن نابل کی متابعت نہیں کی

1280-تقدم فی التطبیق، نوع آخر من التشهد (الحدیث 1174) .

ہے۔

جبکہ ہمارے نزدیک ایمن نامی راوی میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم اس حدیث میں غلطی پائی جاتی ہے' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

46 - باب السَّلاَمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا

1281 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ لِلّٰهِ مَلاَئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلاَمَ".

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں' جو میری اُمت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں''۔

شرح

اس روایت میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے اس کام کے لئے مخصوص کیے ہیں' جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا کوئی فرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتا ہے' تو وہ فرشتے اس درود کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔

•••——•••——•••

47 - باب فَضْلِ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کی فضیلت

1282 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكَوْسَجُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ زَمَنَ الْحَجَّاجِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبُشْرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَى الْبُشْرٰى فِيْ وَجْهِكَ. فَقَالَ "اِنَّهُ اَتَانِيَ الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ اَنَّهُ لاَ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا صَلَّيْتُ

1281-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9204) .

1282-انفرد به النسائي، و سياتي في السهو، باب الفضل في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1294) . تحفة الاشراف (3777) .

عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ."

☆☆ سائب نامی راوی بیان کرتے ہیں' حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے غلام سلیمان' حجاج کے زمانۂ حکومت میں ہمارے پاس آئے اور انہوں نے عبداللہ بن ابوطلحہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو آپ کے چہرے سے خوشی کے تاثرات عیاں تھے' ہم نے عرض کی: ہم آپ کے چہرے پر خوشی کے تاثرات دیکھ رہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور وہ بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے پروردگار نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں' جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو شخص آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا' میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔

•••——•••——•••

48 - باب التَّمْجِيْدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی بیان کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

1283 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ هَانِءٍ اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ ." ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ ."

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کے دوران دعا کرتے ہوئے سنا' اس نے اس دعا میں نہ تو اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کی اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی! تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تعلیم دیا (کہ دعا کس طرح مانگی جاتی ہے)

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا' جس نے نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کی' اس کی حمد بیان کی' پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دعا مانگو' تمہاری دعا قبول ہوگی' تم سوال کرو تمہیں دیا جائے گا۔

شرح

اس روایت میں نماز کے دوران درود بھیجنے کا تذکرہ ہے۔

1283-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الدعاء (الحديث 1481) بمعناه . واخرجه الترمذي في الدعوات، باب . 65 . (الحديث 3476) مطولًا . تحفة الاشراف (11031) .

نماز کے دوران درود شریف پڑھنے کا حکم کیا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔
احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کے دوران درود ابراہیمی پڑھنا سنت ہے۔
مالکیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں دوسرے قعدہ میں تشہد پڑھ لینے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا سنت ہے۔
شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں آخری تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے۔
جہاں تک نبی اکرم ﷺ کی آل پر درود بھیجنے کا تعلق ہے تو وہ شوافع کے نزدیک سنت ہے۔
جبکہ حنابلہ کے نزدیک یہ بھی واجب ہے۔
اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر نماز کے دوران درود بھیجتے ہوئے درود ابراہیمی پڑھا جائے گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے خود ایک سوال کے جواب میں اسی کی ترغیب دی تھی۔
درود شریف کے الفاظ میں لفظی اختلاف کا تذکرہ نسائی نے یہاں مختلف روایات میں کر دیا ہے۔

•••———•••———•••

49 - باب الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم

1284 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيَّ - وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ الَّذِيْ اُرِىَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ - اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ".

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں ہمارے پاس تشریف لائے' تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے' تو ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ ان صاحب نے آپ ﷺ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھا کرو:
"اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

1284-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 65) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه و سلم بعد التشهد (الحديث 980 و 981) . واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة الاحزاب) (الحديث 3220) . تحفة الاشراف (10007) .

آل پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) سلام کا طریقہ تم جانتے ہو۔

50 - باب كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ پر کس طرح درود بھیجا جائے؟

1285 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَنُسَلِّمَ اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ"۔

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: ہمیں حکم دیا گیا ہے' ہم آپ پر درود بھیجیں اور سلام بھیجیں' جہاں تک سلام بھیجنے کا تعلق ہے' تو اس کا تو ہمیں علم ہے' ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد ﷺ پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی''۔

51 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: درود شریف کی ایک اور قسم

1286 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ مِّنْ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"۔

1285-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9998) .

1286-اخرجه البخاري في الانبياء ، باب . 10 . (الحديث 3370) بنحوه، وفي التفسير، باب (ان الله و ملائكته يصلون على النبي، يا ايها الذين امنوا صلوا عليه و سلموا تسليما)(الحديث 4797)، و في الدعوات، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 6357) . واخرجه مسلم في الصلاة ، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 66 و 67 و 68) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 976 و 977 و 978) واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في صفة الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 483) . واخرجه النسائي في السهو، نوع آخر (الحديث 1287 و 1288) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 904) . تحفة الاشراف (11113) .

قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ .
قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بِهٖ مِنْ كِتَابِهٖ وَهٰذَا خَطَأٌ .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کے طریقے کا تو ہمیں پتہ ہے' تو ہم درود کس طرح بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر بھی درود نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

اس روایت کے ایک راوی عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں' ہم یہ کہتے ہیں: ان کے ہمراہ ہمارے اوپر بھی (رحمت اور برکت) نازل کر۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' راوی نے اپنی کتاب میں سے اس حدیث کو ہمارے سامنے بیان کیا ہے' لیکن اس میں غلطی ہے۔

1287 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ." قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الَّذِيْ قَبْلَهٗ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِيْهِ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ غَيْرَ هٰذَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کے طریقے کا تو ہمیں پتہ چل گیا ہے' آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

1287-تقدم في السهو؛ نوع آخر (الحديث 1286) .

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں' ہم یہ کہتے ہیں: ان کے ہمراہ ہمارے اوپر بھی رحمت اور برکت نازل کر۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ والی روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ درست ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی اس کی سند میں عمرو بن مرہ کا تذکرہ نہیں کیا (جیسا کہ سابقہ روایت کی سند میں کیا گیا ہے) باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1288 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ لِىْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَلَا اُهْدِىْ لَكَ هَدِيَّةً قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ قَالَ "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ"۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ (وہ تحفہ یہ حدیث ہے:) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے' اس کا تو ہمیں پتہ چل گیا ہے' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے"۔

52 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: درود شریف کی ایک اور قسم

1289 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ"۔

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر درود کیسے بھیجا جائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا ہے' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اور تو حضرت

1288-تقدم في السهو، نوع آخر (الحديث 1286) .

1289-انفردبه النسائي، و سياتي في السهو؛ نوع آخر (الحديث 1290) . تحفة الاشراف (5014) .

محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے"۔

1290 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ."

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اور تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی تھی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے"۔

1291 - اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ قَالَ اَنَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ وَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ."

☆☆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم لوگ مجھ پر درود بھیجو اور دعا مانگتے ہوئے اہتمام کرو اور یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر"۔

53 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: درود شریف کی ایک اور قسم

1292 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ

1290-تقدم في السهو، نوع آخر (الحديث 1289) .

1291-انفرد به النسائي، و اخرجه في عمل اليوم و الليلة، كيف الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 53) مختصرًا . تحفة الاشراف (3746) .

1292-اخرجه البخاري في التفسير، باب (ان الله و ملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليمًا) (الحديث 4798)، و في الدعوات، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 6358) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 903) . تحفة الاشراف (4093) .

عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ ۔"

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ ہمیں پتہ چل گیا ہے' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' اسی طرح جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا تھا اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کی' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی تھی"۔

54 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: درود شریف کی ایک اور قسم

1293 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ وَّالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِیُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّیْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ ۔" فِیْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ "كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ ۔" قَالَا جَمِيْعًا "كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔"

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرَّتَيْنِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ سَقَطَ عَلَيْهِ مِنْهُ سَطْرٌ ۔

☆☆ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ازواج اور ان کی ذریت پر درود نازل کر"۔

حارث نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ازواج اور ان کی ذریت پر برکت نازل کر"۔

اس کے بعد دونوں طرح کے راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

1293-اخرجه البخاری فی الانبياء، باب . 10 . (الحديث 3369)، و فی الدعوات، باب هل يصلی علی غير النبی صلی الله عليه وسلم (الحديث 6360) . واخرجه مسلم فی الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 69) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 979) . واخرجه النسائی فی التفسير: سورة الانعام، بركة الذرية (الحديث 188) و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الصلاة علی النبی صلی الله عليه وسلم (الحديث 905) . تحفة الاشراف (11896) .

"جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے"۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: قتیبہ نامی راوی نے یہ روایت دو مرتبہ ہمارے سامنے بیان کی ہے' ہوسکتا ہے' شاید انہوں نے نقل کرتے ہوئے کوتاہی کر دی ہو۔

55 - باب الْفَضْلِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت

1294 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِيْ ابْنَ الْمُبَارَكِ - قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبِشْرُ يُرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ "اِنَّهٗ جَآئَنِيْ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا"۔

☆☆ عبداللہ بن ابوطلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو آپ کے چہرے سے خوشی کے تاثرات نمایاں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:) اے محمد! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری اُمت کا جو فرد تم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجوں گا اور تمہاری اُمت کا جو شخص تم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا' میں اس پر دس مرتبہ سلام نازل کروں گا۔

1295 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے"۔

1296 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ"۔

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1294-تقدم في السهو فضل التسليم على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1282) ۔

1295-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 70) ۔ واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الاستغفار (الحديث 1530) ۔ واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 485) ۔ تحفة الاشراف (13974) ۔

1296-اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ما يقول اذا انتهى الى قوم فجلس اليهم (الحديث 362 و 363) ۔ تحفة الاشراف (244) ۔

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور اس کے دس گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس درجات کو بلند کرتا ہے''۔

56 - باب تَخْيِيرِ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد دعا میں اختیار ہونا

1297 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدُ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ يَدْعُوْ بِهٖ -"

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز میں جب قعدہ کیا کرتے تھے' تو ہم یہ کہتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' فلاں فلاں پر سلام ہو''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطاء کرنے والا ہے' جب کوئی شخص قعدہ میں بیٹھا کرے تو یہ پڑھا کرے:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ کے تمام بندوں پر بھی سلام ہو''۔

جب تم یہ کہہ دو گے تو زمین اور آسمان میں موجود ہر نیک بندے تک یہ سلام پہنچ جائے گا (پھر تم یہ پڑھو:)

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

(پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اس کے بعد دعا کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے' جو دعا اسے پسند ہو' وہ اسے مانگ

1297-اخرجه البخاري في الاذان، باب ما جا يتخير من الدعاء بعد التشهد (الحديث 835)، و في الاستئذان، باب السلام اسم من اسماء الله تعالى (الحديث 6230) بنحوه . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب التشهد (الحديث 58) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التشهد (الحديث 968) . واخرجه النسائي في السهو، كيف التشهد (1278) مختصرًا . و الحديث عند: البخاري في الاذان، باب التشهد في الآخرة (الحديث 831) . والنسائي في التطبيق، كيف التشهد الاول (الحديث 1169)، و في السهو، باب ايجاب التشهد (الحديث 1276) . و ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في التشهد (الحديث 899) . تحفة الاشراف (9245) .

سکتا ہے۔

57 - باب الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے بعد ذکر کرنا

1298 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ اَخُو سُفْيَانَ بْنِ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَائَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ اَدْعُو بِهِنَّ فِيْ صَلَاتِيْ . قَالَ "سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَّاحْمَدِيهِ عَشْرًا وَّكَبِّرِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ يَقُلْ نَعَمْ نَعَمْ ."

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے کلمات سکھائیں' جن کے ساتھ میں نماز میں دعا مانگا کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس دفعہ سبحان اللہ پڑھا کرو' دس مرتبہ الحمدللہ پڑھا کرو اور دس دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

پھر تم اپنی ضرورت کا سوال کیا کرو' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ٹھیک ہے ٹھیک ہے (یعنی تمہاری وہ ضرورت پوری ہو گی)۔

58 - باب الدُّعَاءِ بَعْدَ الذِّكْرِ

باب: ذکر کے بعد دعا کرنا

1299 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَخِي اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا - يَعْنِي - وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا فَقَالَ فِيْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ "تَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا ." قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ . قَالَ "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى ."

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' جبکہ ایک آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا' جب وہ رکوع میں گیا اور اس نے سجدہ کیا' پھر تشہد پڑھا تو اس نے اپنی دعا میں یہ کہا:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے' تو بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے' تو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے' اے جلال اور اکرام والی ذات! اے

1298-اخرجه الترمذی فی الصلاۃ، باب: ما جاء فی صلاۃ التسبیح (الحدیث 481) . تحفة الاشراف (185) .

1299-انفرد به النسائی . والحدیث عند: ابی داؤد فی الصلاۃ، باب الدعاء (الحدیث 1495) . تحفة الاشراف (551) .

زندہ! اے بذاتِ خود موجود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں"۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اس شخص نے کس چیز کے وسیلے سے دعا مانگی ہے؟ اصحاب نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اس نے اللہ تعالیٰ کے اس عظیم نام کے وسیلے سے دعا مانگی ہے' جب اس اسم کی برکت سے دعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے' تو اللہ تعالیٰ عطاء کرتا ہے۔

شرح

نماز کے آخر میں تشہد اور درود شریف پڑھ لینے کے بعد دعا پڑھنے کے بارے میں احناف کے نزدیک حکم یہ ہے اس موقع پر وہ دعا مانگی جا سکتی ہے' جو قرآن میں مذکور ہے یا وہ دعا مانگی جا سکتی ہے' جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

احناف کے علاوہ دیگر آئمہ اس بات کے قائل ہیں' اس دوران دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا مانگی جا سکتی ہے' تاہم نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول دعا مانگنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور مستحب یہ ہے: دعا میں عمومیت کو اختیار کیا جائے یعنی اپنے ساتھ دیگر مسلمانوں کے لئے بھی دعا کی جائے۔

اس صورت میں یہ دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے مختلف طرح کی دعائیں منقول ہیں' جو آپ ﷺ نماز کے دوران مانگا کرتے تھے جن میں سے چند ایک کا تذکرہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اگلی روایات میں کیا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے ایسی دعا مانگنا جو لوگوں کے کلام کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو جائز نہیں ہے۔ جیسے یہ دعا مانگنا۔

"اے اللہ! مجھے فلاں چیز عطا کر دے۔"

اسی طرح ایسی دعا مانگنا بھی جائز نہیں ہے جس کا حصول لوگوں سے ناممکن نہ ہو جیسے یہ کہنا

"اے اللہ! فلاں عورت سے میری شادی کر دے۔"

احناف کے نزدیک نماز کے دوران اس نوعیت کی دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے۔

احناف کے علاوہ دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں' انسان اس دوران جو چاہے وہ دعا مانگ سکتا ہے۔

•••———•••———•••

1300 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ اَبُوْ بُرَيْدٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْاَدْرَعِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ اِذَا رَجُلٌ قَدْ قَضٰى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ

1300- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول بعد التشهد (الحديث 985) . تحفة الاشراف (11218) .

بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ غُفِرَ لَهٗ ." ثَلَاثًا .

☆☆ محجن بن ادرع بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں ایک شخص اپنی نماز مکمل کر رہا تھا اور وہ تشہد پڑھ رہا تھا' اس نے دعا مانگی:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اس وجہ سے کہ تو ایک ہے' یکتا ہے' بے نیاز ہے' جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا اور اس کا کوئی بھی ہم سر نہیں ہے (میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں) تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' بے شک تو بڑا مغفرت کرنے والا ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اس کی مغفرت ہو گئی ہے۔

59 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1301 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ . قَالَ "قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں نماز میں مانگا کروں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ مانگا کرو:

''اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے' تو اپنی بارگاہ سے مجھے مغفرت عطاء کر دے' مجھ پر رحم کر' بے شک تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

60 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1302 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَيْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

1301-اخرجه البخاری فی الاذان، باب الدعاء قبل السلام (الحديث 834)، و فی الدعوات، باب الدعاء فی الصلاة (الحديث 6326) . واخرجه مسلم فی الذكر و الدعاء و التوبة والاستغفار، باب استحباب خفض الصوت بالذكر (الحديث 48) . واخرجه الترمذی فی الدعوات، باب 97 . (الحديث 3531) . تحفة الاشراف (6606) .

1302-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی الاستغفار (الحديث 1522) . تحفة الاشراف (11333) .

مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِیَدِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ ." فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِیْ كُلِّ صَلَاةٍ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ."

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ چھوڑنا:

''اے میرے پروردگار! تو اپنے ذکر کے لیے' اپنے شکر کے لیے اور اچھی طرح سے اپنی عبادت کرنے کے لیے میری مدد فرما''۔

61 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1303 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ صَلَاتِهٖ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ ."

☆☆ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے معاملات میں ثابت قدمی اور ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں' میں تیری نعمت پر شکر کرنے اور اچھے طریقے سے تیری عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں' میں تجھ سے صحیح دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں' میں تجھ سے ہر اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں' جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں اس چیز سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے''۔

62 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور قسم کی دعا

1304 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ اَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ . فَقَالَ اَمَّا عَلٰی ذٰلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ

1303-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4829) .

1304-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10349) .

هُوَ اَبِیْ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنٰى عَنْ نَّفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ "اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّی اللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِی الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِیْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ."

☆☆ عطاء بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور بہت مختصر نماز پڑھائی' بعض لوگوں نے کہا: آپ نے تو بڑی مختصر نماز پڑھائی ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے باوجود میں نے اس میں کئی دعائیں پڑھ لی ہیں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اُٹھ کر چلے گئے' ان میں سے ایک صاحب بھی ان کے پیچھے گئے۔

(راوی کہتے ہیں:) جانے والے وہ فرد میرے والد تھے' لیکن انہوں نے اپنی ذات کا تذکرہ اشارے کے طور پر کیا' انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس دعا کے بارے میں دریافت کیا' پھر وہ آئے اور انہوں نے حاضرین کو بھی اس دعا کے بارے میں بتایا (دعا کے الفاظ یہ ہیں:)

''اے اللہ! میں غیب کے بارے میں تیرے علم اور مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک کے بارے میں تو یہ جانتا ہو کہ زندگی میرے لیے بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت دے دینا' جب تو یہ علم رکھتا ہو کہ موت میرے لیے بہتر ہے' اے اللہ! میں تجھ سے غیب اور شہادت میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں' میں رضامندی اور ناراضگی کے عالم میں حق بات کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' میں خوشحالی یا غربت میں میانہ روی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' میں تجھ سے ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہوں اور میں تجھ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں' جو ٹھنڈک منقطع نہ ہو' میں تیرا فیصلہ جاننے کے بعد اس پر راضی رہنے کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' میں تیرے دیدار کی لذت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' جس میں نقصان پہنچانے والا کوئی ضرر نہ ہو اور گمراہ کرنے والا کوئی فتنہ نہ ہو' اے اللہ! تو ہمیں ایمان کی آرائش سے آراستہ کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنمائی کرنے والا بنا دے''۔

1305 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّی قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِی

1305-انفرد به النسائي - تحفة الاشراف (10366) -

هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلَّى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلَاةً أَخَفَّهَا فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهَا فَقَالَ أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالُوا بَلَى. قَالَ أَمَا إِنِّي دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ "اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ."

☆☆ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حاضرین کو نماز پڑھائی' انہوں نے مختصر نماز ادا کی' لوگوں نے اس حوالے سے اعتراض کیا' تو انہوں نے فرمایا: کیا میں نے رکوع و سجود مکمل نہیں کیے' لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو اس میں وہ دعا بھی مانگی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''اے اللہ! غیب سے متعلق تیرے علم اور مخلوق پر تیری قدرت کے حوالے سے میں یہ دعا مانگتا ہوں کہ جب تک تو یہ سمجھے کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے' تو' تو مجھے زندہ رکھ اور جب تو یہ سمجھے کہ اب موت میرے لیے بہتر ہے' تو مجھے موت دے دینا' میں غیب اور شہادت ہر حالت میں تیری خشیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' رضامندی اور ناراضگی کے عالم میں اخلاص کی بات کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو منقطع نہ ہو اور تیرا فیصلہ جاننے کے بعد تجھ سے راضی رہنے کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک کا اور تیری ذات کے دیدار کی لذت کا اور تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں ہر نقصان پہنچانے والی تکلیف سے گمراہ کرنے والی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اے اللہ! ہمیں ایمان کی آرائش سے آراستہ کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنا دے''۔

63 - باب التَّعَوُّذِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران پناہ مانگنا

1306 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ حَدِّثِينِي بِشَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِهِ. فَقَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ."

1306-انفرد به النسائي. والحديث عند: مسلم في الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار (الحديث 65 و 66). وابي داؤد في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1550). والنسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من شر ما عمل و ذكر الاختلاف على هلال (الحديث 5540 و 5541) والاستعاذة من شر ما لم يعمل (الحديث 5542 و 5543). وابن ماجه في الدعاء، باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3839). تحفة الاشراف (17430).

☆☆ فروہ بن نوفل بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے گزارش کی کہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے طور پر نماز میں مانگتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے اس کے شر سے اور جو نہیں کیا اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

64 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1307 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ "نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ ." قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاةً بَعْدُ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جی ہاں! قبر کا عذاب حق ہے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اس کے بعد میں نے ہمیشہ دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

1308 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ." فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ "اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ."

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ قرض سے بہت زیادہ پناہ مانگتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب قرض لیتا ہے' تو بولتے ہوئے جھوٹ بول دیتا ہے' جب وعدہ کرتا ہے' تو اس کی خلاف ورزی کر لیتا ہے۔

1307-اخرجه البخاري في الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر (الحديث 1372) مطولاً . واخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر، (الحديث 126) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (17660) .

1308-اخرجه البخاري في الاذان، باب الدعاء قبل السلام (الحديث 832)، و في الاستقراض ، باب من استعاذ من الدين (الحديث 2397) مختصراً . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة (الحديث 129) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الدعاء في الصلاة (الحديث 880) . تحفة الاشراف (16463) .

1309 - اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِیُّ عَنِ الْمُعَافٰی عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ ح وَاَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ عَنْ عِیْسٰی بْنِ یُوْنُسَ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ یَدْعُو لِنَفْسِهٖ بِمَا بَدَا لَهٗ "۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص تشہد پڑھ رہا ہو' تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے' جہنم کے عذاب سے قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کے شر سے' اس کے بعد جو اپنے لیے مناسب سمجھے' وہ دعا کرے''۔

65 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

1310 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ صَلَاتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

"اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "۔

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے:

''سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے''۔

66 - باب تَطْفِیفِ الصَّلَاةِ

باب: نماز میں (رکوع وسجود کرتے ہوئے) کمی کرنا

1311 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ - وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ - عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا یُّصَلِّیْ فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّیْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ اَرْبَعِیْنَ عَامًا ۔ قَالَ مَا صَلَّیْتَ مُنْذُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَّلَوْ مِتَّ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَمِتَّ عَلٰی غَیْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیُخَفِّفُ وَیُتِمُّ وَیُحْسِنُ ۔

☆☆ زید بن وہب' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو

1309-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة (الحديث 128 و 130) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول بعد التشهد (الحديث 983) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقال في التشهد و الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 909) . تحفة الاشراف (14587) .

1310-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2618) .

1311- اخرجه البخاري في الاذان، باب اذا لم يتم الركوع (الحديث 791) بمعناه مختصرًا . تحفة الاشراف (3329) .

نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا وہ (رکوع وسجود) میں کمی کر رہا تھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا' کہ تم کتنے عرصے سے اس طرح نماز ادا کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: چالیس سال سے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان چالیس سالوں میں کبھی بھی (صحیح طرح) نماز ادا نہیں کی' اگر تم اسی طریقے سے نماز ادا کرتے ہوئے فوت ہو گئے' تو تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف عمل کرتے ہوئے فوت ہو گے۔

پھر انہوں نے فرمایا: آدمی نماز میں قرأت مختصر کر لے' لیکن اسے مکمل ادا کرے اور اچھی طرح سے ادا کرے (یہ نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ ہے)۔

67 - باب اَقَلِّ مَا يُجْزِءُ مِنْ عَمَلِ الصَّلَاةِ

باب: کم از کم کتنے عمل کے ذریعے نماز ادا ہو جاتی ہے؟

1312 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيٍّ - وَهُوَ ابْنُ يَحْيٰى - عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ." فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ." مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا . فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِىْ اَكْرَمَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِّمْنِىْ فَقَالَ "اِذَا قُمْتَ تُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ ."

★★ علی بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے' ان کے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو بدری صحابی ہیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' ایک شخص مسجد میں آیا' اس نے نماز ادا کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز کا جائزہ لیتے رہے' ہمیں اس بات کا احساس نہیں ہو سکا' جب وہ شخص نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور دوبارہ نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی' وہ شخص واپس گیا' اس نے نماز ادا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور (دوبارہ) نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی۔

1312- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 857 و 858 و 859 و 860 و 861) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة (الحديث 302) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع (الحديث 1052)، وباب الرخصة في ترك الذكر في السجود (الحديث 1135)، و في السهو، باب اقل ما يجزيء من عمل الصلاة (الحديث 1313) . والحديث عند: النسائي في الاذان، الاقامة لمن يصلي وحده (الحديث 666) و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في الوضوء على ما امر الله تعالى (الحديث 460) . تحفة الاشراف (3604) .

(راوی کہتے ہیں:) ایسا دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ہوا تو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت عطاء کی ہے' یارسول اللہ! میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے' تو آپ مجھے سکھائیں (کہ میں کس طرح نماز ادا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے ارادے سے اُٹھنے لگو تو پہلے وضو کرو اور اچھی طرح سے وضو کرو' پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے تکبیر کہو' قرأت کرو' پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر سر کو اُٹھاؤ اور بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدہ میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو اور پھر اُٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر سجدہ میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر اُٹھو اور پھر اسی طرح کرتے رہو' یہاں تک کہ اپنی نماز مکمل کرلو۔

1313 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ." فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ." حَتّٰى كَانَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ وَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ وَحَرَصْتُ فَاَرِنِيْ وَعَلِّمْنِيْ. قَالَ "اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْئَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَاِذَا اَتْمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا فَاِنَّمَا تَنْتَقِصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ."

☆☆ علی بن یحیٰی اپنے والد کے حوالے سے ان کے چچا کا' جو ایک بدری صحابی ہیں' یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص اندر آیا' اس نے دو رکعات نماز ادا کی' پھر وہ آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ اس کی نماز کا جائزہ لے رہے تھے' آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اور پھر ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی ہے' وہ شخص واپس گیا' اس نے نماز ادا کی' پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور دوبارہ نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہاں تک کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے' میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے اور میری یہ خواہش بھی تھی (کہ میں صحیح نماز ادا کرلوں) اب آپ مجھے دکھائیں اور آپ مجھے سکھائیں کہ (مجھے کس طرح نماز ادا کرنی چاہیے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو وضو کرو اور اچھی طرح وضو کرو' پھر قبلہ کی طرف رخ کرو اور پھر تکبیر کہتے ہوئے قرأت کرو' پھر

1313-تقدم في السهو، باب اقل يجزیء من عمل الصلاة (الحديث 1312) .

رکوع میں چلے جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو اور پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو اور پھر اُٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ اور پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو، پھر اُٹھو جب تم اس طریقے سے اپنی نماز کو مکمل کرو گے تو نماز مکمل ہو جائے گی، اگر کوئی کمی کرو گے تو اس حساب سے تمہاری نماز میں کمی ہو جائے گی۔

1314 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطُهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ لَّا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ اِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا .

☆☆ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں بتایئے! تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہم نبی اکرم ﷺ کے لیے مسواک اور (وضو کا پانی) تیار کر کے رکھتے تھے رات کے وقت جس وقت بھی اللہ تعالیٰ آپ کو بیدار کرتا' آپ بیدار ہو جاتے' پھر مسواک کرتے' وضو کرتے اور آٹھ رکعات ادا کیا کرتے تھے' آپ ﷺ ان کے درمیان قعدہ نہیں کرتے تھے' صرف آٹھویں رکعت کے بعد قعدہ میں بیٹھتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے' پھر دعا کرتے تھے' پھر بلند آواز میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

68 - باب السَّلَامِ

باب: سلام پھیرنا

1315 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ - يَعْنِيْ ابْنَ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيَّ - قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ - وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ - قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمِسْوَرِ الْمَخْرَمِيُّ - عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ .

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

شرح

آخری قعدے میں تشہد درود شریف اور دعا پڑھ لینے کے بعد نماز سے باہر آنے کے لئے پہلا سلام پھیرنا مالکیوں کے

1314-اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، كيف الوتر بتسع (الحديث 1719) . (الحديث 1720) مطولًا . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الوتر بثلاث و خمس و سبع و تسع (الحديث 1191) بنحوه مطولًا . تحفة الاشراف (16107) .

1315-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب السلام للتحليل من الصلاة عند فراغها و كيفيته (الحديث 119) بنحوه . واخرجه النسائي في السهو، باب السلام (الحديث 1316) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب التسليم (الحديث 915) . تحفة الاشراف (3866) .

نزدیک اور شوافع کے نزدیک فرض ہے۔

جبکہ حنابلہ کے نزدیک دونوں سلام پھیرنا فرض ہے۔

البتہ نماز جنازہ، نفل نماز، سجدۂ تلاوت اور سجدہ شکر کا حکم مختلف ہے' کیونکہ ان میں ایک سلام پھیر کر بھی نماز کو ختم کیا جا سکتا ہے۔تاہم مالکیوں اور شوافع کے نزدیک پہلے سلام کے ذریعے نماز ختم ہو جاتی ہے۔

جبکہ حنابلہ کے نزدیک دوسرے سلام کے ذریعے نماز ختم ہوتی ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آخر میں سلام پھیرنا فرض نہیں ہے بلکہ یہ واجب ہے اور دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے۔

تمام فقہاء کے نزدیک سنت یہ ہے: دائیں طرف اور بائیں طرف دونوں طرف منہ موڑ کر اس طرح سلام کیا جائے یہاں تک کہ پیچھے بیٹھے ہوئے شخص کو آدمی کے رُخسار کی سفیدی نظر آ جائے۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں سلام پھیرتے وقت ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہا جائے گا۔

مالکیوں کے نزدیک لفظ ''وبرکاتہ'' کا بھی اضافہ کیا جائے گا۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں' لفظ ''السلام علیکم'' قبلہ کی طرف رُخ کرتے ہوئے شروع کیا جائے اور پھر دائیں طرف منہ موڑتے ہوئے ''ورحمۃ اللہ'' کہتے ہوئے سلام کو مکمل کیا جائے گا۔

احناف اور حنابلہ کے نزدیک سنت یہ ہے: پہلا سلام بلند آواز میں پھیرا جائے گا اور دوسرا سلام پھیرتے وقت آواز نسبتاً پست رکھی جائے گی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت یہ ہے: مقتدی امام کی موافقت کرتے ہوئے سلام پھیر دے گا' جس طرح سلام پھیرنے کے علاوہ نماز کے دیگر ارکان وانتقالات میں امام کی موافقت کرتا ہے۔

جبکہ امام ابویوسف' امام محمد اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک حکم یہ ہے: امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی سلام پھیرے گا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے آگے آنے والے ابواب میں جو روایات نقل کی ہیں وہ سلام پھیرنے کے موضوع سے متعلق ہیں۔اس بارے میں فقہاء کی آراء اور ان کے اختلاف کا اجمالی تذکرہ ہم نے یہاں کر دیا ہے۔

•••———•••———•••

1316 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ ۔

1316-تقدم في السهو، باب السلام (الحديث 1315) .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هٰذَا لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيْحٍ وَّالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .

★★ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا' یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آجایا کرتی تھی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا راوی عبداللہ بن جعفر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ علی بن مدینی کے والد عبداللہ بن جعفر (نامی راوی) متروک الحدیث ہیں۔

69 - باب مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ

باب: سلام پھیرنے کے وقت ہاتھ رکھنے کی جگہ

1317 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ . وَاَشَارَ مِسْعَرٌ بِيَدِهٖ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ "مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اَمَا يَكْفِيْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ."

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے' تو ہم السلام علیکم' السلام علیکم کہا کرتے تھے۔

مسعر نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے دائیں طرف اور بائیں طرف اشارہ کرکے دکھایا (کہ اس طرح سلام کیا کرتے تھے)۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے' جو اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس طرح اشارہ کرتے ہیں' جیسے یہ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دم ہیں' کیا اتنا کافی نہیں ہے' وہ شخص اپنا ہاتھ اپنے زانو پر رہنے دے اور پھر دائیں طرف موجود اور بائیں طرف موجود اپنے بھائی کو سلام کرے۔

70 - باب كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الْيَمِيْنِ

باب: دائیں طرف سلام کس طرح پھیرا جائے؟

1318 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ

1317-تقدم في السهو، باب السلام بالايدي في الصلاة (الحديث 1184) .

1318-اخرجه النسائي في التطبيق، باب التكبير عند الرفع من السجود (الحديث 1141) بنحوه . و الحديث عند: الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التكبير عند الركوع و السجود (الحديث 253) . والنسائي في التطبيق، باب تكبير للسجود (الحديث 1082)، باب التكبير للسجود (1148) . تحفة الاشراف (9174) .

الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّيُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ." حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے' اوپر اُٹھتے ہوئے' قیام کی حالت میں' قعدہ میں جاتے ہوئے' تکبیر کہتے ہوئے دیکھا ہے' آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے' اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آجایا کرتی تھی۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1319 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ . اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُوْلُ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَّسَارِهٖ ."

☆☆ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ نیچے جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے تھے' اور اُٹھتے ہوئے بھی اللہ اکبر کہتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے آخر میں) دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف سلام (سلام پھیرتے ہوئے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے۔

71 - باب كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الشِّمَالِ

باب: بائیں طرف سلام کس طرح پھیرا جائے؟

1320 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ قَالَ فَذَكَرَ التَّكْبِيْرَ قَالَ يَعْنِيْ وَذَكَرَ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَّسَارِهٖ ."

☆☆ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

1319-انفرد به النسائي، و سياتي في السهو، كيف الاسلام على الشمال (الحديث 1320) . تحفة الاشراف (8553) .

1320-تقدم في السهو، كيف السلام على اليمين (الحديث 1319) .

کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیسی تھی؟

راوی بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تکبیر کا تذکرہ کیا اور سلام پھیرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے' اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم کہتے تھے۔

1321 - اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ عَنِ ابْنِ دَاوُدَ - يَعْنِىْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دَاوُدَ الْخُرَيْبِىَّ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَدِّهٖ عَنْ يَّمِيْنِهٖ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ." وَعَنْ يَّسَارِهٖ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' آپ اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے' اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے۔

1322 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سلام پھیرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی (یعنی نظر آ جاتی تھی)۔

1323 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ." حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ مِنْ هَا هُنَا وَبَيَاضُ خَدِّهٖ مِنْ هَا هُنَا .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی اس طرف بھی اور اس طرف بھی نظر آتی تھی۔

1324 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ

1321-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في السلام (الحديث 996) بنحوه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التسليم في الصلاة (الحديث 295) . واخرجه النسائي في السهو، كيف السلام على الشمال (1322) مختصراً، و (1323 و 1324) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب التسليم (الحديث 914) بنحوه . تحفة الاشراف (9504) .

1322-تقدم في السهو، كيف السلام على الشمال (الحديث 1321) .

1323-تقدم في السهو، كيف السلام على الشمال (الحديث 1321) .

1324-تقدم في السهو، كيف السلام على الشمال (الحديث 1321) .

قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَاَبِي الْاَحْوَصِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ." حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَّسَارِهٖ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ." حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور جب بائیں طرف سلام پھیرتے تھے' تو بھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی بھی دکھائی دیتی تھی۔

72 - باب السَّلَامِ بِالْيَدَيْنِ

باب: ہاتھوں کے ذریعے سلام کرنا

1325 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ الْقِبْطِيَّةِ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ - قَالَ - فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "مَا شَاْنُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يُوْمِءْ بِيَدِهٖ ."

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب ہم نے سلام پھیرا تو ہم نے ہاتھوں کے ذریعے (اشارہ کرتے ہوئے) السلام علیکم' السلام علیکم کہا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا معاملہ ہے' تم ہاتھوں کے ذریعے اشارہ کر رہے ہو' یوں جیسے یہ سرکش گھوڑوں کی دُم ہوتے ہیں' جب کسی شخص نے سلام پھیرنا ہو' تو وہ اپنے ساتھی کی طرف منہ کرے اور ہاتھ کے ذریعے اشارہ نہ کرے۔

73 - باب تَسْلِيْمِ الْمَاْمُوْمِ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ

باب: مقتدی اسی وقت سلام پھیرے گا' جس وقت امام سلام پھیرے گا

1326 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

1325-تقدم في السهو ، باب السلام بالايدى في الصلاة (الحديث 1184) .

1326-اخرجه البخارى في الاذان، باب اذا زار الامام قومًا فامهم (الحديث 686) مختصرًا، و باب يسلم حين يسلم الامام (الحديث 838) مختصرًا، وباب من لم يرد السلام على الامام و اكتفى بتسليم الصلاة (الحديث 839 و 840)، و في التهجد، باب صلاة النوافل جماعة (الحديث 1185 و 1186) مطولًا . و الحديث عند: البخارى في الصلاة، باب اذا دخل، بيتًا يصلى حيث شاء او حيث امر و لا يتجس (الحديث 424)، و باب المساجد في البيوت (الحديث 425)، و في الاذان، باب الرخصة في المطر و العلة ان يصلى في رحله (الحديث 667)، و في المغازي، باب . 12 . (الحديث 4009 و 4010)، و في الا طعمة، باب الخزيرة (الحديث 5401)، و في الرقاق، باب العمل الذى يبتغى به وجه الله (الحديث 6423)، و في استتابة المرتدين و المعاندين و قتالهم، باب ما جاء في المتاولين (الحديث 6938) . ومسلم في الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا (الحديث 54 و 55)، و في المساجد ومواضع الصلاة، باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر (الحديث 263 و 264 و 265) . و النسائى في الامامة، امامة الاعمى (الحديث 787)، و الجماعة لنافلة (الحديث 843) . وابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب المساجد في الدور (الحديث 754) . تحفة الاشراف (9450) .

مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي بِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سَأَفْعَلُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔" فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ "أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ ۔" فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ ۔

☆☆ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اپنے قبیلے بنو سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میری نظر کمزور ہو گئی ہے' میرے (گھر) اور میرے محلے کی مسجد کے درمیان نالے بہتے ہیں' تو میری یہ خواہش ہے' آپ میرے گھر میں تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں' تا کہ میں جگہ کو ابھی نماز ادا کرنے کے لیے مخصوص کر لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسا کر لوں گا' اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے' اس وقت دن چڑھ چکا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی' میں نے آپ کو اجازت پیش کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے اور فرمایا' کہ تم کہاں یہ پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں اس جگہ نماز ادا کروں؟' میں نے اس حصے کی طرف اشارہ کیا جہاں میری یہ خواہش تھی کہ آپ وہاں نماز ادا کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی' پھر آپ نے سلام پھیرا' جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

74 - باب السُّجُودِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرنا

1327 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ ۔ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ ۔ مُخْتَصَرٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد سے فجر کی نماز تک کے درمیانی عرصے میں گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے' آپ ایک رکعت کے ذریعے انہیں وتر بنا لیا کرتے تھے' آپ بعض اوقات اتنا طویل

1327-تقدم في الاذان، ايذان المؤذنين الائمة بالصلاة (الحديث 684) .

سجدہ کیا کرتے تھے' جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیتوں کی تلاوت کرتا ہے۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) بعض راویوں نے اس کے الفاظ میں کمی بیشی کی ہے۔ یہ روایت مختصر ہے۔

75 - باب سَجْدَتَیِ السَّھْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

باب: سلام پھیر لینے کے بعد اور کلام کرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرنا

1328 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ ثُمَّ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا' پھر گفتگو کی' پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

76 - باب السَّلَامِ بَعْدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرنا

1329 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ ۔ قَالَ ذَكَرَهُ فِیْ حَدِيْثِ ذِی الْيَدَيْنِ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' پھر آپ نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے' پھر آپ نے سلام پھیرا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس کا تذکرہ انہوں نے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کیا ہے۔

شرح

فقہاء کے مابین اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جاتا ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کیا جاتا ہے؟

اس ترجمۃ الباب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سجدہ سہو کر لینے کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا یعنی سجدہ سہو کرنے سے پہلے ایک طرف سلام پھیر دیا جائے گا۔

جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا' اس کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔

اس بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے: اگر نماز میں کسی کمی کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہوا تھا تو سلام پھیرنے سے

1328-اخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ، باب السهو فی الصلاۃ و السجود له (الحديث 96) بمعناه مطولاً . و اخرجه الترمذی فی الصلاۃ، باب ما جاء فی سجدتی السهو بعد السلام و الكلام (الحديث 353) بنحوه . تحفة الاشراف (9426) .

1329-انفرد به النسائی . والحديث عند: ابی داؤد فی الصلاۃ، باب السهو فی السجدتين (الحديث 1016) تحفة الاشراف (13514) .

پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا' اگر نماز میں کسی اضافے کی وجہ سے سجدہ سہو ہوا تھا تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا۔

امام احمد بن حنبل ﷫ کا اس بارے میں موقف یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے جن صورتوں میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا تھا ان صورتوں میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا اور جن صورتوں میں نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا تھا ان صورتوں میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا۔

یہ بات مستحب ہے کہ نماز پڑھ لینے کے بعد امام اور مقتدی کچھ دیر بیٹھے رہیں۔ امام بخاری ﷫ نے اس حوالے سے ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے جس کا عنوان انہوں نے یہ تجویز کیا ہے "سلام پھیرنے کے بعد امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا"

اس ترجمۃ الباب کے تحت انہوں نے سب سے پہلے حضرت سمرہ بن جندب ﷜ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

"نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا کر لیتے تھے' تو آپ ﷺ ہماری طرف رُخ مبارک کر لیتے تھے"۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن بطال ﷫ نے یہ بات تحریر کی ہے: حضرت علی ﷜ اور ابراہیم نخعی ﷫ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ لوگوں کی طرف اس لئے رُخ کر لیا کرتے تھے تا کہ لوگ اس دوران آپ ﷺ سے مسائل وغیرہ دریافت کر لیں اس کی ایک حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ قبلہ کی طرف پیٹھ کر لیتے تھے تا کہ مسجد میں داخل ہونے والا شخص یہ بات جان لے کہ اب آپ ﷺ نماز ادا نہیں کر رہے ہیں۔

اگر آپ ﷺ قبلہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھے رہتے تو یہ احتمال موجود تھا کہ کوئی دیکھنے والا گمان کرتا کہ شاید آپ نماز ادا کر رہے ہیں۔

نماز ادا کر لینے کے بعد اپنی جگہ پر امام کے بیٹھے رہنے کے بارے میں فقہاء کے مابین ذیلی اختلافات پائے جاتے ہیں۔

امام بخاری ﷫ نے اس حوالے سے بھی ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے جس کا عنوان یہ ہے۔

"سلام پھیرنے کے بعد امام کا اپنی جائے نماز پر ٹھہرے رہنا۔"

اس ترجمۃ الباب کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

اس کا مطلب یہ ہے: یہ باب اس بیان میں ہے کہ آیا امام اپنی نماز کی جگہ پر نماز ادا کر لینے کے بعد ٹھہرا رہ سکتا ہے؟ یعنی وہ جگہ جہاں اس نے فرض نماز ادا کی تھی' تو سلام پھیرنے کے بعد وہاں ٹھہرا رہ سکتا ہے۔

اس سے مراد یہی ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کیا وہ وہاں ٹھہر سکتا ہے؟ اس کے وہاں ٹھہرنے کا حکم عام ہے۔ خواہ وہ کسی ذکر کرنے کے لئے ہو یا دعا کے لئے ہو یا کسی چیز کی تعلیم دینے کے لئے ہو یا نفل ادا کرنے کے لئے ہو۔

امام بخاری ﷫ نے ترجمۃ الباب میں اس بات کی وضاحت نہیں کی ہے کہ یہ ٹھہرنا ان کے نزدیک مستحب ہے یا مکروہ ہے؟

تاہم اس بارے میں اسلاف کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جس کا تذکرہ ہم آگے چل کر کریں گے۔

آگے چل کر اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے حافظ عینی تحریر کرتے ہیں: علماء نے اس مسئلے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

اکثر علماء جیسے کہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے ان علماء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔ انہوں نے امام کے لئے اس طرح سے ٹھہرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

اس وقت وہ امام مقرر شدہ ہو البتہ اگر کسی علت کی وجہ سے وہ کچھ دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے' تو اس کا حکم مختلف ہوگا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا ہے۔

ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں ہر وہ نماز جس کے بعد نفل ادا کئے جاتے ہیں ان میں امام کھڑا ہو جائے گا اور جن نمازوں کے بعد نوافل ادا نہیں کیے جاتے ہیں جیسے عصر کی نماز یا صبح کی نماز ہے' تو اس نماز میں امام کو اختیار ہے (یعنی اگر چاہے' تو بیٹھا رہے اگر چاہے' تو کھڑا ہو جائے)

پھر علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابن شیبہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد اپنی جگہ پر اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ سلامتی تجھ سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اے جلال اور اکرام والی ذات! تو برکت والا ہے۔''

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی نقل کی ہے۔

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر لیتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے منتقل ہوتے تھے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگتے تھے یا (وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے تھے)''

(سعید بن جبیر کہتے ہیں) نماز مکمل کر لینے کے بعد امام (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی رخ کرلے وہ قبلہ کی طرف رُخ نہ کرے۔

اس کے علاوہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اور کچھ آثار بھی نقل کیے ہیں' جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی شامل ہے۔

''سلام پھیرنے کے بعد امام کا اس جگہ بیٹھے رہنا بدعت ہے۔''

(عینی مزید تحریر کرتے ہیں) فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ جب امام سلام پھیر دے تو کھڑا ہو جائے اور امام کی اقتدا میں جن لوگوں نے نماز ادا کی ان کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ امام کے کھڑے ہونے سے پہلے ہی کھڑے ہو جائیں۔

•••——•••——•••

1330 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ

الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ الْخِرْبَاقُ اِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلَاثًا . فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات ادا کی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ جانے والی ایک رکعت ان لوگوں کو پڑھائی' پھر آپ نے سلام پھیرا' پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

77 - باب جَلْسَةِ الْاِمَامِ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْاِنْصِرَافِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد اور اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے کچھ دیر بیٹھے رہنا

1331 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَكْعَتَهُ وَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا غور سے جائزہ لیتا رہا تو مجھے پتہ چلا کہ آپ کا قیام' آپ کا رکوع کرنا' آپ کا کھڑے ہونا' آپ کا سجدہ کرنا' دو سجدوں کے درمیان آپ کا بیٹھنا اور آپ کا پھر سجدہ کرنا اور سلام پھیرنے کے بعد اور اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے بیٹھنا' یہ سب تقریباً ایک جتنے تھے۔

1332 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَآءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلَاةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ .

1330-تقدم في السهو، ذكر الاختلاف على ابى هريرة في السجدتين (الحديث 1236) .

1331-اخرجه مسلم في الصلاة، باب اعتدال اركان الصلاة و تخفيفها في تمام (الحديث 193) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب طول القيام من الركوع و بين السجدتين (الحديث 854) . والحديث عند: البخاري في الاذان، باب حد اتمام الركوع و الاعتدال فيه والا طمانينة (الحديث 792)، وباب الاطمانينة حين يرفع راسه من الركوع (الحديث 801) وباب المكث بين السجدتين (الحديث 820) . ومسلم في الصلاة، باب اعتدال اركان الصلاة و تخفيفها في تمام (الحديث 194) . وابي داؤد في الصلاة، باب طول القيام من الركوع و بين السجدتين (الحديث 852) . والترمذي في الصلاة، باب ما جاء في اقامة الصلب اذا رفع راسه من الركوع و السجود (الحديث 279 و 280) . والنسائي في التطبيق، قدر القيام بين الرفع من الركوع و السجود (الحديث 1064)، و قدر الجلوس بين السجدتين (الحديث 1147) . تحفة الاشراف (1781) .

1332-اخرجه البخاري في الاذان، باب التسليم (الحديث 837) مختصرًا . و باب مكث الامام في مصلاه بعد السلام (الحديث 849) مختصرًا . باب انتظار الناس قيام الامام العالم (الحديث 866)، و باب صلاة النساء خلف الرجال (الحديث 870) مختصرًا . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب انصراف النساء قبل الرجل من الصلاة (الحديث 1040) بنحوه مختصرًا . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الانصراف من الصلاة (الحديث 932) بنحوه مختصرًا . تحفة الاشراف (18289) .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں خواتین (باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد) سلام پھیرنے کے فوراً بعد اُٹھ جایا کرتی تھیں' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مرد حضرات کچھ دیر بیٹھے رہتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے اُٹھتے تھے' تو مرد حضرات بھی اُٹھ جایا کرتے تھے۔

78 - باب الْاِنْحِرَافِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد منہ پھیر کر بیٹھنا

1333 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰى انْحَرَفَ .

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف رخ کر کے تشریف فرما ہوئے۔

شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''انحراف'' سے مراد یہ ہے: قبلہ کی جہت سے اپنا رُخ موڑ لینا اور لوگوں کی طرف منہ کر لینا یا کسی دوسری طرف رُخ کر لینا اس کے حکم کی وضاحت ہم سابقہ حدیث کی شرح میں کر چکے ہیں۔

...—...—...

79 - باب التَّكْبِيْرِ بَعْدَ تَسْلِيْمِ الْاِمَامِ

باب: امام کا سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا

1334 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كُنْتُ اَعْلَمُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز مکمل ہونے کا علم تکبیر (کی آواز سن کر) ہوتا تھا۔

شرح

اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہا کرتے تھے۔ اس حدیث کی شرح کرتے

1333-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب الامام ینحرف بعد التسلیم (الحدیث 614) بنحوه . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الرجل یصلی وحده ثم یدرك الجماعة (الحدیث 219) مطولاً . تحفة الاشراف (11823) .

1334-اخرجه البخاری فی الاذان، باب الذکر بعد الصلاة (الحدیث 842) . واخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب الذکر بعد الصلاة (الحدیث 120 و 121) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب التکبیر بعد الصلاة (الحدیث 1002) . تحفة الاشراف (6512) .

ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے جیسا کہ بعض اسلاف نے یہ بات بیان کی ہے: فرض نماز ادا کر لینے کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا اور ذکر کرنا مستحب ہے۔

متاخرین میں سے جن حضرات نے اسے مستحب قرار دیا ہے ان میں ابن حزم ظاہری بھی شامل ہیں۔

ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے مذاہب متبوعہ کے اصحاب اور ان کے علاوہ دیگر فقہاء اس بات پر متفق ہیں: تکبیر کہتے ہوئے اور ذکر کرتے ہوئے بلند آواز کرنا مستحب نہیں ہے۔ امام شافعی نے اس روایت کو اس صورتحال پر محمول کیا ہے کہ صرف کچھ عرصے کے لئے بلند آواز میں ذکر کیا جاتا تھا تاکہ لوگوں کو ذکر کرنے کا طریقہ پتہ چل جائے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ بلند آواز میں ہی ذکر کرتے رہیں۔

وہ فرماتے ہیں: امام اور مقتدی کو اس بارے میں اختیار ہے اگر چاہے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلے لیکن وہ پست آواز میں ایسا کرے گا لیکن اگر امام کوئی ایسا ہو کہ جس کے بارے میں اس بات کا احتمال ہو کہ اس سے علم حاصل کرنا چاہئے تو پھر وہ بلند آواز میں ذکر کرے گا یہاں تک کہ اسے پتہ چل جائے کہ لوگوں نے اس سے اس چیز کا علم حاصل کرلیا ہے پھر وہ پست آواز میں ذکر کرنا شروع کردے گا۔

امام شافعی نے اس روایت کو اس صورت پر محمول کیا ہے۔*

حنبلی فقیہ امام موفق الدین ابن قدامہ نے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور دعا کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

ہمارے زمانے میں نماز کے بعد بلند آواز میں ذکر کرنا اہل سنت کا علامتی شعار ہے اور اس شعار پر اہل سنت کے مخالفین کی طرف سے کچھ لے دے ہوتی ہے تاہم علمائے اہل سنت نے اس موضوع پر تفصیل سے اپنی تحقیقات پیش کی ہیں جنہیں یہاں نقل کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔

مختصر یہ کہا جا سکتا ہے کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور اس کی ممانعت کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ اس لئے اسے معمول کے طور پر اختیار کرنے پر طعن نہیں کیا جا سکتا۔

•••———•••———•••

80 - باب الْاَمْرِ بِقِرَاْءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: نماز پڑھنے کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم

1335 - اَخْبَـرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ حُنَيْنِ بْنِ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ عُلَيِّ بْنِ

---

* حاشیہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بر روایت مذکورہ

1335-اخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب الستغفار (الحديث 1523) . واخرجه الترمذى فى فضائل القرآن، باب ما جاء فى المعوذتين (الحديث 2903) . تحفة الاشراف (9940) .

رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

شرح

اس ترجمۃ الباب اور اس کے بعد آنے والے تراجم ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں وہ مختلف صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہیں اور ان سب کا موضوع یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے بعد کون سی تکبیر پڑھتے تھے؟ یا کن الفاظ میں دعا مانگا کرتے تھے؟ یا کون سے کلمات پڑھا کرتے تھے؟

جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا تھا۔

نماز ادا کر لینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور ماثور دعائیں مانگنا سنت ہے خواہ یہ فرض نماز کے فوراً بعد مانگی جائیں جب کہ اس کے بعد کوئی سنت ادا نہ کرنی ہو جیسے فجر یا عصر کی نماز ہے یا فرض نماز کے بعد سنتیں ادا کر لینے کے بعد یہ ذکر اذکار کیا جائے جیسے ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز ہے۔

ان کلمات کی ایک قسم استغفار ہے۔

دوسری قسم دعا ہے۔

تیسری قسم تسبیح و تحمید ہے۔

چوتھی قسم قرآن کی مختلف سورتیں ہیں جن میں آیت الکرسی، سورہ اخلاص، معوذتین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اور اس کے علاوہ اپنی ذات اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرنا شامل ہے۔

•••——•••——•••

81- باب الْاِسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد استغفار پڑھنا

1336 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ اَنَّ اَبَا اَسْمَاءَ الرَّحَبِىَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَّقَالَ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ."

1336-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته (الحديث 135) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1513) بنحوه . و اخرجه الترمذى في الصلاة، باب ما يقول اذا سلم من الصلاة (الحديث 300) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم (الحديث 928) . تحفة الاشراف (2099) .

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کر لیتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے' اور یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو سلامتی عطاء کرنے والا ہے' سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے' تو برکت والا ہے' اے جلال اور اکرام والی ذات''۔

82 - باب الذِّكْرِ بَعْدَ الْاِسْتِغْفَارِ

باب: استغفار کے بعد ذکر کرنا

1337 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَآئِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ "اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ."

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو سلامتی عطاء کرنے والا ہے' سلامتی تجھ ہی سے حاصل ہو سکتی ہے' اے جلال اور اکرام!''

83 - باب التَّهْلِيلِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد لا الٰہ الا اللہ پڑھنا

1338 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرُّوذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ اَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے' تو یہ کلمات پڑھتے تھے:

1337-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته (الحديث 136) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1512) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما يقول اذا سلم من الصلاة (الحديث 298) . واخرجه النسائي في اليوم و لليلة، باب ما يقول اذا قضى صلاته (الحديث 96) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم (الحديث 924) . تحفة الاشراف (16187) .

1338-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته (الحديث 140 و 141) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1506 و 1507) . واخرجه النسائي في السهو، عدد التهليل و الذكر بعد التسليم (الحديث 1339)، و في عمل اليوم و الليلة، نوع آخر (الحديث 128) . تحفة الاشراف (5285) .

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد اور مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں وہ نعمت عطاء کرنے والا ہے فضل کرنے والا ہے اور اچھی ثناء کے لائق ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہم دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہیں خواہ یہ بات کفار کو پسند نہ آئے''۔

84 - باب عَدَدِ التَّهْلِيلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد لا الٰہ الا اللہ پڑھنے اور ذکر کرنے کی تعداد

1339 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ - ثُمَّ يَقُوْلُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ -

☆☆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اعتراف کیا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہر طرح کی نعمت اسی کی عطاء کردہ ہے اور فضل اسی کی طرف سے حاصل ہوتا ہے اور اچھی تعریف اسی کے لیے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (ہم دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے) یہ اعتراف کرتے ہیں چاہے یہ بات کافروں کو پسند نہ آئے''۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اعتراف کیا کرتے تھے۔

85 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الْقَوْلِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے اختتام پر ایک اور قسم کا کلمہ

1340 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ

1339-تقدم (الحديث 1338) .

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ كِلَاهُمَا سَمِعَهُ مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ."

☆☆ وراد جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری تھے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن رکھی ہو؟ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کر لیتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے خلاف کوشش کرنے والی کی کوشش اس کے کسی کام نہیں آ سکتی"۔

1341 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دُبُرَ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ."

☆☆ وراد بیان کرتے ہیں' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اس کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے' جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کوشش کرنے والے کی کوشش اس کے کسی کام نہیں آ سکتی"۔

1340-اخرجه البخاري في الاذان، باب الذكر بعد الصلاة (الحديث 844)، و في الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة (الحديث 6330)، و في الرقاق، باب ما يكره من قيل و قال (الحديث 6473) مختصرًا، و في القدر، باب لا مانع لما اعطى الله (الحديث 6615) مختصرًا . و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما يكره من كثرة السوال و من تكلف ما لا يعنيه (الحديث 7292) مطولًا . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته (الحديث 137 و 138) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1505) . واخرجه النسائي في السهو، كم مرة يقول ذلك (الحديث 1342)، و في عمل اليوم و الليلة، ما يقول عند انصرافه من الصلاة (الحديث 129) من نفس الطريق، و اخرجه النسائي في السهو، نوع آخر من القول عند انقضاء الصلاة (الحديث 1341) . تحفة الاشراف (11535) .

86 - باب كَمْ مَرَّةً يَقُوْلُ ذٰلِكَ

باب: ان کلمات کو کتنی مرتبہ پڑھا جائے؟

1342 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمُجَالِدِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُغِيرَةُ وَذَكَرَ اٰخَرَ وَاَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ الْمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَّرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْمُغِيرَةِ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ." ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

☆☆ وراد جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک سیکرٹری ہیں' وہ بیان کرتے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے ایسی کوئی حدیث تحریر کر کے بھیجیں' جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں تحریر کیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یہ کلمات کو پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

87 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

1343 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ - قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَكَانَ مِنَ الْخَائِفِيْنَ - عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ "اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ

1341-تقدم (الحديث 1340) .

1342-انفرد به النسائي، و خرجه في عمل اليوم الليلة، ما يقول عند انصرافه من الصلاة (الحديث 129) من نفس الطريق . و الحديث عند: البخاري في الاذان، باب الذكر بعد الصلاة (الحديث 844)، و في الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة (الحديث 6330)، و في الرقاق، باب ما يكره من قيل و قال (الحديث 6473)، و في القدر، باب لا مانع لما اعطى الله (الحديث 6615)، و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما يكره من كثرة السوال و من تكلف ما لا يعنيه (الحديث 7292) . ومسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته (الحديث 137 و 138) و ابي داؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1505) . والنسائي في السهو، نوع آخر من القول عند انقضاء الصلاة (الحديث 1340 و 1341) . تحفة الاشراف (11535) .

1343-اخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يختم تلاوة القرآن (الحديث 308)، و ما يقول اذا جلس في مجلس كثر فيه لغطه (الحديث 400) . تحفة الاشراف (16335) .

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔"

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی محفل میں تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا کر لیتے تو کچھ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلمات کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (آدمی نے اگر محفل کے دوران) کوئی اچھی بات کی ہوگی' تو یہ کلمات قیامت تک کے لیے محفوظ ہو جائیں گے جن پر مہر لگی ہوگی' اگر اس نے کوئی غلط بات کی ہوگی' تو یہ کلمات اس غلط بات کا کفارہ بن جائیں گے (وہ کلمات یہ ہیں:)

"تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور میں تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں"۔

88 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی ایک اور قسم

1344 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِىْ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَىَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَتْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ . فَقُلْتُ كَذَبْتِ . فَقَالَتْ بَلٰى اِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْهُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ . فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ "مَا هٰذَا ." فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ "صَدَقَتْ ." فَمَا صَلّٰى بَعْدَ يَوْمَئِذٍ صَلَاةً اِلَّا قَالَ فِىْ دُبُرِ الصَّلَاةِ "رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اَعِذْنِىْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ."

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک یہودی عورت میرے پاس آئی' اس نے یہ کہا: (پیشاب کے چھینٹوں کی وجہ سے) قبر میں عذاب ہوتا ہے' میں نے کہا: تم غلط کہہ رہی ہو' اس نے جواب دیا: ایسا ہی ہے (یعنی واقعی عذاب ہوتا ہے) (ہمارے ہاں' تو یہ رواج ہے' اگر کسی کپڑے یا چمڑے پر پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں) تو ہم قینچی کے ذریعے اس چمڑے یا کپڑے کو کاٹ دیتے ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے ہوئے تھے' جب ہماری آواز بلند ہوئی (تو آپ تشریف لائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ کو اس چیز کے بارے میں بتایا جو اس یہودی عورت نے کہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز ادا کیا کرتے تھے' تو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

"اے جبریل' میکائیل' اسرافیل کے پروردگار! تو مجھے جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھنا"۔

1344- اخرجه النسائی فی عمل الیوم اللیلة، نوع آخر (الحدیث 138) . تحفة الاشراف (17829) .

89 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کی ایک اور قسم

1345 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَرْوَانَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسٰى اِنَّا لَنَجِدُ فِی التَّوْرَاةِ اَنَّ دَاوُدَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ "اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لِیْ عِصْمَةً وَّاَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِی اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ". قَالَ وَحَدَّثَنِیْ كَعْبٌ اَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ.

☆☆ عطاء بن ابومروان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ بات بیان کی: وہ اللہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو چیر دیا تھا (انہوں نے بتایا) ہم نے تورات میں یہ بات پڑھی ہے' اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز مکمل کرتے تھے' تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! تو میرے دین کو میرے لیے ٹھیک کر دے' جسے تو نے میرے لیے (اپنے عذاب سے) بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے اور میرے لیے میری دنیا کو بھی ٹھیک کر دے' جس میں' تو نے مجھے زندہ رہنے (کا موقع دیا ہے) اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی' تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی' تیری گرفت کے مقابلے میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں' جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کوشش کرنے والے کی کوئی کوشش اس کے کسی کام نہیں آ سکتی"۔

راوی بیان کرتے ہیں' حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

90 - باب التَّعَوُّذِ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے بعد پناہ مانگنے سے متعلق کلمات

1346 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِیْ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَبِیْ اَیْ بُنَیَّ

1345-اخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، الاستعاذة في دبر الصلوات (الحديث 137) . و ما يقول اذا راى قرية يريد دخولها (الحديث 543 و 544 و 545 و 546 و 547) . تحفة الاشراف (4971) .

1346-انفرد به النسائي، و سياتي في الاستعاذة، الاستعاذة من الفقر (الحديث 5480) . تحفة الاشراف (11706) .

عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ . قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ .

☆☆ مسلم بن ابوبکرہ بیان کرتے ہیں' میرے والد نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کفر' غربت' قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے بھی ان کلمات کو پڑھنا شروع کر دیا' ایک دن میرے والد نے مجھ سے دریافت کیا: اے میرے بیٹے! تم نے یہ کلمات کس سے سیکھے ہیں؟ میں نے جواب دیا: آپ سے' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

91 - باب عَدَدِ التَّسْبِيحِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد پڑھی جانے والی تسبیح کی تعداد

1347 - اَخْبَـرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ ." قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُ عَشْرًا فَهِىَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ فِى اللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِى الْمِيزَانِ ." وَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ "وَاِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلَى فِرَاشِهِ اَوْ مَضْجَعِهِ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهِىَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِى الْمِيزَانِ ." قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ ." قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهِمَا فَقَالَ "اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْتِىْ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِىْ صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا وَيَاْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنِيمُهُ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دو عادات ایسی ہیں' جنہیں جو بھی مسلمان باقاعدگی سے اختیار کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور یہ دونوں کام بہت آسان ہیں' لیکن اس پر عمل کرنے والے لوگ بہت تھوڑے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پانچ نمازوں میں سے ہر ایک نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا' دس مرتبہ الحمد للہ پڑھنا اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' پانچ نمازوں کے بعد یہ زبان سے پڑھنے کے حوالے سے پچاس ہوں گے' لیکن میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے''۔

1347-اخرجه ابو داؤد فى الادب، باب فى التسبيح عند النوم (5065) . واخرجه الترمذى فى الدعوات، باب (منه) (الحديث 3410) . واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم (الحديث 926) . تحفة الاشراف (8638) .

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی انگلیوں پر انہیں شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوسرا عمل یہ ہے) جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے' تو وہ 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

زبان سے پڑھنے کے حوالے سے یہ ایک سو ہوں گے اور نامۂ اعمال میں یہ ایک ہزار ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ایسا شخص ہے' جو روزانہ ایک ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے؟ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم تو اتنی گنتی بھی نہیں کر سکتے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے' جب وہ شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو شیطان یہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو' فلاں چیز کو یاد کرو' اسی طرح جب آدمی سونے لگتا ہے' پھر اس کے پاس آتا ہے اور اسے سلا دیتا ہے۔

92 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

باب: تسبیح کی تعداد کے حوالے سے ایک اور روایت

1348 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ اَسْبَاطٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ."

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"(نماز کے) بعد پڑھے جانے والے کچھ اذکار ایسے ہیں' جنہیں پڑھنے والا شخص نقصان نہیں اُٹھاتا' آدمی ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہے۔

93 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

باب: تسبیح کی تعداد کے حوالے سے ایک اور روایت

1349 - اَخْبَرَنَا مُوسٰى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرُوا اَنْ يُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُوا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ فَاُتِيَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي مَنَامِهِ فَقِيلَ لَهُ اَمَرَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ

1348-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته (الحديث 144 و 145) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الدعوات، باب (منه) (الحديث 3412) . واخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ذكر حديث كعب بن عجرة في المعقبات (الحديث 155) و (الحديث 156) موقوفًا . تحفة الاشراف (11115) .

1349-اخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، نوع آخر (الحديث 157) . تحفة الاشراف (3736) .

قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "اجْعَلُوْهَا كَذٰلِكَ ."

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' صحابہ کرام کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمدللہ' 34 مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔

ایک انصاری نے خواب میں کسی شخص کو دیکھا' اس انصاری سے یہ کہا گیا' اللہ کے رسول نے تمہیں یہ حکم دیا ہے' تم لوگ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو؟ انصاری نے جواب دیا: جی ہاں! تو اس شخص نے (خواب میں) یہ کہا: تم ان کو 25' 25 مرتبہ کرلو اور ان میں لا الٰہ الا اللہ کو (25 مرتبہ پڑھنا) شامل کرلو۔

اگلے دن وہ انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسی طرح کرو (یعنی ان کلمات کو اسی طرح 25' 25 مرتبہ پڑھ لیا کرو)۔

1350 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ قِيْلَ لَهُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَنَا اَنْ نُسَبِّحَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ . قَالَ سَبِّحُوا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاحْمَدُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَكَبِّرُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَهَلِّلُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "افْعَلُوْا كَمَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک شخص نے خواب دیکھا' اس شخص سے خواب میں پوچھا گیا: تمہارے نبی نے تمہیں کس بات کی ہدایت کی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: انہوں نے ہمیں یہ حکم دیا ہے' ہم 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں' تو یہ ایک سو ہو جائیں گے۔ اس شخص نے (خواب میں) یہ کہا: تم لوگ 25 مرتبہ سبحان اللہ پڑھو' 25 مرتبہ الحمدللہ پڑھو' 25 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو اور 25 مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھو تو یہ بھی 100 ہو جائیں گے۔

اگلے دن اس شخص نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ انصاری جس طرح کہہ رہا ہے' تم لوگ اسی طرح کیا کرو۔

94 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ

باب: تسبیح کی تعداد کے حوالے سے ایک اور روایت

1351 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ

1350-انفرد به النسائي ؛ تحفة الاشراف (7768) .

عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ تَدْعُو ثُمَّ مَرَّ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا "مَا زِلْتِ عَلَى حَالِكِ ."
قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ "أَلَا أُعَلِّمُكِ - يَعْنِي - كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی وظیفہ پڑھ رہی تھیں' پھر دوپہر کے قریب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو ان سے دریافت کیا: کیا تم اس وقت سے ابھی تک اسی حالت میں ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ سکھاؤں! (راوی کہتے ہیں: یعنی ایسے کلمات نہ سکھاؤں) کہ جنہیں تم پڑھ لو (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر' میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر' اس کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق' میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق' اس کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق اس کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس کے عرش کے وزن جتنی میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس کے عرش کے وزن جتنی میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس کے کلمات کی سیاہی جتنی میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس کے کلمات کی سیاہی جتنی میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں''۔

95 - باب نَوْعٌ آخَرُ

باب: (تسبیح کی) ایک اور قسم

1352 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَتَّابٌ - هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ - عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ وَيُنْفِقُونَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرًا فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِذَلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ بَعْدَكُمْ ."

1351-اخرجه مسلم في الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب التسبيح اول النهار و عند النوم (الحديث 79) مختصرًا . واخرجه الترمذي في الدعوات، باب . 104 . (الحديث 3555) . واخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، نوع آخر (الحديث 156) . واخرجه ابن ماجه في الادب، باب فضل التسبيح (الحديث 3808) تحفة الاشراف (15788) .

1352-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التسبيح في ادبار الصلاة (الحديث 410) . تحفة الاشراف (6068) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' کچھ غریب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! امیر لوگ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں' جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں' وہ لوگ اسی طرح روزے رکھ لیتے ہیں' جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں' لیکن ان کے پاس مال موجود ہے' جسے وہ صدقہ کرتے ہیں' خرچ کرتے ہیں (جبکہ ہم ایسا نہیں کر سکتے تو ان کا اجر وثواب ہم سے زیادہ ہو جاتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرو تو 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمد للہ' 33 مرتبہ اللہ اکبر اور 10 مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا کرو۔

(نیکیاں کمانے کے حوالے سے) جو لوگ تم سے آگے نکل گئے ہیں' تم ان تک پہنچ جاؤ گے اور جو لوگ تم سے پیچھے ہیں' تم ان سے آگے نکل جاؤ گے۔

96 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: تسبیح کی ایک اور قسم

1353 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ - يَعْنِيْ ابْنَ طَهْمَانَ - عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ وَّهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص صبح کی نماز کے بعد 100 مرتبہ سبحان اللہ' 100 بار لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے' اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے' اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں''۔

97 - باب عَقْدِ التَّسْبِيحِ

باب: تسبیح (کے کلمات) کو شمار کرنا

1354 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیح (کے کلمات) کو شمار کرتے ہوئے

1353-اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، والتسبيح و التكبير و التهليل و التحميد دبر الصلوات (الحديث 140) . تحفة الاشراف (15452) .

1354-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التسبيح بالحصى (الحديث 1502) . واخرجه الترمذي في الدعوات، باب (منه) (الحديث 3411) . تحفة الاشراف (8637) .

دیکھا ہے۔

98 - باب تَرْكِ مَسْحِ الْجَبْهَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد پیشانی پر ہاتھ نہ پھیرنا

1355 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِى الْعَشْرِ الَّذِىْ فِىْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنِ يَمْضِىْ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَّيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ اِنَّهُ اَقَامَ فِىْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِىْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ "اِنِّىْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِىْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِىْ فَلْيَثْبُتْ فِىْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِىْ كُلِّ وِتْرٍ وَّقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَسْجُدُ فِىْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ." قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ مُطِرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِىْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ طِيْنًا وَّمَاءً.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہینے کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے' جب ۲۰ دن گزر جاتے اور اکیسویں رات آتی' تو آپ اپنی رہائش گاہ واپس تشریف لے جایا کرتے اور آپ کے ہمراہ جس شخص نے بھی اعتکاف کیا ہوتا' وہ بھی واپس اپنے گھر چلا جایا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعتکاف کیا اور جس رات آپ نے واپس جانا تھا' اس رات آپ وہیں ٹھہرے رہے' آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں ان چیزوں کی ہدایت کی جو اللہ کو منظور تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا' اب مجھے یہ مناسب لگا ہے' میں اس آخری عشرے میں بھی اعتکاف کروں' جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کرنا ہو' وہ میرے ساتھ اعتکاف کی جگہ پر بیٹھا رہے' میں اس رات (یعنی شب قدر) کو دیکھا' لیکن پھر وہ مجھے بھلا دی گئی تو تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے اس کے بارے میں (خواب میں دیکھا ہے) کہ میں اس (رات) میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اکیسویں رات بارش ہوگئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مخصوص جگہ پر سے مسجد کی چھت ٹپکتی رہی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کے چہرۂ مبارک پر مٹی اور پانی (کا نشان) موجود تھا۔

1355-تقدم فی التطبیق، السجود علی الجبین (الحدیث 1094) .

99 - باب قُعُوْدِ الْاِمَامِ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد امام کا اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا

1356 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جائے نماز پر بیٹھے رہتے تھے۔

1357 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَّذَكَرَ اٰخَرَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَيَتَحَدَّثُ اَصْحَابُهُ يَذْكُرُوْنَ حَدِيْثَ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُنْشِدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے رہا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جائے نماز پر تشریف فرما رہتے تھے' اس دوران آپ کے اصحاب بات چیت کرتے رہتے تھے' وہ زمانہ جاہلیت کی باتیں' یاد کیا کرتے تھے' شعر سنایا کرتے تھے' اور ہنسا کرتے تھے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسکرایا کرتے تھے۔

100 - باب الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے بعد (اپنی جگہ سے) اُٹھنا

1358 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ اَنْصَرِفُ اِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ اَوْ عَنْ يَسَارِيْ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهِ .

1356-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد (الحديث 287) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس (الحديث 585) . تحفة الاشراف (2168) .

1357-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح و فضل المساجد (الحديث 286) بنحوه، و في الفضائل، باب تبسمه صلى الله عليه وسلم و حسن عشرته (الحديث 69) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب صلاة الضحى (الحديث 1294) مختصرًا . و اخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، القعود في المسجد بعد الصلاة و ذكر حديث الجاهلية (الحديث 170) تحفة الاشراف (2155) .

1358-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين و الشمال (الحديث 60) و (الحديث 61) مختصرًا . تحفة الاشراف (227) .

☆☆ سدی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' جب میں نماز ادا کر لیتا ہوں' تو میں کس طرف سے اُٹھوں' اپنے دائیں طرف سے یا اپنے بائیں طرف سے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر دائیں طرف سے اُٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہاں جو بات نقل کی ہے وہ ان کے اپنے مشاہدے سے تعلق رکھتی ہے۔

اس کے بعد اگلی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ ان دونوں روایات میں تناقض نہیں پایا جاتا۔

اور ان دونوں حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات دائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے' اور بعض اوقات بائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے' اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا تعلق ہے' تو انہوں نے اس چیز کو غلط قرار دیا ہے کہ کوئی شخص یہ اعتقاد کر لے کہ ان دونوں میں سے کسی بھی ایک متعین طرف سے اٹھنا واجب ہے۔

اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ غلطی ہے۔

مناسب یہ ہے: آدمی اس طرف سے اٹھے جہاں سے اٹھنا اس کے لئے آسان ہو ویسے دائیں طرف سے اٹھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ تاہم اس کو واجب قرار نہیں دیا جائے گا۔

بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں طرف سے اٹھنے کی ضرورت اکثر پیش آتی تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر بائیں طرف تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے اٹھ کر گھر کی طرف جانا ہوتا تھا۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات بائیں طرف جایا کرتے تھے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔*

•••———•••———•••

1359 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطٰنِ مِنْ نَّفْسِهٖ جُزْئًا يَرٰى اَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ انْصِرَافِهٖ عَنْ يَّسَارِهٖ ۔

* حاشیہ سندھی بر روایت مذکورہ

1359-اخرجه البخاري في الاذان، باب الانفتال و الانصراف عن اليمين و الشمال (الحديث 852) بنحوه . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين و الشمال (الحديث 59) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب كيف الانصراف من الصلاة (الحديث 1042) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الصلاة و السنة فيها، باب الانصراف من الصلاة (الحديث 930) . تحفة الاشراف (9177) .

☆☆ اسود روایت کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص اپنی ذات کے حوالے سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے یعنی وہ اس چیز کو لازم نہ سمجھے کہ وہ صرف دائیں طرف سے ہی اُٹھ سکتا ہے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ بائیں طرف سے اُٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

1360 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ اَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ اَنَّ مَسْرُوقَ بْنَ الْاَجْدَعِ حَدَّثَهُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّيُصَلِّي حَافِيًا وَّمُنْتَعِلًا وَّيَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر بھی پانی پیتے دیکھا ہے اور بیٹھ کر بھی پانی پیتے دیکھا ہے۔ آپ نے ننگے پاؤں بھی نماز ادا کی ہے اور جوتا پہن کر بھی ادا کی ہے۔ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ دائیں طرف سے بھی اُٹھ جایا کرتے تھے' اور بائیں طرف سے بھی اُٹھ جایا کرتے تھے۔

101 - باب الْوَقْتِ الَّذِىْ يَنْصَرِفُ فِيْهِ النِّسَآءُ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: خواتین (باجماعت) نماز ادا کرنے کے بعد کس وقت اُٹھ جائیں گی؟

1361 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَآءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ اِذَا سَلَّمَ انْصَرَفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتی تھیں' جیسے ہی آپ سلام پھیرتے تھے' تو خواتین اپنی چادریں لپیٹ کر واپس چلی جایا کرتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔

102 - باب النَّهْيِ عَنْ مُّبَادَرَةِ الْاِمَامِ بِالْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: امام سے پہلے نماز ختم کرنے کی ممانعت

1362 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ "اِنِّي اِمَامُكُمْ فَلَا تُبَادِرُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ." ثُمَّ قَالَ "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ." قُلْنَا مَا رَاَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ "رَاَيْتُ الْجَنَّةَ

1360-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17652) .

1361-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16521) .

1362-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تحريم الامام بركوع او سجود و نحوهما (الحديث 112 و 113) . تحفة الاشراف (1577) .

وَالنَّارَ ۔"

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی' پھر آپ ہماری طرف رخ کر کے بیٹھ گئے' آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارا امام ہوں' تم مجھ سے پہلے رکوع میں نہ جاؤ' سجدے میں نہ جاؤ' کھڑے نہ ہو اور نماز ختم نہ کرو (یعنی سلام نہ پھیرو)' کیونکہ میں تمہیں اپنے آگے بھی اور پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جو چیز میں نے دیکھی ہے اگر تم دیکھ لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا ہے۔

103 - باب ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ

باب: جو شخص امام کے نماز مکمل کرنے تک اس کے ساتھ نماز ادا کرتا رہے' اس کے اجر و ثواب کا تذکرہ

1363 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَقِىَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ۔ قَالَ "اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ۔" قَالَ ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِىَ ثُلُثٌ مِّنَ الشَّهْرِ اَرْسَلَ اِلٰى بَنَاتِهٖ وَنِسَائِهٖ وَحَشَدَ النَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ ۔ قَالَ دَاوُدُ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ ۔

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے روزے رکھنا شروع کیے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی' یہاں تک کہ مہینہ ختم ہونے میں سات دن باقی رہ گئے' تو آپ ہمیں تقریباً ایک تہائی رات گزرنے تک (تراویح کی نماز) پڑھاتے رہے' پھر جب چھ دن باقی رہ گئے (یعنی اگلی رات آئی) تو آپ نے ہمیں (تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی' پھر جب پانچ دن باقی رہ گئے (یعنی اگلی رات آئی) تو آپ نے ہمیں (تراویح کی) نماز پڑھائی اور تقریباً نصف رات تک پڑھاتے رہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اس رات میں مزید قیام کرتے (تو بڑی مہربانی ہوتی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو اور نماز ختم ہونے تک وہ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہے' تو اس کے نامۂ اعمال میں اس پوری رات کے نامۂ اعمال کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

1363-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی قیام شهر رمضان (الحدیث 1375) . واخرجه الترمذی فی الصوم، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان (الحدیث 806) . واخرجه النسائي فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب قیام شهر رمضان (الحدیث 1604) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان (الحدیث 1327) . تحفة الاشراف (11903) .

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پھر جب چار راتیں باقی رہ گئیں (یعنی اگلی رات آئی) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی' جب مہینہ ختم ہونے میں تین دن باقی رہ گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں اور اپنی ازواج کو بھی بلوایا اور لوگوں کو بھی اکٹھا کیا' پھر آپ نے ہمیں (تراویح کی) نماز پڑھائی (اور اتنی دیر تک پڑھاتے رہے) کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید اب ہم سحری نہیں کر سکیں گے' اس کے بعد اس مہینے میں آپ نے ہمیں (کبھی بھی تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی۔

داؤد نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: (اس حدیث میں) لفظ ''فلاح'' کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سحری۔

104 - باب الرُّخْصَةِ لِلإِمَامِ فِيْ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ

باب: امام کو اس بات کی اجازت ہے' وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ (کر آگے جا سکتا ہے)

1364 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ النَّوْفَلِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيْعًا حَتّٰى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهٖ فَتَبِعَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَدَخَلَ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ "اِنِّيْ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ."

☆☆ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ تیزی سے چلتے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے تشریف لے گئے' آپ کی تیزی پر بعض لوگ حیران بھی ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب آپ کے پیچھے بھی گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے گئے' پھر آپ تشریف لائے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: عصر کی نماز پڑھتے ہوئے مجھے یہ بات یاد آئی کہ میرے پاس کچھ سونا موجود ہے' تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ وہ رات بھر میرے ہاں رہے' تو اب میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

105 - باب اِذَا قِيْلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُوْلُ لَا

باب: جب کسی شخص سے دریافت کیا جائے کہ کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ تو کیا وہ ''نہیں'' کہہ سکتا ہے؟

1365 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ -

1364-اخرجه البخاري في الاذان، باب من صلى بالناس فذكر حاجة فتخطاهم (الحديث 851) بنحوه . و في العمل في الصلاة، باب يفكر الرجل الشيء في الصلاة (الحديث 1221)، و في الزكاة، باب من احب تعجيل الصدقة من يومها (الحديث 1430)، و في الاستئذان، باب من اسرع في مشيه لحاجة او قصد (الحديث 6275) . تحفة الاشراف (9906) .

عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَّقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَوَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا". فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّاْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ خندق کے دن سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کفار کو برا کہنا شروع کیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سورج غروب ہونے تک میں عصر نماز ادا نہیں کرسکا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے بھی اسے ادا نہیں کیا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بطحان آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے وضو کیا' ہم نے بھی نماز کے لیے وضو کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز ادا کی' پھر اس کے بعد آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔

شرح

اس حدیث میں غزوہ خندق کا ذکر کیا گیا ہے جس کا نام غزوہ احزاب بھی ہے۔ یہ غزوہ 4ھ میں پیش آیا تھا جس میں کفار کے ایک بڑے لشکر نے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔

دشمن کی طرف سے حملے کے خوف کی شدت کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار نمازیں نہیں ادا کرسکے تھے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں روایت منقول ہے' جسے امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔

•••——•••——•••

1365-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت (الحديث 596)، باب قضاء الصلوات الاولى فالاولى (الحديث 598) مختصرًا، وفي الاذان، باب قول الرجل ما صلينا (الحديث 641)، و في الخوف، باب الصلاة عند مناهضة الحصون و لقا لعدو (الحديث 945)، و في المغازي، باب غزوة الخندق و هي الاحزاب (الحديث 4112) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر (الحديث 209) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدا (الحديث 180) . تحفة الاشراف (3150) .

14 - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ''جمعہ (کے بارے میں روایات)'' میں 45 تراجم ابواب اور 65 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 36 ہوگی۔

1 - باب اِيجَابِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کا واجب ہونا

1366 - اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ - يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ - فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہم بعد والے بھی ہیں اور پہلے والے بھی ہیں' وہ اس طرح سے کہ اُن لوگوں کو پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی (تو اس حساب سے ہم بعد والے ہیں) اور یہ دن جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لازم قرار دیا تھا تو اس دن کے بارے میں اُن لوگوں نے اختلاف کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس دن کے بارے میں ہماری رہنمائی کی۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی جمعہ کا دن۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اس حوالے سے لوگ ہمارے پیروکار ہیں' یہودیوں کا دن کل کا ہے (یعنی ہفتہ کا دن ہے) اور عیسائیوں کا پرسوں کا ہے (یعنی اتوار کا دن ہے)''۔

1366-اخرجه البخاری فی الجمعة، باب هل علی من لم يشهد الجمعة غسل من النساء و الصبيان و غيرهم (الحديث 896)، و فی احاديث الانبياء، باب 54 . (الحديث 3486) . واخرجه مسلم فی الجمعة، باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة ، وباب الطيب و السواك يوم الجمعة (الحديث 9) (585/19م) . واخرجه النسائی فی الجمعة من الكبری، فضل يوم الجمعة (الحديث 1) . تحفة الاشراف (13522 و 13683) .

شرح

لفظ ''جمعہ'' کا لغوی معنیٰ اکٹھا کرنا یا اکٹھے ہونا ہے۔ جمعہ کے دن کو جمعہ کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

بعض روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ جمعہ کے دن کو جمعہ اس لئے کہا جاتا ہے' کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے عنصر خاکی کی تخلیق کو مکمل کیا تھا۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے: ہم زمانے کے اعتبار سے آخری ہیں' لیکن قدر ومنزلت کے اعتبار سے پہلے ہیں۔ مراد یہ ہے: یہ اُمت دنیا میں اپنے وجود کے اعتبار سے بعد میں ہے' یعنی سابقہ امتوں کے مقابلے میں بعد میں ہے' لیکن آخرت میں یہ ان سے سبقت لے جائے گی کیونکہ میدان حشر میں سب سے پہلے انہیں لایا جائے گا سب سے پہلے ان کا حساب ہوگا سب سے پہلے ان کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ سب سے پہلے یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے منقول اگلی حدیث میں صراحت کے ساتھ یہ الفاظ ہیں۔

''اہل دنیا میں ہم بعد والے ہیں اور قیامت کے دن ہم پہلے ہوں گے جن کا فیصلہ دیگر مخلوقات سے پہلے کر دیا جائے گا''۔

روایت کے یہ الفاظ ''انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا'' کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ ان لوگوں پر جمعے کا دن بعینہٖ فرض کیا گیا تھا اور انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے: جس شخص پر اللہ تعالیٰ کوئی چیز لازم کر دے تو کسی کے لئے بھی اس کو ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ جبکہ وہ شخص مومن ہو اور یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے ویسے اللہ بہتر جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جمعے کا دن فرض کیا تھا اور یہ بات ان کے اختیار پر چھوڑ دی تھی تاکہ وہ اس مخصوص دن میں اپنے شریعت کے کاموں کو قائم کریں۔

تو انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا کہ وہ کون سا دن ہونا چاہئے تو انہیں جمعے کے دن کی طرف ہدایت نہیں دی گئی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات کا امکان موجود ہے کہ انہیں صراحت کے ساتھ اس بات کا حکم دیا گیا ہو اور پھر انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہو کہ کیا یہ دن متعین طور پر ان پر لازم ہے یا انہیں اس بات کا اختیار ہے کہ وہ اس کی جگہ کوئی دوسرا دن متعین کر لیں۔ انہوں نے اس بارے میں اجتہاد کیا تو ان سے غلطی ہو گئی۔

ابن ابی حاتم نے سدی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

''بے شک ہفتہ کا دن ان لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے جنہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا''

سدی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر جمعے کا دن لازم قرار دیا تھا۔ وہ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کی۔ اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن کوئی چیز پیدا نہیں کی تھی۔ (اس لئے عبادت کا مخصوص دن ہفتہ ہونا چاہئے) تو آپ

اسے ہمارے لئے مقرر کر دیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ دن ان کے لئے مقرر کر دیا۔*

اس حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ سندھی تحریر کرتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ''یہ دن'' اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جمعے کا دن اور اس دن عبادت کرنا بعینہٖ فرض قرار دیا تھا۔ انہوں نے اپنے لئے یہ بات اختیار کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اسے تبدیل کر کے ہفتے کا دن کر دے اور یہ دعا قبول ہوئی۔

اور ایسے لوگوں سے یہ بات بعید بھی نہیں ہے جنہوں نے اپنے نبی سے یہ فرمائش کر دی تھی کہ آپ ہمارے لئے ایک معبود بنا دیں۔

جمعہ کی نماز فرض عین ہے اور جو شخص اس کا منکر ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ جمعے کی نماز کی فرضیت قطعی دلیل کے ذریعے ثابت ہے اور جمعے کی نماز اپنی جگہ مستقل فرض کی حیثیت رکھتی ہے یہ ظہر کی نماز کا بدل نہیں ہے۔

جمعے کی نماز سب سے افضل نماز ہے اور جمعے کا دن سب سے افضل دن ہے۔ اس کے فضائل مختلف احادیث میں منقول ہیں جن میں سے چند ایک کا تذکرہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں کیا ہے۔

جمعے کی فرضیت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (یعنی نماز) کی طرف تیزی سے جاؤ۔'' (الجمعہ: 9)

اسی طرح جمعے کی اہمیت احادیث سے بھی ثابت ہوتی ہے چند ایک روایات کا تذکرہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اگلے ابواب میں کیا ہے۔

جو شخص جمعے کی نماز ادا نہیں کرتا وہ شدید عقاب کا مستحب قرار پاتا ہے' کیونکہ جو لوگ جمعے کی نماز میں شریک نہیں ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا: ''میرا یہ جی چاہتا ہے کہ میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں جا کر ان لوگوں کو ان کے گھروں سمیت آگ لگا دوں جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے''۔

نمازِ جمعہ کے احکام

نمازِ جمعہ کا حکم اور اس کی شرائط

مسئلہ: جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے۔ (تہذیب)

مسئلہ: اس کے لازم ہونے کے لیے نمازی میں کچھ شرائط ہونی چاہئیں' یعنی وہ آزاد ہو' مذکر ہو' مقیم ہو اور تندرست ہو۔ (کافی)

مسئلہ: اُسے چل کر جمعہ میں (شریک ہونے کے لیے) جانے کی قدرت بھی حاصل ہو۔ (بحرالرائق)

* سیوطی برروایت مذکورہ

مسئلہ: ''بینا'' ہونا بھی شرط ہے۔ (تمرتاشی)

مسئلہ: اسی لیے کسی غلام' مسافر' بیمار پر جمعہ لازم نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ لنگڑے شخص پر جمعہ واجب نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر اُسے اُٹھا کر مسجد تک لے جانے والا کوئی شخص موجود ہو تو بھی اُس پر جمعہ واجب نہیں ہوگا۔ (زاہدی)

مسئلہ: نابینا شخص پر بھی جمعہ لازم نہیں ہوگا' خواہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد لے جانے والا کوئی شخص موجود ہو۔ (سراجیہ)

مسئلہ: جو شخص بہت زیادہ عمر رسیدہ ہو چکا ہو اور وہ مسجد تک نہ جا سکتا ہو' اُس کا حکم بھی بیمار کی مانند ہوگا' اُس پر جمعہ لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر بارش بہت زیادہ برس رہی ہو یا کسی ظالم حکمران کا خوف ہو اور آدمی روپوشی کی زندگی گزار رہا ہو' تو اُس سے جمعہ ساقط ہو جائے گا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: آقا کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے غلام کو جمعہ' باجماعت نماز اور نمازِ عید میں شریک ہونے سے روک دے۔

مسئلہ: جس شخص پر جمعہ ادا کرنا فرض نہیں ہے' اگر وہ اُسے ادا کر لیتا ہے' تو اُس کا فرض ادا ہو جائے گا۔ (کنز)

مسئلہ: جمعہ لازم ہونے کے لیے چند ایسی شرائط بھی ہیں جن کا تعلق نمازی کی ذات کے ساتھ نہیں ہے۔

مسئلہ: اُن میں سے ایک شرط مصر (بڑے شہر) کا ہونا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق مصر (بڑے شہر) سے مراد وہ جگہ ہے جہاں قاضی موجود ہو' جو حدود کو قائم کر سکتا ہو اور شرعی احکام کو جاری کر سکتا ہو اور اُس جگہ کی آبادی کم از کم مِنیٰ کے برابر ہو۔ (ظہیریہ' قاضی خان' خلاصہ' تاتارخانیہ)

مسئلہ: حدود قائم کرنے سے مراد یہ ہے: حدود قائم کرنے کی قدرت اسے حاصل ہونی چاہیے۔ (غیاثیہ)

مسئلہ: جس طرح شہر میں جمعہ ادا کرنا لازم ہے' اُسی طرح شہر کی قریبی آبادی میں بھی جمعہ ادا کیا جا سکتا ہے' اس سے مراد وہ آبادی ہے' جو مصلحت کے پیش نظر شہر سے متصل ہوتی ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: دیہات کا رہنے والا شخص جب شہر میں آ جائے اور جمعے کے دن وہاں رہنے کی نیت کر لے تو اُس پر جمعہ پڑھنا لازم ہو جائے گا کیونکہ اُس دن کے اعتبار سے وہ شخص شہر کے رہنے والوں کے حکم میں شمار ہوگا' لیکن اگر وہ شہر میں آنے کے بعد یہ نیت کرتا ہے کہ وہ اُسی دن جمعے کا وقت شروع ہونے سے پہلے یا شروع ہو جانے کے بعد وہاں سے واپس چلا جائے گا' تو جمعہ پڑھنا واجب نہیں ہوگا' البتہ اگر وہ جمعہ پڑھ لے گا' تو اُسے اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ (قاضی خان' تجنیس' محیط)

مسئلہ: جن لوگوں پر جمعہ پڑھنا واجب نہیں ہے' یعنی جو چھوٹے دیہاتوں اور ویرانوں میں رہتے ہیں' وہ جمعہ کے دن ظہر کی نماز باجماعت ادا کریں گے' اُس سے پہلے اذان دیں گے' اقامت بھی کہیں گے۔

مسئلہ: اگر جمعہ کے دن بارش بہت زیادہ ہو اور لوگ جمعہ میں شریک نہ ہو سکیں' تو یہ جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: جمعہ لازم ہونے کے لیے ایک شرط یہ ہے: حاکم موجود ہونا چاہیے خواہ وہ عادل ہو یا ظالم ہو۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: یا پھر حاکم کی طرف سے کوئی امیر' قاضی یا خطیب مقرر ہونا چاہیے۔ (عینی شرح ہدایہ)

مسئلہ: جمعہ کی نماز کے لیے ایک شرط یہ ہے: ظہر کا وقت ہونا چاہیے' اگر جمعہ کی نماز پڑھنے کے دوران ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے' تو جمعے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

خطبۂ جمعہ کے احکام

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم نماز کا خطبہ ہے' اگر جمعہ کو خطبے کے بغیر پڑھا جاتا ہے یا وقت سے پہلے خطبہ پڑھ لیا جاتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (کافی)

مسئلہ: خطبہ میں کچھ چیزیں فرض ہیں اور کچھ سنتیں ہیں' خطبہ میں دو چیزیں فرض ہیں۔

مسئلہ: پہلا فرض وقت کا ہونا ہے اور وقت سے مراد زوال کے بعد کا وقت ہے اور نمازِ جمعہ سے پہلے کا وقت ہے' اس لیے اگر کوئی شخص زوال کا وقت شروع ہونے سے پہلے یا جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد جمعہ کا خطبہ پڑھتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (عینی شرح کنز)

مسئلہ: اس کا دوسرا فرض یہ ہے: خطبے کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر کے قصد سے خطبہ دینے کا ارادہ کرتے ہوئے صرف ''الحمد للہ'' یا ''لا الٰہ الا اللہ'' یا ''سبحان اللہ'' کہتا ہے' تو یہ بھی کافی ہوگا۔ (متون)

خطبہ کی سنتیں

مسئلہ: خطبہ میں پندرہ چیزیں سنت ہیں:

(i) طہارت ہونا' لہٰذا بے وضو یا جنبی شخص کے خطبہ جمعہ پڑھنا مکروہ ہوگا۔

(ii) کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا۔ (بحرالرائق)

اگر کوئی شخص بیٹھ کر یا لیٹ کر خطبہ پڑھتا ہے' تو یہ جائز ہوگا۔

(iii) لوگوں کی طرف رخ کرنا۔

(iv) خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں اعوذ باللہ پڑھنا۔

(v) خطبے کی آواز لوگوں تک پہنچانا' اگر لوگوں تک آواز نہیں پہنچتی' تو یہ بھی جائز ہوگا۔

(vi) خطبے کا آغاز الحمد للہ سے کرنا۔

(vii) اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد و ثناء بیان کرنا۔

(viii) نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا۔

(ix) کلمہ شہادت پڑھنا۔

(x) (حاضرین کو) وعظ و نصیحت کرنا۔

(xii) قرآن کے بعض حصے کی تلاوت کرنا۔
اگر کوئی شخص خطبے کے دوران قرآن کے کسی بھی حصے کی تلاوت نہیں کرتا تو یہ انتہائی غلط حرکت ہوگی۔

(xiii) دوسرے خطبے کے دوران اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء دوبارہ بیان کرنا اور نبی اکرم ﷺ پر دوبارہ درود بھیجنا۔

(xiiii) مسلمان مرد وخواتین کے لیے دعائے خیر کرنا۔

(xiv) مختصر خطبہ دینا' یعنی اتنا خطبہ ہو جو طوال مفصل سے تعلق رکھنے والی کسی ایک سورت کی تلاوت کے برابر ہو' اس سے زیادہ طویل خطبہ دینا مکروہ ہے۔

(xv) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ جانا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: دونوں خطبوں کے درمیان تین آیات کی تلاوت کے برابر بیٹھا جائے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں: دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھا جائے گا جتنی دیر میں آرام کے ساتھ بیٹھنے کے بعد تمام اعضاء اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر جائیں' اس سے زیادہ دیر نہ بیٹھا جائے اور پھر آدمی کھڑا ہو جائے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: شمس الائمہ کے قول کو مختار قرار دیا گیا ہے۔ (غیاثیہ)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کو ترک کرنا انتہائی غلط ہے۔ (قنیہ)

مسئلہ: خطبہ دینے سے پہلے (منبر) پر بیٹھنا سنت ہے۔ (عینی شرح کنز)

مسئلہ: خطبہ دینے والے شخص کے لیے یہ بات شرط ہے کہ وہ جمعہ کی نماز کی امامت کی صلاحیت رکھتا ہو۔ (زاہدی)

مسئلہ: خطبہ دینے والے کے لیے یہ بات سنت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے اور اُس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ بلند آواز میں خطبہ دے' البتہ پہلے خطبے کی بہ نسبت دوسرے خطبے میں آواز کو پست رکھا جائے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: دوسرے خطبے کا آغاز "الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ" سے کیا جائے گا اور اس خطبے کے دوران چاروں خلفائے راشدین اور نبی اکرم ﷺ کے دونوں چچا (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ) کا ذکر کیا جائے گا۔

مسئلہ: یہ مستحسن ہے اور شروع سے معمول چلا آ رہا ہے۔ (تجنیس)

مسئلہ: خطبہ دینے کے دوران کوئی بھی دوسرا کام کرنا مکروہ ہے' البتہ نیکی کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ (فتح القدیر)

خطبہ سننے کے احکام

مسئلہ: جس وقت امام خطبہ پڑھنے کے لیے آجاتا ہے' اُس وقت تک نمازی نہ نماز پڑھیں گے اور نہ کوئی کلام کریں گے۔ صاحبین یہ کہتے ہیں: امام کے آجانے کے بعد اور خطبہ شروع کرنے سے پہلے یا خطبہ ختم کر لینے کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے کلام کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اس بارے میں ہر کلام کا حکم برابر ہوگا' خواہ آدمی آپس میں بات چیت کرے' سبحان اللہ پڑھے' چھینک کا جواب

دے یا سلام کا جواب دے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جس شخص تک امام کی آواز نہیں آ رہی' اُس کے لیے بھی خاموش رہنا ضروری ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جو چیزیں نماز کے دوران حرام ہوتی ہیں' وہ خطبہ کے دوران بھی حرام ہوں گی' اس لیے امام خطبہ دینے کے دوران کچھ کھا یا پی نہیں سکتا۔

مسئلہ: نمازیوں کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ خطبہ سنتے وقت امام کی طرف رخ کر لیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں' پورا خطبہ سننا واجب ہے اور خطبے کے دوران امام کے قریب ہونا دور ہونے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: تاہم امام کے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہیں جایا جائے گا۔

مسئلہ: خطبہ سننے کے دوران گھٹنے اوپر اٹھا کر چار زانوں ہو کر جس طرح سے چاہے بیٹھا جا سکتا ہے' البتہ نماز میں قعدہ کی طرح بیٹھنا مستحب ہے۔ (معراج الدرایہ' مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نوافل ادا کر رہا ہو اور اس دوران امام خطبہ شروع کر دے تو اگر اُس نے ایک سجدہ نہیں کیا تھا تو نماز کو ختم کر دے' اگر سجدہ کر چکا ہو تو دو رکعات مکمل کرنے کے بعد نماز ختم کرے۔ (قنیہ)

نمازِ جمعہ کے لیے چار افراد کی موجودگی شرط ہے

مسئلہ: جمعے کے صحیح ہونے کے لیے ایک شرط یہ ہے: امام کے علاوہ کم از کم تین آدمی موجود ہونے چاہئیں۔ (تبیین)

مسئلہ: تاہم اس میں یہ شرط نہیں ہے کہ خطبہ کے وقت بھی وہ سب لوگ موجود ہوں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: جمعہ کی نماز باجماعت میں شریک ہونے والے ان کم از کم افراد کے لیے یہ بات شرط ہے کہ وہ بھی امام بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں' اس اعتبار سے اگر خواتین یا نابالغ لڑکے موجود ہوں' تو جمعہ ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: لیکن اگر امام کے علاوہ تین افراد میں سے کوئی غلام ہو یا مسافر ہو یا بیمار ہو یا گونگا ہو' تو جمعہ صحیح ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: جمعہ کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے: اُس میں شرکت کا اذن عام ہونا چاہیے' یعنی مسجد کے دروازے ہر ایک کے لیے کھلے ہوئے ہوں اور سب لوگوں کو اندر آنے کی اجازت ہو' اگر کچھ لوگ مسجد میں آنے کے بعد دروازہ بند کر لیں اور باہر سے آنے والوں کو روک دیں' تو اس طرح جمعہ ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: جب کسی شخص کو کوئی عذر لاحق نہ ہو اور وہ جمعہ سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لے تو ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔ (کنز)

مسئلہ: بیمار شخص' مسافر شخص اور قیدی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ امام کے جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز ادا نہ کریں لیکن اگر وہ تاخیر نہیں کرتے اور ادا کر لیتے ہیں' تو صحیح قول کے مطابق ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔ (وجیز کردری)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال میں ظہر کی نماز ادا کر چکا ہو' پھر وہ جمعہ میں شریک ہونے کے لیے چلا جائے اور جمعہ کی نماز باجماعت ادا کر لے تو ظہر کی نماز باطل شمار ہوگی' خواہ وہ شخص معذور ہی کیوں نہ ہو' جیسے مسافر' بیمار یا غلام۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہو پاتا تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ جب وہ گھر سے نکلا تھا تو اُس وقت امام جمعہ کی نماز پڑھ کر فارغ ہو چکا تھا یا نہیں ہوا تھا' اگر امام اُس وقت جمعہ کی نماز پڑھ کے فارغ ہو چکا ہو' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اُس کی ظہر کی نماز باطل نہیں ہوگی' لیکن جب وہ گھر سے نکلا تھا' اگر اُس وقت امام جمعہ کی نماز ادا کر رہا تھا تو اُس کی ظہر کی نماز امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک باطل ہوگی' جبکہ صاحبین کی رائے مختلف ہے۔

مسئلہ: لیکن اس صورت حال میں اگر وہ شخص جمعہ کے ارادے سے نہیں نکلا تھا تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اُس کی ظہر کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ (کافی)

مسئلہ: جمعہ کے دن پہلی اذان ہونے کے ساتھ ہی خرید وفروخت کو چھوڑ دینا اور جمعے کی نماز کی تیاری کرنا واجب ہے' جبکہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' دوسری اذان کے وقت نمازِ جمعہ کے لیے چل کر جانا واجب ہوگا اور خرید وفروخت حرام ہو گی۔

مسئلہ: جب خطیب منبر پر بیٹھ چکا ہو' تو اُس کے سامنے اذان دی جائے گی اور اُس کا خطبہ مکمل ہونے کے بعد اقامت کہی جائے گی' یہی طریقہ معمول چلا آ رہا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: جمعے کی نماز کی دو رکعات ہیں' ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ کوئی ایک سورت پڑھی جائے گی اور جمعے کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: جمعہ کی نماز میں شریک ہونے سے پہلے تیل لگانا اور خوشبو استعمال کرنا مستحب ہے' اگر میسر ہو جائیں' تو صاف ستھرے سفید کپڑے پہننا مستحب ہے اور جمعہ کی نماز میں پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے۔ (معراج الدرایہ)

•••———•••———•••

1367 - اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَضَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ لَنَا تَبَعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِىُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ".

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے حوالے سے ہم سے پہلے لوگوں کو گمراہی میں رہنے دیا' یہودیوں کا مخصوص دن ہفتے کا دن ہے اور عیسائیوں کا مخصوص دن اتوار کا دن ہے' پھر اللہ تعالیٰ ہمیں لے آیا' تو اس نے جمعے کے دن کے بارے میں

1367-اخرجه مسلم في الجمعة، باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة (الحديث 22 و 23) . في الايمان، باب ادنى اهل الجنة منزلة فيها (الحديث 329) . واخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، فضل يوم الجمعة (الحديث 3) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب في فرض الجمعة (الحديث 1083) . تحفة الاشراف (3311) .

ہماری رہنمائی کی تو اس نے جمعہ ہفتہ اور اتوار کو (مختلف مذاہب میں مخصوص مذہبی دن) بنا دیا۔
قیامت کے دن بھی وہ لوگ اسی طرح ہمارے پیروکار ہوں گے ہم دنیا میں آنے کے حوالے سے بعد والے ہیں لیکن قیامت کے دن پہلے والے ہوں گے کہ ہمارا حساب ساری مخلوق سے پہلے ہو جائے گا۔

شرح

جمعے کی فرضیت کے بارے میں امام دارقطنی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کرنے سے پہلے جمعے کی نماز کے لئے اذان دلوائی تھی لیکن آپ مکہ میں جمعہ ادا نہیں کر سکتے تھے تو آپ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو (مدینہ منورہ) خط لکھا تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جمعہ قائم کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے زوال کے بعد جمعے کی نماز پڑھائی تھی۔

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمعے کی نماز کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کیونکہ باہر سے آئے تھے۔ وہ ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ قرآن کی تلاوت سکھایا کرتے تھے۔ اسلامی احکام کی تعلیم دیا کرتے تھے اور انہیں قاری صاحب کہا جاتا تھا تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بلایا تھا اور حضرت مصعب نے انہیں نماز پڑھائی تھی۔

1367B - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ جُمُعَةٌ بِجُوَاثَا بِالْبَحْرَيْنِ قَرْيَةٌ لِعَبْدِ الْقَيْسِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم نے مکہ میں جو جمعہ کی نمازیں ادا کی تھیں ان کے بعد سب سے پہلے بحرین کے علاقے "جواثی" میں جمعہ قائم ہوا تھا۔ جو عبدالقیس قبیلے کی بستی تھی۔

2 - باب التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت

1368 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِى الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ."

☆☆ حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص جمعہ

1367م-اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، اول جمعة جمعت (الحديث 4) تحفة الاشراف (14360).
1368-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التشديد في ترك الجمعة (الحديث 1052) و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في ترك الجمعة من غير عذر (الحديث 500) و اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، التشديد في التخلف عن الجمعة (الحديث 5) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر (الحديث 1125). تحفة الاشراف (11883).

کو کم حیثیت سمجھتے ہوئے تین جمعے ترک کر دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

شرح

اس حدیث میں اس بات کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص جمعے کی نماز ادا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے اور اس شخص کا دل بتدریج غافل ہوتا چلا جاتا ہے۔

•••——•••——•••

1368B - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ اَسِیْدِ بْنِ اَبِیْ اَسِیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِّنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ ."

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص بلاضرورت تین جمعے ترک کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

1369 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنِ الْحَضْرَمِیِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ "لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنے منبر پر یہ ارشاد فرمایا تھا:

"لوگ جمعے کی نماز ترک کرنے سے یا تو باز آ جائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا' اور وہ لوگ غافل لوگوں میں شامل ہو جائیں گے"۔

1370 - اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ."

1368م-اخرجه النسائی فی الجمعة من الکبری، التشدید فی التخلف عن الجمعة (الحدیث 6) و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب فیمن ترک الجمعة من غیر عذر (الحدیث 1126) تحفة الاشراف (2363) .

1369-اخرجه مسلم فی الجمعة، باب التغلیظ فی ترک الجمعة (الحدیث 40) واخرجه النسائی فی الجمعة من الکبری، التشدید فی التخلف عن الجمعة (الحدیث 7) . واخرجه ابن ماجه فی المساجد و الجماعات، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعة (الحدیث 794) . تحفة الاشراف (6696) .

1370-اخرجه ابو داؤد فی الطهارة، باب فی الغسل یوم الجمعة (الحدیث 342) واخرجه النسائی فی الجمعة من الکبری، التشدید فی التخلف عن الجمعة (الحدیث 8) . تحفة الاشراف (15806) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے جانا ہر بالغ شخص پر لازم ہے''

شرح

اس روایت میں استعمال ہونے والے لفظ ''محتلم'' سے مراد بالغ ہے۔

•••———•••———•••

3 - باب كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب: جو شخص کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کر دیتا ہے' اس کا کفارہ (کیا ہوگا؟)

1371 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ ـ"

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کر دیتا ہے' اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے' اگر اس کے پاس وہ نہ ہو' تو اسے نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے''۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دینار صدقہ دینے کی ترغیب دینے کی وجہ یہ ہے: نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں اور بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہاں حکم استحباب کے لئے ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آدمی کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایک درہم صدقہ کرے یا نصف درہم صدقہ کرے۔

(یاد رہے کہ متن میں ایک دینار یا نصف دینار کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن علامہ سندھی نے اسی طرح تحریر کیا ہے)

تاہم اس کے ساتھ اس شخص کے لئے توبہ کرنا بھی ضروری ہوگا کیونکہ توبہ ہی اس کے گناہ کو ختم کرے گی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔*

1371-اخرجه ابوداؤد فى الصلاة، باب كفارة من تركها (الحديث 1053) و (الحديث 1054) بمعناه مرسلًا واخرجه النسائى فى الجمعة من الكبرى، كفارة من ترك الجمعة من غير عذر (الحديث 9) . تحفة الاشراف (4631) .

1371م-اخرجه النسائى فى الجمعة من الكبرى، كفارة من ترك الجمعة من غير عذر (الحديث 10) واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر (الحديث 1128) . تحفة الاشراف (4599) .

* حاشیہ سندھی بر روایت مذکورہ 1371

4 - باب ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت کا تذکرہ

1372 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان سب دنوں میں جمعے کا دن سب سے بہترین ہے' اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن انہیں' جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا"۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں' اس حدیث سے بعض حضرات نے یہ استدلال کیا ہے کہ جمعہ کا دن عرفہ کے دن سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور شیخ ابن العربی نے جزم کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے: اور ہمارے نزدیک بھی یہی صورت ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: عرفہ کا دن زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور یہ قول زیادہ مستند ہے۔

قرطبی فرماتے ہیں: جمعے کا دن تمام دنوں سے زیادہ فضیلت رکھنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے کسی متعین دن کی طرف واپس کیا جائے اس کی وجہ یہ ہے: اپنی ذات کے اعتبار سے تمام دن برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کو کسی دوسرے دن کے مقابلے میں اپنی ذاتی خصوصیات کی علت حاصل ہوتی ہے' جو ایک زائد امر ہے' جو اس کے اپنے وجود سے زائد ہے۔

جمعہ کا دن وہ ہے' جو عبادات کی جنس کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جس میں جمعے کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں' جس کے دواعی ہیں اور اس میں لوگ دعائیں مانگتے ہیں جن میں ان کی حالت اسی طرح ہو جاتی ہے جس طرح عرفہ کے دن کی ہوتی ہے' تاکہ بعض دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر بعض لوگوں کی دعا بھی قبول ہو جائے۔

اور بعض لوگوں کے ہمراہ دیگر لوگوں کی بھی مغفرت ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"جمعہ غریبوں کا حج ہے"۔

یعنی ان لوگوں کو اس دن میں وہ کچھ حاصل ہو جاتا ہے' جو اہل عرفہ کو حاصل ہوتا ہے۔

پھر یہ پہلو بھی ہے کہ فرشتے اس دن (مسجد میں حاضر ہوتے ہیں) اور نماز پڑھنے والوں کے ثواب کو تحریر کرتے ہیں۔ اسی لئے اس دن کو "حاضری کا دن" کہا جاتا ہے۔

1372-اخرجه مسلم في الجمعة، باب فضل يوم الجمعة (الحديث 17) والنسائي في الجمعة في الجمعة من الكبرى، فضل يوم الجمعة (الحديث 11) ـ تحفة الاشراف (13959) ـ

پھر اس دن میں عارف لوگوں کے قلوب کو زیادہ الطاف' اضافی انوار و تجلیات حاصل ہوتے ہیں اسی لئے اس دن کو"یوم المزید" کہا جاتا ہے۔

پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں بطور خاص ایک مخصوص گھڑی رکھی ہے' جو صرف اس دن میں ہوتی ہے۔

پھر یہ پہلو بھی ہے کہ اس دن میں کئی عظیم اُمور رونما ہوئے یعنی اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی جو تمام بشریت کی اصل ہیں کیونکہ ان کی اولاد میں سے انبیاء، اولیاء اور نیک لوگ پیدا ہوئے پھر اسی دن انہیں جنت سے باہر لے جایا گیا کیونکہ اس باہر نکلنے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی بندگی کا اظہار انسانوں کی طرف سے ہوا۔

یہ اس کے احترام یا مخالفت کے ہمراہ تھا۔ اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا کیونکہ اسی مرنے کی وجہ سے انسان کو اجر حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی جائے امان کی طرف پہنچ جاتا ہے۔ اور اپنے مستقل ٹھکانے کی طرف واپس چلا جاتا ہے جہاں سے نکل کر وہ واپس آیا تھا۔

جو شخص ان تمام معنی کو سمجھنے کی کوشش کرے گا وہ اس دن کی فضیلت اور اس کی خصوصیت کو جان لے گا۔

•••———•••———•••

1372B - اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا نُوْحٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مُتَعَمِّدًا فَعَلَيْهِ دِيْنَارٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ ." وَفِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ لَيْسَ فِيْهِ مُتَعَمِّدًا .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص جان بوجھ کر جمعہ ترک کردے اس پر ایک دینا یا نصف دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔ ایک مقام پر (یعنی ایک روایت کے مطابق) لفظ "جان بوجھ کر" منقول نہیں ہے۔

5 - باب اِكْثَارِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے (کی ترغیب)

1373 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ ." قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ اَیْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ بَلِيْتَ .

1373-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فضل يوم الجمعة و ليلة الجمعة (الحديث 1047)، و باب فی الاستغفار (الحديث 1531) مختصراً . واخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، الامر باكثار الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم فی يوم الجمعة (الحديث 12) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب فی فضل الجمعة (الحديث 1085)، وفی الجنائز، باب ذكر وفاته و دفنه صلى الله عليه وسلم (الحديث 1636) . تحفة الاشراف (1736) .

قَالَ "اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ."

☆☆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت جمعے کے دن کو حاصل ہے' اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن اُن کا انتقال ہوا' اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت آئے گی' تو تم اس دن (مجھ پر) بکثرت درود بھیجا کرو' کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے''۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا درود آپ کی خدمت میں کیسے پیش کیا جائے گا' جبکہ آپ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے' وہ انبیاء کے اجسام کو کھالے۔

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرنے کی ترغیب دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن کو سب سے افضل دن قرار دیا ہے اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اسی دن ہوئی تھی اور ان کا انتقال بھی اسی دن ہوا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ سابقہ روایت میں بھی ہے' تاہم ان کا انتقال بھی اسی دن ہوا تھا یہ اس روایت میں مذکور ہے۔

اس میں مزید یہ وضاحت ہے کہ اسی دن صور پھونکا جائے گا اور قیامت آئے گی۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ تمہارا درود شریف میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کر چکے ہیں' اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں' جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور وہ میری اُمت کی طرف سے سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت حدیث 1281 کے تحت نقل کی ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں بوسیدہ ہونے سے مراد مر جانا ہے اور یہ لفظ کنایہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ چیز حرام قرار دی ہے' تو یہ اس بات کا کنایہ ہے: انبیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

•••——•••——•••

6 - باب الْاَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن مسواک کرنے کا حکم

* حاشیہ سندھی برروایت مذکورہ

1374 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ هِلَالٍ وَّبُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيْبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ ." اِلَّا اَنَّ بُكَيْرًا لَّمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِى الطِّيْبِ "وَلَوْ مِنْ طِيْبِ الْمَرْاَةِ ."

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے اور مسواک کرنا اور جس قدر مل سکے خوشبو استعمال کرنا (بھی اس کے لیے مستحب ہے)''۔

یہاں بکیر نامی راوی نے عبدالرحمٰن نامی راوی کا تذکرہ نہیں کیا اور روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''(آدمی کو) خوشبو لگانی چاہیے' خواہ خواتین کی مخصوص خوشبو لگائے''۔

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن کے آداب بیان کرتے ہوئے اس میں مسواک کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ ویسے بنیادی طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ ہر نماز کے وقت مسواک کرنی چاہیے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی ہدایت کرتا۔''

تو اس عمومی حدیث میں جمعہ کی نماز بھی شامل ہوگی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بطورِ خاص جمعہ کے دن مزید اہتمام کے ساتھ مسواک کرنے کی ہدایت بھی کی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: جمعے کا دن وہ دن ہے' جسے (یوم مشہود) کہا جاتا ہے۔ یعنی اس دن فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں۔ دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ فرشتے بیٹھ کر امام کا خطبہ سنتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جس شخص نے لہسن یا کوئی اور بدبودار چیز کھائی ہوئی ہو وہ مسجد میں نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف محسوس ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے''

1374-اخرجه مسلم فى الجمعة ، باب الطيب و السواك يوم الجمعة (الحديث ٧) . و اخرجه ابو داؤد فى الطهارة، باب فى الغسل يوم الجمعة (الحديث 344) . واخرجه النسائى فى الجمعة، باب الهيأة للجمعة (الحديث 1382)، و فى الجمعة من الكبرى، السواك يوم الجمعة (الحديث 13)، و الهيئة للجمعة (الحديث 34) . والحديث عزاه المزى فى تحفة الاشراف للبخارى (880تعليقًا) عقيب حديث شعبة عن ابى بكر بن المنكدر عن عمرو بن سليم عن ابى سعيد . ورواه الليث عن خالد عن ابن ابى هلال عن ابى بكر بن المنكدر عن عمرو بن سليم، عن عبد الرحمن بن ابى سعيد عن ابيه به . وتعقبه الحافظ فى الفتح (365/2) بقوله: لم اقف على هذا التعليق فى شىء من النسخ التى وقعت لنا من الصحيح، ولا ذكره ابو مسعود ولا خلف . تحفة الاشراف (4116) .

تو کیونکہ جمعہ کے دن فرشتے بکثرت حاضر ہوتے ہیں اس لئے نبی اکرم ﷺ نے بطور خاص جمعہ کے دن مسواک کرنے کی ترغیب دی ہے' تاکہ اگر کسی شخص کے منہ میں کسی چیز کی بو ہو تو وہ زائل ہو جائے۔"

•••———•••———•••

7 - بَابُ الْاَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم

1375 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص جمعہ پڑھنے کے لیے آئے' تو اسے پہلے غسل کر لینا چاہیے"۔

8 - باب اِيجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن غسل واجب ہونا

1376 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے"۔

1377 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَّهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ."

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1375-اخرجه البخاری فی الجمعة، باب فضل الغسل یوم الجمعة (الحدیث 877) . واخرجه النسائی فی الجمعة من الکبری، الغسل یوم الجمعة (الحدیث 22) تحفة الاشراف (8381) .

1376-اخرجه البخاری فی الاذان، باب وضوء الصبیان و متی یجب علیهم الغسل و الطهور و حضورهم الجماعة و العیدین و الجنائز و صفوفهم (الحدیث 857)، باب هل علی من لم یشهد الجمعة غسل من النساء و الصبیان وغیرهم (الحدیث 895)، و فی الشهادات، باب بلوغ الصبیان وشهادتهم (الحدیث 2665) . واخرجه مسلم فی الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة علی کل بالغ من الرجال وبیان ما امروا به (الحدیث 5) . واخرجه ابو داؤد فی الطهارة، باب فی الغسل یوم الجمعة (الحدیث 341) . واخرجه النسائی فی الجمعة من الکبری، ایجاب الغسل للجمعة (الحدیث 26) واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی الغسل یوم الجمعة (الحدیث 1089) . تحفة الاشراف (4161) .

1377-اخرجه النسائی فی الجمعة الکبری، ایجاب الغسل للجمعة (الحدیث 27) . تحفة الاشراف (2706) .

''ہر مسلمان شخص پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور یہ جمعے کا دن ہے''۔

9 - باب الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن غسل نہ کرنے کی رخصت

1378 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهُمْ ذَكَرُوْا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُوْنَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ فَيَتَاَذَّى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ''اَوَلَا يَغْتَسِلُوْنَ''۔

☆☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے غسل کرنے کا تذکرہ کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پہلے لوگ نواحی علاقوں میں رہا کرتے تھے' جب وہ جمعہ کے لیے آیا کرتے تھے' تو ان کے جسم پر میل کچیل ہوتا تھا' جب ہوا ان سے ٹکراتی تھی' تو ان کی بوپھیل جایا کرتی تھی' جس کی وجہ سے بعض لوگوں کو اذیت ہوتی تھی' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ غسل کیوں نہیں کر لیتے۔

1379 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ''۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا وَّلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ اِلَّا حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ (بن جندب) بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن وضو کر لے' تو یہ کافی ہے اور ٹھیک ہے' لیکن اگر وہ شخص غسل کر لے' تو غسل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تحریری روایات نقل کی ہیں (ویسے حسن بصری نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے صرف عقیقہ کے بارے میں منقول حدیث سنی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے)

10 - باب فَضْلِ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت

1378-اخرجه النسائي في الجمعة الكبرى، الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة (الحديث 29) . تحفة الاشراف (1/469) .

1379-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة (الحديث 354) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الوضوء يوم الجمعة (الحديث 497) . واخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة (الحديث 30) تحفة الاشراف (4587) .

1380 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّهَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا ".

☆☆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن جو شخص غسل کرے' صاف کپڑے پہنے' نماز کے لیے جلدی چلا جائے' امام کے قریب بیٹھے اور کوئی لغو حرکت نہ کرے تو اسے ہر ایک قدم کے عوض ایک سال کے روزوں اور نوافل کا ثواب ملتا ہے''۔

شرح

اس روایت میں جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔

جمہور علماء کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے' جبکہ فقہائے مالکیہ کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔

اگرچہ ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے' لیکن یہاں لفظ واجب کو سنت ہونے پر محمول کیا گیا ہے۔

کیونکہ ایک اور حدیث میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''جو شخص جمعہ کے دن وضو کر لیتا ہے' تو یہ بھی اچھا ہے' لیکن جو شخص غسل کر لے تو غسل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔''

روایت کے یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں' جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے اور یہ حدیث قولی سے ثابت ہے اس لئے اسے سنت قرار دیا جائے۔

•••——•••——•••

11 - باب الْهَيْئَةِ لِلْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے لیے (جانے کی) ہیئت کا تذکرہ

1381 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِى الْاٰخِرَةِ ." ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَاَعْطَى

1380-اخرجه ابو داؤد فى الطهارة، باب فى الغسل يوم الجمعة (الحديث 345 و 346) . واخرجه الترمذى فى الصلاة، باب ماجاء فى فضل الغسل يوم الجمعة (الحديث 496) . واخرجه النسائى فى الجمعة، فضل المشى الى الجمعة (الحديث 1383) . وباب الفضل فى الدنو من الامام (الحديث 1397)، و فى الجمعة من الكبرى، فضل الغسل (الحديث 31)، وفضل المشى الى الجمعة (الحديث 35)، والدنو من الامام يوم الجمعة (الحديث 66 و 67)، وفضل الانصات و ترك اللغو (الحديث 73) و اخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فى الغسل يوم الجمعة (الحديث 1087) . تحفة الاشراف (1735) .

عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا ." فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَّهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک حلّہ (فروخت ہوتے ہوئے) دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اسے خرید لیں' اور جمعہ کے دن یا جب وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں' اس دن اسے پہن لیا کریں (تو یہ مناسب ہوگا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا' جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح کے کچھ حلّے پیش کیے گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک حلّہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی عطاء کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ مجھے پہننے کے لیے دے رہے ہیں' حالانکہ آپ نے عطارد (نامی تاجر) کے حلّے کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میں تمہیں پہننے کے لیے نہیں دے رہا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے ایک مشرک بھائی کو پہننے کے لیے بھجوا دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جمعہ کے دن اہتمام کے ساتھ صاف ستھرا لباس پہننا چاہیے اور اس میں بطور خاص امام کے لئے اس بات کی زیادہ تاکید ہے' کیونکہ اسے لوگوں کو خطاب کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا لباس باقی لوگوں کی بہ نسبت صاف اور بہتر ہونا چاہیے۔

•••———•••———•••

1382 - اَخْبَرَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّالسِّوَاكَ وَاَنْ يَّمَسَّ مِنَ الطِّيْبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے' مسواک کرنا اور جس شخص کو میسر ہو اس کے لیے خوشبو لگانا (بھی لازم ہے)"۔

1381-اخرجه البخاري في الجمعة ، باب يلبس احسن ما يجد (الحديث 886) ، و في الهبة ، باب هدية ما يكره لبسها (الحديث 2612) . واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 6)، واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اللبس للجمعة (الحديث 1076) . واخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الهيئة للجمعة (الحديث 32) . تحفة الاشراف (8335) .

1382-تقدم (الحديث 1374) .

12 - باب فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: نمازِ جمعہ کے لیے چل کر جانے کی فضیلت

1383 - اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْاَشْعَثِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَوْسَ بْنَ اَوْسٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ ."

☆☆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے صاف کپڑے پہنے اور نماز ادا کرنے کے لیے جلدی چلا جائے اور پیدل چل کر جائے، سوار ہو کر نہ جائے، وہ امام کے قریب جا کر بیٹھے اور خاموش رہے، کوئی لغو حرکت نہ کرے تو اسے ہر ایک قدم کے قدم کے عوض میں ایک سال کے (نفلی اعمال) کا ثواب ملتا ہے۔

شرح

اس حدیث میں جمعہ کے دن جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جانے کی فضیلت موجود ہے، تاہم اس میں ذیلی طور پر جمعہ کے دیگر آداب کا بھی تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ جس میں پہلا ادب یہ ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیے۔

دوسرا ادب یہ ہے: انسان کو جلدی جمعہ پڑھنے کے لئے چلے جانا چاہیے۔

تیسرا ادب یہ ہے: جمعہ کی نماز اادکرنے کے لئے پیدل جانا چاہیے سوار ہو کر نہیں جانا چاہیے۔

چوتھا ادب یہ ہے: امام کے قریب ہو کر بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

پانچواں ادب یہ ہے: خاموش رہ کر خطبہ سننا چاہیے۔

چھٹا ادب یہ ہے: اس دوران یعنی مسجد میں آجانے کے بعد جمعہ کی نماز ادا کرنے تک کوئی لغو حرکت نہیں کرنی چاہیے۔

•••———•••———•••

13 - باب التَّبْكِيْرِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے (کی ترغیب)

1384 - اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ

1383-تقدم (الحديث 1380) .

الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ ." قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَيْضَةً ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ جمعہ کے لیے آنے والے افراد (کے نام) نوٹ کرتے ہیں' پھر جب امام آجاتا ہے' تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جمعہ کے دن جلدی جانے والا شخص اس طرح ہے' جیسے کوئی شخص اونٹ قربان کردے یا (صدقہ کردے) پھر اس کے بعد والا شخص اس طرح ہے' جیسے کوئی شخص گائے قربان کردے یا (صدقہ کردے) پھر اس کے بعد والا شخص اس طرح ہے' جیسے کوئی شخص بکری قربان کردے یا (صدقہ کردے) پھر اس کے بعد والا شخص اس طرح ہے' جیسے وہ بطخ قربان کردے (یا صدقہ کردے) پھر اس کے بعد والا اس طرح ہے' جیسے وہ مرغی (قربان کردے یا) صدقہ کردے' پھر اس کے بعد والا شخص اس طرح ہے' جیسے کوئی شخص انڈا صدقہ کردے۔

شرح

اس روایت میں اس بات کی تاکید موجود ہے کہ انسان کو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جلدی مسجد میں چلے جانا چاہیے۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب ''الحلیہ'' میں یہ روایت نقل کی ہے۔

''جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نور کے صحیفوں اور نور کے قلموں کے ہمراہ بھیجتا ہے''۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس دن مسجد کے باہر آنے والے وہ فرشتے حفاظت کے لئے مقرر فرشتوں کے علاوہ ہوتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ''جب امام آجاتا ہے' تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔''

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: فرشتے وہ والے صحیفے لپیٹتے ہیں' جس میں جمعے کے لئے جلدی آنے سے متعلق فضیلت درج ہوتی ہے۔ خطبہ سننے یا نماز میں شامل ہونے یا ذکر کرنے یا دعا مانگنے یا خشوع وخضوع وغیرہ سے متعلق صحیفے نہیں لپیٹے جاتے ہیں کیونکہ حفاظت پر مامور فرشتے (یعنی کراماً کاتبین) ان چیزوں کو نوٹ کرتے ہیں۔

1384-اخرجه البخاری فی الجمعة، باب الاستماع الی الخطبة (الحديث 929)، و فی بدء الخلق، باب ذکر الملائكة (الحديث 3211) مختصرًا . و اخرجه مسلم فی الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة (الحديث 24) . واخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، قعود الملائكة يوم الجمعة على باب المسجد و التبكير الى الجمعة و الفضل فی ذلك (الحديث 39 و 40) . تحفة الاشراف (13465) .

1385 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجِّرُ اِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِیْ بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِیْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِیْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِیْ كَبْشًا ." حَتّٰى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے:

''جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کی آمد کے حساب سے ان کے نام نوٹ کرتے ہیں' جو پہلے آتا ہے (اس کا نام پہلے لکھا جاتا ہے) پھر جب امام آجاتا تو وہ صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور وہ فرشتے غور سے خطبہ سنتے ہیں' تو جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے والا شخص اس طرح ہے' جیسے کوئی اونٹ قربان کرے (یا صدقہ کرے) پھر اس کے بعد والا گائے قربان کرنے والے (یا صدقہ کرنے والے) کی مانند' پھر اس کے بعد والا دنبہ قربان کرنے والے (یا صدقہ کرنے والے) کی مانند ہے۔ (راوی کہتے ہیں:)' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغی اور انڈے کا بھی تذکرہ کیا۔

1386 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيْهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَّكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَّكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَّكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَّكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُوْرًا وَّكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کی آمد کے حساب سے ان کے نام نوٹ کرتے رہتے ہیں' تو اس حوالے سے لوگوں کی مثال اس طرح ہے' جیسے کوئی شخص اونٹ قربان کرے یا کوئی شخص گائے قربان کرے یا کوئی شخص بکری قربان کرے یا کوئی شخص مرغی قربان کرے یا کوئی شخص چڑیا قربان کرے یا کوئی شخص انڈا صدقہ کردے''۔

1385-اخرجه مسلم فی الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة (الحديث 24 م) . واخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، قعود الملائكة يوم الجمعة على باب المسجد و التبكير الى الجمعة و الفضل فی ذلك (الحديث 41) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی التهجير الى الجمعة (الحديث 1092) . تحفة الاشراف (13138) .

سيوطی 1386-(فالناس فيه كرجل قدم بدنة و كرجل قدم بدنة) كرر المتقرب به مرتين فی الجميع للاشارة الى ان الاتی فی اول ساعة وفی آخرها شتركان فی مسمیالبدنة مثلا و يتفاوتان فی صفاتها .

سندی 1386-قوله (كرجل قدم بدنة) التكرار فی الجميع للاشارة الى ان الاجر المذكور موزع على ساعات فالآتی فی اول كل ساعة و آخرها يشتركان فی نوع ذلك الآجر كالتصدق بالبدنة مثلا و ان تفاوتا من حيث الصفات فالآتی فی اول تلك الساعة كالمعطی للبدنة السمينة و من بعده كالمتصدق بما دون ذلك و الله تعالٰى اعلم .

14 - باب وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ (کی نماز) کا وقت

1387 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص غسل جنابت کی طرح غسل کر کے نماز کے لیے چلا جائے' تو گویا اس نے اونٹ قربان کیا (یا صدقہ کیا) جو شخص دوسری گھڑی میں جاتا ہے گویا اس نے گائے صدقہ کی' جو شخص تیسری گھڑی میں جاتا ہے گویا اس نے دنبہ صدقہ کیا' جو شخص چوتھی گھڑی میں جاتا ہے گویا اس نے مرغی صدقہ کی' جو شخص پانچویں گھڑی میں جاتا ہے' گویا اس نے انڈا صدقہ کیا' پھر جب امام آ جاتا ہے' تو فرشتے (خطبہ سننے کے لیے) حاضر ہو جاتے ہیں اور غور سے خطبہ سنتے ہیں۔

1388 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو وَّالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْجُلَاحِ مَوْلٰى عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ فِيْهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِيَّاهُ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ."

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جمعہ کے دن ۱۲ گھڑیاں ہوتی ہیں' ان میں جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگ رہا ہو' تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطاء کر دیتا ہے' تم (اس مخصوص گھڑی کو) عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کرو"۔

1389 - اَخْبَرَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ

1387-اخرجه البخاری فی الجمعة، باب فضل الجمعة (الحديث 881) . واخرجه مسلم فی الجمعة، باب الطيب و السواك يوم الجمعة(الحديث 10) . واخرجه ابو داؤد فی الطهارة، باب فی الغسل يوم الجمعة (الحديث 351) . واخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، وقت الجمعة(الحديث 43) واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی التبكير الی الجمعة (الحديث 499) . تحفة الاشراف (12569) .

1388-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب الاجابة اية ساعة هی فی يوم الجمعة (الحديث 1048) . واخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، و قت الجمعة (الحديث 44) . تحفة الاشراف (3157) .

1389-اخرجه مسلم فی الجمعة ، باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس (الحديث 28 و 29) . واخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، وقت الجمعة (الحديث 45) . تحفة الاشراف (2602) .

ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا ۔ قُلْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ ۔

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہم لوگ جمعہ کی نماز ادا کیا کرتے تھے' پھر جب ہم واپس جاتے تھے' تو اس وقت باغ میں پانی دینے والے اونٹوں کو آرام دیا کرتے تھے۔

(راوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: یہ کون سا وقت ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ زوال کا وقت ہوتا تھا۔

1390 - اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهٖ ۔

☆☆ ایاس بن سلمہ اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جب جمعہ کی نماز ادا کر کے واپس جاتے تھے' تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ اس سایہ میں آیا جا سکے۔

شرح

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں' جمعے کی نماز کا وقت وہی ہے' جو ظہر کی نماز کا وقت ہے' یعنی یہ زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے جو اکثر فقہاء کے نزدیک ایک مثل ہے' جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو مثل ہے۔

جمہور کے نزدیک زوال سے پہلے جمعہ ادا کرنا درست نہیں ہے' تاہم حنابلہ کی رائے اس بارے میں مختلف ہے' وہ یہ کہتے ہیں زوال سے کچھ پہلے بھی جمعے کی نماز ادا کی جا سکتی ہے اور اس کا ابتدائی وقت وہ ہے' جو عید کی نماز کا ابتدائی وقت ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے موقف کی تائید عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی تو یہ حضرات نصف النہار ہونے تک خطبے اور نماز سے فارغ ہو جایا کرتے تھے۔

لیکن جمہور کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی بات ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج مغرب کی جانب ڈھل جاتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کا بھی یہی معمول رہا۔

1390-اخرجه البخاري في المغازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4168) . واخرجه مسلم في الجمعة، باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس (الحديث 31 و 32) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت الجمعة (الحديث 1085) واخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، وقت الجمعة (الحديث 46) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في وقت الجمعة (الحديث 1100) . تحفة الاشراف (4512) .

جمہور کی دوسری دلیل یہ ہے: جمعہ اور ظہر یہ دونوں فرض ہیں اور ان دونوں کا وقت ایک ہی ہے۔
ان کے وقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے' تو جب ظہر کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے' تو جمعے کا بھی یہی وقت ہونا چاہیے۔

•••———•••———•••

15 - باب الْاَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

باب: (جمعہ کی نماز کے لیے) اذان دینا

1391 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ الْاَذَانَ كَانَ اَوَّلُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ .

★★ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا تو اس وقت پہلی اذان دی جاتی تھی' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا اور لوگوں کی آبادی زیادہ ہوگئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان دینے کا حکم دیا تو زوراء کے مقام پر یہ اذان دی گئی۔
اس کے بعد یہی معمول رائج ہوگیا۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ اس روایت میں سائب بن یزید نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جمعہ کی اذان اس وقت دی جاتی تھی جس وقت آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوجایا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی یہی معمول رہا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان دلوائی۔

یہاں تیسری اذان سے مراد جمعہ کی دوسری اذان ہے اور اسے تیسری اس لئے کہا گیا ہے' کیونکہ عربوں کے محاورے میں اذان

1391-اخرجه البخاري في الجمعة، باب الاذان يوم الجمعة (الحديث 912)، وباب المؤذن الواحد يوم الجمعة (الحديث 913) بنحوه، وباب الجلوس على المنبر عند التاذين (الحديث 915) بنحوه، وباب التاذين عند الخطبة (الحديث 916) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب النداء يوم الجمعة (الحديث 1087 و 1088 و 1089 و 1090) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في اذان الجمعة (الحديث 516) بنحوه . و اخرجه النسائي في الجمعة، باب الاذان للجمعة (الحديث 1392 و 1393) بنحوه ، وفي الجمعة من الكبرى، الاذان يوم الجمعة (الحديث 48 و 49 و 50) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الاذان يوم الجمعة (الحديث 1135) بنحوه . تحفة الاشراف (3799) .

اور اقامت دونوں کو اذان کہہ دیا جاتا ہے' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی یہ بات منقول ہے: دو اذانوں یعنی (اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اصل میں دوسری اذان کا اضافہ کیا تھا۔

یہ روایت ان مہربانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے' جو اس بات کے قائل ہیں' جو کام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے وہ مطلق طور پر بدعت ہے۔

اس پر یہ کہا جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے۔''

لیکن سوال یہ ہے: شارع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی فرد شارع نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اپنے تمام مقام ومرتبہ کے باوجود شارع نہیں بن سکتے تو اگر ان کے لئے اس بات کی اجازت موجود ہے کہ وہ کسی ایسے عمل کو معمول کے طور پر باقاعدگی سے اختیار کر سکتے ہیں' جسے معمول کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا تو بعد میں آنے والوں کے لئے یہ ممانعت کہاں سے ثابت ہوئی؟

اس بارے میں بنیادی اصول یہ ہے: جس چیز کو شریعت نے فرض، واجب یا سنت قرار دیا ہے وہ فرض واجب یا سنت قرار دی جائے گی اور جس کو حرام، مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے وہ دلیل کی بناء پر حرام، مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی ہوگی اور جو کام اپنی اصل کے اعتبار سے مستحب ہوتا ہے اسے مستحب قرار دیا جائے اگر چہ اس کو معمول کے طور پر اختیار کر لیا جائے۔

••• ——— ••• ——— •••

1392 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالتَّاْذِيْنِ الثَّالِثِ عُثْمَانُ حِيْنَ كَثُرَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ التَّاْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ .

☆☆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تیسری اذان کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت ہوا تھا' جب اہلِ مدینہ کی آبادی زیادہ ہوگئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن تو ایک ہی ہوا کرتا تھا اور جمعہ کے دن (پہلی اذان) اس وقت دی جاتی تھی جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا تھا۔

1393 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ اِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِذَا نَزَلَ اَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِىْ زَمَنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

☆☆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت بلال رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن اس وقت اذان دیتے تھے جب

1392-تقدم (الحديث 1391) -

1393-تقدم (الحديث 1391) -

نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو جاتے تھے' جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اترتے تھے' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ دیتے تھے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔

16 - باب الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَآءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ

باب: جمعہ کے دن جو شخص امام کے آ جانے کے بعد (مسجد میں) آئے' اس کا (تحیۃ المسجد) کی نماز ادا کرنا

1394 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ." قَالَ شُعْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"(جمعہ کے دن) جب کوئی شخص (مسجد میں) آئے حالانکہ امام آ چکا ہو' تو اس شخص کو دو رکعات (تحیۃ المسجد) ادا کر لینی چاہیے"۔

شعبہ نامی راوی نے روایت کے الفاظ میں "جمعہ کے دن" کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

شرح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

وہاں اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے شارح علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

"اس حدیث کے مفہوم کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے فقہاء کے ایک گروہ نے اس کے ظاہر کے مطابق اس کا مفہوم بیان کیا ہے"۔

وہ یہ کہتے ہیں: جب کوئی شخص ایسے وقت میں مسجد میں آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ مختصر طور پر دو رکعات ادا کر لے یہ ایک ایسی سنت ہے' جو معمول ہے۔

حسن بصری اور مکحول اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی، امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابوثور اور اصحابِ ظواہر کا بھی یہی مذہب ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں' جو شخص اپنے گھر میں دو رکعات ادا کر چکا ہو بعد میں وہ مسجد میں آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے لیکن اگر اس نے اپنے گھر میں دو رکعات نماز ادا نہیں کی تھی' تو اسے مسجد میں آنے کے بعد دو رکعات نماز ادا کر لینی چاہیے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جس شخص کو یہ ہدایت کی تھی اس نے گھر میں دو رکعت نماز ادا

1394- اخرجه البخاري في التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى (الحديث 1166). واخرجه مسلم في الجمعة، باب التحية والامام يخطب (الحديث 57). واخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الصلاة يوم الجمعة لمن جاء وقد خرج الامام (الحديث 57). تحفة الاشراف (2543).

نہیں کی تھی۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ دو رکعات نماز ادا کر لے۔

اس حوالے سے تیسرا قول شیخ ابومجلز کا ہے' وہ یہ کہتے ہیں اگر آپ چاہیں' تو دو رکعات ادا کر لیں اور آپ چاہیں' تو (دو رکعات ادا کئے بغیر) بیٹھ جائیں۔

چوتھا قول جمہور کا ہے' جو اس بات کے قائل ہیں' جب آپ مسجد میں آئیں اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو آپ بیٹھ جائیں گے دو رکعات نماز ادا نہیں کریں گے۔

صحابہ کرام میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔

تابعین میں سے عطاء بن ابی رباح، ابراہیم نخعی، ابن سیرین، قاضی شریح، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور لیث بن سعد کا بھی یہی موقف ہے۔

اس کے بعد ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایات نقل کی ہیں' ان حضرات کے نزدیک جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے: اگر خطبے کے دوران نماز ادا کرنا منع ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو نماز ادا کرنے کا حکم کیوں دیا تھا؟

جمہور نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے: اس شخص نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے' اور نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ لوگ اس کی ظاہری ہیئت کو دیکھ کر اس کو صدقہ و خیرات کر دیں۔ *

•••——•••——•••

17 - باب مَقَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: امام کے خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہونے کی جگہ

1395 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّـهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِىْ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَاسْتَوٰى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِيْنِ النَّاقَةِ حَتّٰى سَمِعَهَا اَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَتَتْ۔

* شرح ابن بطال، کتاب جمعہ کا بیان، باب! جب امام کسی شخص کو دیکھے کہ وہ آیا ہے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو امام اسے دو رکعت ادا کرنے کی ہدایت کرے

1395- اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، مقام الامام في الخطبة (الحديث 54) . تحفة الاشراف (2877) .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تھے' تو پہلے کھجور کے تنے سے ٹیک لگاتے تھے' جو مسجد کا ایک ستون بھی تھا' جب منبر بنوا دیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے' تو وہ ستون مضطرب ہو گیا اور اونٹنی کی طرح بلبلانے لگا' یہاں تک کہ مسجد میں موجود افراد نے اس کی آواز کو سنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر کر اس کے پاس گئے' آپ نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔

شرح

اس حدیث میں اس بات کا بیان موجود ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر شریف نہیں تیار کیا گیا تھا تو اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے' اور اس میں یہ بات مذکور ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر بنا لیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا وہ تنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں رونے لگا یہاں تک کہ اہل مسجد نے بھی اس کی آواز سنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ کھجور کا تنا آپ کے فراق میں رونے لگ پڑا تھا۔

ویسے بھی ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔

''سرکش جنوں اور انسانوں کے علاوہ ہر چیز یہ بات جانتی ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں''

•••——•••——•••

18 - باب قِيَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: امام کا کھڑے ہو کر خطبہ دینا

1396 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَخْطُبُ قَاعِدًا وَّقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا) .

★★ حضرت ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' اس وقت عبدالرحمٰن بن ام حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ بولے: اس کو دیکھو ذرا! یہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب ان لوگوں نے تجارت کی چیز اور دلچسپی کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا''۔

(اس آیت میں' تو اس بات کا تذکرہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے)

1396-اخرجه مسلم في الجمعة، باب في قوله تعالٰى (واذا راوا تجارة اولهوًا انفضوا اليها و تر كوك قائمًا) (الحديث 39) . واخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، قيام الامام في الخطبة (الحديث 55) . تحفة الاشراف (11120) .

شرح

اس بات پر فقہا کا اتفاق ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ ہونا شرط ہے۔ تاہم خطبہ کی شرائط کے بارے میں فقہا کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ نماز سے پہلے دیا جاتا ہے اس کی مقدار اتنی ہونی چاہئے جتنی دیر میں طوال مفصل سے تعلق رکھنے والی کسی سورت کی تلاوت کی جاسکتی ہے۔ دو خطبے دیئے جائیں گے اور ان کے درمیان میں امام بیٹھ جائے گا۔ یہ بیٹھنا تین آیات کی تلاوت کے برابر ہوگا۔ دونوں خطبے بلند آواز میں دیئے جائیں گے۔

تاہم دوسرے خطبے میں آواز نسبتاً پست رکھی جائے گی امام کھڑا ہو کر خطبہ دے گا۔ اس کا رخ لوگوں کی طرف ہوگا۔ باوضو اور پاک حالت میں خطبہ دے گا۔ ستر عورت ڈھانپا ہوا ہوگا۔ یہ خطبہ دینا لازم ہے اگرچہ جمعے کے دن تمام حاضرین بہرے ہوں یا سوئے ہوئے ہوں۔

اگر امام بیٹھ کر خطبہ دے دیتا ہے یا بے ضو حالت میں خطبہ دے دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ مقصد حاصل ہو گیا جو وعظ ونصیحت کرنا تھا تاہم ایسا کرنا مکروہ ہوگا کیونکہ یہ موروث طریقے اور سنت کے خلاف ہے۔

روایت کے متن میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے موقف کی تائید میں سورۃ جمعہ کی جو آیت پیش کی ہے اس میں یہ الفاظ ان کی دلیل ہیں۔

''اور انہوں نے تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ دیا۔''

یعنی وہ لوگ جب اٹھ کر وہاں سے چلے گئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں خطبہ دے رہے تھے۔ احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کھڑے ہو کر ہی خطبہ دیا ہے۔ بیٹھ کر خطبہ دینا آپ سے ثابت نہیں ہے۔

•••———•••———•••

19 - باب الْفَضْلِ فِي الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ

باب: امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت

1397 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَابْتَكَرَ وَغَدَا وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَاَنْصَتَ ثُمَّ لَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَاَجْرِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا ."

☆☆ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1397-تقدم (الحديث 1380) .

"جو شخص (جمعہ کے دن) غسل کر کے صاف ستھرے کپڑے پہن کر جلدی نماز کے لیے چلا جاتا ہے اور امام کے قریب جا کر بیٹھتا ہے اور خاموش رہتا ہے اور کوئی لغو حرکت نہیں کرتا تو اسے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک سال کے نفلی روزوں اور نماز کا ثواب ملتا ہے"۔

شرح

اس روایت میں جمعہ کے دن کے آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے اوران آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان جمعہ کے دن غسل کر کے جلدی مسجد میں چلا جائے اور امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرے تا کہ زیادہ توجہ اور غور کے ساتھ امام کا خطبہ سن سکے۔

•••———•••———•••

20 - باب النَّهْيِ عَنْ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن جب امام منبر پر موجود ہو' تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر جانے کی ممانعت

1398 - اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى جَانِبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَآءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَىِ اجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ"۔

☆☆ ابوزاہریہ' حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک جمعہ کے دن میں ان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے بتایا: ایک دفعہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے آدمی! تم بیٹھ جاؤ! تم اذیت دے رہے ہو۔

شرح

سابقہ روایت میں یہ بات بیان کی گئی تھی کہ جمعہ کے دن جلدی غسل کر کے مسجد میں جانا مرغوب ہے اور امام کے قریب بیٹھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس روایت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ امام کے قریب جانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ بعد میں آنے والا شخص پہلے سے آنے والے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر انہیں ایذاء پہنچا کر امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرے بلکہ آگے بیٹھنے کا حق ان لوگوں کا ہے' جو جلدی آجائیں بعد میں آنے والے شخص کے لئے حکم یہ ہے: وہ پیچھے بیٹھ جائے۔

نماز جمعہ کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ خاموشی کے ساتھ غور سے امام کا خطبہ سنا جائے جمعہ کے دن جمعے کی نماز کے دوران کوئی بھی لغو حرکت کرنے سے منع کیا گیا ہے لغو سے مراد وہ کام ہوتا ہے' جو بے فائدہ ہو اور جو صحیح کام کے خلاف ہو۔ لغو کام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت کوئی شخص بات چیت شروع کر دے اور دوسرا شخص

1398-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تخطي رقاب الناس يوم الجمعة (الحديث 1118) . واخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، النهي عن تخطي رقاب الناس و الامام على المنبر يوم الجمعة (الحديث 68) . تحفة الاشراف (5188) .

اسے ٹوکتے ہوئے یہ کہہ دے: تم خاموش رہو۔

اکثر فقہاء کے نزدیک جمعے کے خطبے کو خاموشی سے سننا واجب ہے اور اس کی دلیل وہ روایات ہیں' جو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں اس حوالے سے نقل کی ہیں۔

اگر کوئی شخص امام کے خطبے کے دوران کلام کرتا ہے' تو وہ ایک غلط حرکت کا ارتکاب کرتا ہے' لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کی جمعے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

•••——•••——•••

21 - باب الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَآءَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جب کوئی شخص جمعہ کے دن اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو اس شخص کا نماز ادا کرنا

1399 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ "اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ." قَالَ لَا. قَالَ "فَارْكَعْ."

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے دریافت کیا: تم نے دو رکعات نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم پڑھ لو۔

22 - باب الْإِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن خاموشی سے خطبہ سننے کے لیے کہنا

1400 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے امام کے خطبے کے دوران یہ کہے: تم خاموش رہو' تو اس شخص نے بھی لغو حرکت کی''۔

1401 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ

1399-اخرجه مسلم فی الجمعة، باب التحية والامام يخطب (الحديث 56) . تحفة الاشراف (2557) .

1400-اخرجه البخاری فی الجمعة، باب الانصات يوم الجمعة و الامام يخطب (الحديث 394) . واخرجه مسلم فی الجمعة، باب فی الانصات يوم الجمعة فی الخطبة (الحديث 11) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی كراهية الكلام والامام يخطب (الحديث 512) . واخرجه النسائی فی الجمعة، باب الانصات للخطبة يوم الجمعة (الحديث 1401)، و فی الجمعة من الكبرى، الانصات للخطبة (الحديث 70 و 71) . تحفة الاشراف (13206) .

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَّعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب تم نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہا کہ تم خاموش رہو' جبکہ امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو تم نے لغو حرکت کی"۔

23 - باب فَضْلِ الْاِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن خاموش رہنے کی فضیلت اور لغو حرکت کو ترک کرنا

1402 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ اَبِى مَعْشَرٍ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ الْقَرْثَعِ الضَّبِّيِّ - وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ الْاَوَّلِينَ - عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا اُمِرَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَاْتِيَ الْجُمُعَةَ وَيُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ ."

☆☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

"جو شخص جمعہ کے دن اسی طرح پاک صاف ہوتا ہے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' پھر وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے' یہاں تک کہ جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے اور خاموش رہتا ہے' یہاں تک کہ اپنی نماز کو مکمل کر لیتا ہے' تو یہ چیز اس کے سابقہ جمعہ سے لے کر اس جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے"۔

24 - باب كَيْفِيَّةِ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ دینے کا طریقہ

1403 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ

1401-تقدم (الحديث 1400) .

1402-اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، فضل الانصات و ترك اللغو (الحديث 72) . تحفة الاشراف (4508) .

1403-اخرجه ابو داؤد في النكاح، باب في خطبة النكاح (الحديث 2118) . واخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يستحب من الكلام عند الحاجة (الحديث 491 و 492)، و في الجمعة من الكبرى، كيف الخطبة (الحديث 61) . تحفة الاشراف (9618) .

(يَـٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) (يَـٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) (يَـٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيدًا)۔"

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيهِ شَيْئًا وَّلَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّلَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ حاجت (یعنی نکاح کا خطبہ) دینے کا طریقہ تعلیم دیا تھا (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں' اسی سے مغفرت طلب کرتے' ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنے اعمال کی بُرائی سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے' اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے' اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آیات تلاوت کیں:

''اے ایمان والو! تم اللہ سے اتنا ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جب تم مرنے لگو تو تم مسلمان ہونا''۔

''اے لوگو! تم اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اس نے اس جان سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں کے ذریعے بہت سے مردوں اور خواتین کو پھیلا دیا' اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری (کے حقوق) کا خیال رکھنے کے (حوالے سے بھی ڈرو) بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے''۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچی بات کہو''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوعبیدہ نامی راوی نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے بھی اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالجبار نے بھی اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''خطبہ حاجت'' سے مراد نکاح کے وقت دیا جانے والا خطبہ ہے۔ جمعہ کے خطبے کے بارے میں یہ بات مستحب ہے کہ امام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ حاضرین کو وعظ و نصیحت

سے متعلق آیات اور احادیث سنائے۔ اس کے علاوہ انہیں وعظ و نصیحت کرے، انہیں نیکی کے کام کرنے کی ترغیب دے، برائی سے بچنے کی تلقین کرے وغیرہ

اہل سنت کے معمولات میں یہ بات شامل ہے کہ وہ جمعہ کے خطبہ میں چاروں خلفاء راشدین، خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نام لے کر اور دیگر تمام مہاجرین اور انصار اور قیامت تک آنے والے ان کے تمام پیروکاروں کے لئے عمومی طور پر دعا کرتے ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے تابع کے طور پر ہوتی ہے۔

•••—•••—•••

25 - باب حَضِّ الْاِمَامِ فِيْ خُطْبَتِهِ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: امام کا خطبہ دیتے ہوئے جمعہ کے دن غسل کرنے کی ترغیب دینا

1404 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا' آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے' تو وہ غسل کر لے۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے امام لوگوں کو شرعی مسائل سے آگاہ کرے گا۔ اس کے علاوہ معمولات حیات میں مستحبات کو اختیار کرنے کی بھی تلقین کرے گا۔

•••—•••—•••

1405 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَشِيْطٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَّقَدْ حَدَّثَنِيْ بِهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ.

☆☆ ابراہیم بن نشیط بیان کرتے ہیں' انہوں نے ابن شہاب سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے' سالم بن عبداللہ نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر اس بارے میں گفتگو کی تھی۔

1406 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

1404-اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الغسل يوم الجمعة (الحديث 23) . تحفة الاشراف (7650) .

1405-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6805) .

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنبَرِ "مَنْ جَآءَ مِنكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ اللَّيْثَ عَلٰى هٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّاَصْحَابُ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُوْنَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ بَدَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے' جب آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص جمعہ کے لیے آئے' اسے غسل کر لینا چاہیے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق کسی بھی راوی نے اس روایت میں لیث کی متابعت نہیں کی ہے صرف ابن جریر نے ایسا کیا ہے' جبکہ امام زہری کے شاگردوں نے اسے سالم بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبداللہ کے حوالے سے نقل نہیں کیا ہے۔

26 - باب حَثِّ الْاِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ خُطْبَتِهٖ

باب: جمعہ کے دن امام کا خطبے کے دوران صدقہ کرنے کی ترغیب دینا

1407 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَصَلَّيْتَ". قَالَ لَا. قَالَ "صَلِّ رَكْعَتَيْنِ". وَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَاَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَآءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ - قَالَ - فَاَلْقٰى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جَآءَ هٰذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَاَمَرْتُ لَهٗ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَآءَ الْاٰنَ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقٰى اَحَدَهُمَا". فَانْتَهَرَهٗ وَقَالَ "خُذْ ثَوْبَكَ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جمعہ کے دن ایک شخص آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' اس شخص کی ظاہری حالت سے تنگدستی عیاں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کر لو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ و خیرات کرنے کی ترغیب دی تو لوگوں نے اپنے کپڑے پیش کر دیئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے دو کپڑے اسے دیئے' جب اگلا جمعہ آیا' تو وہی شخص آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ و خیرات کرنے کی ترغیب دی تو اس شخص نے اپنے دو کپڑوں

1406-اخرجه مسلم في الجمعة، (الحديث 2) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة (الحديث 493) . تحفة الاشراف (7270) .

1407-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل و الامام يخطب (الحديث 511) . وابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن دخل المسجد و الامام يخطب (الحديث 1113) . تحفة الاشراف (4272) .

میں ایک پیش کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ شخص پچھلے جمعہ تنگدستی کی حالت میں آیا تھا' میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ہدایت کی تھی' تو انہوں نے کپڑے پیش کر دیئے تھے' تو میرے حکم کے تحت ان کپڑوں میں سے دو کپڑے اسے دیئے گئے تھے' اب یہ آیا ہے اور میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ہدایت کی ہے' تو اس نے ان دونوں میں سے ایک کپڑے کو پیش کر دیا ہے"۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو ڈانٹا اور فرمایا:

"تم اپنا کپڑا واپس لے لو"۔

شرح

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جمعہ کے دن مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کسی کام کے صدقہ و خیرات کرنے کی تلقین کی جا سکتی ہے اور امام کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ خطبے کے دوران ایسا کرے کیونکہ وہ خطبے کے دوران یہ بات کرے گا' تو لوگ زیادہ توجہ سے اس کی بات سنیں گے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے۔

•••———•••———•••

27 - باب مُخَاطَبَةِ الْإِمَامِ رَعِيَّتَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ

باب: امام جب منبر پر موجود ہو' اس وقت اس کا حاضرین کو مخاطب کرنا

1408 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَّيْتَ". قَالَ لَا . قَالَ "قُمْ فَارْكَعْ".

★★ حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھ لو۔

شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ اگر امام خطبہ دینے کے دوران کسی کو مخاطب کرتا ہے' تو یہ بات جائز ہے اور اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر امام نے کسی شخص کو مخاطب کیا ہو تو وہ شخص آگے سے جواب بھی دے سکتا ہے۔

1408-اخرجه البخاری فی الجمعة، باب اذا رای الامام رجلا جاء و هو یخطب امره ان یصلی رکعتین (الحدیث 930) . واخرجه مسلم فی الجمعة، باب التحية و الامام یخطب (الحدیث 54) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب اذا دخل الرجل والامام یخطب (الحدیث 1115) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب (الحدیث 510) . واخرجه النسائی فی النسائی فی الجمعة من الکبری، الکلام فی الخطبة (الحدیث 62) . تحفة الاشراف (2511) .

1409 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى اِسْرَآئِيْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ مَرَّةً وَّيَقُوْلُ "اِنَّ ابْنِىْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَظِيْمَتَيْنِ ."

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے یہ بات یاد ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے' حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے' ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے' اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح فرما دے گا۔

شرح

اس حدیث کا بنیادی موضوع حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اظہار ہے اور ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بالکل سچ ثابت ہوا' جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ ایک بڑی جماعت ہونے کے باوجود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دست برداری اختیار کی جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے دو بڑے گروہ ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہونے سے بچ گئے۔

•••——•••——•••

28 - باب الْقِرَاَةِ فِى الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ کے دوران قرآن کی تلاوت کرنا

1410 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ يَّحْيٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنَةِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ) مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

☆☆ حضرت حارثہ بن نعمان کی صاحب زادی بیان کرتی ہیں' میں نے سورۂ ق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر یاد کی

1409-اخرجه البخارى فى الصلح، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم للحسن بن على رضى الله عنهما: (ابنى هذا سيد و لعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين) (الحديث 2704) مطولاً، و فى المناقب، باب علامات النبوة فى الاسلام (الحديث 3629)، و فى فضائل الصحابة، باب مناقب الحسن و الحسين رضى الله عنهما (الحديث 3746)، و فى الفتن، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم للحسن بن على: (ان ابنى هذا لسيد و لعل الله ان يصلح به بين فئتين من المسلمين) (الحديث 7109) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد فى السنة، باب ما يدل على ترك الكلام فى الفتنة (الحديث 4662) . واخرجه الترمذى فى المناقب، باب مناقب الحسن و الحسين عليهما السلام (الحديث 3773) . واخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة، ذكر اختلاف الاخبار فى قول القائل سيدنا، و سيدى (الحديث 251 و 252 و 253)، و (الحديث 254 و 255) مرسلاً . تحفة الاشراف (11658) .

1410-اخرجه مسلم فى الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (الحديث 50 و 51 و 52) . اخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب الرجل يخطب على قوس (الحديث 1100 و 1102 و 1103) . واخرجه النسائى فى الجمعة من الكبرى، القراءة فى الخطبة (الحديث 63) . و الحديث عند النسائى فى الافتتاح، القراءة فى الصبح بقاف (الحديث 948) . تحفة الاشراف (18363) .

ہے' آپ جمعہ کے دن منبر پر اسے تلاوت کیا کرتے تھے۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: علامہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ سورۂ ق کو خطبے کے دوران پڑھنے کی وجہ یہ ہے: اس کے مضامین موت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ اس میں وعظ کا طریقہ انتہائی زبردست ہے اور اس میں زجر و توبیخ بھی نہایت تاکیدی ہے۔

•••———•••———•••

29 - باب الْاِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: جمعہ کے دن خطبہ کے دوران اشارہ کرنا

1411 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ اَنَّ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّهُ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ وَقَالَ مَا زَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ.

☆☆ حصین نامی راوی بیان کرتے ہیں' بشر بن مروان نے جمعہ کے دن منبر پر موجود رہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اشارے کے لیے بلند کیے تو حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسے بُرا کہتے ہوئے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا تھا' انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے انگلی کے ساتھ اشارہ کر سکتا ہے' لیکن اسے چاہئے کہ صرف شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے پورے ہاتھ کے ساتھ یا ایک سے زائد انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا خلافِ سنت ہے۔

•••———•••———•••

30 - باب نُزُولِ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَقَطْعِهِ كَلَامَهُ وَرُجُوعِهِ اِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن امام کا خطبہ مکمل کرنے سے پہلے منبر سے نیچے آنا

1411-اخرجه مسلم في الجمعة، باب تخفيف الصلاة و الخطبة (الحديث 53) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب رفع اليدين على المنبر (الحديث 1104) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية رفع الايدي على المنبر (الحديث 515) بنحوه و اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، القراءة في الخطبة (الحديث 65) . تحفة الاشراف (10377) .

اپنی گفتگو کو منقطع کرنا اور واپس منبر پر چلے جانا

1412 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ فِيْهِمَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهٗ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ "صَدَقَ اللّٰهُ (اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) رَاَيْتُ هٰذَيْنِ يَعْثُرَانِ فِيْ قَمِيْصَيْهِمَا فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ كَلَامِيْ فَحَمَلْتُهُمَا ."

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آ گئے ان دونوں حضرات نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں یہ دونوں حضرات لڑکھڑا رہے تھے نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اُترے آپ نے اپنی گفتگو کو منقطع کیا اور ان دونوں کو اُٹھا لیا آپ دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

"تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں"۔

میں نے ان دونوں کو اپنی قمیصوں میں لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے اپنی گفتگو منقطع کی اور ان دونوں کو اُٹھا لیا۔

شرح

اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ انتہائی محبت کیا کرتے تھے ان کو آتا ہوا دیکھ کر آپ نے اپنی گفتگو درمیان میں روک دی اور منبر شریف سے نیچے تشریف لا کر ان کو گود میں اٹھا لیا۔

بعض دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سجدہ میں تھے کہ اسی دوران حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر سوار ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا سجدہ طویل کر دیا۔

یہ روایت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں۔

•••———•••———•••

31 - باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيْرِ الْخُطْبَةِ

باب: مختصر خطبہ دینا مستحب ہے

1412-اخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب الامام يقطع الخطبة للامر يحدث (الحديث 1109) . واخرجه النسائی فی صلاة العيدين، نزول الامام عن المنبر قبل فراغة من الخطبة (الحديث 1584) واخرجه الترمذی فی المناقب، باب مناقب الحسن و الحسين عليهما السلام (الحديث 3774) . تحفة الاشراف (1958) .

1413 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ اَنْبَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُقَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَاْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت ذکر کیا کرتے تھے' اور لغو باتیں نہیں کیا کرتے تھے' آپ طویل نماز ادا کرتے تھے' اور مختصر خطبہ دیتے تھے' آپ کو اس بارے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی تھی کہ آپ کسی بیوہ عورت کے ساتھ یا کسی غریب آدمی کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی ضرورت پوری کر دیں۔

شرح

اس روایت میں صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا تذکرہ کیا ہے جس میں پہلی خصوصیت یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

دوسری خصوصیت آپ کی یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ لغو کاموں سے اجتناب کرتے تھے۔ تیسری خصوصیت یہ کہ آپ طویل نماز ادا کیا کرتے تھے۔ چوتھی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ مختصر خطبہ دیا کرتے تھے یعنی آپ کا خطبہ اتنا زیادہ طویل نہیں ہوتا تھا۔ کہ حاضرین اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں۔ اس روایت کے ان الفاظ میں ان آئمہ کے لئے بطور خاص نصیحت ہے' جو طویل خطبہ دیتے ہیں جمعہ کے دن لمبی تقریریں کرتے ہیں اور پھر اس پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ سلام پھیرنے کے بعد اور دعا مانگنے سے پہلے بھی مختصری تقریر جھاڑ دیتے ہیں۔

روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اگلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ بیوہ خواتین یا غریب لوگوں کے ساتھ چل کر ان کی ضرورت پوری کر دیا کرتے تھے یعنی آپ غریبوں اور بیواؤں کا خیال رکھا کرتے تھے' اگر ان کی کسی ضرورت کی تکمیل کے لئے آپ کو بہ نفس نفیس چل کر جانا پڑتا تو تشریف لے جایا کرتے تھے۔

•••———•••———•••

32 - باب كَمْ يَخْطُبُ

باب: کتنی مرتبہ خطبہ دیا جائے گا؟

1414 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُهُ يَخْطُبُ اِلَّا قَائِمًا وَّيَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْاٰخِرَةَ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا ہوں' میں نے آپ کو

1413-اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الفصل بين الخطبتين في الجلوس (الحديث 59) تحفة الاشراف (5183) .

1414-اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، كم يخطب (الحديث 56) . تحفة الاشراف (2177) .

ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' آپ (درمیان میں) بیٹھ جاتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیا کرتے تھے۔

33 - باب الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوسِ

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر وقفہ کیا جائے گا

1415 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَّكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے' آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر وقفہ کرتے تھے۔

34 - باب السُّكُوتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے وقت خاموش رہنا

1416 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِى ابْنَ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ ﷺ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' پھر آپ بیٹھ گئے' پھر آپ نے دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا' جو شخص تمہیں یہ بات بتائے کہ نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے' تو وہ شخص جھوٹ بولتا ہے۔

35 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيهَا

باب: دوسرے خطبے کے دوران تلاوت کرنا اور ذکر و اذکار کرنا

1417 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَّيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ

1415-اخرجه البخاری فی الجمعة، باب القعدة بین الخطبتین یوم الجمعة (الحدیث 928) بنحوه مختصرًا . و اخرجه النسائی فی الجمعة من الکبری، الفصل بین الخطبتین فی الجلوس (الحدیث 57) و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة (الحدیث 1103) بنحوه . تحفة الاشراف (7812) .

1416-انفرد به النسائی . و الحدیث عند النسائی فی الجمعة من الکبری، الفصل بین الخطبتین فی الجلوس (الحدیث 58) تحفة الاشراف (2141) .

خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَّصَلَاتُهُ قَصْدًا .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' پھر آپ تشریف فرما ہو جاتے تھے' پھر دوبارہ کھڑے ہو جاتے تھے' آپ اس میں کچھ آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ کا خطبہ بھی درمیانی ہوتا تھا اور آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی (یعنی نہ ہی زیادہ طویل ہوتا تھا اور نہ زیادہ مختصر ہوتا تھا)۔

36 - باب الْكَلَامِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ النُّزُولِ عَنِ الْمِنْبَرِ

باب: منبر سے نیچے آ جانے کے بعد بات چیت کرنا اور کھڑے رہنا

1418 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيُكَلِّمُهُ فَيَقُوْمُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْضِىَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اترے تو ایک شخص آپ کے قریب ہوا' اس نے آپ کے ساتھ کچھ بات چیت کی' نبی اکرم ﷺ اس کے ساتھ کھڑے رہے' یہاں تک کہ اس شخص کی ضرورت پوری ہو گئی تو آپ جائے نماز کی طرف آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔

شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ منبر سے نیچے تشریف لانے کے بعد کسی صاحب کے ساتھ بات چیت میں مشغول رہے۔ اس کے بعد آپ اپنی جائے نماز کی طرف بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

ہمارے زمانے میں لوگوں کی جو کیفیت اور حالت ہے۔ اس کے پیش نظر امام کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ جیسے ہی اپنا خطبہ ختم کرے اس کے فوراً بعد نماز پڑھا دے اور نماز پڑھانے میں تاخیر نہ کرے کیونکہ یہ چیز لوگوں کے لئے الجھن کا باعث بنتی ہے۔ لوگ تو اس بات سے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں' اگر کوئی امام اپنے خطبے کو طویل کر دے اور مقررہ وقت پر جماعت شروع نہ کروائے۔

•••———•••———•••

1417-اخرجه البخاری فی صلاة العيدين ، القرائة فی الخطبة الثانية و الذكر فيها (الحديث 1583) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب الرجل يخطب علی قوس (الحديث 1101) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی الخطبة يوم الجمعة (الحديث 1106) . تحفة الاشراف (2163) .

1418-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب الامام يتكلم بعدما ينزل من المنبر (الحديث 1120) بنحوه . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الكلام بعد نزول الامام من المنبر (الحديث 517) مختصرًا . و اخرجه النسائی فی الجمعة من الكبری، الكلام و الوقوف بعد النزول عن المنبر (الحديث 74). واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی الكلام بعد نزول الامام عن المنبر (الحديث 1117) مختصرًا . تحفة الاشراف (260) .

37 - باب عَدَدِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز (میں رکعات کی تعداد)

1419 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جمعہ کی نماز میں دو رکعات ہیں' عیدالفطر کی نماز میں دو رکعات ہیں' عیدالاضحیٰ کی نماز میں دو رکعات ہیں' سفر کے دوران (قصر نماز میں) دو رکعات ہوتی ہیں' یہ مکمل ہیں' ان میں کوئی کمی نہیں ہے' یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی (پتہ چلی) ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جمعے کی نماز میں دو رکعت ادا کی جاتی ہیں۔ اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

•••——•••——•••

38 - باب الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ

باب: جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۃ المنافقون کی تلاوت کرنا

1420 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي مُخَوَّلٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِينَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ (الم تَنْزِيلُ) وَ (هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ) وَفِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

1419-اخرجه النسائي في تقصير الصلاة في السفر . 1 .(الحديث 1439)؛ و في صلاة العيدين، عدد صلاة العيدين (الحديث 1565) . واخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، عدد صلاة الجمعة (الحديث 75) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب تقصير الصلاة في السفر (الحديث 1063) بنحوه . تحفة الاشراف (10596) .

1420-اخرجه مسلم في الجمعة، باب ما يقرا يوم الجمعة (الحديث 64) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقرًا في صلاة الصبح يوم الجمعة (الحديث 1075) . واخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، القراء ة في صلاة الجمعة بسورة الجمعة و المنافقين (الحديث 78) والحديث عند: اب داؤد في الصلاة، باب ما يقرافي صلاة الصبح يوم الجمعة (الحديث 1074) . والترمذي في الصلاة، باب ما جاء في ما يقرا به في صلاة الصبح يوم الجمعة (الحديث 520) . والنسائي في الافتتاح، القراء ة في الصبح يوم الجمعة (الحديث 955) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراء ة في صلاة الفجر يوم الجمعة (الحديث 821) . تحفة الاشراف (5613) .

بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تنزیل اور سورۃ الدھر تلاوت کرتے تھے جبکہ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۃ المنافقون کی تلاوت کرتے تھے۔

39 - باب الْقِرَاْءَةِ فِیْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی) وَ (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ)

باب: جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرنا

1421 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِیْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی) وَ (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

شرح

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں' جمعے کی دونوں رکعت میں کسی متعین سورت کی تلاوت لازم نہیں ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے قدوری کے شارح علامہ ابوبکر زبیدی فرماتے ہیں: امام شافعی یہ فرماتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۃ منافقین کی تلاوت کی جائے۔

•••——•••——•••

40 - باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِی الْقِرَاْءَةِ فِیْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز میں قرأت کے بارے میں حضرت نعمان بن بشیر کے حوالے سے منقول اختلاف

1422 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَاذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اِثْرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) .

☆☆ ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز

1421-اخرجه ابو داؤد فی الصلاۃ، باب ما يقرا به فی الجمعة (الحديث 1125) . تحفة الاشراف (4615) .

1422-اخرجه مسلم فی الجمعة ، باب ما يقرا فی صلاة الجمعة (الحديث 63) بنحوه . واخرجه ابو داؤد فی الصلاۃ، باب ما يقرا به فی الجمعة (الحديث 1123) . واخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى ، القراءة فی صلاة الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين (الحديث 79) واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی القراءة فی الصلاة يوم الجمعة (الحديث 1119) بنحوه . تحفة الاشراف (11634) .

میں سورۂ جمعہ کے بعد کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: سورۃ الغاشیہ کی۔

1423 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْجُمُعَةِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَاُ بِهِمَا فِيْهِمَا جَمِيْعًا .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

بعض اوقات ایک ہی دن عید بھی آ گئی اور جمعہ بھی آ گیا تو نبی اکرم ﷺ ان دونمازوں میں انہی دوسورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

41 - باب مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے

1424 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے' اس نے اس نماز کو پالیا"۔

شرح

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں' جو شخص جمعہ کے دن امام کو پائے کہ وہ نماز ادا کر رہا ہے' تو جتنی بھی نماز اسے امام کے ساتھ ملتی ہے اسے ادا کرلے اور باقی رہ جانے والی نماز بعد میں ادا کر لے۔

اس کی شرح کرتے ہوئے شیخ ابوبکر زبیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب یہ مسبوق شخص کھڑا ہوگا تاکہ باقی نماز ادا کر لے تو

1423-اخرجه مسلم فى الجمعة، باب ما يقرا فى صلاة الجمعة (الحديث 62) . واخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب ما يقرا به فى الجمعة (الحديث 1122) . واخرجه الترمذى فى الصلاة، باب ما جاء فى القراء ة فى العيدين (الحديث 533) . واخرجه النسائى فى صلاة العيدين، باب القراء ة فى العيدين (بسبح اسم ربك الاعلى) و (هل اتاك حديث الغاشية) (الحديث 1567)، واجتماع العيدين و شهودها (الحديث 1589)، وفى الجمعة من الكبرى، القراء ة فى صلاة الجمعة ب (سبح اسم ربك الا على) و (هل اتاك حديث الغاشية) (الحديث 81) واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فى القراء ة فى صلاة العيدين (1281) . تحفة الاشراف (11612) .

1424-اخرجه مسلم فى المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 162) بنحوه . واخرجه الترمذى فى الصلاة،باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 524) بنحوه . واخرجه النسائى فى الجمعة من الكبرى، من ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 82) واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 1122) نحوه . تحفة الاشراف (15143) .

اسے اس بات کا اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو بلند آواز میں قرأت کرے اور چاہے تو پست آواز میں قرأت کرے۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص امام کو تشہد کی حالت میں پاتا ہے یا سجدہ سہو کی حالت میں پاتا ہے تو پھر بھی جمعہ کی نماز میں شامل ہو سکتا ہے۔

شیخ ابوبکر زبیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' یہ حکم امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک درست ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: امام جمعے کی نماز اور عیدین کی نماز میں سجدۂ سہو کر سکتا ہے' تاہم متاخرین کے نزدیک مختار قول یہ ہے: امام کو جمعہ اور عیدین کی نماز میں سجدہ سہو نہیں کرنا چاہیے تاکہ جاہل لوگ یہ نہ سمجھیں کہ نماز میں سجدے زیادہ ہو گئے ہیں۔

(لیکن ہمارے زمانے میں اب ایسی صورت حال نہیں ہے)

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مقتدی امام کے ساتھ دوسری رکعت کے اکثر حصے کو پالیتا تو وہ جمعے کی نماز کو ادا کرلے گا۔

شیخ ابوبکر زبیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' اس سے مراد یہ ہے: اگر وہ امام کو رکوع میں جانے سے پہلے یعنی دوسری رکعت کے رکوع میں جانے سے پہلے پالیتا ہے یا رکوع کی حالت میں پاتا ہے' تو وہ ادا کرلے گا۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر وہ دوسری رکعت اس سے کم پاتا ہے (اس کی وضاحت کرتے ہوئے زبیدی کہتے ہیں) یعنی وہ امام کو ایسی حالت میں پاتا ہے کہ اس نے دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھالیا ہو تو پھر وہ ظہر کی نماز ادا کرے گا یعنی بعد میں چار رکعت ادا کرلے گا تاہم اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ جمعہ کی نیت سے انہیں ادا کرے گا۔*

•••——•••——•••

42 - باب عَدَدِ الصَّلاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں (ادا کی جانے والی) رکعات کی تعداد

1425 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص جمعہ کی نماز ادا کرلے تو اس کے بعد چار رکعات ادا کیا کرے"۔

---

* جوہرہ نیرہ کتاب نماز کا بیان باب نماز جمعہ کے احکام صفحہ 230 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ جلد اول

1425-خرجہ مسلم فی الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (الحديث 69) بمعناه ـ واخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الصلاة بعد الجمعة (الحديث 84) ـ تحفة الاشراف (12597) ـ

شرح

امام ابوبکر بن علی زبیدی فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت سنت ادا کی جائیں جس کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے جمعہ کی نماز کے بعد چھ رکعت ادا کی جائیں گی۔ پہلے چار رکعت ادا کی جائیں گی پھر دو رکعت ادا کی جائیں گی۔ ایک قول یہ ہے: پہلے دو رکعت ادا کی جائیں گی پھر چار رکعت ادا کی جائیں گی۔

جمعہ کی نماز سے پہلے جو چار رکعت ادا کی جاتی ہیں اس میں آدمی یہ نیت کرے گا کہ میں جمعہ کی سنتیں ادا کر رہا ہوں وہ یہ نیت نہیں کرے گا کہ میں ظہر کی سنتیں ادا کر رہا ہوں۔ اسی طرح وہ جمعہ کی نماز کے بعد ادا کی جانے والی سنتوں میں بھی یہی کہے گا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح جمعہ کے فرائض میں وہ یہ نیت کرتا ہے کہ میں جمعہ کے فرض ادا کر رہا ہوں۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میں ظہر کے فرض ادا کر رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے: سنتیں فرض کے تابع ہوتی ہیں۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔*

•••——•••——•••

43 - باب صَلَاةِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز کے بعد امام کا نماز ادا کرنا

1426 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھ لینے کے بعد اپنے گھر تشریف لے جاتے تھے' اور وہاں دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

1427 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کے بعد اپنے گھر میں دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

44 - باب اِطَالَةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز کے بعد دو طویل رکعات ادا کرنا

* جوہرنیرہ کتاب نماز کا بیان باب جمعہ کے احکام جلد اول صفحہ 232)

1426-تقدم (الحديث 872) .

1427-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة (الحديث 1132) . تحفة الاشراف (6948) .

1428 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ - قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يُطِيلُ فِيْهِمَا وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ـ

☆☆ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' اور انہیں طویل ادا کرتے تھے' اور یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

45 - باب ذِكْرِ السَّاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن میں موجود اس مخصوص گھڑی کا تذکرہ جس میں دعا مستجاب ہوتی ہے

1429 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ - يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ - عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الطُّوْرَ فَوَجَدْتُ ثَمَّ كَعْبًا فَمَكَثْتُ اَنَا وَهُوَ يَوْمًا اُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيْخَةً حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ اِلَّا ابْنَ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَّهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ ." فَقَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ يَوْمٌ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ـ فَقُلْتُ بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ ـ فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ ـ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ بَصْرَةَ بْنَ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ قُلْتُ مِنَ الطُّوْرِ ـ قَالَ لَوْ لَقِيْتُكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَهُ لَمْ تَاْتِهِ ـ قُلْتُ لَهُ وَلِمَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ." فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ لَوْ رَاَيْتَنِيْ خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبًا فَمَكَثْتُ اَنَا وَهُوَ يَوْمًا اُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيْخَةً حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ اِلَّا ابْنَ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ وَّهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ ." قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ يَوْمٌ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ـ فَقَالَ

1428-اخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، الصلاة بعد الجمعة (الحديث 88) و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة (الحديث 1127 و 1128) ـ تحفة الاشراف (7548) ـ

1429-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فضل يوم الجمعة (الحديث 1046) مختصرًا ـ و اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الساعة التی ترجى فی يوم الجمعة (الحديث 491) مختصرًا و اخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، ساعة الاجابة فی يوم الجمعة الحديث 93) ـ تحفة الاشراف (15000) ـ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ ۔ قُلْتُ ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِىْ كُلِّ جُمُعَةٍ ۔ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَدَقَ كَعْبٌ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ تِلْكَ السَّاعَةَ فَقُلْتُ يَا اَخِىْ حَدِّثْنِىْ بِهَا ۔ قَالَ هِىَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَّهُوَ فِى الصَّلَاةِ ۔" وَلَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةَ صَلَاةٌ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ صَلّٰى وَجَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَزَلْ فِىْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهُ الصَّلَاةُ الَّتِىْ تُلَاقِيْهَا ۔" قُلْتُ بَلٰى ۔ قَالَ فَهُوَ كَذٰلِكَ ۔

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں کوہِ طور کے پاس آیا' تو میری ملاقات حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہوگئی' میں اور وہ ایک دن تک ساتھ رہے' میں ان کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرتا رہا اور وہ مجھے تورات کے بارے میں معلومات فراہم کرتے رہے' میں نے ان سے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سب سے بہتر دن جس میں سورج نکلتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے' اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں انہیں زمین پر نازل کیا گیا' اسی دن میں ان کی توبہ قبول کی گئی' اسی دن میں ان کا انتقال ہوا' اسی دن میں قیامت قائم ہوگی' زمین پر رہنے والا ہر جانور جمعہ کے دن قیامت کے خوف سے پوری طرح تیار رہتا ہے' یہاں تک کہ سورج نکل آئے (تو ثابت ہوجاتا ہے' آج قیامت نہیں آئے گی) اس دن میں ایک مخصوص گھڑی ہے' بندۂ مومن اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو تو اس دوران اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطاء کر دیتا ہے''۔

تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے' تو میں نے کہا: یہ ہر جمعہ میں ہوتا ہے۔

پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے تورات پڑھنا شروع کی' پھر وہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے یہ ہر جمعہ میں ہوتا ہے۔

میں وہاں سے روانہ ہوا' پھر میری ملاقات حضرت بصرہ بن اُبی بصرہ غفاری سے ہوئی' انہوں نے دریافت کیا: آپ کہاں سے آ رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: کوہِ طور سے' انہوں نے فرمایا: اگر میری آپ سے ملاقات آپ کے وہاں جانے سے پہلے ہوگئی ہوتی' تو آپ وہاں نہ جاتے' میں نے ان سے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جا سکتا ہے: مسجد حرام' میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس''۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے کہا: کاش! آپ کو پتہ چلتا کہ میں کوہِ طور گیا تھا' وہاں میری ملاقات حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی' میں اور وہ ایک دن ساتھ رہے تھے' میں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سناتا رہا اور وہ مجھے تورات کے بارے میں بتاتے رہے' میں نے ان سے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سب سے بہتر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے' اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں انہیں زمین پر اتارا گیا' اسی دن میں ان کی توبہ قبول ہوئی' اسی دن میں ان کا انتقال ہوا اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی' زمین پر رہنے والا ہر جانور جمعہ کے دن قیامت کے خوف سے پوری طرح تیار رہتا ہے' یہاں تک کہ سورج نکل آئے' تو واضح ہو جاتا ہے' آج قیامت نہیں آئے گی' البتہ آدم کا بیٹا (یعنی انسان) ایسا نہیں کرتا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:) ''اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' اگر بندۂ مؤمن اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو' تو بندہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے وہ عطاء کرتا ہے''۔

اس پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ دن پورے سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب نے غلط کہا ہے۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے بتایا: پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے تورات کی تلاوت کی تو یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے' یہ گھڑی ہر جمعہ کے دن میں ہوتی ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب نے ٹھیک ہے' مجھے اس گھڑی کے بارے میں علم ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' کہ میں نے کہا: اے میرے بھائی! آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں! تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے' جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتی ہے۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے کہا کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ بندۂ مؤمن اگر اس گھڑی میں نماز ادا کر رہا ہو (تو دعا قبول ہوتی ہے) حالانکہ آپ جس گھڑی کا تذکرہ کر رہے ہیں' اس میں نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔

تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''جو شخص نماز ادا کر لینے کے بعد (اگلی) نماز کے انتظار میں رہتا ہے' وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ اگلی نماز کو ادا کر لے''۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: یہ بھی اسی طرح ہے۔

1430 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' مسلمان بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا

1430-اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ما يستحب من الاستغفار يوم الجمعة (الحديث 472)، و في الجمعة من الكبرى، ساعة الاجابة في يوم الجمعة (الحديث 92). تحفة الاشراف (13307) .

کر دیتا ہے"۔

1431 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ." قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا.

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا اَيُّوبَ بْنَ سُوَيْدٍ فَاِنَّهُ حَدَّثَ بِهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِي سَلَمَةَ وَاَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' مسلمان بندہ اگر اس میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطاء کر دیتا ہے"۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے اس بارے میں عرض کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا: یہ گھڑی بہت ہی مختصر اور تھوڑے وقت پر مشتمل ہوتی ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اس حدیث کو معمر کے حوالے سے زہری سے صرف رباح نامی راوی نے نقل کیا ہے' البتہ ایوب بن سوید نامی راوی نے اسے یونس کے حوالے سے زہری کے حوالے سے سعید اور ابوسلمہ سے نقل کیا ہے۔

لیکن ایوب بن سوید نامی راوی "متروک الحدیث" ہے۔

شرح

جمعہ کے دن کی وہ مخصوص ساعت جس میں دعا قبول ہو جاتی ہے اس کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی "صحیح" میں ایک حدیث نقل کی ہے' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں: ساعت کا حقیقی مطلب ایک دن اور رات کے چوبیسویں جزء پر ہوتا ہے اور کبھی اس کا اطلاق زمانہ کے ایک جزء پر ہوتا ہے جس کی کوئی متعین مقدار نہیں ہے اور کبھی ساعت کا اطلاق ایک لمحے پر ہوتا ہے۔

اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ وہ ساعت اب بھی باقی ہے یا اسے اٹھا لیا گیا ہے؟

صحیح قول یہ ہے: وہ ساعت اب بھی باقی ہے اور ہر جمعے کے دن موجود ہوتی ہے۔

اس کے بعد علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس ساعت کے بارے میں مختلف اقوال نقل کیے ہیں اور مختلف روایات نقل کی ہیں' جنہیں

1431- اخرجه البخاری فی الدعوات، باب الدعاء فی الساعة التی فی یوم الجمعة (الحديث 6400) . واخرجه مسلم فی الجمعة، باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة (الحديث 14) . واخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، ساعة الاجابة ای يوم الجمعة (الحديث 89) تحفة الاشراف (14406) .

یہاں ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔

مشہور صوفی حضرت سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ساعت کے بارے میں کچھ ملفوظات ارشاد فرمائے ہیں، جنہیں تبرک کے طور پر ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

"جمعہ کے دن میں موجود قبولیت کی مخصوص گھڑی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے موجود تھی مگر اس کی پہچان صرف امت محمدیہ کو عطا کی گئی۔ یہ ساعت جب یہود کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے ہفتے کے دن کو اختیار کیا جبکہ عیسائیوں نے اتوار کا دن اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسے پانے کی توفیق عطا کی۔

احمد بن مبارک کہتے ہیں، میں نے حضرت سے اس مخصوص ساعت کا سبب دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا، جب اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو پیدا کرلیا۔ اس وقت جمعہ کی آخری ساعت تھی۔ تمام مخلوقات نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ وہ اپنی نعمتیں ان پر جاری رکھے اور انہیں وہ چیزیں عطا کرے جو مخلوقات کی بقا اور بہبود کا باعث ہوں۔

اگر کوئی شخص جمعہ کی اس مخصوص ساعت پر مطلع ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دنیا وآخرت کی بھلائی کا سوال کرے کیونکہ اس وقت تمام مخلوقات نے یہی دعا کی تھی اس لئے جس کی دعا اس مقبول ساعت کے موافق ہوگی اس کی قبولیت کا اثر جلد ظاہر ہوگا۔ اس مخصوص ساعت کی مدت بہت مختصر ہوتی ہے ایک انسان جتنی دیر میں رکوع کر کے دوبارہ اطمینان کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ اتنا ہی دورانیہ اس مخصوص ساعت کا ہوتا ہے۔ یہ ساعت بھی منتقل ہوتی رہتی ہے البتہ ہوتی صرف جمعہ کے دن میں ہے۔ کبھی زوال سے پہلے ہوتی ہے، کبھی عین زوال کے وقت ہوتی ہے اور کبھی زوال کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کے درمیانی وقت میں موجود ہوتی ہے۔ 6 ماہ تک یہ زوال سے پہلے ہوتی ہے اور اگلے 6 ماہ زوال کے بعد ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ سیّدی عبدالعزیز دباغ نے ارشاد فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہ ساعت اس وقت موجود ہوتی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور یہ زوال کا وقت ہوتا تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں یہ ساعت منتقل ہوگئی اور زوال کے بعد ہوتی تھی۔ خطبے کا وقت اس سے خالی ہوگیا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مخصوص ساعت کے حصول کے لئے خطبہ جمعہ میں لوگوں کی حاضری ضروری قرار دی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہوکر عاجزی وانکساری کے ہمراہ خطبہ دینا ایسا عمل ہے جس کی ہمسری کوئی نہیں کرسکتا۔ اس وقت، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوا کرتے تھے، کونہایت عظیم شرف اور نور حاصل ہے لہٰذا یہ مخصوص وقت جمعہ کی مخصوص گھڑی کے برابر بلکہ اس سے بھی بہتر ہوتا ہے لہٰذا جس شخص کو جمعہ کی وہ مخصوص ساعت نصیب نہ ہوتی لیکن وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے کو پالیتا تو اس کی برکتوں سے فیضیاب ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے کے مخصوص وقت کو منتقل کرنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ جمعہ کی مخصوص ساعت منتقل ہوتی رہتی ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی سہولت کے لئے جمعے کے خطبے کے لئے مخصوص وقت مقرر کردیا کیونکہ جمعہ کی مخصوص ساعت ایک راز ہے جس سے مخصوص لوگ ہی آگاہ ہوسکتے

ہیں جبکہ خطبے کا وقت متعین ہے جس سے ہر شخص آگاہ ہے اور اس کی فضیلت سے فیض یاب ہو سکتا ہے لہٰذا جو شخص زوال کے وقت نماز جمعہ نہیں ادا کرتا بلکہ تاخیر کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کرنے کا عادی ہو تو سمجھ لو اس نے جمعہ کی مخصوص ساعت کا فیض حاصل کرنے میں کوتاہی کی ہے کیونکہ جمعہ کی مخصوص ساعت کا علم ہونے میں شک وشبہ ہے جبکہ زوال کے وقت سنت نبوی کے مطابق خطبہ سننا ایک یقینی امر ہے اس لئے شک کی بنیاد پر یقینی چیز کو ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک اہم عقدے کا حل

احمد بن مبارک کہتے ہیں' میں نے دریافت کیا' ہم مراکش میں رہتے ہیں۔ جب ہم زوال کے وقت خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوں گے تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والی خطبے کی مخصوص ساعت سے فیض یاب نہیں ہو سکتے کیونکہ مدینہ منورہ میں زوال کا وقت ہم سے پہلے گزر جاتا ہے اس لئے یوں ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے مقامی وقت کے اعتبار سے زوال سے پہلے اس ساعت کو تلاش کریں لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہمیں جمعہ کی نماز زوال سے پہلے ادا کرنا پڑے گی اور یہ جائز نہیں ہے۔ اس مشکل کا کیا حل ہے؟ سیّدی عبدالعزیز دباغ نے جواب دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ساعت کا مخصوص فیض مطلقاً زوال کے وقت کے ساتھ مخصوص ہوگا اس کے لئے کسی مخصوص مقام کے زوال کا اعتبار نہیں ہوگا جیسا کہ سورج کے طلوع وغروب سے متعلق احکام میں ہر مقام کے مخصوص طلوع وغروب کا اعتبار کیا جاتا ہے جیسے ہم فجر کی نماز اپنے خطے کے مخصوص وقت کے اعتبار سے پڑھتے ہیں یا روزہ اپنے خطے میں غروب آفتاب کی مناسبت سے افطار کرتے ہیں اس میں مدینہ منورہ کے طلوع وغروب کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ اسی طرح زوال کا حکم بھی ہمارے خطے میں سورج کی حرکت سے متعلق ہوگا۔

مخصوص ساعت کی منتقلی

احمد بن مبارک کہتے ہیں' میں نے عرض کی جمعہ کی ساعت کے منتقل ہونے کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیں نیز اس بات کی بھی وضاحت کریں کہ یہ بتدریج کیوں منتقل ہوتی ہے؟ کیا وجہ ہے کہ پہلے یہ ساعت جمعے کی آخری ساعتوں میں ہوتی تھی۔ پھر پیچھے ہٹتے ہٹتے زوال تک آ پہنچی اور پھر اور پیچھے جا کر جمعہ کے دن کے آغاز تک پہنچ گئی یہاں تک کہ دوبارہ منتقل ہو کر پہلی صورت کے مطابق جمعہ کے دن کی آخری ساعت کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ حالانکہ تقدیر کا تقاضہ یہ ہے کہ اس گھڑی میں کوئی تبدیلی نہ ہو جیسے رات کا تیسرا پہر کبھی منتقل نہیں ہوتا اور یہی وہ وقت جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ مزید برآں جمعہ کی ساعت کا وقت بہت مختصر ہوتا ہے اس کے برعکس زوال سے لے کر غروب آفتاب تک یا طلوع آفتاب سے لے کر زوال تک کا وقت 6 ساعتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ سیّدی عبدالعزیز دباغ نے جواب دیا تمہارے سوال کا تفصیلی جواب دینا حکمت کے منافی ہے۔

احمد بن مبارک کہتے ہیں۔ اب میں ان احادیث کو ذکر کروں گا جن میں حضرت کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت نے فرمایا تھا کہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو جمعہ کی ساعت حاصل کرنے کی توفیق عطا کی گئی ہے۔ اس کی دلیل نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے جسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا۔

نحن الآخرون الاوّلون یوم القیامة' ونحن اوّل من یدخل الجنة بیدأنهم اوتواالکتاب من قبلنا واوتیناه من بعدهم' فاختلفوا فهدانا الله لما اختلفوافیه من الحق فهذا یومهم الذی اختلفوا فیه هدانا الله له قال یوم الجمعة فالیوم لنا وغدا للیهود و بعد غد للنصاری

(صحیح مسلم:۲:۵۸۵'رقم:۸۵۵)

''ہم سب سے بعد میں آنے والے لوگ ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے ہم دوسری تمام امتوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد مگر انہوں نے اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حقیقت کی راہ دکھائی جس کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا چنانچہ دن کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی کی کہ وہ جمعہ کا دن ہے لہٰذا جمعہ ہمارا ہے ہفتہ یہود کا اور اتوار عیسائیوں کا (مخصوص دن ہے)''

سیّدی دباغ نے بتایا تھا کہ جمعہ کے دن کی مخصوص ساعت نہایت مختصر ہوتی ہے اور منتقل ہوتی رہتی ہے اس کی دلیل سنن ابوداؤد میں موجود وہ روایت ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے راویت کی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا۔

"خیر یوم طلعت فیه الشمس یوم الجمعة' فیه خلق آدم و فیه اهبط و فیه تیب علیه و فیه مات و فیه تقوم الساعة' ومامن دابة الا وهی مسیخة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفیه ساعة لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی یسال الله حاجة الا اعطاه ایاه" (سنن ابوداؤد:۱:۲۷۴'رقم:۱۰۴۶)

''سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن انہیں زمین پر اتارا گیا۔ اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا انتقال ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔روئے زمین پر موجود ہر جانور جمعہ کے دن قیامت کے خوف سے چیختا چلاتا ہے۔صرف انسان اور جنات ایسا نہیں کرتے۔اس دن میں ایک ساعت ایسی بھی ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی بندۂ مومن نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو ضرور قبول کرتا ہے''۔

امام مسلم اپنی ''صحیح'' میں یہ الفاظ روایت کرتے ہیں۔

فیه خلق آدم و فیه ادخل الجنة وفیه اخرج منها (صحیح مسلم:۲:۵۸۵'رقم:۸۵۴)

(اس دن آدم پیدا ہوئے اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے)

اور اس مخصوص ساعت کے بارے میں یہ الفاظ نقل کئے۔

وھی ساعة خفیفة (صحیح مسلم ۲:۵۸۴' رقم:۸۵۲) (وہ مختصر سی گھڑی ہے)۔

اور پھر یہ فرمایا۔

لا یوافقھا مسلم قائم یصلی (ایضا)

''جو شخص اس گھڑی میں نماز میں مشغول ہو جائے''

امام مسلم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلاۃ (صحیح مسلم ۲:۵۸۴' رقم:۸۵۳)

''جتنی دیر میں امام قعدہ اخیرہ پڑھتا ہے (اسی قدر یہ ساعت مختصر ہوتی ہے)''

ایک مشہور محدث عبدالحق فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابوموسیٰ اشعری کا اپنا قول ہے اور اس حدیث کے راوی مخرمہ مشکوک حیثیت رکھتے ہیں۔

امام ابوداؤد حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کے حوالے سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یوم الجمعة ثنتا عشرة ساعة' لا یوجد مسلم یسال اللّٰہ تعالٰی شیئا الا آتاہ اللّٰہ عزوجل فالتمسوھا آخر ساعة بعد العصر (سنن ابوداؤد ۱:۲۷۵' رقم:۱۰۴۸)

''جمعہ کے دن میں کل بارہ ساعات ہوتی ہیں ان کے دوران جو مسلمان جو بھی دعا کرتا ہے۔ وہ دعا قبول ہوتی ہے تاہم تمہیں اس دن عصر کے بعد آخری ساعت میں دعا کرنی چاہیے''

عبدالحق نامی محدث کہتے ہیں اس روایت کی سند میں بھی ایک مشکوک راوی موجود ہے۔

امام ابن عبدالبر حضرت ابوہریرہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ان الساعة التی یتحری فیھا الدعاء یوم الجمعة ھی آخر ساعة من الجمعة

''جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کے لئے جس ساعت کو تلاش کیا جاتا ہے وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے''

(التمہید لابن عبدالبر' ۲۳:۴۳)

محدث عبدالحق نے اپنی تصنیف ''الاحکام الکبریٰ'' اور امام ابن حجر نے اپنی تصنیف ''فتح الباری'' میں اس بارے میں اکتالیس مختلف اقوال ان کے دلائل اور جوابات نقل کیے ہیں اور ان دلائل پر نقد و تبصرہ بھی کیا ہے۔ میں نے کیونکہ یہ تمام بحث پڑھ رکھی تھی اس لئے اس موضوع پر تفصیل سے حضرت کی گفتگو سنی اور ان میں سے بعض امور یہاں ذکر کر دیئے اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے''*۔

•••——•••——•••

* الابریز من کلام سیدی عبدالعزیز' تیسرا باب' انسان کی ذات اور اعمال میں داخل ہو جانیوالی ظلمتوں کا بیان

15 - كِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنے (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ''سفر کے دوران نماز قصر (کے بارے میں روایات)'' میں 5 تراجم ابواب اور 25 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 11 ہو گی۔

1 - باب

بلاعنوان

1432 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ ۔ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ''صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ ۔''

✩✩ حضرت یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم پر نماز قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے' اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کفار تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے''۔

لیکن اب تو لوگ امن کی حالت میں آ گئے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بات پر تم نے حیرانگی کا اظہار کیا ہے' اس بات پر میں بھی حیران ہوا تھا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ مہربانی ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کی ہے' تو تم اس کی مہربانی کو قبول کرو''۔

شرح

نماز کو قصر کرنے سے مراد چار رکعات والی نماز کو مختصر کر کے دو رکعات ادا کرنا ہے۔

نماز کو قصر کرنے کے حکم پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

1432-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 4) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب صلاة المسافر (الحديث 1199 و 1200) بنحوه . و اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة النساء) (الحديث 3034) . واخرجه النسائي في التفسير: سورة النساء، قوله عزوجل (فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلاة) (الحديث 140) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب تقصير الصلاة في السفر (الحديث 1065) تحفة الاشراف (10659) .

شیخ ابن المنذر اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس بات پر اجماع ہے کہ فجر کی نماز اور مغرب کی نماز کو قصر نہیں کیا جائے گا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمہور اس بات کے قائل ہیں ہر مباح سفر کے دوران نماز کو قصر کرنا جائز ہے۔

اسلاف میں سے بعض حضرات کا یہ موقف ہے کہ قصر کے لئے یہ بات شرط ہے کہ سفر کے دوران خوف کی صورت ہونی چاہیے۔

بعض اسلاف اس بات کے قائل ہیں وہ سفر حج، عمرے یا جہاد کے لئے ہونا چاہیے۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں وہ سفر اطاعت یعنی نیکی کے کام پر مشتمل ہونا چاہیے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ موقف ہے کہ ہر سفر میں نماز قصر کی جائے گی خواہ وہ سفر اطاعت یعنی نیکی کے کام پر مشتمل ہو یا معصیت پر مشتمل ہو۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ابتدائے اسلام میں ظہر اور عصر کی نماز میں بھی دو دو رکعات ہوتی تھیں اور عشاء اور فجر کی نماز میں دو دو رکعات ہوتی تھیں۔

یہ روایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

پھر جب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں چار رکعات ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔

فجر کی نماز میں اضافہ اس لئے نہیں کیا گیا کیونکہ اس میں طویل قرأت کی جاتی ہے اور مغرب کی نماز میں اضافہ اس لئے نہیں کیا گیا کیونکہ وہ دن کی طاق رکعات والی نماز ہے۔ پھر سورہ النساء آیت: ۱۵۱ کا حکم نازل ہوا تو اس میں تخفیف کر دی گئی۔

یعنی جب کوئی شخص زمین میں سفر کر رہا ہو تو وہ نماز کو قصر کر سکتا ہے۔

اکثر روایات کے مطابق سن 4ھ میں نماز کو قصر کرنے کا حکم نازل ہوا جبکہ بعض روایات کے مطابق یہ حکم دوسرے سن ہجری میں نازل ہوا اور بعض روایات کے مطابق ہجرت کے بعد چالیس دن گزرنے کے بعد یہ حکم نازل ہوا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ ہجرت کے ایک سال بعد نازل ہوا تھا۔

سفر کے دوران نماز کو قصر کرنے کے جائز ہونے کے حکم کا ثبوت قرآن کی اس آیت سے ملتا ہے۔

''جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم نماز کو قصر کر لو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے۔'' (سورۃ النساء، آیت: 101)

تاہم یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ قصر کرنا جائز ہے خواہ خوف کی حالت ہو یا امن کی حالت ہو۔ آیت میں قصر کے حکم کو خوف کے ساتھ اس لئے معلق کیا گیا ہے تاکہ اس وقت کی صورتحال کے حساب سے حکم بیان کیا جائے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر اوقات جو اسفار کئے ہیں ان میں دشمن کی طرف سے حملہ کرنے کا خوف ہوتا ہے۔

* فتح الباری، کتاب: تقصیر الصلاۃ

احادیث سے بھی قصر کے جواز کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ امام نسائی رحمۃ اللہ نے یہاں اس باب میں کئی روایات نقل کی ہیں جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ جواب دیا تھا کہ یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے تم اسے قبول کرلو۔

تمام اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب کوئی شخص ایسا سفر کرے جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہو تو اس سفر کے دوران نماز کو قصر کیا جاسکتا ہے۔

مسافر کی نماز کے احکام

مسافت کی کم از کم حد

مسئلہ: مسافت کی وہ کم از کم حد جس کے ذریعے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں وہ تین دن کا سفر ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: سفر کی وجہ سے جو احکام تبدیل ہو جاتے ہیں وہ یہ ہیں:

نماز قصر ہو جاتی ہے روزہ چھوڑنا جائز ہو جاتا ہے موزوں پر مسح کی مدت تین دن تک چلی جاتی ہے جمعہ عیدین قربانی کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: آزاد عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر پر جانا حرام ہے۔ (عتابیہ)

مسئلہ: یہاں سفر کرنے سے مراد درمیانی درجے کا سفر ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اس سے مراد سال کے چھوٹے دنوں میں اونٹ پر یا پیدل سفر کرنا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: کیا پورا دن یعنی شام ہونے تک سفر کرنے کو شرط قرار دیا جائے گا؟ اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: صحیح یہ ہے: ایسا کرنا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص صبح کے وقت چل پڑے اور زوال تک چلتا رہے اور ایک مرحلہ طے کر لے پھر پڑاؤ کرے وہاں رات بسر کرے پھر دوسرے دن صبح چل پڑے پھر تیسرے دن بھی اسی طرح کرے تو وہ شخص مسافر شمار ہوگا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اس حوالے سے فرسخوں کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: خشکی کے سفر کا سمندری سفر میں سمندری سفر کا خشکی کے سفر میں اعتبار نہیں ہوگا بلکہ ہر سفر اُس کی مخصوص رفتار کا اعتبار کیا جائے گا جو اُس کی حالت کے لائق ہوگی۔ (جوہرہ نیرہ)

سفر کے راستے کے اعتبار کا حکم

مسئلہ: مدت کا اعتبار اُس راستے سے کیا جائے گا جس راستے پر وہ سفر کر رہا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی ایک شہر جانا چاہتا ہے اور اُس شہر کو جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ تین دنوں

میں طے ہوتا ہے اور دوسرا اس سے کم عرصے میں طے ہوجاتا ہے' تو اگر وہ شخص دور کے راستے سے جارہا ہے' تو ہمارے نزدیک وہ مسافر شمار ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر وہ قریب کے راستے کی طرف سے جاتا ہے' تو وہ شخص پوری نماز ادا کرے گا۔

مسئلہ: اگر کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں اور ایک پانی کا راستہ ہے' جو تین دن میں طے ہوتا ہے' دوسرا خشکی کا راستہ ہے' جو دو دن میں مکمل ہوجاتا ہے' تو اگر وہ پانی کے راستے سے جائے گا' تو قصر نماز ادا کرے گا' اگر خشکی کے راستے سے جائے گا' تو قصر نماز نہیں ادا کرے گا۔

دریائی سفر کا حکم

مسئلہ: دریائی سفر میں تین ایسے دنوں کی حالت کا اعتبار کیا جائے گا' جس میں ہوا معتدل ہوتی ہے' نہ بہت تیز ہوتی ہے نہ بالکل بند ہوتی ہے۔

مسئلہ: اسی طرح پہاڑ میں بھی وہاں کی عام رفتار کا اعتبار کیا جائے گا کہ تین دن میں کتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے؟ اگرچہ اُتنی مسافت ہموار زمین پر تین دن سے کم عرصے میں طے کی جاسکتی ہو۔

مسئلہ: عام عادت کے مطابق جس مسافت کو تین دن میں طے کیا جاتا ہے' اگر کوئی شخص تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوکر لے دنوں میں دو دن یا اس سے کم عرصے میں اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے' تو بھی وہ قصر نماز ادا کرلے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: چار رکعات والی نماز میں دو رکعات پڑھنا مسافر پر فرض ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: ہمارے نزدیک قصر نماز پڑھنا واجب ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر مسافر شخص چار رکعات ادا کرلیتا ہے اور دوسری رکعت کے بعد تشہد کی مقدار میں قعدہ میں بیٹھا رہتا ہے' تو نماز جائز ہوگی اور آخری دو رکعات نفل شمار ہوں گی' تاہم اُس نے غلط کیا ہے' کیونکہ سلام میں تاخیر ہوگئی ہے' لیکن اگر وہ دوسری رکعت کے بعد تشہد کی مقدار میں نہیں بیٹھا تو اُس کی نماز باطل شمار ہوگی۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر وہ پہلی دو رکعات میں سے کسی ایک میں یا دونوں میں قرأت نہیں کرتا ہے' تو ہمارے نزدیک نماز فاسد ہوگی۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: سفر کا حکم ہر قسم کے مسافر کے لیے ہوگا' خواہ نیکی کے کام کے لیے سفر کررہا ہو یا گناہ کے کام کے لیے سفر کررہا ہو۔ (محیط)

مسئلہ: اسی طرح سوار ہوکر سفر کرنے اور پیدل چلنے والے کا حکم بھی برابر ہوگا۔ (تہذیب)

سنتوں میں قصر نہ ہونا

مسئلہ: سنتوں میں قصر نہیں کی جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: بعض فقہاء نے مسافر کے لیے سنتوں کو چھوڑ دینا جائز قرار دیا ہے اور مختار یہ ہے: اگر خوف کی حالت ہو' تو سنتیں ادا

نہ کرے' اگر امن کی حالت ہو' تو سنتیں ادا کرے۔ (الوجیز از کردری)

مسئلہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی اپنے شہر کی حدود سے باہر نکل جائے اور شہر کے مکانات پیچھے رہ جائیں' اُس وقت سے قصر پڑھنا شروع کردے گا۔ (محیط)

مسئلہ: یہی مختار ہے۔ (غیاثیہ) اسی پر فتویٰ ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: صحیح قول یہ ہے: شہر کی آبادی سے نکلنے کا اعتبار ہوگا' دوسری کسی آبادی کا اعتبار نہیں ہوگا۔

مسئلہ: البتہ اگر ایک یا ایک سے زیادہ گاؤں شہر کی حدود کے ساتھ ملے ہوئے ہوں' تو اُن سے بھی نکلنے کا اعتبار کیا جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح شہر کے کنارے پر جو گاؤں ساتھ ملا ہوا ہے' اُس سے باہر نکلنے کے بعد نماز قصر کی جائے گی۔

مسئلہ: اسی طرح آدمی جب سفر سے واپس آئے گا' تو جب تک آبادی میں داخل نہیں ہوگا' اُس وقت تک پوری نماز نہیں ادا کرے گا۔

مسئلہ: جب تک آدمی شہر سے باہر نہیں چلا جاتا' اُس وقت تک صرف نیت کرنے کی وجہ سے مسافر شمار نہیں ہوگا' لیکن نیت کرنے کی وجہ سے مقیم شمار ہوگا۔ (محیط سرخسی)

سفر کے قصد کا شرط ہونا

مسئلہ: مسافر شخص کو یہ رخصت اُس وقت حاصل ہوگی جب وہ تین منزل (کی مسافت) کے سفر کا قصد کرے' اگر وہ اس کا قصد نہیں کرتا تو خواہ وہ پوری دنیا کا چکر لگا کے آجائے' اُسے سفر کی رخصت حاصل نہیں ہوگی جیسے کسی مفرور کا پیچھا کرتے ہوئے یا کسی مقروض کے پیچھے جاتے ہوئے آدمی مسلسل چلتا جائے' لیکن تین دن کی مسافت کا سفر کرنے کا قصد نہ ہو' تو سفر کی رخصت ثابت نہیں ہوگی۔

مسئلہ: قصر کی رخصت ثابت ہونے کے لیے گمان کا غالب ہونا کافی ہے' یقین شرط نہیں ہے' یعنی اگر غالب گمان یہ ہے: اتنی دور جاؤں گا جتنا سفر تین دن میں طے ہوتا ہے' تو وہ نماز قصر کرلے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: جب تک آدمی کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ مقیم رہنے کی نیت نہیں کرتا' اُس وقت تک اُس پر سفر کے احکام لاگو رہیں گے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہ حکم اُس وقت ہوگا' جب آدمی تین دن کی مسافت طے کر چکا ہو' اگر اُس نے تین دن کی مسافت طے نہ کی ہو اور واپس جانے کا ارادہ کرتا ہے یا اقامت کی نیت کرلیتا ہے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

مسئلہ: پہلی شرط یہ ہے: آدمی سفر کا سلسلہ موقوف کردے' اگر کوئی شخص اقامت کی نیت کرلے' لیکن مسلسل سفر کرتا رہے' تو نیت درست نہیں ہوگی۔

ٹھہرنے کی نیت کا شرط ہونا

مسئلہ: دوسری شرط یہ ہے: جس جگہ ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ جگہ ٹھہرنے کے لائق ہونی چاہیے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص جنگل یا دریا یا جزیرے پہ ٹھہرنے کی نیت کر لیتا ہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔

مسئلہ: تیسری شرط یہ ہے: ایک ہی جگہ پر ٹھہرنے کی نیت کی ہو۔

مسئلہ: چوتھی شرط یہ ہے: مسلسل پندرہ دن یا اُس سے زیادہ عرصے تک ٹھہرنے کی نیت کی ہو۔

مسئلہ: پانچویں شرط یہ ہے: نیت کرتے ہوئے اُس کی رائے مستقل ہونی چاہیے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: شمس الائمہ حلوانی نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مسلمان کا لشکر کسی جگہ جا رہا ہے اُس کے ساتھ اُن کے سائبان اور چھوٹے بڑے خیمے وغیرہ ہیں اور راستے میں کسی جنگل میں وہ کسی جگہ پڑاؤ کر لیتے ہیں اور وہاں پندرہ دن تک ٹھہرنے کا قصد کرتے ہیں تو بھی وہ مقیم شمار نہیں ہوں گے کیونکہ اُن کے ساتھ سفر کا سامان مقیم ہونے کی علامت نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی جگہ پر پندرہ دن سے کم عرصے تک ٹھہرنے کی نیت کر لیتا ہے تو وہ قصر نماز ادا کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی شہر میں کئی برس تک اسی نیت سے رہتا ہے کہ جیسے ہی اُس کا کام ہو گیا وہ یہاں سے چلا جائے وہ پندرہ دن کی نیت نہیں کرتا تو وہ قصر نماز ہی ادا کرے گا۔ (تہذیب)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دو مختلف مقامات پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصے تک ٹھہرنے کی نیت کرتا ہے تو اگر وہ دونوں مقام مستقل طور پر الگ الگ ہوں تو وہ شخص مقیم نہیں ہوگا جیسے مکہ اور مدینہ ہے یا کوفہ اور حیرہ ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ دونوں مقامات ایسے ہوں کہ اُن میں سے ایک مقام دوسرے مقام کا تابع ہو اور دوسرے مقام کے لوگوں پر جمعہ واجب نہ ہوتا ہو تو پھر وہ مقیم ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص دو بستیوں میں پندرہ دن اس طرح رہنے کی نیت کرتا ہے کہ دن کے وقت ایک بستی میں رہوں گا اور رات کے وقت دوسری بستی میں رہوں گا تو جب وہ رات کے قیام والی بستی میں داخل ہوگا تو مقیم شمار ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: کتاب ''خلاصہ'' میں یہ بات تحریر ہے کہ حج پر جانے والے لوگ اگر حج کے پہلے عشرے میں مکہ پہنچ جاتے ہیں اور وہاں پندرہ دن قیام کی نیت کرتے ہیں تو اُن کی اس نیت کا اعتبار نہیں ہوگا کیونکہ اُنہیں تو حج کے لیے عرفات جانا پڑے گا اور اس طرح اُن کی شرط پوری نہیں ہوگی۔

عیسٰی بن ابان رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

یہ حکایت بیان کی گئی ہے کہ عیسٰی بن ابان نے علم فقہ اسی وجہ سے سیکھنا شروع کیا تھا وہ پہلے علم حدیث کی طلب میں مشغول تھے وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں ذوالحج کے پہلے عشرے میں اپنے ایک دوست کے ساتھ مکہ پہنچ گیا میں نے وہاں پورا ایک مہینہ قیام کرنے کا ارادہ کر لیا اور پوری نماز پڑھنی شروع کر دی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد سے میری ملاقات ہوئی تو اُس نے مجھے کہا کہ تم غلط کر رہے ہو کیونکہ تمہیں تو درمیان میں منٰی اور عرفات بھی جانا پڑے گا پھر جب میں منٰی سے واپس آیا تو

میرے ساتھی نے سفر کرنے کا ارادہ کیا' میں نے بھی اُس کے ساتھ جانے کا ارادہ کیا اور قصر نماز پڑھنا شروع کر دی' پھر میری ملاقات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اُسی شاگرد سے ہوئی تو اُس نے کہا: تم غلط کر رہے ہو' کیونکہ اب تو تم مکہ میں مقیم ہو' جب تک تم یہاں سے باہر نہیں جاؤ گے' اُس وقت تک مسافر شمار نہیں ہو گے' اُس وقت میں نے دل میں سوچا کہ میں نے تو ایک ہی مسئلے میں دو مرتبہ غلطی کر لی ہے' تو اُس کے بعد میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مجلسِ درس میں شریک ہوا اور علمِ فقہ سیکھنا شروع کیا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر مسافر شخص نماز کے وقت میں' نماز کے دوران اقامت کی نیت کر لیتا ہے' تو وہ پوری نماز ادا کرے گا خواہ وہ تنہا نماز ادا کر رہا ہو' مقتدی ہو' مسبوق ہو' مدرک ہو' لیکن اگر وہ لاحق ہوا اور اُس نے امام کے فارغ ہونے کے بعد اقامت کی نیت کی ہے' تو اب پوری نماز ادا کرے گا' لیکن اگر اُس نے امام کے فارغ ہونے سے پہلے اقامت کی نیت کر لی تو اگر لاحق نے اقامت کی نیت کے بعد کلام کر لیا اور نماز کا وقت ابھی باقی ہے' تو وہ چار رکعات ادا کرے گا' اگر نماز کا وقت ختم ہو چکا ہے' تو دو رکعات ادا کرے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اسی طرح اگر وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اسی دوران نماز کا وقت ختم ہو گیا' پھر اُس نے اقامت کی نیت کی تو اب اُس پر چار فرض ادا کرنا لازم نہیں ہو گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر مسافر مقیم کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے' تو پوری چار رکعات ادا کرتے ہیں۔

مسئلہ: اگر مسافر مقیم لوگوں کی امامت کرتا ہے' تو وہ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دے گا اور مقتدی اپنی نماز ادا کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد یہ کہہ دے کہ تم لوگ اپنی نمازیں پوری کر لو' میں' تو مسافر ہوں۔ (ہدایہ)

مسئلہ: جمعے کے دن زوال سے پہلے یا زوال کے بعد سفر کے لیے نکلنا مکروہ نہیں ہے' اگر آدمی کو یہ پتہ ہو کہ میں جمعے کا وقت گزر جانے کے بعد اپنے شہر سے نکلوں گا' تو اُس کے لیے جمعے کی نماز ادا کرنا واجب ہے۔ اور جمعہ ادا کرنے سے پہلے روانہ ہونا مکروہ ہے۔ (محیط سرخسی)

عورت محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی

مسئلہ: کوئی بھی عورت محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہیں کر سکتی۔

مسئلہ: نابالغ لڑکا اور جس شخص کی ذہنی حالت ٹھیک نہ ہو' وہ محرم شمار نہیں ہوں گے' لیکن ایسا عمر رسیدہ شخص جس کا ذہن صحیح کام کرتا ہو' وہ محرم شمار ہو گا۔ (محیط)

مسئلہ: مسافر شخص جب اپنے شہر میں داخل ہو جائے گا' تو اب چاہے اُس نے اقامت کی نیت نہ کی ہو' پھر بھی وہ پوری نماز ادا کرے گا' خواہ وہ اپنے ذاتی اختیار سے اپنے شہر میں آیا ہو یا کسی ضرورت کی وجہ سے وہاں آیا ہو۔ (جوہرہ نیرہ)

وطن کی اقسام

مسئلہ: اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں' وطن کی تین قسمیں ہیں' ایک وطن اصلی' اس سے مراد آدمی کے پیدا ہونے کی جگہ ہے یا وہ جگہ ہے جہاں اُس کے بیوی بچے رہتے ہوں۔

مسئلہ: دوسرا وطنِ سفر' اس سے مراد وطنِ اقامت ہے' یہ وہ وطن ہے جہاں مسافر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن رہنے کی نیت کرتا ہے۔

مسئلہ: تیسرا وطنِ سکونت' یہ وہ شہر ہے جہاں مسافر شخص پندرہ دن سے کم عرصے تک ٹھہرنے کی نیت کرتا ہے' لیکن محققین اس بات کے قائل ہیں' وطن کی دو قسمیں ہیں: وطنِ اصلی اور وطنِ اقامت۔

مسئلہ: ان حضرات کے نزدیک وطنِ سکونت کا کوئی اعتبار نہیں ہے' یہی قول صحیح ہے۔ (کفایہ)

مسئلہ: (اصول یہ ہے) ایک وطنِ اصلی' دوسرے وطنِ اصلی کے ذریعے باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: جب کوئی شخص اپنی بیوی سمیت پہلے شہر سے دوسرے شہر منتقل ہو جاتا ہے' تو (دوسرا شہر اُس کا وطنِ اصلی بن جائے گا)۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنی بیوی سمیت دوسرے شہر میں منتقل نہیں ہوتا لیکن دوسرے شہر میں دوسری شادی کر لیتا ہے' تو پہلے وطن کا وطنِ اصلی ہونا باطل نہیں ہوگا اور وہ شخص دونوں شہروں میں پوری نماز ادا کرے گا۔

مسئلہ: وطنِ اصلی سفر کرنے یا وطنِ اقامت کی وجہ سے باطل نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ: لیکن وطنِ اقامت سفر کرنے یا وطنِ اصلی کی وجہ سے باطل ہو جاتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے وطن اصلی سے اپنے بیوی بچوں اور ساز و سامان سمیت کسی دوسرے شہر منتقل ہو جاتا ہے' لیکن پہلے شہر میں اُس کا گھر اُس کی زمین ابھی باقی ہے' تو ایک قول کے مطابق پہلا شہر بھی اُس کے وطنِ اصلی کے طور پر باقی رہے گا' امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں بھی اسی کی طرف اشارہ موجود ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: وطنِ اصلی کے لیے یہ بات شرط نہیں' اُس سے پہلے آدمی سفر کر چکا ہو کیونکہ اس بات پر تو اتفاق ہے کہ وہ ہی اصل وطن ہے۔ (محیط)

مسئلہ: لیکن وطنِ اقامت مقرر کرنے کے لیے کیا اس بات کو شرط قرار دیا جائے گا کہ آدمی اس سے پہلے سفر کر چکا ہو' اس بارے میں دو روایات منقول ہیں۔

مسئلہ: ایک روایت کے مطابق وطنِ اقامت تین دن کے سفر کے بعد مقرر ہو سکتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے: تین دن کے سفر سے پہلے بھی مقرر کیا جا سکتا ہے' یعنی اگر چہ اُس کے اہلِ خانہ یا وطنِ اصلی کے درمیان تین دن سے کم مدت کا فاصلہ ہو' تو بھی وطنِ اقامت اختیار کیا جا سکتا ہے (بشرطیکہ آگے سفر کرنا مقصود ہو)۔

مسئلہ: ظاہر الروایۃ میں یہی مذکور ہے۔ (بحر الرائق' شرح منیہ از ابن امیر الحاج)

آبادی سے باہر سواری پر نفل ادا کرنا

مسئلہ: شہر (یا آبادی) کے باہر جانور پر سوار ہو کر نفل ادا کرنا جائز ہے جانور کا رخ جس سمت میں ہو گا اسی طرف شروع کر کے نماز ادا کی جائے گی۔ (مجمع بحرین)

مسئلہ: جانور کا رخ جس سمت میں ہے اس کی بجائے کسی دوسری طرف منہ کر کے نماز ادا کی تو یہ نماز درست نہیں ہو گی۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شہر کے اندر سواری پر سوار ہو کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (مجمع بحرین)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق شہر سے باہر نکل جانے کے بعد (شرعی مسافت سفر کا اعتبار نہ ہوگا) مسافر اور غیر مسافر برابر کی حیثیت رکھتے ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی شخص شہر یا آبادی سے باہر کسی زمین پر جاتا ہے تو وہاں جاتے ہوئے راستے میں نفل سواری پر ادا کر سکتا ہے۔ (مجمع بحرین)

مسئلہ: سواری پر نماز ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے اشارے سے کرے یعنی نماز ادا کی جائے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: زین پر بیٹھنے کے بعد اپنی حالت پر رہے گا رکوع اور سجدہ (اشارے کے ساتھ) کرے گا اگر تشہد پڑھے گا ورنہ بھی درست ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: سجدہ کرتے ہوئے رکوع کے مقابلے میں سر کو زیادہ جھکایا جائے گا اگر سر کو کسی چیز پر رکھ دیا جائے گا تو سجدہ ادا ہو جائے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: سواری پر نماز ادا کرنے کے حوالے سے سنت مؤکدہ کا حکم بھی نفل نماز کی طرح ہے یعنی سواری پر ادا کیا جا سکتا ہے۔ (تبیین)

عذر کے بغیر فرض نماز سواری پر ادا نہیں کی جا سکتی

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر فرض نماز کو سواری پر ادا نہیں کیا جا سکتا۔ (فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: واجب نمازوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے وتر اور نذر کی نماز یا جس نماز کو شروع کیا گیا اور پھر فاسد کر دیا گیا یا سجدۂ تلاوت کی نماز ان سب کو کسی عذر کے بغیر سواری پر ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اس حوالے سے ایک عذر یہ بھی ہے کہ جب جانور سے اترنے کے نتیجے میں آدمی کو اپنی جان یا مال یا جانور یا سامان کے چوری ہو جانے یا دشمن وغیرہ کا اندیشہ ہو یا جانور کے بارے میں یہ گمان ہو کہ اگر سواری سے اترا تو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر اس پر سوار نہیں ہو سکے گا یا کوئی شخص عمر رسیدہ ہو اور کمزور ہونے کی وجہ سے خود اس پر سوار نہ ہو سکتا ہو اور وہاں سوار کرانے والا کوئی دوسرا شخص بھی موجود نہ ہو یا زمین میں ہر طرف کیچڑ ہو یا وہاں کوئی خشک جگہ نہ ہو جہاں نماز ادا کی جا سکے تو بھی یہی حکم ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: ان تمام قسم کے عذروں کے نتیجے میں آدمی سواری پر نماز ادا کرے گا اور جب سواری سے اترے گا تو اس کے لیے ممکن ہو گا کہ اس وقت اس نماز کو دوبارہ ادا کرے اس کے لیے لازم نہیں ہوگا۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ: اگر معذور شخص کے لیے جانور کو روکنا ممکن ہو' تو اپنی سواری کو روک کر اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا' اگر وہ روکے بغیر نماز ادا کرتا ہے' تو نماز درست نہیں ہوگی۔

کشتی پر نماز ادا کرنے کا حکم

مسئلہ: کشتی پر نماز ادا کرنے کے بارے میں مستحب یہ ہے: اگر ممکن ہو' تو کشتی سے باہر نکل کر فرض نماز ادا کی جائے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کشتی چل رہی ہو اور آدمی قیام پر قدرت رکھتا ہو اور بیٹھ کر نماز ادا کرے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کراہت کے ساتھ ایسا کرنا جائز ہے' جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر کشتی بندھی ہوئی ہو چل نہ رہی ہو' تو بیٹھ کر نماز ادا کرنا بالاتفاق جائز نہیں ہوگا۔ (تہذیب)

مسئلہ: اگر کشتی میں سفر کے دوران ایسی حالت ہو کہ اگر وہ شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا' تو اُسے چکر وغیرہ کی شکایت ہو جائے گی' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ بیٹھ کر نماز ادا کی جائے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کشتی میں نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف رُخ کرنا لازم ہے۔ (کافی)

مسئلہ: جب کشتی گھوم جائے گی' تو نماز ادا کرنے والا بھی قبلہ کی طرف اپنا رُخ کر لے گا' اگر قبلہ کی طرف رُخ کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اپنا رُخ قبلہ کی طرف نہیں کرتا تو نماز جائز نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کشتی میں رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہے اور پھر اشارے کے ذریعے نماز ادا کر لیتا ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (مضمرات)

•••———•••———•••

1433 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِى الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِى الْقُرْآنِ . فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ اَخِىْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَّاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

☆☆ امیہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہمیں حضر اور خوف کی حالت میں ادا کی جانے والی نماز کا ذکر تو قرآن میں ملتا ہے' لیکن سفر کی نماز کا ذکر ہمیں قرآن میں نہیں ملتا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب دیا: اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف مبعوث کیا' تو ہمیں کسی بھی چیز کا علم نہیں تھا' ہم تو ویسا ہی کرتے تھے جیسے ہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1434 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ

1433-تقدم (الحديث 456) .

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے روانہ ہو کر مدینہ کی طرف چلے آپ کو صرف تمام جہانوں کے پروردگار کا خوف تھا لیکن آپ نے (اس سفر کے دوران) دو رکعات نماز ادا کی (یعنی قصر نماز ادا کی)۔

1435 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ لَا نَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم اس روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہے تھے اور ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کا خوف تھا (یعنی دشمن کا کوئی خوف نہیں تھا) لیکن ہم نے دو رکعات نماز ادا کی۔

1436 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيْبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّيْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

☆☆ ابن سمط بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ذوالحلیفہ میں دو رکعات نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے ویسا ہی کیا ہے جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1437 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتّٰى رَجَعَ فَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قصر نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے آپ نے مکہ میں دس دن قیام کیا تھا۔

1438 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَبِيْ اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ - وَهُوَ السُّكَّرِيُّ - عَنْ

1434-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التقصير في السفر (الحديث 547) و سياتي في الذي بعده (الحديث 1435) . تحفة الاشراف (6436) .

1435-تقدم (الحديث 1434) .

1436-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 13 و 14) . تحفة الاشراف (10462) .

1437-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب ما جاء في التقصير الصلاة (الحديث 1081) بنحوه، و في المغازي، باب مقام النبي صلى الله عليه وسلم بمكة زمن الفتح (الحديث 4297) مختصرًا . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 15) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب متى يتم المسافر (الحديث 1233) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ماجاء في كم تقصر الصلاة (الحديث 548) بنحوه . و سياتي (الحديث 1451) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب كم يقصر الصلاة المسافر اذا اقام ببلدة (الحديث 1077) . تحفة الاشراف (1652) .

1438-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9458) .

مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سفر کے دوران دو رکعات ادا کی ہیں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں۔

1439 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَكْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے' جمعہ کی دو رکعات ہیں' عیدالفطر کی نماز کی دو رکعات ہیں' عیدالاضحیٰ کی نماز کی دو رکعات ہیں اور سفر کے دوران دو رکعات ہوتے ہیں' یہ مکمل ہیں' ان میں کوئی کمی نہیں ہے' یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہے۔

1440 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ اَيُّوْبَ - وَهُوَ ابْنُ عَائِذٍ - عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَبِي الْحَجَّاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَّصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' پہلے حضر کی حالت میں نماز تمہارے نبی کی زبانی چار رکعات فرض قرار دی گئی' پھر سفر کے دوران دو رکعات ہوگئی اور خوف کی حالت میں ایک رکعت ہوگئی۔

1441 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مَاهَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے نماز میں' تمہارے نبی کی زبانی حضر کی حالت میں چار رکعات فرض کی ہیں اور سفر کی حالت میں دو رکعات فرض کی ہیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

2 - باب الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرنا

1439-تقدم (الحديث 1419) .

1440-تقدم (الحديث 455) .

1441-تقدم (الحديث 455) .

1442 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسٰى - وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ - قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّيْ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ فِيْ جَمَاعَةٍ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: مجھے مکہ میں کس طرح نماز ادا کرنا چاہیے' جب میں باجماعت نماز ادا نہیں کرتا؟ تو انہوں نے فرمایا: دو رکعات' جو حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

شرح

قصر نماز کے بارے میں ایک اہم حکم یہ ہے: آیا نماز کو قصر کرنے کا حکم ایک رخصت ہے یا یہ عزیمت ہے' جو لازم ہے؟ دوسرے لفظوں میں آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں' کیا مسافر اس بات کا پابند ہے کہ شرعی طور پر وہ قصر نماز ہی ادا کرے گا یا پھر اسے اس بات کا اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے' تو قصر نماز ادا کر لے یا اگر چاہے' تو مکمل نماز ادا کر لے۔

پھر یہ پہلو بھی ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے قصر کرنا یا مکمل نماز ادا کرنا؟

اس بارے میں فقہاء کے اقوال مختلف ہیں۔ ایک قول کے مطابق قصر کرنا فرض ہے۔

ایک قول کے مطابق سنت ہے اور ایک قول کے مطابق یہ رخصت ہے اور اس بارے میں مسافر کو اختیار ہو گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: قصر کا حکم عزیمت ہے اور لازم ہے۔

مسافر شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ چار رکعات والی نماز کی دو رکعات ادا کرے جس طرح وہ چار رکعات والی نماز کی آٹھ رکعات ادا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ سفر کے دوران چار رکعات کی بجائے دو رکعات نہیں ادا کر سکتا۔

جان بوجھ کر دو رکعات سے زیادہ ادا کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہو گا۔

اگر وہ بھول کر دو رکعات سے زیادہ ادا کر لیتا ہے' تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہو جائے گا۔

مالکیوں کے مشہور موقف کے مطابق نماز کو قصر کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل سے یہی بات ثابت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مستند طور پر یہ بات منقول نہیں ہے کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران مکمل نماز ادا کی ہو۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں' قصر کا حکم رخصت ہے جس میں آدمی کو اختیار ہوتا ہے مسافر کو اس بات کا اختیار حاصل ہو گا اگر وہ چاہے' تو مکمل نماز ادا کر لے' اگر چاہے' تو قصر کر لے تاہم مکمل نماز ادا کرنے کے مقابلے میں قصر کرنا حنابلہ کے نزدیک مطلق طور پر افضل ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدگی سے ایسا ہی کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین نے بھی یہی طرزِ عمل اختیار کیا ہے۔

•••———•••———•••

1442-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 7) . و سياتي (الحديث 1443) بنحوه . تحفة الاشراف (6504) .

1443 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ مُوسَى بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ تَفُوتُنِي الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ وَّاَنَا بِالْبَطْحَاءِ مَا تَرٰى اَنْ اُصَلِّيَ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' وہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر میں باجماعت نماز ادا نہیں کر پاتا اور میں مکہ میں موجود ہوں' تو آپ کی رائے میں مجھے کس طرح نماز ادا کرنی چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا: دو رکعات' جو حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

3 - باب الصَّلَاةِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں نماز ادا کرنا

1444 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں' حالانکہ اس وقت لوگ مکمل طور پر امن کی حالت میں تھے' اور ان کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو ترجمۃ الباب قائم کیا ہے وہی ترجمۃ الباب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ''صحیح'' میں قائم کیا ہے۔ اس ترجمۃ الباب کے بعد جو روایات نقل کی گئی ہیں ان کا بنیادی موضوع یہ ہے: اہل مکہ حج کرنے کے لئے جب منیٰ جاتے ہیں' تو کیا وہ منیٰ میں قصر نماز ادا کریں گے؟

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے صحیح بخاری کے شارح علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

''علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ حج کرنے والا شخص جب مکہ آئے گا' تو وہ مکہ' منیٰ اور تمام مشاہد میں قصر نماز ادا کرے گا کیونکہ وہ شخص سفر کی حالت میں ہے۔''

مکہ صرف ان لوگوں کے لئے وطن اقامت ہے' جو مکہ کے رہائشی ہوں یا بعد میں مکہ میں رہائش اختیار کرنے کا ارادہ کر چکے ہوں اور مہاجرین پر کیونکہ مکہ میں رہائش ترک کرنے کو لازم کر دیا گیا۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اقامت کی نیت نہیں کی تھی اور منیٰ میں بھی اقامت کی نیت نہیں کی تھی۔

1443-تقدم (الحديث 1442) .

1444-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب الصلاة بمنى (الحديث 1083) بنحوه، و في الحج، باب الصلاة بمنى (الحديث 1656) بنحوه . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب قصر الصلاة بمنى (الحديث 20) و (الحديث 21) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب القصر لاهل مكة (الحديث 1965) بنحوه . واخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في تقصير الصلاة بمنى (الحديث 882) . واخرجه النسائي في تقصير الصلاة في السفر، باب الصلاة بمنى (الحديث 1445) تحفة الاشراف (3284) .

مکہ میں رہنے والا شخص منیٰ میں کس طرح نماز ادا کرے گا؟ اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں وہ شخص مکہ میں پوری نماز ادا کرے گا اور منیٰ میں قصر نماز ادا کرے گا۔

اسی طرح منیٰ کے رہنے والے لوگ منیٰ میں پوری نماز ادا کریں گے جبکہ مکہ اور میدانِ عرفات میں وہ قصر نماز ادا کریں گے۔

صرف ان مقامات کو ان احکام کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عرفات میں قصر نماز ادا کی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات کے علاوہ کسی اور کو متمیز نہیں کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا: اے اہل مکہ! تم لوگ پوری نماز ادا کرنا۔

حالانکہ وہ ایسی صورتحال تھی کہ جس میں اس بات کی وضاحت کر دینی چاہیے تھی۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے عہد خلافت میں یہ فرمایا تھا: اے اہل مکہ! تم لوگ اپنی نماز پوری کر لو کیونکہ ہم تو مسافر لوگ ہیں۔

مکہ کا رہنے والا شخص منیٰ میں قصر کرے گا یہ قول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، سالم، قاسم بن محمد، طاؤس رحمۃ اللہ علیہم سے منقول ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

فقہاء کا دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے مکہ کے رہنے والے لوگ منیٰ اور عرفات میں نماز کو قصر نہیں کریں گے کیونکہ مکہ اور منیٰ کے درمیان اتنی مسافت نہیں ہے جس کی وجہ سے قصر کرنا جائز ہو جاتا ہے۔

عطاء اور ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہما سے یہی بات منقول ہے۔

سفیان ثوری امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور فقیہ ابوثور رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

•••——•••——•••

1445 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَآمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعات پڑھائی تھیں حالانکہ اس وقت لوگوں کی تعداد بھی زیادہ تھی اور وہ امن کی حالت میں بھی تھے۔

1446 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ

1445-تقدم (الحديث 1444) .

1446-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1472) .

رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں (منیٰ میں) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں۔

1447 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ ح وَاَنْبَانَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ صَلَّيْتُ بِمِنًى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں منیٰ میں دو رکعات ادا کی ہیں۔

1448 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى اَرْبَعًا حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منیٰ میں چار رکعات ادا کرتے تھے' جب اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں یہاں دو رکعات ادا کی ہیں۔

1449 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَانَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں منیٰ میں دو رکعات ادا کی ہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں۔

1450 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ

1447-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب الصلاة بمنى (الحديث 1084) مطولاً، و في الحج، باب الصلاة بمنى (الحديث 1657) مطولاً . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب قصر الصلاة بمنى (الحديث 19) مطولاً واخرجه ابو داؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة بمنى (الحديث 1960) مطولاً . و سياتي (الحديث 1448) . تحفة الاشراف (9383) .

1448-تقدم (الحديث 1447) .

1449-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب الصلاة بمنى (الحديث 1082) بنحوه مطولاً . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب قصر الصلاة بمنى (الحديث 17) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (8151) .

1450-اخرجه البخاري في الحج، باب الصلاة بمنى (الحديث 1655) . تحفة الاشراف (7307) .

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ .

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعات ادا کی ہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہاں دو رکعات ادا کی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی یہاں دو رکعات ادا کی تھیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی یہاں دو رکعات ادا کی تھیں۔

شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں اسی طرح نماز ادا کی تھی۔

اس سے مراد یہ ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت کے ابتدائی سالوں میں منیٰ میں دو رکعات ادا کرتے رہے' لیکن بعد میں انہوں نے چار رکعات ادا کرنا شروع کر دیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر ان کے الفاظ میں یہ بات نقل کی ہے: پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکمل نماز ادا کرنے لگے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بعد میں منیٰ میں چار رکعات ادا کرنا کیوں شروع کر دی تھیں؟ اس بارے میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں۔

علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا صحیح جواب یہ ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران مسافر کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہے' تو مکمل نماز ادا کرے' اگر چاہے' تو قصر نماز ادا کر لے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود قصر نماز اس لئے ادا کرتے تھے تاکہ اُمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرے اور اسے سفر کے دوران چار رکعات ادا کرنے کی مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے لئے آسانی کو اختیار کیا تھا جب کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے شدت کو اختیار کیا۔*

•••——•••——•••

4 - باب الْمَقَامِ الَّذِىْ يُقْصَرُ بِمِثْلِهِ الصَّلَاةُ

باب: اس جگہ کا تذکرہ جہاں نماز قصر کر دی جاتی ہے

1451 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّىْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا .

* شرح ابن بطال ملخص، جلد سوم، صفحہ: 71

1451-تقدم في تقصير الصلاة في السفر . 1 .(الحديث 1437) .

قُلْتُ هَلْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ جانے کے لیے روانہ ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ دو رکعات پڑھاتے رہے' یہاں تک کہ ہم واپس (مدینہ منورہ) آ گئے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں قیام کیا تھا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے وہاں دس دن قیام کیا تھا۔

شرح

جتنا سفر کر لینے کے بعد نماز کو قصر کرنا واجب ہے اس کی مقدار کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں' تین دن کی مسافت کے بعد نماز کو قصر کیا جاتا ہے اور اس سے مراد درمیانی رفتار سے پیدل چلنا یا اونٹ پر سوار ہو کر چلنا ہے اور اس سے مراد مسلسل چلنا نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے: آدمی دن کے وقت سفر کرے اور رات کے وقت آرام کرے یا جیسے بھی روایتی طور پر درمیان میں وقفہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے وقفہ کر لے۔

تین دن کی اس مسافت کے قائلین میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ امام شعبی ابراہیم نخعی، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر بہت سے فقہاء بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی گئی ہے۔

اس مسافت کے بارے میں دیگر فقہاء کے اقوال مختلف ہیں۔

•••———•••———•••

1452 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام کیا تھا اور آپ دو دو رکعت نماز ادا کرتے رہے۔

1453 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ الْعَلَاءَ بْنَ

1452-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (5832) .

1453-اخرجه البخاري في مناقب الانصار، باب اقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه (الحديث 3933) بمعناه ـ واخرجه مسلم في الحج، باب جوز الاقامة بمكة للمهاجر منها بعد فراغ الحج و العمرة ثلاثة ايام بلا زيادة (الحديث 441 و 442 و 443 و 444) بنحوه ـ و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء ان يمكث المهاجر بمكة بعد الصدر ثلاثًا (الحديث 949) بنحوه ـ و سياتي (الحديث 1454) ـ واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب كم يقصر الصلاة المسافر اذا اقام ببلدة (الحديث 1073) بمعناه ـ تحفة الاشراف (11008) .

الْحَضْرَمِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا".

☆☆ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باہر سے آیا ہوا آدمی حج کے مناسک ادا کر لینے کے بعد تین دن یہاں ٹھہر سکتا ہے"۔

1454 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ نُسُكِهٖ ثَلَاثًا".

☆☆ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باہر سے آیا ہوا شخص حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد مکہ میں تین دن ٹھہر سکتا ہے"۔

1455 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَصَرْتَ وَاَتْمَمْتُ وَاَفْطَرْتَ وَصُمْتُ. قَالَ "اَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ". وَمَا عَابَ عَلَيَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عمرے کے ارادے سے مدینہ منورہ سے مکہ گئیں' جب وہ مکہ پہنچیں' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے قصر نماز ادا کی ہے' جبکہ میں نے مکمل نماز ادا کی ہے' آپ نے روزہ نہیں رکھا ہے جبکہ میں نے روزہ رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم نے اچھا کیا ہے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

5 - باب تَرْكِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران نوافل ادا نہ کرنا

1456 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَبَرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. فَقِيْلَ لَهٗ مَا هٰذَا قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

☆☆ وبرہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران صرف دو رکعات ادا کیا کرتے تھے'

1454-تقدم (الحديث 1453).

1455-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (16298).

1456-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (8556).

وہ ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ان سے کہا گیا: ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

شرح

اس روایت کا بنیادی موضوع یہ ہے: کیا سفر کے دوران نوافل یعنی سنتیں ادا کی جا سکتی ہیں یا نہیں ادا کی جا سکتیں؟

اس بارے میں اہل علم کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب اس بات کے قائل ہیں' سفر کے دوران نوافل ادا کرنے چاہئیں۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہما بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

جن حضرات نے سفر کے دوران نوافل ادا کرنے کو درست قرار نہیں دیا۔ انہوں نے رخصت کو قبول کیا ہے۔

تاہم جو نوافل ادا کرے اس کے لئے زیادہ فضیلت ہے اور اکثر اہل علم سفر کے دوران نوافل ادا کرنے کو اختیار کرتے ہیں۔

اس بارے میں زیادہ محتاط قول یہ ہے: جب آدمی سفر کر رہا ہو اس وقت نوافل ترک کر دے اور جب پڑاؤ کیا ہوا ہو اس وقت نوافل ادا کر لے تاکہ سفر کسی رکاوٹ کے بغیر جاری رہے اور جب آدمی پڑاؤ کئے ہوئے ہو اگر اس وقت اگر اس کی گنجائش موجود ہو تو وہ فرائض کے ساتھ سنتیں بھی ادا کر سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران صرف فرض نماز ادا کرتے تھے۔ (یعنی اپنی سواری سے اتر کر) فرض نماز ادا کرتے تھے ورنہ تو وہ سواری پر نوافل ادا کر لیا کرتے تھے۔

وہ ان فرائض کے ساتھ کوئی اور نفل یا سنتیں ادا نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ امام زین العابدین، سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر (رحمۃ اللہ علیہم) کے بارے میں یہی بات منقول ہے: یہ حضرات فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد نماز سے متعلق سنتیں ادا نہیں کرتے تھے البتہ ویسے سفر کے دوران سواری پر نوافل ادا کر لیا کرتے تھے۔

•••———•••———•••

1457 - اَخْبَرَنِىْ نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِىْ سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى طِنْفِسَةٍ لَّهُ فَرَاٰى قَوْمًا يُسَبِّحُوْنَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ . قَالَ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا صَحِبْتُ

1457-اخرجه البخارى فى تقصير الصلاة، باب من لم يتطوع فى السفر دبر الصلاة و قبلها (الحديث 1101) بمعناه مختصرًا و (الحديث 1102) مختصرًا ـ واخرجه مسلم فى صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 8) مطولًا و (الحديث 9) بمعناه مختصرًا ـ واخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب التطوع فى السفر (الحديث 1223) مطولًا ـ واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب التطوع فى السفر (الحديث 1071) مطولًا ـ تحفة الاشراف (6693) ـ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ - كَذٰلِكَ .

☆☆ حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں' میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا' انہوں نے ظہر اور عصر کی نماز میں دو' دو رکعات ادا کی تھیں' اس کے بعد وہ اپنی چٹائی کی طرف چلے گئے' انہوں نے لوگوں کو نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: یہ نوافل ادا کر رہے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اگر میں نے نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور نماز پڑھنی ہوتی' تو اسے ہی مکمل کر لیتا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران دو رکعات سے زیادہ اور کچھ ادا نہیں کرتے تھے' اسی طرح میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی رہا ہوں' یہاں تک کہ اُن کا انتقال ہو گیا' پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی رہا ہوں (وہ لوگ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے)۔

16 - كِتَابُ الْكُسُوْفِ

گرہن (کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ''کسوف (کے بارے میں روایات)'' میں 25 تراجم ابواب اور 44 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 14 ہوگی۔

1 - باب كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

باب: سورج اور چاند گرہن ہونا

1458 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ".

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی شخص کے جینے یا مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے''۔

شرح

اس کتاب (یعنی باب) میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ کسوف سے متعلق روایات نقل کی ہیں۔

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے' سورج گرہن کے لئے لفظ ''کسوف'' اور چاند گرہن کے لئے لفظ ''خسوف'' استعمال ہوتا ہے' تاہم مجازی طور پر گرہن کا مفہوم واضح کرنے کے لئے یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہو جاتے ہیں۔

یہاں روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں''۔

ان الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیے میں یہ بات تحریر کی ہے: علامہ زرکشی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: ان دونوں کو گرہن لگ جانا اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں۔

1458-اخرجه البخاری فی الكسوف، باب الصلاة فی كسوف الشمس (الحديث 1040) بنحوه مطولاً، وباب قول النبی صلی الله عليه وسلم (يخوف الله عباده بالكسوف) (الحديث 1048)، وباب الصلاة فی كسوف القمر (الحديث 1062) مختصراً، و(الحديث 1063) مطولاً، و فی اللباس، باب من جر ازاره من غير خيلاء (الحديث 5785) بنحوه مطولاً . و سيأتی (الحديث 1462)، و نوع آخر (الحديث 1490 و 1491) والامر بالدعاء فی الكسوف (الحديث 1501) تحفة الاشراف (11661) .

اس کی وجہ یہ ہے اس حدیث کا پس منظر یہی چیز ہے جبکہ علامہ کرمانی نے یہ بات بیان کی ہے یہ دونوں قربِ قیامت کی دو علامات ہیں یا اللہ تعالیٰ کے عذاب کی علامات ہیں یا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت مسخر ہیں اور اس کے حکم کے پابند ہیں۔

سورج اور چاند کو گرہن لگنا اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں اس اعتبار سے بھی ہو سکتی ہیں اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان کی روشنی کو ختم کر سکتا ہے" اگر سورج کی روشنی ختم ہو جائے تو اہل دنیا روئے زمین پر رہنے کے قابل نہیں رہیں گے۔

سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں اس اعتبار سے بھی ہیں دنیا میں رہنے والے تمام افراد کا تصرف صرف کرہ ارض پر چلتا ہے وہ آسمان میں موجود سیاروں کے بارے میں تصرف نہیں کر سکتے اور دنیا کے رہنے والے لوگ آسمان پر موجود سیاروں میں سے صرف سورج اور چاند کو زیادہ واضح اور زیادہ قریب سے دیکھ سکتے ہیں۔

تو ان دونوں کو بطور خاص اللہ تعالیٰ کی نشانی قرار دیا گیا یعنی یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں جب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو تو انہیں گرہن لگ سکتا ہے۔ ان کی روشنی کم ہو سکتی ہے۔

نمازِ کسوف کے احکام

نمازِ کسوف کا طریقہ

مسئلہ: نمازِ کسوف ادا کرنا سنت ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ نماز با جماعت ادا کی جائے گی تاہم اس کے ادا کرنے کے طریقے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: ہمارے علماء نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی دو رکعات نماز ادا کرے گا ان میں سے ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرے گا اور دو مرتبہ سجدہ کرے گا جیسا کہ عام نمازوں میں کیا جاتا ہے اور ان دونوں رکعات میں وہ اپنی پسند کے مطابق تلاوت کرے گا۔ (محیط)

مسئلہ: افضل یہ ہے: ان دونوں رکعات میں قرأت طویل کی جائے۔ (کافی)

مسئلہ: نماز ادا کر لینے کے بعد آدمی دعا مانگتا رہے گا یہاں تک کہ سورج مکمل طور پر روشن ہو جائے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: طویل قرأت کرنا اور مختصر دعا مانگنا یا طویل دعا مانگنا اور مختصر قرأت کرنا جب ان دونوں میں سے ایک مختصر ہو تو دوسرے کو لمبا کر لیا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: یہ نماز با جماعت صرف وہی امام پڑھا سکتا ہے جو جمعے کی نماز پڑھاتا ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: سورج گرہن کی نماز سے پہلے یا بعد میں خطبہ نہیں دیا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: یہ نماز عیدگاہ یا جامع مسجد میں ادا کی جائے گی اگر اس کے علاوہ کہیں اور ادا کر لی جاتی ہے تو یہ بھی جائز ہے تاہم

عیدگاہ یا جامع مسجد میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

مسئلہ: اگر لوگ اپنے گھر میں انفرادی طور پر یہ نماز ادا کر لیتے ہیں' تو یہ بھی جائز ہے' اگر سب لوگ اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا نہیں کرتے بلکہ صرف دعا مانگتے ہیں' تو یہ بھی جائز ہے۔ (خزانۃ المفتیین)

مسئلہ: دعا مانگنے کے لیے امام منبر پر نہیں چڑھے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اس دعا کے بارے میں امام کو اختیار ہو گا وہ چاہے' تو قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ کے دعا مانگے' چاہے' تو کھڑا ہو کر دعا مانگے' چاہے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دعا مانگے اور لوگ اُس کی دعا کے جواب میں آمین کہتے رہیں گے۔

مسئلہ: اگر گرہن کے دوران نماز ادا نہیں کی تھی یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا تو پھر اس نماز کو ادا نہیں کیا جائے گا' لیکن اگر کچھ گرہن ختم ہوا تھا اور کچھ باقی تھا تو اُس وقت نماز شروع کرنا جائز ہو گا۔

مسئلہ: اگر گرہن کے دوران سورج غروب ہو جاتا ہے' تو دعا کے سلسلے کو موقوف کر کے مغرب کی نماز ادا کی جائے گی۔

مسئلہ: اگر گرہن کے وقت جنازہ بھی آ جاتا ہے' تو نمازِ جنازہ پہلے ادا کی جائے گی۔

مسئلہ: اگر کسی ایسے وقت میں گرہن ہوتا ہے جن اوقات میں نماز ادا کرنا ممنوع ہے' تو پھر سورج گرہن کی نماز ادا نہیں ادا کی جائے گی۔ (جوہرہ نیرہ)

چاند گرہن کی نماز

مسئلہ: اسی سے متعلق چاند گرہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے احکام ہیں۔

مسئلہ: چاند گرہن کے وقت دو رکعات الگ' الگ یعنی (انفرادی طور پر) ادا کریں گے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اسی طرح جب کوئی شدید قسم کی صورتِ حال درپیش ہو' جیسے آندھی آئی ہو یا بہت تیز ہوا چل رہی ہو یا شدید بارش ہو یا برف گر رہی ہو یا اس کا سلسلہ موقوف نہ ہو رہا ہو یا آسمان سرخ ہو جائے یا دن کے وقت تاریکی چھا جائے یا کوئی وبائی بیماری پھوٹ پڑے تو بھی یہی حکم ہو گا۔ (سراجیہ)

مسئلہ: زلزلہ آ جائے' بجلی کی کڑک آ جائے' ستارہ ٹوٹتا ہوا محسوس ہو' رات کے وقت ہولناک روشنی پھیل جائے' دشمن کے غالب آنے کا خوف ہو یا اس قسم کی کوئی بھی مشکل صورتِ حال ہو' تو اس طرح سے نماز ادا کی جائے گی اور دو رکعات ادا کی جائیں گی۔ (تبیین)

مسئلہ: ''بدائع'' میں یہ بات تحریر ہے کہ اس نماز کو گھر میں انفرادی طور پر ادا کیا جائے گا۔ (بحرالرائق)

•••———•••———•••

2 - باب التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت تسبیح، تکبیر پڑھنا اور دعا مانگنا

1459 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ - وَهُوَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِىُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَتَرَامٰى بِاَسْهُمٍ لِّىْ بِالْمَدِيْنَةِ اِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَمَعْتُ اَسْهُمِىْ وَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ مَا اَحْدَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ فَاَتَيْتُهُ مِمَّا يَلِىْ ظَهْرَهُ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا - قَالَ - ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں تیراندازی کررہا تھا' اسی دوران سورج گرہن ہوگیا' میں نے اپنے تیر سمیٹے اور یہ سوچا کہ میں آج اس بات کا جائزہ لوں گا کہ سورج گرہن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم دیتے ہیں' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُس طرف سے آیا جس طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مسجد میں موجود تھے' آپ تسبیح اور تکبیر پڑھ رہے تھے' اور دعا مانگ رہے تھے' یہاں تک کہ گرہن ختم ہوگیا۔
راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' جس میں چار مرتبہ سجدہ کیا۔

شرح

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اشکال پایا جاتا ہے' کیونکہ اس سے بظاہر یہ محسوس ہوتا کہ سورج روشن ہو جانے کے بعد نماز کسوف شروع ہوتی تھی حالانکہ ایسا نہیں ہے' کیونکہ سورج روشن ہو جانے کے بعد اس نماز کا آغاز کرنا درست نہیں ہے۔

اس لئے اس روایت کو اس صورتحال پر محمول کیا جائے گا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں پایا تھا جیسا کہ دیگر حوالے سے منقول روایت میں اس کی صراحت موجود ہے۔

پھر راوی نے تمام باتوں کو ایک ہی ساتھ بیان کر دیا ہے' جس میں نماز پڑھنے، دعا مانگنے، تسبیح پڑھنے اور تکبیر کہنے کا تذکرہ کر دیا۔

•••———•••———•••

1459-اخرجه مسلم في الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة) (الحديث 25 و 26 و 27) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: يركع ركعتين (الحديث 1195) بنحوه . تحفة الاشراف (9696) .

* سیوطی بر روایت مذکورہ

3 - باب الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

باب: سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم

1460 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جب تم ان دونوں کو دیکھو تو نماز ادا کرو"۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت پہلے بھی نقل کر چکے ہیں تاہم یہاں انہوں نے اس کا ترجمۃ الباب یہ قائم کیا ہے جب سورج گرہن ہو اس وقت نماز ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

یاد رہے جمہور کے نزدیک سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنا سنت ہے۔

احناف اور مالکیوں کے نزدیک یہ سنت موکدہ ہے۔

نماز کسوف حضر یا سفر دونوں حالتوں میں مشروع کی گئی ہے اور اس کا حکم مردوں اور خواتین سب کے لئے ہے یعنی ہر وہ شخص اس کا مخاطب ہے جو پانچ فرض نمازیں ادا کرتا ہے۔

صحیح قول کے مطابق یہ نماز واجب نہیں ہے اور یہ نماز اذان اور اقامت کے بغیر ادا کی جائے گی اس کے بارے میں سنت یہ ہے اسے باجماعت ادا کیا جائے اور مستحب یہ ہے اس کے لئے اعلان کر دیا جائے کہ "نماز ہونے لگی ہے" اس کی وجہ یہ ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی تھی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا تھا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں دو رکعات ادا کی جائیں گی جس طرح نمازِ عید یا نماز جمعہ یا دو رکعات نفل والی کوئی بھی نماز ادا کی جاتی ہے۔

نمازِ کسوف سے پہلے یا بعد میں خطبہ نہیں دیا جائے گا۔ اس سے پہلے اذان نہیں دی جائے گی اقامت نہیں کہی جائے گی۔

اس میں ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کیا جائے گا اور دو سجدے کیے جائیں گے۔

1460-اخرجه البخاری فی الکسوف ، باب الصلاۃ فی کسوف الشمس (الحدیث 1042)، و فی بدء الخلق، باب صفة الشمس و القمر (الحدیث 3201) ۔ واخرجه مسلم فی الکسوف، باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف (الصلاۃ جامعة) (الحدیث 28) ۔ تحفة الاشراف (7373) ۔

جبکہ دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں نماز کسوف میں دو رکعات ادا کی جائیں گی۔
ہر ایک رکعت میں دو مرتبہ قیام کیا جائے گا۔ دو مرتبہ قرأت کی جائے گی دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا دو سجدے کیے جائیں گے۔

اس کا سنت طریقہ یا کامل ترین طریقہ یہ ہے' پہلے قیام میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورہ بقرہ یا اس کی طرح کی کوئی لمبی سورت پڑھی جائے اور دوسرے قیام میں سورہ فاتحہ کے بعد اس سے کوئی چھوٹی سورت پڑھی جائے جو دو سو آیات پر مشتمل ہو۔
تیسرے قیام میں سورہ فاتحہ کے بعد اس سے کم چھوٹی سورت پڑھی جائے جو تقریباً ڈیڑھ سو آیات پر مشتمل ہو جیسے سورہ نساء ہے اور چوتھے قیام میں سورہ فاتحہ کے بعد اس سے چھوٹی سورت پڑھی جائے جو تقریباً ایک سو آیات پر مشتمل ہو جیسے سورہ مائدہ ہے۔*

•••———•••———•••

4 - باب الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الْقَمَرِ

باب: چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم

1461 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا ."

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے' بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' جب تم انہیں دیکھو تو نماز ادا کرو''۔

شرح

چاند گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نماز کے بارے میں علماء کے نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں: اس کے بارے میں علماء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں سورج کی طرح چاند گرہن کی نماز بھی باجماعت ادا کی جائے گی۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ داؤد ظاہری اور اہل علم کی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔

* ملخص، الفقہ الاسلامی، پانچویں بحث: نماز کسوف اور نماز خسوف کے احکام

1461-اخرجه البخاري في الكسوف، باب الصلاة في كسوف الشمس (الحديث 1041)، وباب لا تنكسف الشمس لموت احد و لا لحياته (الحديث 1057)، و في بدء الخلق ، باب صفة الشمس و القمر (الحديث 3204) . واخرجه مسلم في الكسوف ، باب ذكر النداء لصلاة كسوف (الصلاة جامعة) (الحديث 21 و 22 و 23) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في لصلاة الكسوف (الحديث 1261) . تحفة الاشراف (10003) .

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں چاند گرہن کی نماز باجماعت ادا نہیں کی جائے بلکہ لوگ انفرادی طور پر دوسری نفل نمازوں کی طرح دو رکعات نماز ادا کرلیں گے۔

•••———•••———•••

5 - بَاب الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ

باب: گرہن کے وقت اُس وقت تک نماز ادا کرنے کا حکم' جب تک وہ روشن نہ ہو جائے

1462 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ ."

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ دونوں کسی شخص کے مرنے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم انہیں دیکھو تو اس وقت تک نماز ادا کرتے رہو' جب تک گرہن ختم نہیں ہو جاتا''۔

1463 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَوَثَبَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتْ .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑوں کو گھسیٹتے ہوئے تیزی سے اُٹھے اور دو رکعات ادا کیں' یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا۔

6 - بَاب الْاَمْرِ بِالنِّدَاءِ لِصَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: گرہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں اعلان کرنا

1464 - اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

* بدایۃ المجتہد، باب نمبر 6، نماز کسوف کے احکام

1462-اخرجه البخاری فی الکسوف ، باب الصلاۃ فی کسوف الشمس (الحدیث 1040) بنحوه، و باب الصلاۃ فی کسوف القمر (الحدیث 1063) بنحوه مطولاً، وفی اللباس، باب من جر ازاره من غیر خیلاء (الحدیث 5785) بنحوه مطولاً و اخرجه النسائی فی الکسوف، باب الامر بالصلاۃ عند الکسوف حتی تنجلی (الحدیث 1463) . بمعناه و نوع آخر (الحدیث 1490) مطولاً، و (الحدیث 1491) مختصراً، والامر بالدعاء فی الکسوف (الحدیث 1501) بنحوه مطولاً . والحدیث عند: البخاری فی الکسوف، وباب قول النبی صلی الله علیه وسلم، یخوف الله عباده بالکسوف (الحدیث 1048)، و باب الصلاۃ فی کسوف القمر (الحدیث 1062) . والنسائی فی الکسوف ، کسوف الشمس و القمر (الحدیث 1458) . تحفة الاشراف (11661) .

1463-تقدم (الحدیث 1462) .

عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعُوْا وَاصْطَفُّوْا فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوگیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنے کی ہدایت کی: باجماعت نماز ہونے لگی ہے۔

تو لوگ اکٹھے ہوگئے' اُنہوں نے صفیں قائم کرلیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دو رکعات نماز پڑھائی' جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا۔

شرح

اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں' نماز کسوف ادا کرنے کے لئے اعلان کروانا مستحب ہے۔ بلکہ اسے سنت کہنا زیادہ مناسب ہوگا کیونکہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کے لئے اعلان کروایا تھا۔

•••——•••——•••

7 - باب الصُّفُوفِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نمازِ کسوف کے دوران صفیں قائم کرنا

1465 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَائَهُ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں سورج گرہن ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی' لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں قائم کرلیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے مکمل ادا کیے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو پورا کرنے سے پہلے ہی سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔

شرح

اس ترجمۃ الباب کے ذریعے شاید امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں' نماز کسوف کو باجماعت ادا کیا جائے گا اور جمہور فقہاء اسی بات کے قائل ہیں' نماز کسوف باجماعت ادا کی جائے گی۔ صرف چاند گرہن کی نماز کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

1464-اخرجه البخاري في الكسوف، باب الجهر بالقراءة في الكسوف (الحديث 1066) بنحوه . واخرجه مسلم في الكسوف، باب صلاة الكسوف (الحديث 4) . والنسائي (الحديث 1472) تحفة الاشراف (16511) .

1465-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16487) .

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسے انفرادی طور پر پڑھا جائے گا۔

•••———•••———•••

8 - باب كَيْفَ صَلَاةُ الْكُسُوفِ

باب: گرہن سے متعلق نماز کس طرح ادا کی جائے؟

1466 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ ثَمَانِىَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ . وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت آٹھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز ادا کی۔

عطاء کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

شرح

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف کس طریقے کے ساتھ ادا کی تھی؟ اس بارے میں روایات کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور ان روایات کی بناء پر فقہاء کے مابین بھی اختلاف ہے ان روایات کے لفظی اختلاف کی نشاندہی امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں اس ترجمۃ الباب اور اگلے ابواب میں کی ہے۔

اس ترجمۃ الباب کے تحت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایات ہیں۔ اگلے ترجمۃ الباب میں اس بات کی وضاحت ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے کچھ لفظی اختلاف بھی منقول ہے۔

آگے کے تراجم ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی وضاحت کی ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی نماز کسوف کا طریقہ منقول ہے' جس میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

آگے کے تراجم ابواب میں زیادہ تر روایات اسی حوالے سے ہیں۔

•••———•••———•••

1467 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِىْ كُسُوفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا .

1466-اخرجه مسلم فى الكسوف ، باب ذكر من قال انه ركع ثمان ركعات فى اربع سجدات (الحديث 18) بنحوه، و (الحديث 19) بمعناه . واخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب من قال: اربع ركعات (الحديث 1183) بمعناه . وسيأتى (الحديث 1467) بمعناه . واخرجه الترمذى فى الصلاة، باب ما جاء فى صلاة الكسوف (الحديث 560) . تحفة الاشراف (5697) .

1467-تقدم فى الكسوف، كيف صلاة الكسوف (الحديث 1469) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:
آپ نے گرہن کے وقت نماز ادا کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں قرأت کی' پھر رکوع میں چلے گئے' پھر قرأت کی' پھر رکوع میں چلے گئے' پھر قرأت شروع کر دی' پھر رکوع میں چلے گئے' پھر قرأت شروع کر دی' پھر رکوع میں چلے گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

9 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول نمازِ کسوف کا ایک اور طریقہ

1468 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ نَمِرٍ - وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ - عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ ح وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک دن سورج گرہن ہوا تھا' اُس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کی تھیں' جن میں چار رکوع کیے تھے' اور چار سجدے کیے تھے۔

10 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نمازِ کسوف کا ایک اور طریقہ

1469 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يُرِيْدُ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيْدًا يَقُوْمُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّالِثَةَ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى اِنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ يُغْشٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى اِنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ "اللّٰهُ اَكْبَرُ." وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ." فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَاِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَنْجَلِيَا ."

1468-اخرجه البخارى فى الكسوف، باب خطبة الامام فى الامام فى الكسوف (الحديث 1046) مطولًا . واخرجه مسلم فى الكسوف ، باب صلاة الكسوف (الحديث 5) . واخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب من قال اربع ركعات (الحديث 1181) بمعناه مطولًا . تحفة الاشراف (6335) .

1469-اخرجه مسلم فى الكسوف ، باب صلاة الكسوف (الحديث 6) بنحوه . واخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب صلاة الكسوف (الحديث 1177) . تحفة الاشراف (16323) .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی' جس میں آپ ﷺ نے طویل قیام کیا' پہلے آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے قیام کی حالت میں رہے' پھر رکوع میں چلے گئے' پھر قیام کی حالت میں آ گئے' پھر رکوع میں چلے گئے' پھر قیام کی حالت میں آ گئے' پھر رکوع میں چلے گئے' نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات ادا کیں' اس میں سے ہر ایک رکعت میں تین مرتبہ رکوع کیا' تیسری مرتبہ رکوع کرنے کے بعد آپ سجدے میں چلے گئے' اُس دن لوگوں کی یہ حالت تھی کہ بعض افراد پر مدہوشی کی کیفیت طاری تھی اور اُن پر پانی کے ڈول بہائے گئے' اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو اتنا طویل قیام کروایا تھا' آپ ﷺ رکوع میں جاتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہتے تھے' اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' پڑھتے تھے' آپ ﷺ نے اُس وقت تک سلام نہیں پھیرا' جب تک سورج روشن نہیں ہو گیا (سلام پھیرنے کے بعد) آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور ارشاد فرمایا:

''سورج اور چاند یہ دونوں کسی کے مرنے کی وجہ سے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے' تو جب یہ دونوں گرہن ہو جائیں' تو تم اللہ کے ذکر کی پناہ میں آ جاؤ' یہاں تک کہ یہ دونوں صاف ہو جائیں''۔

1470 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ فِىْ صَلَاةِ الْاٰيَاتِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِىْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ . قُلْتُ لِمُعَاذٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے (دو رکعات ادا کی تھیں) جن میں چھ مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار سجدے کیے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد (معاذ بن ہشام) سے دریافت کیا: کیا یہ بات نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کسی شک و شبے کے بغیر (یہ بات نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے)۔

11 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْهُ عَنْ عَآئِشَةَ

باب: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول (نمازِ کسوف) کی ایک اور قسم

1471 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

1470-اخرجه مسلم فى الكسوف، باب صلاة الكسوف (الحديث 7)، تحفة الاشراف (16325) .

1471-اخرجه البخارى فى الكسوف، باب خطبة الامام فى الكسوف (الحديث 1046)، و فى العمل فى الصلاة، باب اذا انفلتت الدابة فى الصلاة (الحديث 1212) بنحوه مختصرًا . و اخرجه مسلم فى الكسوف، باب صلاة الكسوف (الحديث 3) . واخرجه ابو داؤد فى الصلاة باب من قال: اربع ركعات (الحديث 1180) مختصرًا . واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فى صلاة الكسوف (الحديث 1263) مختصرًا . تحفة الاشراف (16692) .

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَائَهُ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ." ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَاَ قِرَاَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاَةِ الْاُولٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ." ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ." وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ اَرَدْتُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَّهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ."

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں سورج گرہن ہو گیا' آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے تکبیر کہی' لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی' نبی اکرم ﷺ نے طویل قرأت کی' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' پڑھا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے طویل قرأت کی' لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کچھ کم تھی' آپ ﷺ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کچھ کم تھا' پھر آپ ﷺ نے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' کہا (اور کھڑے ہو گئے) پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے' پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اس طرح ادا کی تو اس طرح نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا' آپ ﷺ کے نماز مکمل کرنے سے پہلے سورج روشن ہو گیا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد وثناء بیان کی' پھر ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کے مرنے کی وجہ سے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو' یہاں تک کہ (وہ گرہن) ختم ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہاں کھڑے ہوئے ہی ہر چیز دیکھ لی ہے' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے' ابھی تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے جنت میں سے ایک خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا تھا' اُس وقت جب تم نے مجھے آگے ہوتے ہوئے دیکھا تھا' پھر میں نے جہنم کو بھی دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھا رہا ہے' یہ اُس وقت ہوا' جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے جہنم میں ابن لحی کو دیکھا (یہ الفاظ شاید سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہیں) یہ وہ شخص ہے' جس نے سب سے پہلے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم کا آغاز کیا تھا۔

1472 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو یہ اعلان کیا گیا' نماز باجماعت ہونے لگی ہے' تو لوگ اکٹھے ہو گئے' نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں اور اُن میں چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا۔

1473 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا ۔" ثُمَّ قَالَ "يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ۔"

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے طویل قیام کیا' پھر آپ رکوع میں گئے' تو طویل رکوع کیا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا' لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور سجدے میں چلے گئے' پھر ایسا ہی آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں کیا' پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' اُس کی کبریائی کا تذکرہ کرو' صدقہ وخیرات کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے محمد ﷺ کی اُمت! اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اس بات پر ناراض ہوتا ہے' اُس کا کوئی بندہ یا کنیز زنا کا ارتکاب کرے' اے محمد ﷺ کی اُمت! اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں' اگر تم لوگ وہ جان لو' تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ رویا کرو"۔

1474 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَمْرَةَ

1472-تقدم في الكسوف، باب الامر النداء الصلاة الكسوف (الحديث 1464) .

1473-اخرجه البخاري في الكسوف، باب الصدقة في الكسوف (الحديث 1044) . واخرجه مسلم في الكسوف ، باب صلاة الكسوف (الحديث 1) مطولاً . تحفة الاشراف (17148) .

حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْهَا فَقَالَتْ أَجَارَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ لَيُعَذَّبُونَ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللَّهِ . قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ وَقِيَامَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ "إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ." قَالَتْ عَائِشَةُ كُنَّا نَسْمَعُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک یہودی عورت اُن کے پاس آئی اور بولی: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جائے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے اللہ کی پناہ ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے' سورج گرہن ہو چکا تھا' ہم لوگ حجرہ کی طرف آ گئیں' وہاں خواتین اکٹھی ہو چکی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' یہ چاشت کا وقت تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز کسوف ادا کرتے ہوئے) طویل قیام کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا اور کھڑے رہے' لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر سجدے میں چلے گئے' پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے اور ایسا ہی کیا۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام پہلی رکعت سے کچھ کم تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے' پھر سورج روشن ہو گیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران گفتگو میں یہ بات بھی ذکر کی کہ لوگوں کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا' جو دجال کی آزمائش کی طرح (انتہائی مشکل) ہوگی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اُس کے بعد ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

12 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

(نمازِ کسوف کے طریقے کی) ایک اور قسم

1475 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ - هُوَ الْأَنْصَارِيُّ - قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ جَاءَتْنِي يَهُودِيَّةٌ تَسْأَلُنِي فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ . فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ عَائِذًا بِاللَّهِ

1474-اخرجه البخاري في الكسوف، باب التعوذ من عذاب القبر في الكسوف (الحديث 1049 و 1050) بنحوه، و باب صلاة الكسوف في المسجد (الحديث 1055) . واخرجه مسلم في الكسوف، باب ذكر عذاب القبر في صلاة الخوف (الحديث 8) مختصرًا و سياتي (الحديث 1475)، و (1498)، مختصرًا . تحفة الاشراف (17936) ؛

1475-تقدم (الحديث 1477) .

فَرَكِبَ مَرْكَبًا - يَعْنِي - وَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّرْكَبِهٖ فَاَتٰى مُصَلَّاهُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ اَيْسَرَ مِنْ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ اَيْسَرَ مِنْ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ "اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ." قَالَتْ عَآئِشَةُ فَسَمِعْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک یہودی عورت میرے پاس آئی' اُس نے مجھ سے کوئی چیز مانگی' پھر وہ بولی: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے اللہ کی پناہ ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے (یعنی کہیں تشریف لے گئے) اسی دوران سورج گرہن ہو گیا' میں ابھی حجرے میں خواتین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تشریف لائے اور اپنی نماز ادا کرنے کی جگہ پر آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی' آپ نے قیام کیا اور طویل قیام کیا' اور پھر رکوع میں چلے گئے' تو طویل رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا تو طویل قیام کیا' پھر رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا' پھر سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدے کیے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قیام پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے' جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور پہلے قیام سے کچھ کم قیام کیا' پھر رکوع میں چلے گئے اور پہلے رکوع سے کچھ کم رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور قیام کیا' لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا' اس طرح چار مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا (اسی دوران) سورج روشن ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں کو دجال کی آزمائش کی مانند قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا''۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

1476 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوفٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زم زم کے چبوترے میں نمازِ کسوف ادا کی تھی' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کیے تھے' اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا۔

1477 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ اَبِي

1476-اخرجه البخاري في الكسوف، باب الركعة الاولى في الكسوف اطول (الحديث 1064) بنحوه . تحفة الاشراف (17939) .

1477-اخرجه مسلم في الكسوف، باب ماعرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من امر الجنة و النار (الحديث 9) مطولاً . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: اربع ركعات (الحديث 1179) مختصراً . تحفة الاشراف (2976) .

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَاَخَّرُ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَائِهِمْ وَاِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں شدید گرمی کے دن سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا' یہاں تک کہ لوگ بے ہوش ہو کر گرنے کے قریب ہو گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا پھر رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا' پھر دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مانند (دوسری رکعت) ادا کی۔ نماز کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کچھ آگے کی طرف ہوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پیچھے کی طرف ہوئے' اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا۔ لوگ یہ کہا کرتے تھے: سورج اور چاند صرف کسی بڑے آدمی کے انتقال کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''یہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے' تو جب یہ گرہن ہو جائیں' تو تم نماز ادا کرتے رہو' یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے''۔

13 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: (نمازِ کسوف) کی ایک اور قسم

1478 - اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ فَنُوْدِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً . قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ . خَالَفَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت یہ اعلان کیا گیا' باجماعت نماز ہونے لگی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی' جس میں دو مرتبہ رکوع کیا اور ایک مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ رکوع کیا اور ایک مرتبہ سجدہ کیا۔

1478-اخرجه البخاري في الكسوف ، باب طول السجود في الكسوف (الحديث 1051) . وباب النداء بالصلاة جامعة في الكسوف (الحديث 1045) . واخرجه مسلم في الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة) (الحديث 20) . تحفة الاشراف (8963) .

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے زندگی میں کبھی بھی اس سے زیادہ طویل رکوع اور اس سے زیادہ طویل سجدہ نہیں کیا۔

محمد بن حمیر نامی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1479 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي طُعْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ مَا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُوْدًا وَّلَا رَكَعَ رُكُوْعًا اَطْوَلَ مِنْهُ. خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ رکوع کیا اور دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ رکوع کیا اور دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر سورج روشن ہو گیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس سے زیادہ طویل سجدہ اور اس سے زیادہ طویل رکوع نہیں کیا۔

علی بن مبارک نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1480 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ حَفْصَةَ مَوْلَى عَائِشَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَمَرَ فَنُوْدِيَ اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ فِي صَلَاتِهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسِبْتُ قَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ." ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں جب سورج گرہن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت یہ اعلان کیا گیا' باجماعت نماز ہونے لگی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران طویل قیام کیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے حساب لگایا' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی ہوگی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور آپ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" پڑھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اتنی دیر کھڑے رہے جتنی دیر پہلے قیام کیا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں نہیں گئے بلکہ رکوع میں چلے گئے' پھر اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (یعنی دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی کیا جیسے (پہلی رکعت میں) کیا تھا' یعنی دو مرتبہ رکوع کیا اور ایک مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ قعدہ میں بیٹھ گئے' یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔

1479-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8965) .

1480-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17698) .

14 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: نمازِ کسوف کا ایک اور طریقہ

1481 - اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِي السَّائِبُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ وَقَامَ الَّذِيْنَ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَجَلَسَ فَاَطَالَ الْجُلُوْسَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْجُلُوْسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِيْ اٰخِرِ سُجُوْدِهٖ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ "لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا فِيْهِمْ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ ." ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفَ اَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَقَدْ اُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّيْ حَتّٰى لَوْ بَسَطْتُ يَدِيْ لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوْفِهَا وَلَقَدْ اُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّيْ حَتّٰى لَقَدْ جَعَلْتُ اَتَّقِيْهَا خَشْيَةَ اَنْ تَغْشَاكُمْ حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ حِمْيَرَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ فَلَاهِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا تَنْهَشُهَا اِذَا اَقْبَلَتْ وَاِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ اَلْيَتَهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَخَا بَنِي الدَّعْدَاعِ يُدْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِيْ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى مِحْجَنِهٖ فِي النَّارِ يَقُوْلُ اَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اُٹھایا' پھر سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اُٹھایا اور بیٹھ گئے اور کافی دیر بیٹھے رہے' پھر سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا اور پھر سر مبارک اُٹھایا اور کھڑے ہو گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں قیام کیا تھا اور رکوع کیا تھا اور سجدہ کیا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے' دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھونک ماری اور گریہ وزاری شروع کر دی اور یہ کہنے لگے: (اے اللہ!) تو نے مجھ سے اس چیز کا وعدہ تو نہیں لیا تھا جبکہ میں ان لوگوں کے درمیان موجود ہوں' تو نے مجھ سے اس چیز کا وعدہ تو نہیں کیا تھا' ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

1481-اخرجه ابو داؤد في الكسوف، باب من قال يركع ركعتين (الحديث 1194) بمعناه و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 307) بمعناه مختصرًا . و سيأتي (الحديث 1495) مختصرًا . تحفة الاشراف (8639) .

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی:

بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' تو جب تم اُن کو گرہن کی حالت میں دیکھو تو تیزی سے اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ' اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! ابھی جنت کو میرے قریب کیا گیا' یہاں تک کہ اگر میں اپنا ہاتھ بڑھاتا تو میں اُس میں سے (پھلوں کا) کوئی خوشہ حاصل کر سکتا تھا۔ اور جہنم کو بھی میرے قریب کیا گیا' یہاں تک کہ میں نے اس سے بچنے کی کوشش کی' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں یہ تم پر نہ چھا جائے' میں نے اُس میں حمیر قبیلے سے تعلق رکھنے والی عورت کو دیکھا جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا' اُس عورت نے اُس بلی کو باندھ دیا تھا' اُسے چھوڑا نہیں تھا کہ وہ کچھ کھا پی لیتی اور وہ خود اُسے کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی' یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی' میں نے دیکھا کہ جب وہ عورت آتی تھی' تو وہ بلی اُسے نوچتی تھی اور جب وہ عورت مڑ کر جاتی تھی' تو وہ بلی اُس کی سرین کو نوچتی تھی' میں نے جہنم میں دو اونٹوں والے شخص کو بھی دیکھا جس کا تعلق بنو دعداع سے تھا' اسے ایسے عصاء کے ذریعے مارا جا رہا تھا جس کی دو شاخیں تھیں' میں نے جہنم میں لاٹھی والے شخص کو بھی دیکھا جو اپنی لاٹھی کے ذریعے حاجیوں کی چیزیں چوری کر لیا کرتا تھا' وہ جہنم میں اپنی لاٹھی کے سہارے (کھڑا ہوا تھا) اور یہ کہہ رہا تھا: میں لاٹھی کے ذریعے چوری کرنے والا ہوں۔

1482 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ سَبَلَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَفَعَلَ فِيْهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَفْعَلُ فِيْهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَى الصَّلَاةِ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' آپ نے طویل قیام کیا' پھر آپ رکوع میں گئے' تو طویل رکوع کیا۔

پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا' لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے' طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا' پھر سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا' لیکن یہ پہلے سجدے سے کم تھا پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے آپ نے دو مرتبہ رکوع کیا اور اُن میں ویسا ہی کیا' یعنی پہلا رکوع دوسرے رکوع کے مقابلے میں (طویل تھا) پھر آپ ﷺ نے دو

1482-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15033) .

مرتبہ سجدہ کیا' اُن میں بھی ویسا ہی کیا (یعنی پہلا سجدہ دوسرے سجدے سے طویل تھا)' یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کے مرنے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں دیکھو) تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ''۔

15 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: نمازِ کسوف کی ایک اور قسم

1483 - اَخْبَرَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ فَذَكَرَ فِيْ خُطْبَتِهٖ حَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ بَيْنَا اَنَا يَوْمًا وَّغُلاَمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِيْ غَرَضَيْنِ لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلاَثَةٍ فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُمَّتِهٖ حَدَثًا - قَالَ - فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ - قَالَ - فَوَافَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ - قَالَ - فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ كَاَطْوَلِ قِيَامٍ قَامَ بِنَا فِيْ صَلاَةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَاَطْوَلِ رُكُوْعٍ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلاَةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَاَطْوَلِ سُجُوْدٍ مَا سَجَدَ بِنَا فِيْ صَلاَةٍ قَطُّ لاَ نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ - قَالَ - فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَشَهِدَ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ۔ مُخْتَصَرٌ ۔

☆☆ ثعلبہ بن عباد عبدی جن کا تعلق بصرہ سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ انہیں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبے میں شرکت کی تو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے کے دوران نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث ذکر کی' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دن میں اور ایک انصاری نوجوان' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں' تیراندازی کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج کی یہ حالت ہوگئی کہ اُفق کی طرف دیکھنے والے کو دو یا تین نیزوں کے برابر سیاہ محسوس ہوا تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ہم مسجد چلتے ہیں' اللہ کی قسم! سورج کی یہ حالت نبی اکرم ﷺ کی اُمت کے بارے میں کوئی نئی چیز سامنے لائے گی۔ راوی کہتے ہیں: ہم مسجد چلے گئے' جب ہم وہاں پہنچے تو اس وقت نبی اکرم ﷺ چند لوگوں کے پاس تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ آگے ہوئے' آپ ﷺ نے نماز پڑھانی شروع کی' قیام کیا اور یہ سب سے طویل قیام تھا جو

1483-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: اربع ركعات (الحديث 1184) بنحوه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في صفة القراءة في الكسوف (الحديث 562) . والنسائي (الحديث 1494)، و (الحديث 1500) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الكسوف (الحديث 1264) . تحفة الاشراف (4573) .

آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے کیا تھا' ہم نے اس میں آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور یہ طویل ترین رکوع تھا' جو آپ ﷺ نے کسی بھی نماز کے دوران ہمیں رکوع کروایا تھا' ہمیں اس میں بھی آپ ﷺ کی آواز سنائی نہیں دی' پھر آپ ﷺ نے ہمیں سجدہ کروایا تو آپ ﷺ نے ہمیں جتنی بھی نمازیں پڑھائی تھیں' اُن میں سے یہ سب سے طویل ترین سجدہ تھا' ہمیں آپ ﷺ کی آواز سنائی نہیں دی' پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی' جب نبی اکرم ﷺ دو رکعات پڑھنے کے بعد قعدہ میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران سورج روشن ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دی کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

16 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: نمازِ کسوف کی ایک اور قسم

1484 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ فَزِعًا حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّىْ بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ "اِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنَ الْعُظَمَآءِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا بَدَا لِشَىْءٍ مِّنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ ."

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' آپ ﷺ خوف کے عالم میں اپنے کپڑے کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے اور مسجد آ گئے' آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی' یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا' جب سورج روشن ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں' سورج اور چاند کسی بڑے آدمی کے مرنے کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں' ایسا نہیں ہے' سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' اللہ تعالیٰ جب اپنی کسی مخلوق کے سامنے اپنی (تجلی) ظاہر کرتا ہے' تو وہ مخلوق اُس کے سامنے جھک جاتی ہے' تو جب تم ایسا دیکھو تو نماز ادا کرو' جو اُس قریبی نماز کی مانند ہو' جو تم نے فرض ادا کی تھی۔

1485 - وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ اَنَّ جَدَّهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ الْوَازِعِ حَدَّثَهٗ

1484-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: يركع ركعتين (الحديث 1193) مختصرًا وسيأتي (الحديث 1487 و 1488) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء في صلاة الكسوف (الحديث 1262) . تحفة الاشراف (11631) .

قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ إِذْ ذَاكَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافُهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمُوهَا".

☆☆ حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سورج گرہن ہو گیا' ہم اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ میں موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طویل رکعات ادا کیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز مکمل کرنے تک سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم اس طرح کی صورتِ حال دیکھو تو اُس نماز کی مانند نماز ادا کرو' جو تم نے فرض نماز اُس کے قریب ادا کی تھی''۔

1486 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ - وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ أَنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ فَأَيُّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْرًا".

☆☆ حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو' دو رکعات ادا کیں' یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے اس میں نئی چیز پیدا کر سکتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز کے سامنے جب تجلی ظاہر کرتا ہے' تو وہ چیز اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتی ہے' تو ان دونوں میں سے کسی ایک میں جب یہ صورتِ حال سامنے آئے' تو تم لوگ نماز ادا کرو' یہاں تک کہ وہ گرہن ختم ہو جائے یا پھر اللہ تعالیٰ اس بارے میں کوئی نیا حکم نازل کر دے''۔

1487 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ

1485-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: اربع ركعات (الحديث 1185 و 1186) و سياتي (الحديث 1486) تحفة الاشراف (11065) .

1486-تقدم (الحديث 1485) . 1487-تقدم (الحديث 1484) .

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا."

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب سورج اور چاند گرہن ہو جائے' تو نماز ادا کرتے رہو جو اس نماز کی مانند ہو' جو تم نے قریب ترین ادا کی تھی''۔

شرح

روایت کے یہ الفاظ کہ تم نے اس سے قریب ترین ''جو فرض نماز ادا کی تھی اس کی مانند نماز ادا کرلو'' تو اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ نماز کسوف کے وقت کا جائزہ لیا جائے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے: اس نماز کو اس صورت میں ادا کیا جائے گا کہ آدمی نے اس سے پہلے جو فرض نماز ادا کی تھی اس سے یہ بات بھی لازم آ جاتی ہے کہ نماز کسوف کی رکعات کی تعداد اس نماز کے اعتبار سے ہوگی جو اس سے پہلے ادا کی تھی اور رکوع ایک ہی ہوگا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگوں پر اس پر عمل کرنا لازم ہے۔

اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع کے ساتھ نماز کسوف ادا کی تھی' تو اس حدیث میں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے' جبکہ دو رکوع والی نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے اس لئے آپ اس پر غور کریں۔*

•••———•••———•••

1488 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری عام نماز کی طرح نماز ادا کی' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع بھی کیا اور سجدہ بھی کیا۔

1489 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُّسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا".

* حاشیہ سندھی بر روایت مذکورہ

1488-تقدم (الحديث 1484) .

1489-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11615) .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی کے ساتھ مسجد تشریف لائے' سورج گرہن ہو چکا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"زمانہ جاہلیت کے لوگ یہ سمجھا کرتے تھے' سورج اور چاند زمین کے کسی بڑے آدمی کے مرنے کی وجہ سے ہی گرہن ہوتے ہیں (لیکن حقیقت یہ ہے' سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی شخص کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں' اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہے' نئی چیز پیدا کر دیتا ہے' تو ان دونوں میں سے جسے بھی گرہن لگے تو تم نماز ادا کرتے رہو' یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے یا پھر اللہ تعالیٰ کوئی نیا حکم دیدے"۔

1490 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَائَهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ قَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهُ وَاِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ". وَذٰلِكَ اَنَّ ابْنًا لَّهُ مَاتَ يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ لَهُ نَاسٌ فِىْ ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے باہر نکلے' اور مسجد تشریف لے آئے' لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اکٹھے ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی' سورج روشن ہو گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں میں خوف پیدا کرتا ہے اور یہ دونوں کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی شخص کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو تم نماز ادا کرتے رہو' یہاں تک کہ یہ چیز ختم ہو جائے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تھا تو لوگوں نے کہا: یہ گرہن اس وجہ سے ہوا ہے۔

1491 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ

1490-اخرجه البخارى فى الكسوف ، باب الصلاة فى كسوف الشمس (الحديث 1040) مختصرًا، وباب الصلاة فى كسوف القمر (الحديث 1063)، فى اللباس، باب من جر ازاره من غير خيلاء (الحديث 5785) . و اخرجه النسائى فى الكسوف، باب الامر بالصلاة عند الكسوف حتى تنجلى (الحديث 1462 و 1463) . مختصرًا، والامر بالدعاء فى الكسوف (الحديث 1501)، و تو آخر (الحديث 1491) . والحديث عند: البخارى فى الكسوف ، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم (يخوف الله عباده بالكسوف) (الحديث 1048) . والنسائى فى الكسوف ، كسوف الشمس و القمر (الحديث 1458) . تحفة الاشراف (11661) .

1491-تقدم (الحديث 1490) .

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ هٰذِهٖ وَذَكَرَ كُسُوْفَ الشَّمْسِ .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری نماز کی مانند نماز ادا کی تھی' (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے سورج گرہن کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی۔

17 - باب قَدْرِ الْقِرَآءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

باب: نمازِ کسوف میں قرأت کی مقدار (کیا ہوگی؟)

1492 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَرَاَ نَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ - قَالَ - ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ". قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ . قَالَ "اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ". قَالُوْا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "بِكُفْرِهِنَّ". قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ "يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں لوگوں نے بھی نماز ادا کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کرتے ہوئے طویل قیام کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً سورۃ البقرۃ کے برابر تلاوت کی۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا' لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسری رکعت میں) قیام کیا' جو طویل قیام تھا' لیکن پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام

1492-اخرجه البخاری فی الكسوف ، باب صلاة الكسوف جماعة (الحديث 1052)، و فی النكاح، باب كفر ان العشير (الحديث 5197) ، و اخرجه مسلم فی الكسوف، باب ما عرض علی النبی صلی الله عليه وسلم فی صلاة الكسوف من الجنة والنار (الحديث 17) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب القراءة فی صلاة الكسوف (الحديث 1189) مختصرًا . و اخرجه البخاری كذلك فی الايمان، باب كفران العشير و كفر دون كفر (الحديث 29)، و فی الصلاة، باب من صلی و قدامه تنور او نار اوشیء مما يعبد فاراد به الله (الحديث 431)، و فی الاذان، باب رفع البصر الی الامام فی الصلاة (الحديث 748)، و فی بدء الخلق، باب صفة الشمس و القمر (الحديث 3202) . تحفة الاشراف (5977) .

کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے' پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو اس دوران گرہن ختم ہو چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' جو کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی شخص کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' اس لیے جب تم انہیں اس حال میں دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو''۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے (نماز ادا کرنے کے دوران) آپ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی جگہ سے آپ ﷺ کچھ لینے کے لیے آگے بڑھے تھے' پھر ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کچھ پیچھے ہٹے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے جنت کو دیکھا تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے جنت دکھائی گئی تو میں اس میں سے ایک گچھے کو پکڑنے لگا تھا' اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو تم لوگ رہتی دنیا تک اُسے کھاتے رہتے' پھر میں نے جہنم کو دیکھا' میں نے اس جیسا ہولناک منظر کبھی نہیں دیکھا' میں نے دیکھا کہ اس میں اکثریت خواتین کی تھی''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی وجہ ان کا کفر ہے۔

عرض کی گئی: کیا وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں؟

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں' اگر تم ایک عرصے تک ان میں سے کسی ایک کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو اور پھر وہ تمہاری طرف سے کوئی ناگوار چیز دیکھے تو یہی کہے گی: مجھے تو تمہاری طرف سے کبھی بھلائی دیکھنے کو نہیں ملی۔

18 - باب الْجَهْرِ بِالْقِرَاْءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نمازِ کسوف میں بلند آواز میں قرأت کرنا

1493 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاْءَةِ كُلَّمَا رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے (سورج گرہن کی نماز میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا' آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی' جب بھی آپ ﷺ (رکوع سے) سر اُٹھاتے تھے' تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔

1493-اخرجه البخاري في الكسوف، باب الجهر بالقراءة في الكسوف (الحديث 1065) بنحوه . و اخرجه مسلم في الكسوف، باب صلاة الكسوف (الحديث 5) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ينادي فيها بالصلاة (الحديث 1190) والنسائي في الكسوف، باب التشهد و التسليم في صلاة الكسوف (الحديث 1496) مطولاً . تحفة الاشراف (16528).

شرح

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں نماز کسوف میں امام پست آواز میں قرأت کرے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔ ان حضرات کی ایک دلیل تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات ہیں۔ جن میں یہ بات منقول ہے' ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی آواز سنائی نہیں دی۔

ان حضرات کی دوسری دلیل یہ ہے' سورج گرہن دن کے وقت ہی ہوسکتا ہے' تو دن کے وقت جو نمازیں ادا کی جاتی ہیں ان میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے اس لئے سورج گرہن کی نماز میں بھی پست آواز میں قرأت کی جائے گی۔

چاند گرہن کی نماز کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے' آدمی تنہا یہ نماز ادا کرے گا۔

جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسے باجماعت ادا کیا جائے گا اور کیونکہ یہ رات کی نماز ہے اس لئے یہ رات کی نمازوں کے ساتھ مشابہہ ہوگی اور اس میں بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' سورج گرہن کی نماز میں امام بلند آواز میں قرأت کرے گا۔

•••——•••——•••

19 - باب تَرْكِ الْجَهْرِ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ

باب: سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز میں قرأت نہ کرنا

1494 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ - رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ عَبْدِ الْقَيْسِ - عَنْ سَمُرَةَ . اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سورج گرہن کی نماز پڑھائی تھی' وہ کہتے ہیں: ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی نہیں دی تھی' (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت نہیں کی تھی)۔

20 - باب الْقَوْلِ فِى السُّجُوْدِ فِىْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

باب: نمازِ کسوف میں سجدے کی حالت میں کیا پڑھا جائے؟

1495 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

1494-تقدم (الحديث 1483) .

1495-تقدم (الحديث 1481) .

عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ - قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسَبُهُ قَالَ فِي السُّجُوْدِ نَحْوَ ذٰلِكَ - وَجَعَلَ يَبْكِيْ فِيْ سُجُوْدِهٖ وَيَنْفُخُ وَيَقُوْلُ "رَبِّ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا اَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا فِيْهِمْ" . فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ مَدَدْتُ يَدِيْ تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوْفِهَا وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ اَنْفُخُ خَشْيَةَ اَنْ يَغْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَاَيْتُ فِيْهَا سَارِقَ بَدَنَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَخَا بَنِيْ دُعْدُعٍ سَارِقَ الْحَجِيْجِ فَاِذَا فُطِنَ لَهٗ قَالَ هٰذَا عَمَلُ الْمِحْجَنِ وَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً طَوِيْلَةً سَوْدَاءَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا انْكَسَفَتْ اِحْدَاهُمَا - اَوْ قَالَ فَعَلَ اَحَدُهُمَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ - فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے' تو طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر کھڑے رہے۔

شعبہ کہتے ہیں: میرے استاد نے سجدے کے بارے میں بھی شاید اسی کی مانند الفاظ نقل کیے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کے دوران روتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گہری سانسوں کی آواز آتی رہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے:

''اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا رہوں گا' کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں' (تو انہیں عذاب نہیں دے گا)۔

(یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے اور جب تک آپ لوگوں کے درمیان موجود رہیں گے' اس وقت تک لوگوں پر اللہ کا عذاب نازل نہیں ہوگا)

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے سامنے جنت پیش کی گئی تھی' یہاں تک کہ اگر میں اپنے ہاتھ کو بڑھاتا تو اس کے گچھے کو حاصل کر لیتا اور میرے سامنے جہنم بھی پیش کی گئی تھی اور میں نے اس پر پھونک مارنی شروع کر دی' اس اندیشے کے تحت کہ اس کی تپش تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے' میں نے جہنم میں اس شخص کو دیکھا جس نے اللہ کے رسول کے قربانی کے دو اونٹ چوری کیے تھے' میں نے جہنم میں بنو ساعدہ کے اس شخص کو دیکھا جو حاجیوں کا سامان چوری کیا کرتا تھا' جب وہ پکڑا گیا تو بولا: یہ تو لاٹھی کا کام ہے' میں نے اس میں سیاہ رنگ کی ایک طویل عورت کو بھی دیکھا' اسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا' اس نے اس بلی کو باندھ دیا تھا' وہ اُسے کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی اور اس بلی کو کھولتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھا پی لیتی' یہاں تک کہ اس حالت میں وہ بلی

سر گئی۔ (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی شخص کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' جب ان میں سے کسی ایک کو گرہن ہو جائے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب ان میں سے کسی ایک کو ایسا ہو جائے' تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف تیزی سے آؤ''۔

21 - باب التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نمازِ کسوف میں تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا

1496 - اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ اَنَّهُ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سُنَّةِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَقَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادَى اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا مِثْلَ قِيَامِهِ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ". ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُولٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ". ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا مِثْلَ رُكُوعِهِ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْاُولٰى ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ". ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُولٰى فِي الْقِيَامِ الثَّانِي ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ". ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ اَدْنٰى مِنْ سُجُودِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاَيُّهُمَا خُسِفَ بِهِ اَوْ بِاَحَدِهِمَا فَافْزَعُوا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ".

★★ عبدالرحمٰن بن نمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے زہری سے نمازِ کسوف کے سنت طریقے کے بارے میں دریافت کیا' تو زہری نے جواب دیا: عروہ بن زبیر نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

(ایک مرتبہ) سورج گرہن ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ایک شخص نے یہ اعلان کیا: باجماعت نماز ہونے لگی ہے' لوگ اکٹھے ہو گئے' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل قرأت کی' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا' جو آپ ﷺ کے قیام کی مانند تھا' یا اس سے کچھ زیادہ لمبا تھا' آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ

1496-انفرد به النسائي . والحديث عند: البخاري في الكسوف، باب الجهر بالقراءة في الكسوف (الحديث 1065) . و مسلم في الكسوف ، باب صلاة الكسوف (الحديث 5) . وابي داؤد في الصلاة، باب ينادي فيها بالصلاة (الحديث 1190) . و النسائي في الكسوف، باب الجهر بالقراءة في صلاة الكسوف (الحديث 1493) . تحفة الاشراف (16528) .

لِمَنْ حَمِدَہٗ پڑھا' پھر آپ ﷺ نے طویل قرأت کی' لیکن یہ پہلی قرأت سے کم تھی' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا' پھر آپ ﷺ نے سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل سجدہ کیا' جو آپ ﷺ کے رکوع کی مانند تھا' یا اس سے کچھ طویل تھا۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور اپنا سر مبارک اُٹھایا' پھر آپ ﷺ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور آپ ﷺ کھڑے ہو گئے' آپ ﷺ نے طویل قرأت کی' لیکن یہ پہلے والی قرأت سے کم تھی' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پڑھا' پھر آپ ﷺ نے طویل قرأت کی' یہ دوسری رکعت کے قیام کے دوران پہلے جو قرأت کی تھی' اس سے کچھ کم تھی۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کچھ کم تھا' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور اپنا سر مبارک اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سجدے میں چلے گئے' لیکن یہ پہلے سجدے سے کچھ کم تھا' پھر آپ ﷺ نے تشہد پڑھا' پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

پھر آپ ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا:

''سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' ان میں سے جس کسی کو گرہن لگ جائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے' تو تم نماز کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی طرف تیزی سے جاؤ''۔

1497 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ انْصَرَفَ .

☆☆ سیّدہ اسماء بنت ابی بکر ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف ادا کرتے ہوئے قیام کیا' تو طویل قیام کیا' پھر آپ ﷺ رکوع میں گئے' تو طویل رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اُٹھایا اور طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا' پھر سر مبارک اُٹھایا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ نے طویل قیام کیا' پھر آپ رکوع میں چلے گئے' پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اُٹھایا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اُٹھایا' پھر

1497-اخرجه البخاری فی الاذان، باب . 90 . (الحدیث 745) مطولاً فی المساقاة، باب فضل سقی الماء (الحدیث 2364) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی صلاة الکسوف (الحدیث 1265) مطولاً . تحفة الاشراف (15717) .

آپ سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اُٹھایا' پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی۔

22 - باب الْقُعُوْدِ عَلَى الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

باب: نمازِ کسوف ادا کرنے کے بعد منبر پر بیٹھنا

1498 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخُسِفَ بِالشَّمْسِ فَخَرَجْنَا اِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ اِلَيْنَا نِسَاءٌ وَّاَقْبَلَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ قِيَامَهُ وَرُكُوْعَهُ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ "اِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ" ۔ مُخْتَصَرٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے' سورج گرہن ہو گیا' تو ہم لوگ حجرہ کی طرف آ گئیں' میرے پاس خواتین اکٹھی ہو گئیں' نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' یہ چاشت کا وقت تھا' نمازِ کسوف ادا کرتے ہوئے' آپ ﷺ نے طویل قیام کیا' پھر آپ ﷺ رکوع میں گئے' تو طویل رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور کھڑے ہو گئے' لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے' لیکن یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے' پھر آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے' تو آپ ﷺ نے اسی طرح ادا کی' البتہ آپ ﷺ کا قیام اور آپ ﷺ کا رکوع پہلی رکعت کے مقابلے میں کچھ کم تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے' تو اس دوران گرہن ختم ہو گیا' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس دوران جو آپ ﷺ نے گفتگو کی' اس میں آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"لوگوں کو قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا' جو دجال کی آزمائش کی طرح (انتہائی سخت) ہو گی"۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

23 - باب كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوْفِ

باب: نماز کسوف میں خطبہ کس طرح دیا جائے گا؟

1499 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ

1498-تقدم (الحديث 1474) ۔ 1499-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (17092) ۔

الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَقَدْ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ" ۔ وَقَالَ "يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا" ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے' آپ نے نماز ادا کرتے ہوئے طویل قیام کیا' پھر آپ رکوع میں گئے' تو انتہائی طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اُٹھایا اور انتہائی طویل قیام کیا' لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور طویل قیام کیا' لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور طویل قیام کیا' لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے' تو اسی دوران سورج روشن ہو چکا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند یہ دونوں کسی شخص کے مرنے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم انہیں گرہن کی حالت میں دیکھو تو نماز ادا کرو' اور صدقہ کرو اور اللہ کا ذکر کرو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت! اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غصہ اس بات پر آتا ہے' اس کا کوئی بندہ یا اس کی کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! جو میں جانتا ہوں' اگر تم لوگ جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

شرح

احادیث سے یہ بات ثابت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں جب سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے تک سورج روشن ہو چکا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی۔

''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے پیدا ہونے یا کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔''

اس روایت کی بنیاد پر فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطبہ

دیا تھا اس لیے اس نماز کے بعد خطبہ دینا سنت ہے' جس طرح نماز عیدین یا نماز استقاء میں خطبہ دینا سنت ہے۔

فقہاء کا دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے۔ یہ خطبہ نبی اکرم ﷺ نے بطور خاص صرف اسی موقع پر دیا تھا تا کہ لوگوں کی یہ غلط فہمی دور ہو جائے کہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ مقصد ہرگز نہیں تھا کہ سورج گرہن کی نماز کے ساتھ خطبہ بھی دیا جائے گا۔

احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں نماز کسوف کے لئے خطبہ نہیں دیا جائے گا۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں نماز کسوف کے لئے خطبہ شرط نہیں ہے' تاہم نماز ادا کر لینے کے بعد مستحب یہ ہے' امام وعظ و نصیحت کرے' جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے۔

نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے وہ ایسا اس لئے کرے گا کیونکہ ایسا کرنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں کی نمازوں کے بعد عید اور جمعہ کی طرح خطبہ دینا امام پر لازم ہے اور یہ خطبہ رکن کی حیثیت رکھتا ہے۔

•••——•••——•••

1500 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ "اَمَّا بَعْدُ" .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اما بعد!

24 - باب الْاَمْرِ بِالدُّعَاءِ فِي الْكُسُوْفِ

باب: گرہن کے وقت دعا مانگنے کا حکم

1501 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَائَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّوْنَ فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبَنَا فَقَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفَ اَحَدِهِمَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ" .

1500-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال اربع ركعات (الحديث 1184) . والحديث عند: الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في صفة القراءة في الكسوف (الحديث 562) . والنسائي في الكسوف، نوع آخر (الحديث 1483)، و ترك الجهر فيها بالقراءة (الحديث 1494) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الكسوف (الحديث 1264) . تحفة الاشراف (4573) .

1501-اخرجه البخاري في الكسوف، باب الصلاة في كسوف الشمس (الحديث 1040)، و باب الصلاة في الكسوف القمر (الحديث 1063) مطولاً، و في اللباس، باب من جر ازارة من غير خيلاء (الحديث 5785) بنحوه . و الحديث عند: البخاري في الكسوف، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (يخوف الله عباده بالكسوف) (الحديث 1048)، وباب الصلاة في كسوف القمر (الحديث 1062) . والنسائي في الكسوف، كسوف الشمس و القمر (الحديث 1458)، و باب الامر بالصلاة عند الكسوف حتى تنجلي (الحديث 1462)، و نوع آخر (الحديث 1490 و 1491) . تحفة الاشراف (11661) .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' اسی دوران سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم ﷺ مسجد کی طرف تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے تیزی سے تشریف لے گئے' لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی' جس طرح عام طور پر نماز ادا کی جاتی ہے' جب سورج روشن ہو گیا تو آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے اور یہ دونوں کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم ان دونوں میں سے کسی کو گرہن کی حالت میں دیکھو تو نماز ادا کرو اور دعا مانگتے رہو' یہاں تک کہ یہ صورتِ حال ختم ہو جائے''۔

شرح

تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں' جس وقت سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو ایسی صورت حال میں یہ بات مستحب ہے' اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اس سے دعائیں مانگی جائیں' توبہ و استغفار کیا جائے، صدقہ و خیرات کیا جائے۔ ہر وہ نیک کام کیا جائے جس کے نتیجے میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مزید مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

•••———•••———•••

25 - باب الْاَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوفِ

باب: گرہن کی حالت میں استغفار کرنے کا حکم

1502 - اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَقَامَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّيْ بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَا رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُهٗ فِيْ صَلَاتِهٖ قَطُّ ثُمَّ قَالَ

"اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ".

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم ﷺ خوف کے عالم میں کھڑے ہوئے' آپ ﷺ کو یہ اندیشہ تھا کہ شاید قیامت آنے والی ہے' آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ مسجد میں تشریف لائے' آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور اس میں طویل ترین قیام' رکوع اور سجدہ کیا' میں نے آپ ﷺ کو نماز کے دوران اتنا (طویل رکوع و قیام وغیرہ کرتے ہوئے) کبھی نہیں دیکھا تھا۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1502-اخرجه البخاري في الكسوف، باب الذكر في الكسوف (الحديث 1059) . واخرجه مسلم في الكسوف ، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة) (الحديث 24) . تحفة الاشراف (9045) .

"یہ وہ نشانیاں ہیں' جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے' یہ کسی کے مرنے کی وجہ سے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں اس لیے بھیجتا ہے' ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلائے' تو جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر' اس سے دعا مانگنے اور اس سے استغفار طلب کرنے کی طرف تیزی سے جاؤ"۔

شرح

یہاں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے خوفزدہ ہو گئے تھے کہ "شاید قیامت آنے والی ہے"

یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اس کی شرح کرتے ہوئے صحیح بخاری کے شارح حافظ بدر الدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

"اس روایت میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اس بات سے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہ قیامت آنے والی ہے۔"

اس بارے میں علامہ کرمانی نے یہ بات بیان کی ہے' راوی نے یہ بات مثال کے طور پر بیان کی ہے: گویا' کہ راوی نے یہ کہنا چاہا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی طرح گھبرا کر کھڑے ہوئے جسے یہ ڈر ہوتا ہے کہ قیامت آ گئی ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا یقینی علم تھا کہ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان موجود ہیں۔ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہوا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔

(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی معلوم تھا) کہ کتاب کی مدت ابھی پوری نہیں ہوئی۔ *

امام کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے جو الفاظ حافظ بدر الدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیے ہیں' وہی الفاظ حافظ جلال الدین سیوطی نے بھی اس حدیث کے حاشیے میں تحریر کیے ہیں۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مزید تحریر کرتے ہیں: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت پر یہ اشکال پیش آ سکتا ہے' قیامت کے آنے سے پہلے بہت سے اُمور ہیں' جن کا واقع ہونا ضروری ہے اور وہ ابھی واقع نہیں ہوئے تھے جیسے سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا، دابۃ الارض کا نکلنا، آگ کا نکلنا، دجال کا ظہور، ترکوں کے ساتھ جنگ ہونا اور اس جیسے بہت سے دیگر اُمور ہیں' جن کا قیامت سے پہلے واقع ہونا ضروری ہے' جیسے شام، عراق اور مصر اور ان کے علاوہ دیگر علاقوں کا فتح ہونا ہے۔

کسریٰ کے خزانوں کا اللہ کی راہ میں خرچ ہونا ہے خارجیوں کے ساتھ جنگ ہے اور اس کے علاوہ اور بہت سے اُمور ہیں۔ جن کا تذکرہ مستند احادیث میں مذکور ہے۔

(نووی کہتے ہیں) اس اشکال کے مختلف جوابات دیئے جا سکتے ہیں۔

اس کا ایک جواب یہ ہو سکتا ہے' سورج گرہن کا یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان امور کا علم ہونے سے پہلے پیش آیا ہوگا۔

* عمدۃ القاری، کتاب: نمازِ کسوف کے بارے میں روایات، باب کسوف کی حالت میں ذکر کرنا

دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے' نبی اکرم ﷺ اس بات سے خوفزدہ ہو گئے ہوں گے کہ شاید قیامت سے پہلے پیش آنے والے حادثات میں سے کسی ایک کا ظہور ہو گیا ہے۔

تیسرا جواب یہ ہو سکتا ہے' راوی نے یہ گمان کیا' کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ ہوا کہ شاید قیامت آنے والی ہے' لیکن راوی کے گمان سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبی اکرم ﷺ کو واقعی یہ اندیشہ ہوا ہو گا' بلکہ نبی اکرم ﷺ جلدی میں اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے نکلے تھے۔

گرہن ہونے کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں جلدی کی تھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے' آپ ﷺ کو یہ اندیشہ ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو عقوبت کی ایک قسم سمجھا ہو۔

تو راوی نے اس کے برخلاف سمجھ لیا اس لئے راوی کے گمان کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

•••———•••———•••

* حاشیہ سیوطی برروایت مذکورہ

17 - كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش کے نزول (کی دعا یا نماز) کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ''استسقاء (کے بارے میں روایات)'' میں 18 تراجم ابواب اور 24 روایات نقل کی ہیں، جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 8 ہوگی۔

1 - باب مَتَى يَسْتَسْقِي الْاِمَامُ

باب: امام کس وقت بارش کے نزول (کے لیے دعا مانگے گا یا نماز پڑھے گا؟)

1503 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ . فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي . فَقَالَ "اَللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ" . فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے ہیں، راستے منقطع ہو گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو اس جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک بارش نازل ہوتی رہی، پھر ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں، راستے منقطع ہو رہے ہیں، مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! چھوٹے بڑے پہاڑوں پر بارش نازل ہو، وادیوں اور جنگلوں میں بارش نازل ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو مدینہ منورہ سے بادل یوں چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

1503-اخرجه البخاري في الاستقاء، باب الاستقاء في المسجد الجامع (الحديث 1013) بنحوه مطولاً، و باب الاستسقاء في خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة (الحديث 1014) بنحوه مطولاً، و باب من اكتفى بصلاة الجمعة في الاستسقاء (الحديث 1016) و باب الدعا اذا تقطعت السبل من اكثرة المطر (الحديث 1017)، و باب اذا استشفعوا الى الامام ليستقي لهم لم يردهم (الحديث 1019) . واخرجه مسلم في صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء (الحديث 8) بنحوه مطولاً . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الاستسقاء (الحديث 1175) بنحوه . و سياتي (الحديث 1514)، وذكر الدعاء (الحديث 1517) . تحفة الاشراف (906) .

شرح

لفظ "استسقاء" کا مطلب کسی چیز کو طلب کرنا ہے۔

شرعی طور پر استسقاء سے مراد بندوں کی ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ سے بارش مانگنا ہے۔

یہ نماز شرعی طور پر اس وقت ادا کی جاتی ہے جب بارش کی شدید ضرورت ہو جیسا کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو حدیث نقل کی ہے اس میں یہ بات مذکور ہے ایک شخص نے عرض کی "یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو رہے ہیں اور راستے منقطع ہو رہے ہیں"۔

علامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شرح کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے۔ مویشیوں کے ہلاک ہونے سے یہ مراد ہے وہ چارے کی کمی کی وجہ سے سفر کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں اور راستے کے منقطع ہونے سے مراد یہ ہے راستے میں انہیں یہ بھی چارہ میسر نہیں ہے جس کے ذریعے مویشیوں کو خوراک فراہم کر کے سفر کرنے کے قابل کیا جا سکے۔

نمازِ استسقاء کے احکام

نمازِ استسقاء کا حکم

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نمازِ استسقاء باجماعت ادا کرنا سنت نہیں ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس میں خطبہ بھی نہیں دیا جائے گا' صرف بارش کے نزول کے لیے دعا مانگی جائے گی اور مغفرت کی دعا مانگی جائے گی البتہ اگر لوگ انفرادی طور پر نوافل ادا کر لیتے ہیں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نمازِ استسقاء میں چادر اُلٹانے کا حکم بھی نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام (عیدگاہ کی طرف) نمازِ استسقاء ادا کرنے کے لیے جائے گا' دو رکعت نماز ادا کرے گا' دونوں رکعات میں بلند آواز میں قرأت کرے گا۔ (مضمرات)

مسئلہ: افضل یہ ہے: پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرے۔ (عینی شرح ہدایہ)

نمازِ استسقاء کا خطبہ

مسئلہ: نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے گا' لیکن وہ زمین پر بیٹھ کر لوگوں کی طرف رخ کر کے خطبہ دے گا' منبر پر نہیں بیٹھے گا' ان دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے گا' اگر امام چاہے' تو ایک ہی خطبہ بھی دے سکتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا' اُس کی تسبیح بیان کرے گا' مسلمان مرد و خواتین کے لیے مغفرت کی دعا مانگے گا اور اس دوران اپنی کمان کا سہارا لیے رہے گا اور تھوڑا سا خطبہ دینے کے بعد اپنی چادر کو اُلٹا دے گا۔ (مضمرات)

مسئلہ: نمازِ استسقاء ادا کرنے کے بعد چادر اُلٹانے کا طریقہ یہ ہے: اگر وہ چادر چوکور ہو' تو اُس کے نیچے والے حصے کو اوپر کر دیا جائے گا' اگر وہ گول ہو' تو دائیں طرف والے حصے کو بائیں طرف کر دیا جائے گا۔ بائیں کو دائیں طرف کر دیا جائے گا'

تاہم حاضرین (یعنی مقتدی) اپنی چادریں نہیں اُلٹائیں گے۔

مسئلہ: خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد امام لوگوں کی طرف پشت کر کے قبلہ کی طرف منہ کر لے گا اور اپنی چادر کو اُلٹا دے گا' اُس کے بعد پھر کھڑا ہو کر بارش کے نزول کے لیے دعا کرے گا۔

مسئلہ: جب کہ حاضرین خطبے اور دعا کے دوران قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے رہیں گے' امام دعا مانگتے وقت مسلمانوں کی مغفرت کے لیے دعا کرے گا' لوگ ازسرنو توبہ کریں اور مغفرت کی دعا کریں گے۔ اگر امام دعا کرنے کے دوران اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھالے تو یہ بہتر ہے' اگر ہاتھ نہیں اُٹھاتا تو شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرلے یہ بھی بہتر ہے۔ اسی طرح لوگ بھی اپنے ہاتھ اُٹھائیں گے کیونکہ دعا میں ہاتھ پھیلانا سنت ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: نمازِ استسقاء کا خطبہ سننے کے دوران سب لوگ خاموش رہیں گے۔ (محیط)

مسئلہ: مستحب یہ ہے: امام لگاتار تین دن تک نمازِ استسقاء ادا کرنے کے لیے جاتا رہے۔

مسئلہ: نمازِ استسقاء کے دوران لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری اور تواضع کا اظہار کریں گے' سروں کو جھکائے رکھیں گے اور نمازِ استسقاء ادا کرنے کے لیے جانے سے پہلے صدقہ کریں گے۔ (ظہیریہ)

•••———•••———•••

2 - باب خُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَى الْمُصَلّٰى لِلاِسْتِسْقَاءِ

باب: نمازِ استسقاء ادا کرنے کے لیے امام کا عیدگاہ کی طرف جانا

1504 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ - قَالَ سُفْيَانُ فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ اَبِىْ - اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِىْ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَائَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

1504-اخرجه البخاري في الاستقساء، باب تحويل الرداء في الاستسقاء (الحديث 1012)، و باب الاستقساء في المصلى (الحديث 1027)، و باب استقبال القبلة في الاستقساء (الحديث 1028) بنحوه واخرجه مسلم في الاستسقاء، (الحديث 1 و 2 و 3) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في اى وقت يحول رداء ة اذا استسقى (الحديث 1166 و 1167) . واخرجه النسائي في الاستسقاء، باب الجهر بالقراء ة في صلاة الاستسقاء (الحديث 1521) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 1267) . والحديث عند: البخاري في الاستسقاء ، باب الاستسقاء و خروج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء (الحديث 105)، و باب تحويل الرداء في الاستسقاء (الحديث 1011)، و باب الدعا في الاستسقاء قائمًا (الحديث 1023) ، وباب الجهر بالقراء ة في الاستسقاء (الحديث 1024)، وباب كيف حول النبي صلى الله عليه وسلم ظهره الى الناس (الحديث 1025)، وباب صلاة الاستسقاء ركعتين (الحديث 1026) . و مسلم في صلاة الاستسقاء، (الحديث 4) . و ابي داؤد في الصلاة، باب في اى وقت يحول رداء ة اذا استسقى (الحديث 1161 و 1162 و 1163 و 1164) . والترمذي في الصلاة، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 556) و سياتي (الحديث 1506)، و تحويل الامام ظهره الى الناس عند الدعاء في الاستسقاء (الحديث 1508)؛ و تقليب الامام الرداء عند الاستسقاء (الحديث 1509)، و متى يحول الامام رداءه (1510)، و رفع الامام يده (الحديث 1511)، و باب الصلاة بعد الدعاء (الحديث 1518)، و كم صلاة الاستسقاء (الحديث 1519) . تحفة الاشراف (5297) .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا غَلَطٌ مِّنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ سکھایا گیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے نزول کے لیے دعا مانگنے کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو اُلٹا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ نے اس میں غلطی کی ہے' کیونکہ جن صحابی کو خواب میں اذان دینے کا طریقہ سکھایا گیا تھا' وہ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ ہیں' جبکہ (جس صحابی نے یہ روایت نقل کی ہے) یہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں۔

شرح

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' بارش کے نزول کے لئے باجماعت نماز ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے اگر لوگوں نے نماز ادا کرنی ہوتو وہ انفرادی طور پر ادا کرلیں گے اور یہ نماز کسی کراہت کے بغیر جائز ہوگی کیونکہ یہ مطلق طور پر نفل کی شکل میں ہوگی۔

بارش کے نزول کے لئے دعا مانگی جاتی ہے اور استغفار کیا جاتا ہے' کیونکہ یہ دُعا اور استغفار ہی بارش کے حصول کا ذریعہ اور سبب ہیں۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو وہ بہت زیادہ مغفرت کرنے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش نازل کرے گا۔'' (سورہ نوح: آیت:10)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے نزول کے لئے دعا مانگی تھی بارش کے نزول کے لئے نماز ادا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

احناف میں سے امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازِ استسقاء ادا کرنا مستند طور پر ثابت ہے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سمیت جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔ نماز استسقاء ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ خواہ حضر کے دوران ادا کی جائے یا سفر کے دوران ادا کی جائے۔

اور یہ اس وقت ادا کی جائے گی جب بارش کے نزول کی ضرورت ہو اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کی سنت سے ثابت ہے۔

اگر بارش کے نزول میں تاخیر ہو جاتی ہے' تو اسے دوسرے دن، تیسرے دن یا اس کے بعد بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔

نماز استسقاء کا سنت ہونا کئی احادیث سے ثابت ہے' جن میں سے کئی روایات امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں نقل کی ہیں۔

3 - باب الْحَالِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ

باب: جب امام (بارش کی دعا مانگنے کے لیے) باہر نکلے
اس وقت اس کے لیے کون سی حالت اختیار کرنا مستحب ہے

1505 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَنِي فُلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ ہشام بن اسحاق بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فلاں صاحب نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں ان سے بارش کے نزول کے لیے دعا مانگتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کروں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے (یہ نماز ادا کرنے کے لیے) تشریف لے گئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ نہیں دیا تھا جس طرح تم لوگ آج کل خطبہ دیتے ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی تھی۔

شرح

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔ نماز استقاء کے لئے خطبہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ خطبہ جماعت کے تابع ہوتا ہے اور نماز استقاء کو با جماعت ادا کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست نہیں ہے بلکہ بارش کے نزول کے لئے دعا مانگی جائے گی اور استغفار کیا جائے گا۔

امام قبلہ کی طرف رُخ کر کے دعا مانگے گا اور استغفار کرے گا۔

اس بارے میں صاحبین کی رائے مختلف ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں امام دو رکعات نمازِ استقاء ادا کرنے کے بعد خطبہ بھی دے گا اور دعا مانگتے ہوئے حاضرین کی طرف رُخ نہیں کرے گا' بلکہ قبلہ کی طرف رُخ کرے گا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' امام ایک ہی خطبہ دے گا' جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں امام دو خطبے دے گا اور عید کے خطبوں کی طرح ان دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھے گا تاہم خطبے کے زیادہ تر الفاظ استغفار پر مشتمل ہوں گے۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں' نماز استقاء ادا کرنے کے بعد امام عید کے خطبوں کی طرح خطبہ دے گا۔

1505-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، جماع صلاة الاستسقاء و تفریعها (الحديث 1165) بنحوه ۔ واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 558 و 559) مطولاً ۔ و سیاتی (الحديث 1507)، و کیف صلاة الاستسقاء (الحديث 1520) ۔ واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1266) ۔ تحفة الاشراف (5359) ۔

یہ حکم فقہائے مالکیہ اور فقہائے شوافع کے نزدیک ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں نماز استسقاء ادا کرنے سے پہلے بھی خطبہ دیا جا سکتا ہے۔

مالکیہ اور شوافع اس بات کے بھی قائل ہیں' نمازِ استسقاء کے بعد دیئے جانے والے خطبے میں امام استغفار کے کلمات ان مقامات پر پڑھے گا جہاں عید کے خطبے میں وہ تکبیر پڑھتا ہے۔

مالکیوں کے نزدیک دونوں خطبوں میں استغفار کی کوئی حد نہیں ہے' جبکہ شوافع کے نزدیک پہلے خطبے میں نو مرتبہ استغفار پڑھا جائے گا اور دوسرے خطبے میں سات مرتبہ استغفار پڑھا جائے گا۔

تاہم امام کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ بکثرت استغفار پڑھے۔ *

•••———•••———•••

1506 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بارش کے نزول کے لیے دعا مانگی' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

4 - باب جُلُوسِ الْاِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلاِسْتِسْقَاءِ

باب: امام کا منبر پر بیٹھ کر بارش کے نزول کے لیے دعا مانگنا

1507 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ .

☆☆ ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس نماز کے بارے میں دریافت کیا جو بارش کے نزول کے لیے تھی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کی

* الفقہ الاسلامی وادلتہ: ملخص

1506-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، جامع ابواب الصلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1164) مطولًا . و الحديث عند : تقدم في الاستسقاء، خروج الامام الى المصلى للاستسقاء (الحديث 1504) . تحفة الاشراف (5297) .

1507-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1165) . و الحديث عند: الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 558و 559) و الحديث عند: النسائي في الاستسقاء، باب الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج (الحديث 1505)، و كيف صلاة الاستسقاء (الحديث 1520) . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 1266) . تحفة الاشراف (5359) .

طرح خطبہ نہیں دیا' بلکہ صرف دعا مانگتے رہے' (عاجزی) گریہ وزاری کرتے رہے' آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور دو رکعات نماز ادا کی' جس طرح عید کی نماز ادا کی جاتی ہے۔

5 - باب تَحْوِيْلِ الْاِمَامِ ظَهْرَهُ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: بارش کے نزول کی دعا مانگتے وقت امام کا اپنی پشت لوگوں کی طرف کرنا

1508 - اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ عَـمَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهُ وَدَعَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَاَ فَجَهَرَ .

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بارش کے نزول کے لیے دعا مانگنے نکلے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو اُلٹا دیا اور آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنی پشت کر دی' پھر آپ ﷺ نے دعا مانگی' پھر آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی' جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی۔

6 - باب تَقْلِيْبِ الْاِمَامِ الرِّدَاءَ عِنْدَ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: بارش کے نزول کی دعا مانگتے وقت امام کا اپنی چادر کو اُلٹا دینا

1509 - اَخْبَـرَنَـا قُتَيْبَةُ عَـنْ سُـفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَائَهُ .

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے نزول کے لیے دو رکعات نماز ادا کی (اور دعا مانگتے ہوئے) اپنی چادر کو اُلٹا دیا۔

1508-اخرجه البخاری فی الاستسقاء، باب الجهر بالقراء ة فی الاستسقاء (الحديث 1024) بمعناه، و باب كيف حول النبی صلی الله عليه وسلم ظهره الی الناس (الحديث 1025)، و باب استقبال القبلة فی الاستسقاء (الحديث 1028) بمعناه . و اخرجه مسلم فی صلاة الاستسقاء، (الحديث 3 و 4) بنحوه . واكرجه ابو داؤد فی الصلاة ، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1161) بمعناه، و (الحديث 1162 و 1163 و 1166) بنحوه . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 556) بمعناه، و اخرجه النسائی فی الاستسقاء ، متی يحول الامام رداء ة (الحديث 1510) بمعناه، و رفع الامام يده (الحديث 1511)، بمعناه، و باب الصلاة بعد الدعاء (الحديث 1518)، و كم صلاة الاستسقاء (الحديث 1519) بمعناه، و اكرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1267) بمعناه . و الحديث عند: البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء و خروج النبی صلی الله عليه وسلم فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1005)، و باب تحويل الرداء فی الاستسقاء (الحديث 1011 و 1012)، و باب الدعاء فی الاستسقاء قائمًا (الحديث 1023)، و باب صلاة الاستسقاء ركعتين (الحديث 1026)، وباب الاستسقاء فی المصلی (الحديث 1027) . و مسلم فی صلاة الاستسقاء، . (الحديث 1 و 2) . و ابی داؤد فی الصلاة، باب فی ای وقت يحول رداء ه اذا استسقی (الحديث 1164 و 1147) . و النسائی فی الاستسقاء، خروج الامام الی المصلی للاستسقاء (الحديث 1504)، باب الحال التی يستحب للامام ان يكون عليها اذا اخروج (الحديث 1506)، و تقليب الامام الرداء عند الاستسقاء (الحديث 1509)، و باب الجهر بالقراء ة فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1521) . تحفة الاشراف (5297) .

1509-تقدم (الحديث 1504) .

7 - باب مَتَى يُحَوِّلُ الْإِمَامُ رِدَائَهُ .

باب: امام اپنی چادر کو کس وقت اُلٹائے گا؟

1510 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَائَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بارش کے نزول کے لیے (دعا مانگنے کے لیے) تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے جب قبلہ کی طرف رخ کیا' تو اپنی چادر کو اُلٹا دیا۔

شرح

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' امام جب دعا مانگنے لگے گا اس وقت اپنی چادر کو الٹا دے گا صرف امام اپنی چادر کو الٹائے گا مقتدی اپنی چادر کو نہیں الٹائیں گے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چادر الٹانا سرے سے سنت نہیں ہے' کیونکہ ان کے نزدیک استسقاء صرف دعا مانگنے کا نام ہے۔اس لئے دیگر دعاؤں کی طرح اس دعا میں چادر الٹانا مستحب نہیں ہوگا۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں' جب امام اپنا رُخ قبلہ کی طرف کرے گا اس وقت اپنی چادر کو الٹا دے گا اور حاضرین میں سے مرد بھی اپنی چادریں اسی طرح الٹا دیں گے جس طرح امام نے الٹائی تھیں۔

تاہم وہ بیٹھ کر الٹانے کا یہ عمل کریں گے۔

چادر کو پلٹنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یہ ہے' چادر پر والے حصے کو نیچے کر دیا جائے گا اور نیچے والے حصے کو اُوپر کی طرف کر دیا جائے گا۔

دائیں کندھے پر جو چادر کا حصہ موجود ہے اسے بائیں کندھے پر رکھ لیا جائے گا اور بائیں کندھے والے حصے کو دائیں کندھے پر رکھ لیا جائے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں چادر کو دائیں طرف سے بائیں طرف کر دیا جائے گا اور بائیں طرف والے حصے کو دائیں طرف کر دیا جائے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی تقریباً یہی ہے۔

•••———•••———•••

8 - باب رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ .

باب: امام کا (دعا مانگتے ہوئے) اپنے ہاتھ بلند کرنا

1511 - اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبُوْ تَقِيِّ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ الرِّدَاءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ .

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے بارش کے نزول کے لیے (دعا مانگتے وقت) نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا' آپ ﷺ نے اپنی چادر کو اُلٹا دیا اور دونوں ہاتھ اُٹھا لیے۔

9 - باب كَيْفَ يَرْفَعُ .

باب: دعا مانگتے وقت ہاتھ اُٹھانے کی کیفیت

1512 - اَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ دعا مانگتے وقت ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے' البتہ بارش کی دعا مانگتے وقت آپ ﷺ نے ایسا کیا تھا' آپ ﷺ نے ہاتھوں کو اتنا بلند کر لیا تھا کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

1511-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1161) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 556) . والحديث عند: البخاري في الاستسقاء، باب الاستسقاء و خروج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء (الحديث 1005)، و باب تحويل الرداء في الاستسقاء (الحديث 1011 و 1012)، و باب الدعاء في الاستسقاء قائمًا (الحديث 1023)، و باب الجهر بالقراءة في الاستسقاء (الحديث 1024)، و باب كيف حول النبي صلى الله عليه وسلم ظهره الى الناس (الحديث 1025)، وباب صلاة الاستسقاء ركعتين (الحديث 1026)، وباب الاستسقاء في المصلى (الحديث 1027)، و باب استقبال القبلة في الاستسقاء (الحديث 1028)، و في الدعوات، باب الدعاء مستقبل القبلة (الحديث 6343) . وملسم في صلاة الاستسقاء (الحديث 1و 2 و 3 و 4) . وابي داؤد في الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1162 و 1163 و 1164 و 1166 و 1167) . والنسائي في الاستسقاء ، خروج الامام الى المصلى للاستسقاء (الحديث 1504)، وباب الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج (الحديث 1506)، و تحويل الامام ظهره الى الناس عند الدعاء في الاستسقاء (الحديث 1508)، و تقليب الامام الرداء عند الاستسقاء (1509)، و متى يحول الامام رداء ه (1510)، و باب الصلاة بعد الدعاء (1518)، كم صلاة الاستسقاء (1519)، باب الجهر بالقراءة في صلاة الاستسقاء (الحديث 1521) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (1267) . تحفة الاشراف (5297) .

1512-اخرجه البخاري في الاستسقاء، باب رفع الامام يده في الاستسقاء (الحديث 1031)، و في المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3565) . واخرجه مسلم في صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء (الحديث 7) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الاستسقاء (الحديث 1170) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب من كان لا يرفع يديه في القنوت (الحديث 1180) . تحفة الاشراف (1168) .

1513 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى اَبِي اللَّحْمِ عَنْ اَبِي اللَّحْمِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُو .

☆☆ حضرت ابی لحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''احجار زیت'' کے قریب دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا مانگ رہے تھے' دعا مانگتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے۔

1514 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ - وَهُوَ الْمَقْبُرِيُّ - عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَاَجْدَبَ الْبِلَادُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا . فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ "اللّٰهُمَّ اسْقِنَا" . فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ حَتّٰى اُوسِعْنَا مَطَرًا وَّاُمْطِرْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ رَجُلٌ - لَا اَدْرِيْ هُوَ الَّذِيْ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا اَمْ لَا - فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَآءِ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَ عَنَّا الْمَاءَ .

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلٰكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ" . قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتّٰى مَا نَرٰى مِنْهُ شَيْئًا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم جمعہ کے دن مسجد میں موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! راستے منقطع ہو چکے ہیں' مویشی ہلاکت کا شکار ہو چکے ہیں' علاقے خشک سالی کی لپیٹ میں ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش نازل کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے تک بلند کر لیے اور دعا مانگی:

''اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر!''

(راوی کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف نہیں لائے تھے' یہاں تک کہ ہم پر بارش نازل ہونا شروع ہوگئی اور اس دن سے لے کر اگلے جمعے تک مسلسل بارش ہوتی رہی (اگلے جمعے کے دن) ایک شخص کھڑا ہوا' مجھے نہیں معلوم

1513-اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 557) . تحفة الاشراف (5) .

1514-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب رفع اليدين فی الاستسقاء (1175) بنحوه . والحديث عند: البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع (الحديث 1013)، و باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة (الحديث 1014)، وباب من اكتفی بصلاة الجمعة فی الاستسقاء (الحديث 1016)، وباب الدعاء اذا تقطعت السبل من كثرة المطر (الحديث 1017)، وباب اذا استشفعوا الی الامام ليستسقی لهم لم يردهم (الحديث 1019) . ومسلم فی صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء (الحديث 8) . والنسائی فی الاستسقاء، متی يستسقی الامام (الحديث 1503)، و ذكر الدعاء (الحديث 1517) . تحفة الاشراف (906) .

یہ وہی شخص تھا جس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ ﷺ ہمارے لیے بارش کی دعا کیجئے یا یہ وہ نہیں تھا' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! راستے منقطع ہو چکے ہیں' پانی کی کثرت کی وجہ سے اموال (یعنی مویشی اور زمینیں) ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں' آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش روک دے تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہو' ہم پر نہ ہو بلکہ پہاڑوں پر اور جنگلوں پر ہو''۔

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے کہ اسی دوران بادل چھٹ گئے' یہاں تک کہ ہمیں اس میں سے کچھ بھی نظر نہیں آیا۔

10 - باب ذِكْرِ الدُّعَاءِ .

باب: دعا کا تذکرہ

1515 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هِشَامٍ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اللّٰهُمَّ اسْقِنَا" .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی تھی:

''اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے! (یعنی ہم پر بارش نازل کر دے)''

1516 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ - وَهُوَ الْعُمَرِيُّ - عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قُحِطَتِ الْمَطَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا . قَالَ "اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا" .

قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً مِّنْ سَحَابٍ - قَالَ - فَاَنْشَاَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ اِنَّهَا اُمْطِرَتْ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَانْصَرَفَ النَّاسُ فَلَمْ تَزَلْ تَمْطُرُ اِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوْا اِلَيْهِ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّحْبِسَهَا عَنَّا . فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا" . فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَمَا تَمْطُرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنَّهَا لَفِيْ مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے' کچھ لوگ آپ ﷺ کے

1515-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1666) .

1516-اخرجه البخاري في الاستسقاء، باب الدعاء المطر (حوالينا لا علينا) (الحديث 1021) . واخرجه مسلم في صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء (الحديث 10) . تحفة الاشراف (456) .

سامنے کھڑے ہوئے اور انہوں نے بلند آواز میں چیخ و پکار کرتے ہوئے عرض کی: اے اللہ کے نبی! بارش کی وجہ سے قحط سالی آ گئی ہے' جانور ہلاک ہو رہے ہیں' آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کر دے' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے! اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے''!

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس وقت ہمیں آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر بادل نمودار ہوا' اور وہ پھیل گیا اور پھر بارش نازل ہونا شروع ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے' آپ ﷺ نے نماز ادا کی' پھر لوگ واپس چلے گئے' اس کے بعد اگلے جمعے تک مسلسل بارش ہوتی رہی' جب نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' تو لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں پھر عرض گزار ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں' راستے منقطع ہو گئے ہیں' آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اس بارش کو روک دے' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' آپ ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہو' ہم پر نہ ہو''۔

(راوی کہتے ہیں:) تو مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا اور مدینہ منورہ کے آس پاس کے علاقوں پر بارش ہوتی رہی' مدینہ منورہ میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرا' اس وقت مدینہ منورہ کو میں نے دیکھا کہ اس کی مثال تاج کی طرح تھی۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' اپنے سے بزرگ اور نیک لوگوں سے دعا کی درخواست کرنا اور اپنے دنیاوی معاملات یا پریشانیوں سے نجات کے لئے ان کے ذریعے دعا کروانا سنت سے ثابت ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایسا کیا گیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا۔

اس حدیث میں ہمارے ان دوستوں کے لئے بطورِ خاص نصیحت موجود ہے' جو یہ کہتے ہیں: آدمی کو اپنی ضرورت کے وقت صرف' براہِ راست اللہ تعالیٰ سے ہی دعا مانگنی چاہئے۔

•••———•••———•••

1517 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

1517-اخرجه البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع (الحديث 1013)، وباب الاستسقاء فی خطبة الجمعه غير مستقبل القبلة (الحديث 1014) و اخرجه مسلم فی صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء (الحديث 8) . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب رفع اليدين فی الاستسقاء (الحديث 1175) بنحوه . و اخرجه النسائی فی الاستسقاء، كيف يرفع (الحديث 1514)، و الحديث عند: البخاری فی الاستسقاء، باب من اكتفى بصلاة الجمعة فی الاستسقاء (الحديث 1016)، باب الدعاء اذا تقطعت السبل من كثرة المطر (الحديث 1017)، وباب اذا استشفعوا الى الامام ليستسقى لهم لم يردهم (الحديث 1019) . والنسائی فی الاستسقاء، متى يستسقی الامام (الحديث 1503) . تحفة الاشراف (906) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَّقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّغِيْثَنَا۔

فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا"۔ قَالَ اَنَسٌ وَّلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ وَاَمْطَرَتْ۔ قَالَ اَنَسٌ وَّلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا۔ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَهَا عَنَّا۔ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ"۔ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ۔ قَالَ شَرِيْكٌ سَاَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا۔

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک شخص مسجد میں آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں' راستے منقطع ہو رہے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل کرے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا مانگی:

''اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر! اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر!''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس وقت ہمیں آسمان میں کوئی بادل بلکہ بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا حالانکہ اس وقت یہ صورتِ حال تھی' ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر اور کوئی عمارت نہیں تھی (یعنی دور دور تک بادل کے کوئی آثار نہیں تھے)۔

پھر ایک ڈھال جتنا بادل نمودار ہوا' جب وہ آسمان کے درمیان میں پہنچ گیا تو وہ پھیلنا شروع ہوا اور بارش شروع ہو گئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم نے پورا ہفتہ سورج کی شکل نہیں دیکھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پھر اگلے جمعے کے دن اُسی دروازے سے ایک شخص اندر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اموال ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں' راستے منقطع ہو رہے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اس بارش کو ہم سے روک دے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی:

اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہو' ہم پر نہ ہو۔ اے اللہ! چھوٹے بڑے پہاڑوں پر' وادیوں میں اور جنگلات میں بارش نازل ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو بادل چھٹ گیا اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے (مسجد سے) باہر نکلے۔

شریک نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا یہ وہ پہلے والا شخص تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں!

11 - باب الصَّلَاةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ .

باب: دعا مانگنے کے بعد نماز ادا کرنا

1518 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ وَّيُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَمَّهٗ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَّسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ يَدْعُو اللّٰهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ . قَالَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فِي الْحَدِيْثِ وَقَرَاَ فِيْهِمَا .

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' ان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن آپ ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کر لی' آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف اپنا رخ کیا' اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے' آپ ﷺ نے اپنی چادر کو اُلٹا دیا تھا' پھر آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ ﷺ نے ان دو رکعات میں قرأت بھی کی۔

12 - باب كَمْ صَلَاةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: نمازِ استسقاء کی کتنی رکعات ہوں گی؟

1519 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بارش کے نزول کے لیے دعا مانگنے تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا۔

1518-اخرجه البخاری فی الاستسقاء، باب الجهر بالقراء ة فی الاستسقاء (الحديث 1024)، وباب كيف حول النبی صلى الله عليه وسلم ظهره الى الناس (الحديث 1025) واخرجه مسلم فی صلاة الاستسقاء، (الحديث 4) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1162) . واخرجه النسائی فی الاستسقاء، تحويل الامام ظهره الى الناس عند الدعاء فی الاستسقاء (الحديث 1508)، و باب الجهر بالقراء ة فی صلاة الا ستسقاء (الحديث 1521) بمعناه . و الحديث عند: البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء و خروج النبی صلى الله عليه وسلم فی الاستسقاء (الحديث 1005)، و باب تحويل الرداء فی الاستسقاء (الحديث 1011 و 1012)، وباب الدعاء فی الاستسقاء قائمًا (الحديث 1023)، و باب صلاة الاستسقاء ركعتين (الحديث 1026)و باب الاستسقاء فی المصلى (الحديث 1027)، و باب استقبال القبلة فی الاستسقاء (الحديث 1028) . ومسلم فی صلاة الاستسقاء، (الحديث او 2 و 3) . و ابی داؤد فی الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1161 و 1163 و 1164)، و باب فی ای وقت يحول رداء ه اذا استسقى (الحديث 1166 و 1167) . والترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 556) . و النسائی فی الاستسقاء، خروج الامام الى المصلى للاستسقاء (الحديث 1504)، وباب الحال التی يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج (الحديث 1506)، و تقليب الامام الرداء عند الاستسقاء (الحديث 1509))، و متى يحول الامام رداء ه (الحديث 1510)، و رفع الامام يده (الحديث 1511)، و كم صلاة الاستسقاء (الحديث 1519) . وابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1267) . تحفة الاشراف (5297) .

1519-تقدم (الحديث 1504) .

13 - باب كَيْفَ صَلَاةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: نمازِ استسقاء ادا کرنے کا طریقہ

1520 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَرْسَلَنِي اَمِيرٌ مِّنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ اَنْ يَّسْاَلَنِي خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُّتَبَذِّلًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ .

☆☆ ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک امیر نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں اُن سے نمازِ استسقاء کے بارے میں دریافت کروں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے خود مجھ سے یہ سوال کیوں نہیں کیا؟ (پھر انہوں نے بتایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے آہ وزاری کرتے ہوئے' عام سے لباس میں تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' جس طرح عیدین میں نماز ادا کرتے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا۔

14 - باب الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: نمازِ استسقاء میں بلند آواز میں قرأت کرنا

شرح

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں' نمازِ استسقاء میں دو رکعات باجماعت ادا کی جائیں گی اور یہ آبادی سے باہر عیدگاہ میں ادا کی جائیں گی۔ ان کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔ اقامت نہیں' کی جائے گی۔ البتہ یہ اعلان کیا جائے گا "باجماعت نماز ہونے لگی ہے"

اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز آبادی سے باہر ہی پڑھائی تھی۔

ان دونوں رکعات میں نمازِ عید کی طرح بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' نمازِ عید کی طرح اس میں بھی اضافی تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام ان دو رکعات میں قرآن کا جو بھی حصہ چاہے تلاوت کرسکتا ہے' تاہم مالکیوں کے نزدیک اس نماز میں پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ الشمس کی تلاوت کرنا افضل ہے' جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن

1520-اخرجه ابو داؤد في الصلاة،جماع صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1165) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 558 و 559) .واخرجه النسائي في الاستسقاء، باب جلوس الامام على المنبر للاستسقاء (الحديث 1507) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 1266) . والحديث عند: النسائي في الاستسقاء، باب الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج (الحديث 1505) . تحفة الاشراف (5359) .

حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز عید کی طرح ان دو رکعات میں بھی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری میں سورہ غاشیہ کی تلاوت مستحب ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سورتوں کی تلاوت کی تھی۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں: پہلی رکعت میں سورہ قٓ اور دوسری رکعت میں سورہ القمر کی تلاوت کی جائے گی۔

نماز استسقاء کے لئے کوئی متعین وقت نہیں ہے یہ عید کے وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے' تاہم یہ نماز ان اوقات میں نہیں کی جاسکتی جن اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے' اس نماز کو ادا کرنے کے لئے وقت کی گنجائش زیادہ ہے' تو پھر اسے کسی ممنوعہ وقت میں ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔

سنت یہ ہے' اسے دن کے ابتدائی حصے میں نماز عید کے وقت میں ادا کرلیا جائے۔ نماز استسقاء کے لئے یہ بات مستحب ہے نیکوکار اور دین دار لوگوں کو ساتھ لے کر جایا جائے کیونکہ ان کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے اور روایات سے یہ بات ثابت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا کی تھی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن اسود جواشی رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش کے لئے دعا کی تھی اور ضحاک بن قیس نے بھی ایک مرتبہ ان کے وسیلے سے بارش کے نزول کے لئے دعا کی تھی۔ اس لئے نیک لوگوں کے توسل سے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔*

•••———•••———•••

1521 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَاسْتَسْقٰى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ .

* الفقہ الاسلامی وادلتہ، ملخص

1521-اخرجه البخاري في الاستسقاء، باب الجهر بالقراءة في الاستسقاء (الحديث 1024)، وباب كيف حول النبي صلى الله عليه وسلم ظهره الى الناس (الحديث 1025) مطولًا، و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1161 و 1162) مطولًا - واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 556) مطولًا - و اخرجه النسائي في الاستسقاء، تحويل الامام ظهره الى الناس عند الدعاء في الاستسقاء (1508) بنحوه، و باب الصلاة بعد الدعاء (1518) بمعناه، و الحديث عند: البخاري في الاستسقاء، باب الاستسقاء و خروج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء (الحديث 1005)، و باب تحويل الرداء في الاستسقاء (الحديث 1011 و 1012)، وباب الدعاء في الاستسقاء قائمًا (الحديث 1023)، وباب صلاة الاستسقاء ركعتين (الحديث 1026)، وباب الاستسقاء في المصلى (الحديث 1027)، وباب استقبال القبلة في الاستسقاء (الحديث 1028)، و في الدعوات، باب الدعاء مستقبل القبلة (الحديث 6343)۔ و مسلم في صلاة الاستسقاء(الحديث 1و 2 و 3 و 4) - و ابي داؤد في الصلاة ، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1163 و 1164)، و باب في اي وقت يحول رداءه اذا استسقى (الحديث 1166 و 1167) - و النسائي في الاستسقاء، خروج الامام الى المصلى للاستسقاء (الحديث 1504)، و باب الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا اخرج (الحديث 1506)، و تقليب الامام الرداء عنه الاستسقاء (1509)، و متى يحول الامام رداءه (1510)، و رفع الامام يده (الحديث 1511)، و كم صلاة الاستسقاء (1519) - وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 1267) - تحفة الاشراف (5297) -

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے بارش کے نزول کے لیے دعا کی پھر آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی۔

شرح

مصنف نے اس حدیث کے ذریعے جو استدلال کیا ہے اس کی وضاحت ترجمۃ الباب میں کر دی ہے اور یہ استدلال بالکل واضح ہے کیونکہ اس کے بعد نقل ہونے والی روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نماز استسقاء میں بلند آواز میں قرأت کرنا مستحب ہے۔

امام نووی نے "شرح صحیح مسلم" میں یہ بات تحریر کی ہے: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز استسقاء میں بلند آواز میں قرأت کی جائے گی اس طرح ابن بطال نے بھی نمازِ استسقاء میں بلند آواز میں قرأت کرنے کے مستحب ہونے پر اجماع کا قول نقل کیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

•••——•••——•••

15 - باب الْقَوْلِ عِنْدَ الْمَطَرِ

باب: بارش کے وقت پڑھی جانے والی دعا

1522 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُمْطِرَ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا".

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب بارش نازل ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:
"اے اللہ! اسے موسلا دھار اور نفع دینے والی بنا دے"۔

شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ بارش کے نزول کے وقت کونسی دعا مانگنی چاہیے؟

دعا کے الفاظ میں پہلا لفظ "صیب" ہے یہ لفظ قرآن میں بھی استعمال ہوا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے مراد "بارش" ہے جبکہ علامہ ابن حجر عسقلانی نے "فتح الباری" میں یہ بات بیان کی ہے: جمہور بھی اس بات کے قائل ہیں اس سے مراد بارش ہے۔

جبکہ بعض حضرات کے نزدیک اس لفظ سے مراد بادل ہے اس صورت میں بارش پر اس کا اطلاق مجازی طور پر ہوگا۔

1522-اخرجه أبو داؤد في الادب، باب ما يقول اذا هاجت الريح (الحديث 5099) بنحوه مطولًا . واخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يقول اذا راى سحابًا مقبلًا (الحديث 914)مطولًا، وما يقول اذا كشفه الله (الحديث 915) مطولًا . و اخرجه ابن ماجه في الدعاء، باب ما يدعو به الرجل اذا راى السحاب و المطر (الحديث 3889) مطولًا . تحفة الاشراف (16146) .

اس کے بعد دعا کے الفاظ میں بارش کے لئے ''نافع'' استعمال ہوا ہے' یعنی بارش ایسی ہونی چاہیے جس کے ساتھ فائدہ حاصل ہو' نفع حاصل ہوتا ہے' کیونکہ بعض اوقات بارشیں ایسی صورت بھی اختیار کر جاتی ہیں' جس کے ذریعے لوگوں کو ضرر لاحق ہوتا ہے۔

امام نسائی نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہاں جو روایت نقل کی ہے یہ مختصر ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تفصیلی رَوایت یہ منقول ہے۔

وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل آتا دیکھتے تو اپنے کام کو ترک کر دیتے تھے اگر نماز پڑھ رہے ہوتے تو اسے بھی ترک کر دیتے تھے پھر اگر اللہ تعالیٰ اس بادل کو ختم کر دیتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے' اگر بارش شروع ہو جاتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ تو اسے ایسی عطا بنا دے جو نفع دینے والی ہو''۔

ایک روایت میں یہ بات منقول ہے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بادل دیکھتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر باہر تشریف لے جاتے تھے ادھر سے ادھر آتے جاتے تھے' مگر جب بارش شروع ہو جاتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بے چینی ختم ہو جاتی ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کیفیت کا تذکرہ کیا اور اس کی وجہ دریافت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا پتہ؟ ہوسکتا ہے یہ ویسا ہی ہو جس کے بارے میں ہود کی قوم نے کہا تھا:

''جب ان لوگوں نے بادل کو اپنی وادی کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بولے یہ بادل ہم پر بارش نازل کرے گا لیکن یہ تو وہ عذاب تھا جس کے جلد نازل کرنے کا تم نے تقاضا کیا تھا وہ ایسی ہوا تھی جس میں دردناک عذاب تھا''

(الاحقاف آیت ۲۴)

•••——•••——•••

16 - باب كَرَاهِيَةِ الْإِسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ

باب: ستاروں سے بارش طلب کرنے کا حرام ہونا؟؟

1523 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِىْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ

1523-اخرجه مسلم فى الايمان، باب بيان كفر من قال مطرنا بالنوء (الحديث 126) . واخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة، نوع آخر من القول عند المطر (الحديث 923) . تحفة الاشراف (14113) .

وَبِالْكَوْكَبِ" ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے' میں جب اپنے بندوں پر کوئی نعمت نازل کرتا ہوں' تو ان میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کر دیتے ہیں' اور وہ یہ کہتے ہیں: فلاں ستارے کی وجہ سے فلاں ستارے کی وجہ سے (یہ نعمت حاصل ہوئی ہے)۔

شرح

یہاں ترجمۃ الباب میں امام نسائی نے جو لفظ ''کراہت'' ذکر کیا ہے اس سے مراد ''حرام ہونا'' ہے' کیونکہ اسلاف کا یہ معمول تھا کہ وہ لفظ کراہت کے ذریعے حرام ہونا مراد لیتے تھے۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں کا ذکر کیا ہے جن میں شرک' کسی کو قتل کرنے' یتیم کا مال کھانے وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔

''ان میں ہر ایک چیز تمہارے پروردگار کے نزدیک مکروہ ہے''۔ (الاسراء آیت 38)

تو یہاں بھی مکروہ سے مراد حرام ہونا ہے' البتہ متاخرین فقہاء اور اصولیین بعض اوقات لفظ کراہت کو مکروہ تنزیہی پر محمول کر لیتے ہیں۔

یہ حدیث' حدیث قدسی ہے' کیونکہ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

اس حدیث میں جو چیزیں ذکر کی گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے: زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوتی ہے ان میں سے کچھ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ ستارہ فی نفسہ بارش کے نزول میں اثر انداز ہوتا ہے اور بعض یہ سمجھتے تھے کہ یہ بارش کے نزول کی علامت ہے' تو شریعت نے ان کے اس قول کو غلط قرار دیا اور اسے کفر قرار دیا ہے۔

اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے' تو ایسا سوچنا کفر ہے جس میں شرک کا مفہوم پایا جاتا ہے' لیکن اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر فلاں ستارہ نمودار ہو جائے تو بارش ہو جایا کرتی ہے' تو یہ چیز شرک نہیں ہوگی۔

البتہ اس طرزِ عمل پر کفر کا اطلاق کیا جا سکے گا اور اس سے مراد نعمت کا انکار ہوگا۔

•••———•••———•••

1524 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَلَمْ تَسْمَعُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ

1524-اخرجه البخاری فی الاذان، باب يستقبل الامام الناس اذا سلم (الحديث 846) بمعناه، و فی الاستسقاء، باب قول الله تعالی (و تجعلون رزقكم انكم تكذبون) (الحديث 1038) بمعناه، و فی المغازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4147) بمعناه، واخرجه مسلم فی الايمان، باب بيان كفر من قال مطرنا بالنوء (الحديث 125) بمعناه . واخرجه ابو داؤد فی الطب، باب فی النجوم (الحديث 3906) مختصرًا . و اخرجه النسائی فی عمل اليوم و الليلة، نوع آخر من القول عند المطر (الحديث 924) . والحديث عند البخاری فی التوحيد، باب قول الله تعالی (يريدون ان يبدلوا كلام الله) (الحديث 7503) . تحفة الاشراف (3757) .

قَالَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِىْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ بِىْ وَحَمِدَنِىْ عَلٰى سُقْيَاىَ فَذٰلِكَ الَّذِىْ اٰمَنَ بِىْ وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ وَمَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ الَّذِىْ كَفَرَ بِىْ وَآمَنَ بِالْكَوْكَبِ".

☆☆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں بارش نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تم لوگوں نے نہیں سنا' تمہارے پروردگار نے گزشتہ رات کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے فرمایا ہے:

''میں اپنے بندوں پر جب بھی کوئی نعمت نازل کرتا ہوں' تو ان میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: ہم پر فلاں اور فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے' لیکن جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے' وہ میری حمد بیان کرتا ہے' کیونکہ میں نے انہیں سیراب کیا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستارے کا انکار کیا' اور جو شخص یہ کہتا ہے: فلاں اور فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے' تو یہ ایسا شخص ہے' جو میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے''۔

1525 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَتَّابِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطَرَ عَنْ عِبَادِهٖ خَمْسَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اگر اللہ تعالیٰ پانچ سالوں تک اپنے بندوں پر بارش نازل نہ کرے اور پھر (پانچ سال گزرنے کے بعد) بارش نازل کرے تو کچھ لوگ کفر کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں:

''ہم پر مجدح ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے''۔

17 - باب مَسْاَلَةِ الْاِمَامِ رَفْعَ الْمَطَرِ اِذَا خَافَ ضَرَرَهٗ

باب: جب نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو' تو امام کا بارش ختم ہونے کی دعا مانگنا

1526 - اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قُحِطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاَجْدَبَتِ الْاَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ . قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِى السَّمَآءِ سَحَابَةً فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ - قَالَ - فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتّٰى اَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيْبَ الدَّارِ الرُّجُوْعُ اِلٰى اَهْلِهٖ

1525-اخرجه النسائي في عمل اليوم الليلة، نوع آخر من القول عند المطر (الحديث 925) . تحفة الاشراف (4148) .

1526-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (596) .

فَدَامَتْ جُمُعَةٌ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ . قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا" . فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ سال بھر بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط نمودار ہوگیا تو ایک مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے دن حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط ہوگیا ہے اور زمین میں خشک سالی ہوگئی ہے' مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' اس وقت ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو پھیلا دیا' یہاں تک کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے بارش کے نزول کی دعا کی۔

راوی کہتے ہیں: ابھی ہم نے جمعے کی نماز ادا نہیں کی تھی (کہ اتنی تیز بارش ہونا شروع ہوگئی) کہ جس نوجوان کا گھر مسجد کے قریب تھا' اس کے لیے بھی اپنے گھر واپس جانا مشکل ہوگیا' پھر پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی' یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گھر گر رہے ہیں اور سوار سفر کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے اتنی تیزی سے ملول ہونے پر مسکرا دیئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے (دعا مانگتے ہوئے) کہا: اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہو' ہم پر نہ ہو۔

(راوی کہتے ہیں:) تو مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔

18 - باب رَفْعِ الْاِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ مَسْاَلَةِ اِمْسَاكِ الْمَطَرِ

باب: بارش رُکنے کی دعا مانگتے وقت امام کا اپنے ہاتھ بلند کرنا

1527 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا . فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ سَحَابٌ اَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ قَالَ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا . فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

1527-اخرجه البخاري في الجمعة، باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة (الحديث 933)، و باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته (الحديث 1033) . واخرجه مسلم صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء (الحديث 9) بنحوه . والحديث عند البخاري في الاستسقاء، باب ما قيل ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يحول رداء ه في الاستسقاء يوم الجمعة (الحديث 1018) تحفة الاشراف (174) .

فَقَالَ "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا" . فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا اَخْبَرَ بِالْجَوْدِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگوں کو قحط سالی لاحق ہوگئی، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے ایک دیہاتی کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ!

مویشی ہلاک ہوگئے ہیں گھر والے بھوکے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اس وقت ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو نیچے نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی مانند بادل نمودار ہوئے اور ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف نہیں لائے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک سے نیچے گرتے ہوئے دیکھے پھر اس دن اس کے بعد والے دن اس سے اگلے دن یہاں تک کہ اگلے جمعے تک مسلسل بارش ہوتی رہی پھر وہی دیہاتی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گھر گر رہے ہیں، جانور ڈوب رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور یہ دعا کی:

''اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہو، ہم پر نہ ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بادل کے جس کنارے کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ وہاں سے پھٹ جاتا تھا' یہاں تک کہ مدینہ منورہ (کا آسمان) بادلوں سے خالی ہوگیا اور ندی بہتی رہی۔ آس پاس کے علاقوں سے جو شخص بھی آیا' اس نے زیادہ بارش کی ہی اطلاع دی۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگ حاکم وقت یا کسی دینی شخصیت سے یہ درخواست کر سکتے ہیں کہ وہ ان کے لئے بارش کے نزول کی دعا کرے اس وقت جب لوگوں کو پریشانی اور قحط کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ایسے نیک لوگ جن کی دعا کی قبولیت کی امید ہو ان سے دعا کی درخواست کی جا سکتی ہے۔

اس حدیث سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے آداب کا خصوصی خیال رکھتے تھے کیونکہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش کے نزول کی درخواست کی تھی۔ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست نہیں کی تھی۔

اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو فوراً شرفِ قبولیت عطا کیا اور اس دعا کا فوراً اثر بھی ظاہر ہو گیا۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ ضرر کو دور کرنے کی دعا کرنا توکل کے منافی نہیں ہے اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر بارش نہ ہو رہی ہو تو نماز استسقاء ادا کئے بغیر محض بارش کی دعا مانگنا بھی جائز ہے۔

18 - كِتَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف سے متعلق روایات

امام نسائی نے اس کتاب ''نمازِ خوف (کے بارے میں روایات)'' میں 1 ترجمۃ الباب اور 37 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کردیا جائے تو روایات کی تعداد 7 ہوگی۔

1 - باب

باب: بلاعنوان

1528 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِى بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ اَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا فَوَصَفَ فَقَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً صَفٌّ خَلْفَهُ وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الَّتِىْ تَلِيهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ اُولٰئِكَ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً .

☆☆ ثعلبہ بن زہدم بیان کرتے ہیں' ہم لوگ طبرستان میں سعید بن عاصی کے ہمراہ موجود تھے' ہمارے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سعید نے دریافت کیا: آپ حضرات میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز خوف ادا کی ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے' پھر انہوں نے اس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو نمازِ خوف میں ایک رکعت پڑھائی تھی' اس گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف قائم کر لی تھی' جبکہ دوسرا گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دشمن کے درمیان میں تھا' جو گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک رکعت نماز پڑھائی' پھر یہ لوگ (دشمن کے مقابلے میں) چلے گئے اور وہ آ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھا دی۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: امام نووی فرماتے ہیں: امام ابوداؤد

1528-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون (الحديث 1246) مختصرًا و سيأتي (الحديث 1529) . تحفة الاشراف (3304) .

اور دیگر محدثین نے نمازِ خوف کے مختلف طریقے بیان کئے ہیں' جو سولہ کے قریب صورتیں بنتی ہیں۔

خطابی نے یہ بات بیان کی ہے: نمازِ خوف کے مختلف طریقے ہیں' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف طریقے سے ادا کیا ہے' تاہم ان میں سے ہر ایک طریقے میں نبی اکرم ﷺ نے اس چیز کا خیال رکھا ہے کہ نماز کی ادائیگی کے لئے اور دشمن سے حفاظت کے لئے کون سا طریقہ زیادہ مناسب ہوگا؟ تاہم ظاہری طریقہ کار کے اختلاف کے باوجود معنوی اعتبار سے نمازِ خوف کی ادائیگی متفق ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل نے یہ بات بیان کی ہے: نمازِ خوف سے متعلق تمام تر احادیث مستند طور پر منقول ہیں اور یہ بات جائز ہے کہ ان میں سے مختلف مقامات پر خوف کی شدت کے اعتبار سے اس طریقے کو اختیار کیا گیا ہوگا' تو جو شخص ان میں سے کسی بھی ایک طریقے کے مطابق نماز ادا کر لیتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔*

نمازِ خوف کے اس طریقے کے بارے میں ہم نے اپنی تصنیف ''شرح سنن دار قطنی'' میں روایات تفصیل سے نقل کی ہیں' جنہیں یہاں نقل کرنا فائدے سے خالی نہیں ہوگا۔

نمازِ خوف کے احکام

نمازِ خوف کی مشروعیت

مسئلہ: اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں نمازِ خوف مشروع تھی' لیکن آپ ﷺ کے زمانۂ اقدس کے بعد اس کا حکم باقی ہے؟ تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی مشروعیت اب بھی باقی ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (زاد)

مسئلہ: جب خوف زیادہ ہو جائے تو امام اپنے گروہ کو دو حصوں میں تقسیم کر لے گا' ایک گروہ دشمن کے سامنے رہے گا اور دوسرا امام کی اقتداء میں آ جائے گا۔ (قدوری)

مسئلہ: خوف ہونے کا مطلب یہ ہے: دشمن مسلمانوں کے بالکل سامنے موجود ہو' اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر سب لوگ باجماعت نماز ادا کرنے لگ جائیں' تو دشمن اُن پر حملہ کر دے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

نمازِ خوف ادا کرنے کا طریقہ

مسئلہ: نمازِ خوف ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے: اگر امام اور حاضرین سب مسافر ہیں اور لوگ امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے میں جھگڑا نہیں کرتے' تو امام کے لیے افضل یہ ہے: انہیں دو گروہوں میں تقسیم کر دے' ایک گروہ کو یہ حکم دے کہ وہ دشمن کے مقابلے میں کھڑے رہیں اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز ادا کرے' پھر جو گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا' اُن میں سے کسی کو حکم دے کہ وہ اُن لوگوں کو پوری نماز پڑھائے۔

* سیوطی بر روایتِ مذکورہ

مسئلہ: لیکن اگر ہر فریق اُسی ایک امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا چاہتا ہے' تو امام اپنے ساتھیوں کے دو گروہ بنائے گا' ایک دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے گا اور دوسرا امام کی اقتداء میں ایک رکعت ادا کرے گا' پھر یہ گروہ دشمن کے مقابل میں چلا جائے گا اور دوسرا گروہ دشمن کے گروہ کے مقابل سے امام کی اقتداء میں آ جائے گا۔ امام اتنی دیر بیٹھ کر اُن کا انتظار کرے گا' پھر وہ دوسرے گروہ کو بھی ایک رکعت پڑھا کر تشہد پڑھے گا اور سلام پھیر دے گا۔

مسئلہ: جن لوگوں نے امام کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی' وہ سلام نہیں پھیریں گے بلکہ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں گے' پھر پہلا گروہ اپنی نماز کی جگہ پر آ کر ایک رکعت بغیر قرأت کے ادا کر لے گا' ایک رکعت ادا کرنے کے بعد تشہد کی مقدار میں قعدہ کرے گا اور پھر سلام پھیر دے گا اور پھر دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا۔

مسئلہ: دوسرا گروہ اپنی نماز کی جگہ پر آئے گا اور قرأت کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے گا۔

مسئلہ: اگر امام اور اُس کے ساتھی دونوں مقیم ہوں' تو چار رکعات نماز ادا کریں گے' ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے گا اور امام دوسرے گروہ کو دو رکعات نماز پڑھا کر تشہد کی مقدار کے برابر قعدہ کر لے گا' پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا اور جو گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا' وہ امام کی اقتداء میں آ جائے گا۔

مسئلہ: اس دوران امام اُن کے آنے کا انتظار کرتا رہے گا' پھر انہیں دو رکعات پڑھائے گا' پھر تشہد پڑھے گا اور سلام پھیر دے گا لیکن دوسرا گروہ سلام نہیں پھیرے گا' بلکہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا' پھر پہلے گروہ کے لوگ آ کر قرأت کے بغیر دو رکعات ادا کر کے سلام پھیر دیں گے اور دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں گے اور پھر دوسرے گروہ کے لوگ آ کر دو رکعات قرأت کے ساتھ ادا کریں گے۔

مسئلہ: بنیادی اصول یہ ہے: نماز کے دوران ایسے وقت میں پھرنا جب نماز میں پھرنے کا موقع نہ ہو' یہ نماز کو توڑ دیتا ہے' لیکن کسی عمل کو اُس کے موقع پر چھوڑ دینا نماز کو فاسد نہیں کرتا ہے۔ (سراج الوہاج)

مغرب کی نماز' نمازِ خوف کے طور پر ادا کرنا

مسئلہ: مغرب کی نماز کو نمازِ خوف کے طور پر ادا کرتے ہوئے پہلا گروہ امام کی اقتداء میں دو رکعات ادا کرے گا اور دوسرا گروہ ایک رکعت ادا کرے گا۔

مسئلہ: اگر غلطی سے پہلے گروہ نے صرف ایک رکعت امام کی اقتداء میں ادا کر لی اور پھر چلے گئے' پھر دوسرے گروہ نے دو رکعات ادا کر لیں' تو سب لوگوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر پہلے گروہ کے افراد نے ایک رکعت ادا کی' پھر وہ لوگ چلے گئے' دوسرے گروہ کے افراد نے ایک رکعت ادا کی اور وہ بھی چلے گئے' پھر پہلے گروہ نے آ کر تیسری رکعت ادا کر لی تو پہلے گروہ کی نماز فاسد ہو گئی اور دوسرے گروہ کی نماز جائز ہو گئی۔

مسئلہ: دوسرے گروہ کے افراد اپنی باقی رہ جانے والی رکعات میں سے ایک رکعت قرأت کے بغیر پڑھیں گے اور ایک

رکعت میں قرأت کریں گے۔

مسئلہ: اگر مغرب کی نماز میں امام اپنے ساتھیوں کے تین گروہ بنالیتا ہے اور ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھاتا ہے' تو پہلے گروہ کی نماز فاسد ہوگی' جبکہ دوسرے اور تیسرے گروہ کی نماز جائز ہوگی۔

مسئلہ: دوسرے گروہ کے افراد دو رکعات قضاء کریں گے اور دوسری رکعت کو قرأت کے بغیر پڑھیں گے جبکہ تیسرے گروہ کے افراد دو رکعات قضاء کریں گے اور ان دونوں میں قرأت کریں گے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: خوف میں دشمن اور درندے دونوں کے خوف کا برابر کا حکم ہے۔ خوف کی وجہ سے نماز قصر نہیں ہوتی' لیکن نماز کے دوران چلنا جائز ہو جاتا ہے۔ (مضمرات)

نمازِ خوف کے دوران کوئی دوسرا عمل نہیں کیا جاسکتا

مسئلہ: نماز کے دوران دشمن کے ساتھ قتال نہیں کیا جائے گا' اگر نماز کے دوران لڑائی شروع ہو جاتی ہے' تو نماز باطل ہو جائے گی' اس کی وجہ یہ ہے: لڑائی کرنا نماز کے اعمال میں شامل نہیں ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی شخص نماز سے واپس جاتے وقت گھوڑے پر سوار ہو گیا تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: دریا میں تیرتے ہوئے یا پیدل چلتے وقت نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دشمن کے خوف سے بھاگ کر پیدل جا رہا تھا اور نماز کا وقت آ گیا' وہ نماز کے لیے ٹھہر نہیں سکتا' تو ہمارے نزدیک حکم یہ ہے: وہ چلتے ہوئے نماز ادا نہیں کرے گا' بلکہ نماز کو مؤخر کردے گا۔

مسئلہ: اگر نمازِ خوف کے دوران سہو ہو جاتا ہے' تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر خوف اور بھی زیادہ سخت ہو' تو سب لوگ سواری پر الگ' الگ نماز ادا کرلیں گے' رکوع اور سجدہ اشارے سے کریں گے' اگر وہ اس دوران قبلہ کی طرف رخ نہیں کرسکتے تو جس طرف بھی اُن کا رخ ہے اُس طرف ہی منہ کر کے نماز ادا کرلیں گے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: خوف کے سخت ہونے سے مراد یہ ہے: دشمن سواری سے اُترنے کی مہلت ہی نہ دے اور لڑائی شاید ہو چکی ہو۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: سوار ہو کر باجماعت نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

مسئلہ: پیدل شخص اگر رکوع کرنے اور سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو' تو اشارے کے ساتھ نماز ادا کرلے۔

مسئلہ: سوار اگر دشمن کے پیچھے کھڑا ہو' تو جانور پر نماز ادا نہیں کرے گا' لیکن اگر دشمن اُس کے پیچھے آ رہا ہو' تو جانور پر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جو شخص سواری سے اتر کر نماز ادا کرسکتا ہو' اگر وہ سواری پر ہی نماز ادا کرلیتا ہے' تو ہمارے نزدیک اُس کی نماز فاسد ہوگی۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران خوف کی کیفیت ختم ہوگئی اور دشمن واپس چلا گیا تو نمازِ خوف کو مکمل کرنا جائز نہیں ہے' بلکہ باقی رہ جانے والی نماز کو امن کی حالت میں ادا کرنے والی نماز کی طرح پڑھا جائے گا اور دشمن کے چلے جانے کے بعد جو شخص قبلہ کی طرف سے منہ پھیر لے گا' اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: نمازِ جمعہ اور نمازِ عیدین کو بھی نمازِ خوف کے طور پر ادا کیا جا سکتا ہے۔

•••——•••——•••

1529 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِي بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ اَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا ۔ فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْ خَلْفَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ وَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَّلَمْ يَقْضُوْا ۔

☆☆ ثعلبہ بن زہدم بیان کرتے ہیں' ہم لوگ سعید بن عاصی کے ہمراہ طبرستان میں موجود تھے' انہوں نے دریافت کیا: آپ حضرات میں سے کس نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نمازِ خوف ادا کی ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' لوگوں نے ان کے پیچھے دو صفیں قائم کر لیں' ایک صف ان کے پیچھے تھی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں تھی' پھر جو لوگ ان کے پیچھے تھے' انہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت نماز پڑھائی' پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ آ گئے' تو انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' ان حضرات نے بعد میں اس کی قضاء نہیں کی۔

1530 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلَاةِ حُذَيْفَةَ ۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' اس میں بھی نمازِ خوف کا وہی طریقہ بیان کیا گیا ہے' جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔

1531 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی حضر کے دوران تم پر چار رکعات اور سفر کے دوران دو رکعات اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

1529-(الحديث 1528) .

1530-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3734) .

1531-تقدم (الحديث 455) .

1532 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِيْ قَرَدٍ وَّصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُّوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَّلَمْ يَقْضُوْا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ''ذی قرد'' کے مقام پر نماز ادا کی' لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنا دیں' ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوئی تو جو لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی' پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ پر چلے گئے' اور وہ لوگ آ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھا دی' ان حضرات نے اس نماز کی قضا نہیں کی۔

1533 - اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ اُنَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا ثُمَّ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَاَخَّرَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهٗ وَحَرَسُوْا اِخْوَانَهُمْ وَاَتَتِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوْا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلَاةٍ يُكَبِّرُوْنَ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' لوگ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ کھڑے ہوگئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی' لوگوں نے بھی تکبیر کہی' نبی اکرم ﷺ رکوع میں چلے گئے' تو کچھ لوگ رکوع میں چلے گئے' پھر نبی اکرم ﷺ سجدے میں چلے گئے' تو وہ لوگ سجدے میں بھی چلے گئے' پھر جب نبی اکرم ﷺ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے' تو جن لوگوں نے آپ ﷺ کے ہمراہ سجدہ کیا تھا' وہ لوگ پیچھے ہٹ گیا اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے' اور دوسرا گروہ آ گیا۔ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ رکوع کیا اور سجدہ کیا' سب لوگوں نے ایک ہی نماز ادا کی' وہ تکبیریں کہتے رہے' لیکن ایک دوسرے کی حفاظت بھی کرتے رہے۔

1534 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلَاةُ الْخَوْفِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ كَصَلَاةِ اَحْرَاسِكُمْ هٰؤُلَاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ اَئِمَّتِكُمْ هٰؤُلَاءِ اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ عُقَبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ جَمِيْعًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوْا مَعَهٗ جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا مَعَهٗ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا قِيَامًا اَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

1532-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5862) .

1533-اخرجه البخاري في الخوف، باب يحرس بعضهم بعضاً في صلاة الخوف (الحديث 944) بنحوه . تحفة الاشراف (5847) .

1534-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6078) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِمْ سَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوا فَجَمَعَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِيمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نماز خوف میں دو سجدے یا دو رکعات ہوتی ہیں' جس طرح آج کل حکمرانوں کے پیچھے کھڑے ہونے والے سپاہی نماز ادا کرتے ہیں' البتہ آج کل یہ ہوتا ہے' کچھ سپاہی پیچھے کھڑے رہتے ہیں' جبکہ صحابہ کرام سارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کر لیتا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے' اور وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے' اور سب کھڑے رہتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تھے' اور لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع میں چلے جاتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ لوگ سجدے میں جاتے تھے جو پہلی مرتبہ قیام کی حالت میں رہے تھے' پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو جاتے تھے' تو جن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسری رکعت میں شرکت کی تھی' وہ بھی بیٹھ جاتے تھے' اور اس دوران جو لوگ کھڑے ہوئے ہوتے تھے' وہ اپنی نماز خود مکمل کر لیتے تھے' پھر وہ بھی بیٹھ جایا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے ساتھ ایک ہی مرتبہ سلام پھیرتے تھے۔

1535 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُصَافُّو الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا فَقَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً.

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز خوف پڑھائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صف اپنے پیچھے قائم کر لی اور ایک صف کو دشمن کے مقابلے میں کھڑا کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی' پھر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ آ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی' پھر وہ لوگ کھڑے ہو گئے' انہوں نے اپنی ایک' ایک رکعت ادا کر لی۔

1536 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

1535- اخرجه البخاری فی المغازی، باب غزوة ذات الرقاع (الحديث 4129) بمعناه و (الحديث 4131) بمعناه مطولاً . و اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الخوف (الحديث 309) بمعناه، (الحديث 310) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال: يقوم صف مع الامام و صف و جاه العدو فيصلی بالذين يلونه ركعة ثم يقوم قائمًا حتی يصلی الذين معه ركعة اخری ثم ينصرفون فيصفون و جاه العدو و تجیء الطائفة الاخری فيصلی بهم ركعة و يثبت جالسًا فيتمون لانفسهم ركعة اخری ثم يسلم بهم جميعًا (الحديث 1237) بمعناه، و باب من قال: اذا صلی ركعة و ثبت قائمًا اتموا لانفسهم ركعة ثم سلموا ثم انصرفوا فكانوا و جاه العدو و اختلف فی السلام (الحديث 1238) بنحوه، و (الحديث 1239) بمعناه . و اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الخوف (الحديث 565) بمعناه مطولاً . و النسائی (الحديث 1536) بنحوه، و (الحديث 1552) . و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی صلاة الخوف (الحديث 1259) بمعناه مطولاً . تحفة الاشراف (4645) .

1536- تقدم (الحديث 1535) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وُجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّاَتَمُّوا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وُجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَائَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّاَتَمُّوا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ .

☆☆ صالح بن خوات اس صحابی کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں' جنہوں نے غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نمازِ خوف ادا کی تھی (وہ صحابی بیان کرتے ہیں:) ایک گروہ نے آپ ﷺ کے ساتھ صف قائم کر لی تھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہا تھا' پھر جو لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تھے' آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی' پھر آپ ﷺ کھڑے رہے' ان لوگوں نے اپنی نماز مکمل کر لی' پھر وہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں انہوں نے صف بنالی' پھر دوسرا گروہ آیا' تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو وہ ایک رکعت پڑھائی جو آپ ﷺ کی نماز میں سے باقی رہ گئی تھی' پھر آپ ﷺ بیٹھے رہے' ان لوگوں نے اپنی نماز مکمل کی' پھر آپ ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیرا۔

1537 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَّالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ .

☆☆ سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی' اس وقت دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا' پھر یہ لوگ چلے گئے اور ان دوسرے لوگوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ آ گئے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی' پھر آپ ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیرا' پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی رہ جانے والی رکعت ادا کی' پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اپنی باقی رہ جانے والی رکعت ادا کی۔

1538 - اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِّنَّا مَعَهُ وَاَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوْا مَكَانَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَجَائَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ

1537-اخرجه البخاري في المغازي، باب غزوة ذات الرقاع (الحديث 4133) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الخوف (الحديث 305) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: يصلي بكل طائفة ركعة ثم يسلم فيقوم كل صف، فيصلون لانفسهم ركعة (الحديث 1243) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في صلاة الخوف (الحديث 564) . تحفة الاشراف (6931) .

1538-اخرجه البخاري في الخوف ، باب صلاة الخوف (الحديث 942) بنحوه و في المغازي ، باب غزوة ذات الرقاع (الحديث 4132) . تحفة الاشراف (6842) .

مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ .

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی سمت میں ایک جنگی مہم میں شرکت کی' ہم لوگ دشمن کے مدمقابل آ گئے' ہم نے ان کے مقابلے میں صف قائم کر لی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے' ہم میں سے ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں نے رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر یہ لوگ واپس آ گئے اور دوسرے لوگوں کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے' جنہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تھی۔ پھر وہ لوگ آئے' جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ (ایک رکعت پڑھائی) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور مسلمانوں کا ہر فرد کھڑا ہو گیا اور اس نے ایک رکوع اور دو سجدے (یعنی باقی رہ جانے والی ایک رکعت) اکیلے ادا کی۔

1539 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ اَنْبَانَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّهُ صَلَّى صَلاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مِّنَّا وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَاَقْبَلُوا عَلَى الْعَدُوِّ وَجَائَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلُّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَصَلّٰى لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ .

☆☆ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ خوف ادا کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی' ہم میں سے ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنا کر کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکوع اور دو سجدے (یعنی پوری ایک رکعت) پڑھائی' پھر یہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں آ گئے' اور پھر دوسرا گروہ آ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انہوں نے اسی طرح نماز ادا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' پھر دونوں گروہوں کا ہر فرد کھڑا ہو گیا اور اس نے باقی رہ جانے والی اکیلے ایک رکعت ادا کی۔

1540 - اَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَانَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْعَلاءِ وَاَبِي اَيُّوبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةَ الْخَوْفِ قَامَ فَكَبَّرَ فَصَلّٰى خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مِّنَّا وَطَائِفَةٌ مُّوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَلَمْ يُسَلِّمُوا وَاَقْبَلُوا عَلَى الْعَدُوِّ فَصَفُّوا مَكَانَهُمْ وَجَائَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى

1539-انفرد به النسائی . و سیاتی (الحدیث 1540) . تحفة الاشراف (7448) .

1540-تقدم (الحدیث 1539) .

فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَتَمَّ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ فَصَلّٰى كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ . قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ السُّنِّيِّ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثَيْنِ وَلَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نمازِ خوف پڑھائی' آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ نے تکبیر کہی' ہم میں سے ایک گروہ نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہا' نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی' پھر وہ لوگ چلے گئے' ان لوگوں نے سلام نہیں پھیرا اور دشمن کے مقابلے میں آگئے اور اس کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہو گئے' پھر دوسرا گروہ آیا' ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صف بنالی' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات مکمل ادا کر لیں' پھر دونوں گروہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ہر ایک فرد نے الگ سے ایک رکعت ادا کی۔

شیخ ابوبکر بن سنی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ابن شہاب زہری نے دو احادیث کا سماع کیا ہے' لیکن اس حدیث کا سماع نہیں کیا۔

1541 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَطَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَآءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگ کے دوران نمازِ خوف پڑھائی تھی تو ایک گروہ آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا' اور دوسرا دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہا تھا' آپ ﷺ نے اپنے ساتھ نماز ادا کرنے والوں کو ایک رکعت پڑھائی' پھر وہ لوگ چلے گئے اور دوسرے لوگ آ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر دونوں گروہوں نے باقی رہ جانے والی ایک' ایک رکعت ادا کر لی۔

1542 - اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَّرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ . قَالَ مَتٰى قَالَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ

1541-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الخوف (الحديث 306) . والحديث عند: البخاري في الخوف، باب صلاة الخوف رجالًا و ركبانًا (الحديث 943) . تحفة الاشراف (8456) .

1542-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: يكبرون جميعًا و ان كانوا مستدبري القبلة ثم يصلي بمن معه ركعة، ثم ياتون مصاف اصحابهم و يجيء الآخرون فيركعون لانفسهم ركعة ثم يصلي بهم ركعة ثم تقبل الطائفة التي كانت مقابل العدو فيصلون لا نفسهم ركعة و الامام قاعد ثم يسلم بهم كلهم جميعًا (الحديث 1240) . تحفة الاشراف (14606) .

الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَّطَائِفَةٌ اُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا الَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ يُقَابِلُوْنَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً وَّرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ مُّقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهُ فَذَهَبُوْا اِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً اُخْرٰى وَرَكَعُوْا مَعَهُ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهُ ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّمَنْ مَّعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا جَمِيْعًا فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ .

☆☆ مروان بن حکم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نمازِ خوف ادا کی ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: کب؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: غزوۂ نجد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' ایک گروہ آپ ﷺ کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا دشمن کے مقابلے میں موجود رہا' ان کی پشت قبلہ کی طرف تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے سب افراد نے بھی تکبیر کہی اور جو لوگ دشمن کے سامنے موجود تھے' انہوں نے بھی تکبیر کہی' پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں چلے گئے' تو آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنے والا رکوع میں چلا گیا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے' تو آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنے والا گروہ سجدے میں چلا گیا' جبکہ دوسرے لوگ قیام کی حالت میں دشمن کے مدمقابل موجود تھے' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو آپ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کرنے والا گروہ بھی کھڑا ہو گیا' پھر یہ لوگ دشمن کے مدمقابل جا کر کھڑے ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا جو پہلے دشمن کے مدمقابل کھڑا تھا' پھر ان لوگوں نے رکوع بھی کیا اور سجدہ بھی کیا' جبکہ نبی اکرم ﷺ قیام کی حالت میں رہے' جیسے پہلے تھے' پھر جب وہ لوگ کھڑے ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ اپنی دوسری رکعت کے رکوع میں چلے گئے' وہ لوگ بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں رکوع میں چلے گئے' نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے' تو وہ لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدے میں چلے گئے' پھر وہ گروہ آیا جو دشمن کے مقابلے میں تھا' انہوں نے ایک مرتبہ رکوع کیا اور سجدے کیے' جبکہ نبی اکرم ﷺ اس دوران بیٹھے رہے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنے والے لوگ بھی بیٹھے رہے' پھر جب سلام پھیرنے کا وقت آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور ان سب لوگوں نے بھی سلام پھیرا' یوں نبی اکرم ﷺ نے بھی دو رکعات ادا کیں اور دونوں گروہوں کے ہر ایک فرد نے بھی دو دو رکعات ادا کیں۔

1543 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ

1543-اخرجه الترمذی فی تفسیر القرآن، باب (ومن سورة النساء) (الحدیث 3035) . تحفة الاشراف (13566) .

عُبَيْدٍ الْهُنَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَبْنَائِهِمْ وَاَبْكَارِهِمْ اَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً فَجَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهُ نِصْفَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُّقْبِلُوْنَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ قَدْ اَخَذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَاَخَّرَ هٰؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمَ اُولٰٓئِكَ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ رَكْعَةً تَكُوْنُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً رَكْعَةً وَّلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ضجنان اور عسفان کے درمیان ایک جگہ پڑاؤ کیا' آپ ﷺ نے مشرکین کا محاصرہ کیا ہوا تھا' مشرکین نے کہا: ان لوگوں کے نزدیک نماز ادا کرنا ان کی اولاد اور کنواری عورتوں سے بھی زیادہ محبوب ہے' اس لیے تم لوگ اپنی تیاری رکھو اور پھر ایک ہی مرتبہ ان پر حملہ کر دینا (یعنی اس وقت جب یہ لوگ نماز ادا کر رہے ہوں) تو جبریل علیہ السلام آئے اور نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا کہ آپ اپنے اصحاب کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں' ان میں سے ایک گروہ کو آپ ﷺ نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہے' وہ لوگ اپنی حفاظت کا سامان اور اپنا اسلحہ تیار رکھیں' آپ ﷺ ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائیں' پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرے لوگ آگے آ جائیں' پھر آپ ﷺ انہیں بھی ایک رکعت پڑھائیں' یوں ان لوگوں کی نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ایک رکعت ہوگی اور نبی اکرم ﷺ کی دو رکعات ہو جائیں گی۔

1544 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَّزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ صَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى قَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَقَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَاءِ وَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے انہیں نمازِ خوف پڑھائی تو ایک صف آپ ﷺ کے آگے کی طرف کھڑی ہوگئی اور ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کی طرف کھڑی ہوگئی' آپ ﷺ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی جو آپ کے پیچھے کی طرف تھے' آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی' پھر وہ لوگ آگے آ گئے' یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے' پھر یہ لوگ پیچھے چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا' یوں نبی اکرم ﷺ کی دو رکعات ہو گئیں اور ان لوگوں کی ایک رکعت ہوئی۔

1545 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

1544-انفرد به النسائي . و سياتي (الحديث 1545) بنحوه، تحفة الاشراف (3142) .

1545-تقدم (الحديث 1544) .

الْمَسْعُودِيُّ قَالَ اَنْبَانِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ وَّطَائِفَةٌ مُّوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَّسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوا فَقَامُوا مَقَامَ اُولٰئِكَ الَّذِينَ كَانُوا فِي وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فَسَلَّمَ الَّذِينَ خَلْفَهُ وَسَلَّمَ اُولٰئِكَ ۔

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' نماز کے لیے اقامت کہی گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک گروہ کھڑا ہو گیا' جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا رہا' جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے' آپ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی' پھر یہ لوگ چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے' جو دشمنوں کے مدمقابل موجود تھے' پھر دوسرا گروہ آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود لوگوں نے اور دوسرے لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا۔

1546 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا وَرَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُودِ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَمْكِنَتِهِمْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِينَ كَانُوا يَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْاٰخَرُ فَقَامَ فِي مَقَامِهِمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فِي مَقَامِ الْاٰخَرِينَ قِيَامًا وَّرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُودِ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْاٰخَرُونَ قِيَامٌ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ سَجَدَ الْاٰخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ ۔

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ خوف میں شریک ہوئے تھے' ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے تھے' دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے' تو ہم بھی رکوع میں گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا تو ہم نے بھی سر اُٹھایا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنے کے لیے جھکنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑے ہوئے تھے وہ لوگ بھی سجدے میں چلے گئے' لیکن دوسری صف بدستور کھڑی رہی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والی صف نے سجدے سے سر اُٹھایا تو دوسری صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے' انہوں نے اپنی جگہ پر ہی سجدہ کیا' پھر جو لوگ

1546- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الخوف (الحديث 307) بنحوه . تحفة الاشراف (2441) .

نبی اکرم ﷺ کے قریب کھڑے ہوئے تھے' ان کی صف پیچھے ہٹ گئی اور پیچھے کی صف والے آگے آ گئے' وہ ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور یہ لوگ ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے' یہ قیام کی حالت میں تھے' پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو ہم نے بھی رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے سر اُٹھایا تو ہم نے بھی سر اُٹھایا' جب آپ ﷺ سجدے میں جانے کے لیے جھکنے لگے تو جو لوگ آپ ﷺ کے قریب کھڑے ہوئے تھے وہ سجدے میں چلے گئے اور جو لوگ پیچھے کھڑے تھے' وہ قیام کی حالت میں رہے' پھر جب نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں نے بھی سر اُٹھایا تو دوسرے گروہ والوں نے سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

1547 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ وَّالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِىْ يَلِيهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ يَّحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا قَامُوْا سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ مَكَانَهُمُ الَّذِينَ كَانُوْا فِيْهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُوْنَهٗ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ يَّحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوْا وَجَلَسُوا سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ ـ قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكُمْ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نخل کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے' دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں تھا' نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی' پھر آپ ﷺ رکوع میں گئے' تو سب لوگ رکوع میں چلے گئے' پھر جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے' تو جو صف آپ ﷺ کے قریب موجود تھی' وہ بھی سجدے میں چلی گئی' لیکن دوسرے لوگ قیام کی حالت میں ان کی حفاظت کرتے رہے' جب وہ لوگ اُٹھ گئے' تو دوسری صف والوں نے اپنی جگہ پر ہی سجدہ کیا' جہاں وہ موجود تھے' پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ پر آگے بڑھ آئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے رکوع کیا' تو سب لوگوں نے رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے سر اُٹھایا تو سب لوگوں نے سر اُٹھایا' پھر نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے قریب صف میں موجود افراد سجدے میں چلے گئے اور پیچھے والے لوگ قیام کی حالت میں ان کی حفاظت کرتے رہے' جب ان لوگوں نے سجدہ کر لیا اور بیٹھ گئے' تو دوسرے فریق نے اپنی' اپنی جگہ پر سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: یہ بالکل اسی طرح ہے' جیسے تمہارے حکمران کرتے ہیں۔

1548 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ بِهٖ اِلَىَّ وَقَرَاْتُهٗ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهٗ مِنْهُ يُحَدِّثُ وَلٰكِنِّىْ حَفِظْتُهٗ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِىْ حَدِيْثِهٖ حِفْظِىْ مِنَ الْكِتَابِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ قَالَ

1547-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2759) .

1548-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب صلاة الخوف (الحديث 1236) بنحوه و سيأتي (الحديث 1549) بنحوه . تحفة الاشراف (3784) .

الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّ لَهُمْ صَلَاةً بَعْدَ هٰذِهٖ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصَفَّهُمْ صَفَّيْنِ خَلْفَهٗ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ سَجَدَ بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ مِنَ السُّجُوْدِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِرُكُوْعِهِمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ مَقَامِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ مِنَ الرُّكُوْعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ فَلَمَّا فَرَغُوْا مِنْ سُجُوْدِهِمْ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

☆☆ حضرت ابوعیاش زرقی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے "عسفان" کے مقام پر دشمن کے مقابلے میں صف قائم کی تھی' مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی' تو مشرکین نے کہا: اس نماز کے بعد یہ لوگ ایک اور نماز ادا کریں گے' جو ان کے نزدیک ان کی اموال اور ان کی اولاد سے زیادہ محبوب ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی دو صفیں قائم کرلیں' جو آپ ﷺ کے پیچھے تھیں' نبی اکرم ﷺ نے ان سب کو رکوع کروایا' پھر جب ان لوگوں نے اپنے سر اُٹھائے' تو جو صف آپ ﷺ کے پاس موجود تھی' وہ سجدے میں چلی گئی اور دوسرے لوگ کھڑے رہے' جب انہوں نے سجدے سے سر اُٹھایا تو پیچھے والی صف نے' جس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رکوع کیا تھا' اس نے سجدہ کیا' پھر آگے کی صف والے پیچھے ہٹ گئے اور پیچھے کی صف والے آگے آ گئے' اور ان میں سے ہر ایک فریق دوسرے فریق کی جگہ پر کھڑا ہو گیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب کے ساتھ رکوع کیا' جب انہوں نے رکوع سے سر اُٹھایا تو جو صف نبی اکرم ﷺ کے قریب موجود تھی' وہ سجدے میں چلی گئی اور دوسرے لوگ کھڑے رہے' جب وہ لوگ سجدہ کر کے فارغ ہو گئے' تو دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا۔

1549 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غِرَّةً وَلَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً . فَنَزَلَتْ - يَعْنِيْ صَلَاةَ الْخَوْفِ - بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَفَرَّقَنَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً تُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةً يَحْرُسُوْنَهٗ فَكَبَّرَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هٰؤُلَاءِ وَأُولٰئِكَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَتَأَخَّرَ هٰؤُلَاءِ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعًا الثَّانِيَةَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَبِالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهٗ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ ثُمَّ تَأَخَّرُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ إِمَامِهِمْ وَصَلّٰى مَرَّةً بِأَرْضِ بَنِيْ سُلَيْمٍ .

1549-تقدم (الحديث 1548) .

☆☆ حضرت ابوعیاش زرقی بیان کرتے ہیں' ہم لوگ عسفان کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' اس وقت مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے' مشرکین نے کہا: ان کی طرف سے غفلت کا ایک موقع ہمارے سامنے آیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) تو حکم نازل ہو گیا' یعنی نمازِ خوف کے بارے میں حکم نازل ہو گیا' یہ ظہر اور عصر کے درمیان نازل ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھاتے ہوئے دو گروہوں میں تقسیم کر دیا' ایک گروہ نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور ایک گروہ آپ ﷺ کی حفاظت کرتا رہا' جو لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے' انہوں نے تکبیر کہی اور ان لوگوں نے بھی تکبیر کہی جو ان کی حفاظت کر رہے تھے' پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو یہ لوگ اور وہ لوگ سب رکوع میں چلے گئے' پھر جو لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے وہ سجدے میں گئے اور پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے جو نبی اکرم ﷺ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے' اور دوسرے لوگ آگے آ گئے' پھر ان سب نے سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے ان سب کو دوسری رکعت پڑھائی' ان لوگوں کو بھی جو آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے' اور ان لوگوں کو بھی جو ان کی حفاظت کر رہے تھے' پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ سجدہ کیا جو آپ ﷺ کے قریب کھڑے ہوئے تھے' پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے' وہ دوسرے لوگ آگے آ گئے' ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا' یوں ان میں سے ہر ایک نے دو' دو رکعات اپنے امام کے ہمراہ ادا کیں۔

(راوی کہتے ہیں:) ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے بنوسلیم کے علاقے میں بھی نمازِ خوف ادا کی تھی۔

1550 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْقَوْمِ فِى الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى بِالْقَوْمِ الْاٰخَرِيْنَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَصَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نمازِ خوف میں حاضرین کو دو رکعات پڑھائی تھیں' پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا تھا' پھر آپ ﷺ نے دوسرے گروہ کو دو رکعات پڑھائی تھیں' پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا تھا' یوں نبی اکرم ﷺ نے چار رکعات نماز ادا کی تھی۔

1551 - اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى بِاٰخَرِيْنَ اَيْضًا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا' پھر آپ نے دوسرے کو بھی دو رکعات پڑھائیں' پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

1550-تقدم فى الامامة، اختلاف نية الامام و المأموم (الحديث 835) .

1551-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2224) .

1552 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ قِبَلَ الْعَدُوِّ وَوُجُوْهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَقَامِ اُولٰئِكَ وَيَجِيْءُ اُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً رَكْعَةً وَّيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نمازِ خوف کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں' امام قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے گا اور لوگوں میں سے ایک گروہ اس کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا' جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں رہے گا اور ان کا چہرہ دشمن کی طرف ہی رہے گا' پھر امام انہیں ایک رکوع کروائے گا' وہ لوگ بذاتِ خود رکوع کریں گے اور اپنی جگہ پر دو سجدے کر لیں گے' پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ چلے جائیں گے اور وہ لوگ آ جائیں گے' پھر امام انہیں ایک رکعت پڑھائے گا اور انہیں دو سجدے کروائے گا' تو اس طرح امام کی دو رکعات ہو جائیں گی اور ان لوگوں کی ایک رکعت ہو جائے گی' پھر وہ لوگ ایک' ایک رکوع کریں گے اور دو' دو سجدے کریں گے (یعنی مزید ایک رکعت ادا کر لیں گے)۔

1553 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وُجُوْهُهُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوْا مَقَامَ الْاٰخَرِيْنَ وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نمازِ خوف پڑھائی تو ایک گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل موجود رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائیں' پھر وہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے اور دوسرے لوگ آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔

1554 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا بَعْدُ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّلِهٰؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف میں اپنے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کو دو رکعات پڑھائیں' پھر بعد میں آنے والوں کو دو رکعات پڑھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہو گئیں' اور ان لوگوں کی دو' دو رکعات ہوئیں۔

1552-تقدم (الحديث 1535) .

1553-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2225) .

1554-تقدم في الامامة، اختلاف نية الامام و المأموم (الحديث 835) .

19 - كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کی نماز سے متعلق روایات

امام نسائی نے اس کتاب ''عیدین (کے بارے میں روایات)'' میں 36 تراجم ابواب اور 42 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 20 ہو گی۔

1 - باب

باب: بلاعنوان

1555 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِاَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُوْنَ فِيهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ "كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُوْنَ فِيهِمَا وَقَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى" .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' زمانہ جاہلیت میں لوگ سال میں دو دن تہوار کے طور پر منایا کرتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے بھی دو دن ہیں' جنہیں تم تہوار کے طور پر مناؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے عوض میں اس سے بہتر دن تمہیں عطاء کر دیئے ہیں' ایک عیدالفطر کا دن ہے اور ایک عیدالاضحیٰ کا دن ہے''۔

شرح

عید کے دن کو ''عید'' کیوں کہا جاتا ہے؟ عید کا لغوی معنیٰ واپس آنا ہے' کیونکہ یہ ہر سال بار بار آتی ہے اس لئے اسے عید کہا جاتا ہے۔

ایک قول یہ ہے: اس کو عید اس لئے کہا جاتا ہے کہ کیونکہ یہ فرحت اور خوشی کے ساتھ بار بار آتی ہے۔

نمازِ عید کے حکم کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے امام شافعی ان کے اصحاب اور جمہور اس بات کے قائل ہیں عید کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک عید کی نماز واجب ہے۔

1555-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (الحديث 593) .

عید کی نماز ہجرت کے پہلے سال شروع ہوئی تھی۔
نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ عید کی نماز ادا کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے سب سے پہلے دوسرے سن ہجری میں عید الفطر کی نماز ادا کی تھی۔
بعض حنابلہ کے نزدیک عید کی نماز فرض کفایہ ہے اگر کچھ لوگ بھی عید کی نماز ادا کر لیتے ہیں' تو باقی سب کے ذمے سے' اس کا لازم ہونا ساقط ہو جائے گا اور اس کا حکم نماز جنازہ کی مانند ہے۔
احناف اس بات کے قائل ہیں: جس شخص پر جمعے کی نماز ادا کرنا لازم ہوتا ہے اس پر عید کی نماز عید ادا کرنا بھی لازم ہوگا اور ان حضرات کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے باقاعدگی کے ساتھ اس نماز کو ادا کیا ہے۔
مالکیہ اور شوافع کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ ہے اور تاکید کے اعتبار سے اس کا حکم وتر کی نماز کے بعد ہے۔
یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس پر جمعہ واجب ہوتا ہے' یعنی وہ شخص مرد ہو' بالغ ہو' آزاد ہو اور اس شہر میں مقیم ہو جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔
مالکیوں کے نزدیک بچے' خاتون' غلام' مسافر شخص کے لیے نماز عید ادا کرنا مستحب نہیں ہے۔
احناف اس بات کے قائل ہیں: ہر وہ چیز جو جمعہ کے واجب ہونے کے لئے اور اس کے جائز ہونے کے لئے شرط ہے وہ عید کی نماز کے واجب اور جائز ہونے کے لئے شرط ہوگی۔
اس میں امام اور مقتدیوں کی تعداد' شہر اور وقت وغیرہ سب چیزیں شامل ہیں البتہ خطبے کا حکم مختلف ہے' کیونکہ عید کی نماز میں نماز ادا کرنے کے بعد خطبہ دینا سنت ہے' اگر کوئی شخص عید کی نماز کے بعد خطبہ نہیں دیتا عید کی نماز جائز ہوگی*۔

عیدین کی نماز کے احکام

یوم عید کے آداب

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق عیدین کی نماز ادا کرنا واجب ہے۔ (محیط سرخسی)
مسئلہ: عید کے دن غسل کرنا' مسواک کرنا اور اچھے کپڑے پہننا مردوں کے لیے مستحب ہے۔ (قنیہ)
مسئلہ: اس دن انگوٹھی پہننا' خوشبو لگانا' صبح اُٹھ کر عیدگاہ جانا' صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کرنا' صبح کی نماز اپنے محلے کی مسجد (عیدگاہ) میں ادا کرنا اور پیدل عیدگاہ جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا مستحب ہے۔ (قنیہ)
مسئلہ: جمعہ یا عید کی نماز کے لیے سوار ہو کر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم جو شخص پیدل چل کر جا سکتا ہو' تو پیدل چلنا اُس کے لیے بہتر ہوگا۔ (ظہیریہ)
مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے تین یا پانچ یا سات چھوہارے کھا لیے جائیں' اس سے کم بھی کھائے جا سکتے ہیں اور زیادہ بھی کھائے جا سکتے ہیں' لیکن طاق تعداد میں ہونے چاہئیں ورنہ کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جا سکتی ہے۔ (عینی شرح کنز)

* ملخص الفقہ الاسلامی وادلتہ' چوتھی بحث عید کے احکام

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ نہیں کھاتا تو وہ گناہگار نہیں ہوگا' البتہ نماز ادا کرنے کے بعد بھی اگر مغرب تک کچھ نہیں کھاتا تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ڈر ہوگا۔

مسئلہ: عیدالاضحیٰ کا حکم بھی عیدالفطر کی مانند ہے' تاہم اس میں عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہیں کھایا جائے گا۔ (تحیہ)

مسئلہ: عیدالاضحیٰ کے دن نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے کچھ کھانے کے بارے میں دو طرح کی روایات منقول ہیں۔ مختار قول کے مطابق یہ مکروہ نہیں ہے' تاہم مستحب یہ ہے: عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھایا جائے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اس بارے میں مستحب یہ ہے: عیدالاضحیٰ کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت ہی کھایا جائے' جو اللہ تعالیٰ کی ضیافت ہے۔

مسئلہ: عید کی نماز ادا کرنے کے لیے عیدگاہ جانا سنت ہے' اگرچہ جامع مسجد میں بھی عید کی نماز ادا کرنے کی گنجائش موجود ہو' عام مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (مضمرات)

مسئلہ: عید کی نماز دو جگہ ادا کی جاسکتی ہے' لیکن تین جگہ عید کی نماز ادا کرنا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے' جبکہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: عیدگاہ میں منبر رکھنے کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: صحیح قول یہی ہے کہ ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (غرائب)

عید کے دن تکبیر کہنا

مسئلہ: عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر کہی جائے اور عیدگاہ پہنچ کر تکبیر کا سلسلہ ختم کر دیا جائے۔

مسئلہ: عیدالفطر کے دن کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مختار حکم یہ ہے: بلند آواز میں تکبیر نہیں کہی جائے گی۔ (غیاثیہ)

مسئلہ: پست آواز میں تکبیر کہنا مستحب ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جس شخص پر جمعہ کی نماز واجب ہوتی ہے' اُس پر عید کی نماز ادا کرنا بھی واجب ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: خطبہ کے علاوہ جو بھی جمعہ کی نماز کی شرائط ہیں' وہ سب عید کی نماز میں بھی شرائط ہوں گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: نمازِ عید میں نماز ادا کر لینے کے بعد خطبہ دینا سنت ہے' اگر خطبہ کے بغیر عید کی نماز ادا کر لی تو یہ جائز ہوگا' اگر نماز سے پہلے خطبہ دے دیا تو یہ بھی جائز ہوگا' تاہم مکروہ ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر پہلے خطبہ دے دیا جاتا ہے اور بعد میں نماز ادا کر لی جاتی ہے' تو اُس نماز کو دُہرایا نہیں جائے گا۔

مسئلہ: عید کی نماز ادا کر لینے کے بعد واپس گھر آ کر چار رکعات ادا کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص عید کی نماز سے پہلے فجر کی قضاء نماز پڑھ لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
مسئلہ: اگر کسی شخص نے فجر کی نماز نہیں پڑھی تھی تو عید کی نماز جائز ہوگی اسی طرح سابقہ قضاء نمازوں میں سے کوئی بھی نماز عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا جائز ہے تاہم بعد میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ (تاتارخانیہ)
مسئلہ: عید کی نماز کا وقت سورج کے طلوع ہونے سے لے کر زوال تک باقی رہتا ہے۔ (سراجیہ تبیین)
مسئلہ: افضل یہ ہے: عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی ادا کر لی جائے اور عیدالفطر کی نماز تاخیر سے ادا کی جائے۔ (خلاصہ)
امام دو رکعات نماز پڑھائے گا' جس کے آغاز میں تکبیر کہنے کے بعد وہ ثناء پڑھے گا' پھر تین مرتبہ تکبیر کہے گا' پھر بلند آواز میں قرأت کرے گا' پھر رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہہ دے گا' دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر سب سے پہلے وہ تلاوت کرے گا' پھر تین مرتبہ تکبیر کہے گا اور چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا۔
مسئلہ: عید کی نماز میں چھ اضافی تکبیریں ہیں۔
مسئلہ: ان میں سے پہلی تین تکبیریں پہلی رکعت میں ہیں اور باقی تین تکبیریں دوسری رکعت میں ہیں' جبکہ قیام کے دوران اصل تکبیریں تین ہیں۔ ایک نماز کے آغاز میں کہی جانے والی تکبیر اور دو وہ تکبیریں جو رکوع میں جانے کے لیے کہی جاتی ہیں' اس اعتبار سے یہ نو تکبیریں ہو جائیں گی۔
مسئلہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی روایت منقول ہے اور ہمارے فقہاء نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط سرخسی)
مسئلہ: ان اضافی تکبیروں میں ہاتھ اُٹھایا جائے گا اور دو تکبیروں کے درمیان تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار میں خاموش رہا جائے گا۔ (تبیین)
مسئلہ: تکبیروں کے درمیان میں ہاتھ کو باندھا نہیں جائے گا' بلکہ کھلا رکھا جائے گا۔ (ظہیریہ)
مسئلہ: نمازِ عید کے بعد دو مرتبہ خطبہ دیا جائے گا۔ (جوہرہ نیرہ)
مسئلہ: ان دونوں کے درمیان میں تھوڑی سی دیر کے لیے بیٹھا جائے گا۔ (قاضی خان)

خطبۂ عید کے آداب

مسئلہ: عیدالفطر کے دن خطبے کے دوران تکبیر کہنا' تسبیح پڑھنا' لا الٰہ الا اللہ پڑھنا' الحمد للہ پڑھنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے۔ (تاتارخانیہ)
مسئلہ: مستحب یہ ہے: پہلے خطبے کے دوران مسلسل نو مرتبہ تکبیر کہی جائے گی' پھر دوسرے خطبے میں سات مرتبہ تکبیر کہی جائے۔ (زاہدی)
مسئلہ: خطبۂ عید کے دوران لوگوں کو صدقۂ فطر اور اس کے احکام بتائے جائیں گے' یعنی وہ کس پر واجب ہوتا ہے؟ کس کے لیے واجب ہوتا ہے؟ کب واجب ہوتا ہے؟ اور کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟ اور کس قدر واجب ہوتا ہے؟ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: عیدالاضحیٰ کے خطبے کے دوران تکبیر کہنے اور سبحان اللہ پڑھنے کے بعد وعظ و نصیحت کرتے ہوئے امام ذبح اور قربانی کے احکام بیان کرے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: خطبہ کے دوران جب امام تکبیر پڑھ رہا ہو تو حاضرین بھی اُس کے ساتھ تکبیر پڑھیں گے لیکن جب امام درود پڑھے گا' تو سننے والے دل میں درود پڑھیں گے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر عید کی نماز کے دوران مقتدی اُس وقت پہنچتا ہے جب امام رکوع میں جاچکا ہو تو وہ نماز کے آغاز والی تکبیر کہے گا' اگر اس دوران وہ تکبیریں کہہ کر رکوع میں شامل ہوسکتا ہے' تو اس پر عمل کرلے گا' ورنہ صرف تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد رکوع میں چلا جائے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے عیدالفطر کی نماز' عید کے دن ادا نہ کی جاسکی ہو' جیسے اَبر کی وجہ سے چاند کا پتہ نہیں چل سکا یا امام کو زوال کے بعد پتہ چلا یا زوال سے پہلے اُس وقت پتہ چلا کہ نماز کا وقت باقی نہیں رہا تھا تو امام دوسرے دن عید کی نماز ادا کرلے گا' جو لوگ اُس کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرلیں گے تو وہ ٹھیک ہیں' جو نہیں ادا کرسکیں گے وہ بعد میں اس نماز کو ادا نہیں کریں گے' خواہ اُس کا وقت گزر چکا ہو یا ابھی باقی ہو۔ (تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر عیدالاضحیٰ کی نماز عید کے دن کسی عذر کی وجہ سے ادا نہ کی جاسکے تو دوسرے یا تیسرے دن اُسے ادا کیا جاسکتا ہے' اُس کے بعد ادا نہیں کیا جاسکتا۔ (جوہرہ نیرہ)

ایامِ تشریق کی تکبیروں سے متعلق احکام

اس بارے میں چار چیزوں پر بحث کی جاتی ہے' پہلی بات یہ ہے: عید کے موقع پر تکبیر کہنے کا حکم کیا ہے؟ دوسرا مسئلہ یہ ہے: کتنی مرتبہ تکبیر کہی جائے گی اور کیا پڑھا جائے گا؟ تیسرا مسئلہ یہ ہے: اس کی شرائط کیا ہیں؟ چوتھا مسئلہ یہ ہے: اس کا وقت کیا ہے؟

مسئلہ: ان تکبیروں کا حکم یہ ہے: ان کا پڑھنا واجب ہے اور انہیں پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے جائیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے"۔

مسئلہ: یہ پڑھنے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ آدمی مقیم ہو' شہر میں موجود ہو اور فرض نماز مستحب جماعت کے ساتھ ادا کی ہو۔ (تبیین)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ تکبیریں کہنے کے لیے آزاد ہونا اور اس شہر میں حاکم کا موجود ہونا شرط نہیں ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: اس کا ابتدائی وقت وہ ہے کہ جب عرفہ کے دن فجر کی نماز ادا کرلی جائے تو اس تکبیر کو پڑھنا شروع کیا جائے گا اور

اس کا آخری وقت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ایامِ تشریق کے آخری دن عصر کی نماز کے بعد تک کا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: تمام علاقوں اور تمام زمانوں میں ان دونوں حضرات کے قول پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں بہتر یہ ہے: سلام پھیرنے کے فوراً بعد تکبیر پڑھ لی جائے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص سلام پھیرنے کے بعد اور یہ تکبیریں پڑھنے سے پہلے' کلام کر لیتا ہے یا جان بوجھ کر وضو کو توڑ دیتا ہے' تو اُس سے تکبیریں ساقط ہو جائیں گی۔ (تہذیب)

مسئلہ: وتر کی نماز کے بعد اور عید کی نماز کے بعد یہ تکبیریں نہیں' دی جائیں گی۔ (خلاصہ)

•••———•••———•••

2 - باب الْخُرُوْجِ اِلَى الْعِيْدَيْنِ مِنَ الْغَدِ

باب: عید کے اگلے دن (نمازِ عید ادا کرنے کے لیے) نکلنا

1556 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَبِىْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ اَنَّ قَوْمًا رَاَوُا الْهِلَالَ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَاَنْ يَّخْرُجُوْا اِلَى الْعِيْدِ مِنَ الْغَدِ .

☆☆ ابو عمیر بن انس اپنے چچاؤں کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن چڑھ جانے کے بعد لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور یہ ہدایت کی کہ وہ اگلے دن عید کی نماز ادا کرنے کے لیے جائیں گے۔

شرح

اہل علم کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ جب رمضان کا چاند نظر آنے کے تیسویں دن کچھ لوگ یہ گواہی دیں کہ وہ لوگ گزشتہ رات عید کا چاند دیکھ چکے ہیں' تو بعض اہل علم کے نزدیک اگر وہ گواہی دینے والے لوگ عادل ہیں اور انہوں نے زوال سے پہلے گواہی دے دی تھی' تو امام اسی دن لوگوں کو عید کی نماز پڑھا دے گا' اگر وہ گواہی دینے والے لوگ عادل تھے' لیکن انہوں نے زوال کے بعد گواہی دی تھی' تو اب لوگ اس دن زوال کے بعد عید کی نماز ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی اگلے دن ادا کر سکتے ہیں۔

یہ حکم امام شافعی اور فقیہ ابوثور کے نزدیک ہے۔

امام مالک سے بھی منقول ہے: انہوں نے یہ فرمایا ہے: عید الفطر کے دن کے ابتدائی حصے کے گزرنے کے ساتھ ہی عید

1556-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا لم يخرج الامام للعيد من يومه يخرج من الغد (الحديث 1157) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الصيام، باب ما جاء في الشهادة على روية الهلال (الحديث 1653) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (15603) .

رخصت ہو جاتی ہے تو جب عید الفطر کا دن رخصت ہو جائے گا' تو نماز عید کا مخصوص دن بھی رخصت ہو جائے گا۔

جبکہ فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ اگر زوال ہو جانے کے بعد چاند کی گواہی موصول ہوتی ہے' تو لوگ روزہ توڑ دیں گے اور اگلے دن جا کر عید کی نماز ادا کریں گے۔

امام اوزاعی اسی بات کے قائل ہیں سفیان ثوری امام احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اور امام نسائی نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے بھی یہی بات ثابت ہو جاتی ہے۔

•••———•••———•••

3 - باب خُرُوجِ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فِي الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کی نماز (میں شرکت کے لیے) نوجوان اور پردہ دار خواتین کا جانا

1557 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبَا ۔ فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبَا قَالَ "لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ وَيَشْهَدْنَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى" ۔

☆☆ حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں' سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی نبی اکرم ﷺ کا تذکرہ کرتی تھیں' تو یہ کہا کرتی تھیں: میرے والدان پر قربان ہوں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو اس اس چیز کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے والدان پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"نوجوان پردہ دار اور حیض والی عورتیں (عید گاہ جانے کے لیے) نکلیں گی' وہ عید کی نماز اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں گی' البتہ حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی (یعنی وہ نماز میں شریک نہیں ہوں گی)"۔

4 - باب اعْتِزَالِ الْحُيَّضِ مُصَلَّى النَّاسِ

باب: حیض والی خواتین کا لوگوں کی نماز کی جگہ سے الگ رہنا

1558 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَقِيْتُ اُمَّ عَطِيَّةَ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ سَمِعْتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اِذَا ذَكَرَتْهُ قَالَتْ بِاَبَا قَالَ "اَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى النَّاسِ" ۔

1557-تقدم فی الحیض و الستحاضة، باب شهود الحیض العیدین و دعوة المسلمین (الحدیث 388) ۔

1558-اخرجه البخاری فی العیدین، باب خروج النساء و الحیض الی المصلی (الحدیث 974) مختصرًا ۔ و اخرجه مسلم فی صلاة العیدین، باب ذکر اباحة خروج النساء فی العیدین الی المصلی و شهود الخطبة مفارقات للرجال (الحدیث 10) ۔ و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب خروج النساء فی العید (الحدیث 1136 و 1137) بنحوه مطولًا ۔ و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی خروج النساء فی العیدین (الحدیث 1308) ۔ تحفة الاشراف (18095) ۔

★★ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں' میری ملاقات سیّدہ اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہے؟ سیّدہ اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا کا یہ معمول تھا کہ وہ جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتی تھیں' تو یہ کہا کرتی تھیں: میرے والدان پر قربان ہوں! (انہوں نے بتایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''نوجوان اور پردہ دار خواتین عید کی نماز اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہوں گی' البتہ حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی (یعنی نماز میں شریک نہیں ہوں گی)''۔

5 - باب الزِّينَةِ لِلْعِيْدَيْنِ

باب: عیدین کے لیے زیب وزینت اختیار کرنا

1559 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رضى الله تعالى عنه - حُلَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ بِالسُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ". فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ "اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ". ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَىَّ بِهٰذِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بِعْهَا وَتُصِبْ بِهَا حَاجَتَكَ".

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بازار میں استبرق (ریشم) سے بنا ہوا ایک حلّہ دیکھا تو اسے لیا اور اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اسے خرید لیجئے اور عید کی نماز کے لیے اور وفود سے ملاقات کے وقت اسے زیب تن کرلیا کیجئے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ لباس اس شخص کا ہے' جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو'۔

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے وہ شخص پہنے گا' جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔

تو کچھ عرصہ گزر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیباج سے بنا ہوا ایک جبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ جبہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا: یہ اُس شخص کا لباس ہے' جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا' جبکہ اب آپ نے یہ مجھے بھجوا دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم اسے فروخت کردو اور اس کی قیمت کے ذریعے اپنی ضروریات پوری کرو۔

1559-اخرجه مسلم فى اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 8) . واخرجه ابوداؤد فى الصلاة، باب اللبس للجمعة (الحديث 1077) بنحوه و الحديث عند: ابى داؤد فى اللباس، باب ما جاء فى لبس الحرير (الحديث 4041) . تحفة الاشراف (6895) .

6 - باب الصَّلاةِ قَبْلَ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن امام سے پہلے نماز ادا کرنا

1560 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ اَنَّ عَلِيًّا اسْتَخْلَفَ اَبَا مَسْعُوْدٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُصَلَّى قَبْلَ الْاِمَامِ .

☆☆ ثعلبہ بن زہدم بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومسعود انصاری کو اپنا نائب مقرر کیا' تو وہ عید کے دن نکلے اور بولے: اے لوگو! امام سے پہلے نماز ادا کرنا سنت نہیں ہے (یعنی سنت میں اس کی اجازت نہیں ہے)۔

شرح

نمازِ عید سے پہلے یا نمازِ عید کے بعد کوئی اور نفل نماز ادا کرنے کے بارے میں اہل علم کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے' اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے نمازِ عید سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور نماز ادا نہیں کی جائے گی اس مؤقف کے قائلین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں اور یہی مؤقف حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت حذیفہ' حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ اور حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) سے منقول ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کی مانند روایت منقول ہے۔

حسن بصری کا بھی یہی موقف ہے۔

امام شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں تیسرا قول یہ ہے: عید کی نماز کے بعد نماز ادا کی جاسکتی ہے اس سے پہلے نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

یہ روایت حضرت ابومسعود کے حوالے سے منقول ہے جیسا کہ امام نسائی نے بھی یہاں روایت میں ان کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' انہوں نے امام کے نماز ادا کرنے سے پہلے نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے عید کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کی تھی۔

جن حضرات کے نزدیک عید کی نماز کے بعد نماز ادا کی جاسکتی ہے اس سے پہلے کوئی اور نماز ادا نہیں کی جاسکتی ان میں علقمہ' اسود' مجاہد' ابن ابی لیلیٰ' ابراہیم نخعی شامل ہیں۔

1560-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (الحديث 9978) .

سفیان ثوری' امام اوزاعی' امام ابوحنیفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں چوتھا قول یہ ہے: عیدگاہ میں عید سے پہلے یا اس کے بعد نماز ادا کرنا مکروہ ہے' البتہ عیدگاہ کے علاوہ (یعنی اپنے گھر میں) کوئی اور نماز ادا کی جاسکتی ہے یہ قول امام مالک کا ہے۔

•••———•••———•••

7 - باب تَرْكِ الْاَذَانِ لِلْعِيْدَيْنِ

باب: عیدین کی نماز کے لیے اذان نہ دینا

1561 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عِيْدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان اور اقامت کے بغیر خطبہ دینے سے پہلے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تھی۔

شرح

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں' نماز عید کے لئے اذان نہیں دی جائے گی بلکہ امام مالک نے تو یہ فرمایا ہے یہ ایسی سنت ہے جس کے بارے میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے۔

امام اوزاعی' امام مالک' امام ابوحنیفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی نے یہ بات بیان کی ہے: میں یہ سمجھتا ہوں کہ مؤذن کو یہ اعلان کر دینا چاہیے کہ نماز باجماعت ہونے لگی یا نماز ہونے لگی ہے۔

روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ عید کی نماز کے لئے اذان دینے کا آغاز حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کیا تھا جبکہ ایک روایت کے مطابق حضرت معاویہ نے اس کا آغاز کیا تھا اور ایک قول یہ ہے: سب سے پہلے زیاد نامی حکمران نے اس کا آغاز کیا تھا۔

تاہم امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں تعلیق کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ پیغام بھجوایا تھا کہ پہلے زمانے میں عید کی نماز کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوا کرتا تھا۔

امام شافعی نے اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب زہری کا بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے موقع پر ان کو یہ ہدایت کرتے تھے: وہ یہ اعلان کریں ''نماز ہونے لگی ہے''۔

1561- اخرجه مسلم في صلاة العيدين، (الحديث 4) مطولا . و سنائي (الحديث 1574) مطولا . و في عشرة النساء من الكبرى، ما ذكر في النساء (الحديث 373) . تحفة الاشراف (2440) .

8 - باب الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن خطبہ دینا

1562 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ "اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِیْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِاَهْلِهٖ" . فَذَبَحَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِیْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ . قَالَ "اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوفِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ" .

★★ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک ستون کے پاس ہمیں یہ حدیث سنائی' انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج اس دن سب سے پہلے ہم نماز ادا کریں گے' پھر ہم قربانی کریں گے' جو شخص ایسا کرے گا وہ ہماری سنت کے مطابق عمل کرے گا اور جو شخص اس سے پہلے قربانی کرے گا وہ صرف گوشت ہوگا جو اس نے اپنے اہل خانہ کے لیے پہلے تیار کرلیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت ابوبردہ بن نیار (نمازِ عید سے پہلے ہی) قربانی کر چکے تھے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس ایک جذعہ ہے' جو "مسنہ" سے بہتر ہے (کیا میں اس کی قربانی کرلوں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اسے ذبح کرلو' لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے اس طرح سے (قربانی) ادا نہیں ہوگی۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ بڑی عید کے دن قربانی نمازِ عید ادا کرنے کے بعد ہوتی ہے اگر کوئی شخص نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے قربانی کر لیتا ہے' تو نماز ادا کرنے کے بعد وہ دوبارہ قربانی کرے گا اس کی مزید تحقیق آگے چل کر قربانی سے متعلق باب میں آئے گی۔

1562-اخرجه البخاری فی العیدین، باب سنة العیدین لا هل الاسلام (الحدیث 951) مختصرًا . و باب الاکل یوم النحر (الحدیث 955) مطولًا، وباب الخطبة بعد العید (الحدیث 965)، وباب التبکیر الی العید (الحدیث 968)، وباب استقبال الامام الناس فی خطبة العید (الحدیث 976)، و باب کلام الامام و الناس فی خطبة العید (الحدیث 983) مطولًا، و باب سنة الاضحیة (الحدیث 5545) و باب الذبح بعد الصلاة (الحدیث 5560)، وباب من ذبح قبل الصلاة اعاد (الحدیث 5563) بنحوه . و اخرجه مسلم فی الاضاحی باب وقتها (الحدیث 5م و 7م و 8) بنحوه . واخرجه ابو داؤد فی الضحایا، باب ما یجوز من السن فی الضحایا (الحدیث 2800) مطولًا . و اخرجه الترمذی فی الاضاحی، باب ما جاء فی الذبح بعد الصلاة (الحدیث 1508) مطولًا . و سیاتی (الحدیث 1569) و حث الامام علی الصدقة فی الخطبة (الحدیث 1580)، و فی الضحایا، ذبح الضحیة قبل الامام (الحدیث 4406 و 4407) و الحدیث عند: البخاری فی الاضاحی، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا بی بردة ضح بالجذع من المعز و لن تجزی عن احد بعدك (الحدیث 5556)، و فی الایمان و النذور، باب اذا حنث ناسیًا فی الایمان (الحدیث 6673) . و مسلم فی الاضاحی، باب وقتها (الحدیث 4 و 5 و 6 و 7) . و ابی داؤد فی الضحایا، باب ما یجوز من السن فی الضحایا (الحدیث 2801) . تحفة الاشراف (1769) .

یہ حدیث امام بخاری نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے وہاں اس حدیث کے فوائد ذکر کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جب مفتی کے سامنے یہ بات ظاہر ہو جائے کہ سوال کرنے والے شخص میں سچ بولنے کی نشانی پائی جاتی ہے' تو اب مفتی کو اس کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اس شخص کو سہولت فراہم کرے۔

یہاں تک کہ اگر ایک ہی مسئلے کے بارے میں دو آدمی اس سے مسئلہ دریافت کرتے ہیں' تو اس کے لئے یہ جائز ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو اس کی حالت کے مطابق جواب دے"۔*

•••———•••———•••

9 - باب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

باب: خطبے سے پہلے عید کی نماز ادا کرنا

1563 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ سے پہلے عید کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

شرح

اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں' نماز عید کو خطبے سے پہلے ادا کیا جائے گا اور خطبہ نماز پڑھ لینے کے بعد دیا جائے گا حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی' حضرت علی' حضرت مغیرہ بن شعبہ' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) کے حوالے سے یہی بات منقول ہے۔

فقہاء میں سے سفیان ثوری' امام اوزاعی' امام شافعی' اسحاق بن راہویہ اور فقہائے احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

البتہ حضرت عثمان غنی کے بارے میں ایک روایت یہ منقول ہے: جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ نماز کے لئے نہیں پہنچ رہے' تو انہوں نے پہلے خطبہ دے دیا تھا اور اس کے بعد نماز ادا کی تھی۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے: انہوں نے نماز ادا کرنے سے پہلے خطبہ دیا تھا۔

اسی نوعیت کی ایک روایت مروان بن حکم سے بھی منقول ہے کہ اس نے نماز عید ادا کرنے سے پہلے خطبہ دے دیا تھا۔

تاہم بعد کے زمانوں کے تمام علماء اور فقہاء اس بات پر متفق ہیں' عید کی نماز کا خطبہ نماز عید ادا کرنے کے بعد دیا جائے گا۔

---

* فتح الباری باب' قربانی کے دن' 448/2 مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

1563-اخرجه مسلم في صلاة العيدين (الحديث 8) . تحفة الاشراف (8045) .

علامہ ابن قدامہ نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو روایت نقل کی گئی ہے وہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

•••———•••———•••

10 - باب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ

باب: نیزہ کی طرف رخ کر کے عید کی نماز ادا کرنا

1564 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى يُرْكِزُهَا فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' عید الفطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیزہ ساتھ لے جایا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے گاڑھ کر اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

11 - باب عَدَدِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

باب: عید کی نماز میں (رکعات کی) تعداد

1565 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زُبَيْدٍ الْأَيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ذَكَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ صَلَاةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرٍ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ عبدالرحمٰن بن ابویعلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: چاشت کی نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں' عید الفطر کی نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں' مسافر کی نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں' جمعہ کی نماز کی دو رکعات ہوتی ہیں اور یہ مکمل ہوتی ہیں' یہ قصر نہیں ہوتیں' یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ثابت ہے۔

12 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بِ (ق) وَ (اقْتَرَبَتْ)

باب: عید کی نماز میں سورۂ قٓ اور سورۃ اقتربت کی تلاوت کرنا

1566 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَوْمَ عِيدٍ فَسَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

1564-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7597) .

1565-تقدم في الجمعة، عدد صلاة الجمعة (الحديث 1419) .

وَمَاذَا يَقْرَأُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ بِـ (قٓ) وَ (اقْتَرَبَتْ) .

★★ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ عید کے دن (عیدگاہ کی طرف) تشریف لے گئے' انہوں نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کون سی سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سورۂ ق اور سورۂ اقتربت کی۔

13 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ)

باب: عید کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرنا

1567 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَيَقْرَاُ بِهِمَا .

★★ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے' بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ یہ دونوں نمازیں ایک ہی دن آ گئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نمازوں میں انہی دو سورتوں کی تلاوت کی۔

14 - باب الْخُطْبَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: عید کے موقع پر نمازِ عید کے بعد خطبہ دیا جائے گا

1568 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يُخْبِرُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّيْ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

1566-اخرجه مسلم في صلاة العيدين، باب ما يقرا به في صلاة العيدين (الحديث 14 و 15) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقرا في الاضحى و الفطر (الحديث 1154) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في العيدين (الحديث 534 و 535) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة العيدين (الحديث 1282) . تحفة الاشراف (15513) .

1567-تقدم في الجمعة، ذكر الاختلاف على النعمان بن بشير في القراءة في صلاة الجمعة (الحديث 1423) .

1568-اخرجه البخاري في الزكاة، باب العرض في الزكاة (الحديث 1449) بنحوه مطولاً . و اخرجه مسلم في صلاة العيدين، (الحديث 2) بنحوه مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الخطبة يوم العيد (الحديث 1142 و 1143 و 1144) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة العيدين (الحديث 1273) مطولاً . و الحديث عند: البخاري في العلم، باب عظة الامام النساء و تعليمهن (الحديث 98) تحفة الاشراف (5883) .

کی اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہوا ہوں' آپ ﷺ خطبہ دینے سے پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ دیا کرتے تھے۔

1569 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ .

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا تھا۔

15 - باب التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْجُلُوسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ

باب: عید کا خطبہ سننے کے لیے بیٹھنے کے بارے میں اختیار ہونا

1570 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيْدَ قَالَ "مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّقِيْمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ" .

★★ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے عید کی نماز ادا کرلی' پھر ارشاد فرمایا:

"جو شخص جانا چاہتا ہو' وہ چلا جائے اور جو شخص خطبے کے لیے ٹھہرنا چاہتا ہو وہ ٹھہر جائے"۔

16 - باب الزِّيْنَةِ لِلْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ

باب: عید کے خطبے کے لیے (امام کا) زیب وزینت اختیار کرنا

1571 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ .

★★ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' آپ ﷺ نے اس وقت سبز رنگ کی دو چادریں پہنی ہوئی تھیں۔

17 - باب الْخُطْبَةِ عَلَى الْبَعِيْرِ

باب: اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دینا

1572 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ

1569-تقدم (الحديث 1562) .

1570-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجلوس للخطبة (الحديث 1155) بنحوه . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في انتظار الخطبة بعد الصلاة (الحديث 1290) بنحوه . تحفة الاشراف (5315) .

1571-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في الخضرة (الحديث 4065)، و في الترجل، باب في الخضاب (4206 و 4207)، في الديات، باب لا يؤخذ احد بجريرة اخيه او ابيه (الحديث 4495) . والترمذي في الادب، باب ما جاء في الثوب الاخضر (الحديث 2812) . وسائي (الحديث 5098 و 5099) و (الحديث 5334) تحفة الاشراف (12036) .

أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَاهِلٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ اٰخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ .

★★ حضرت ابوکاہل احمسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' ایک حبشی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی تھی۔

18 - باب قِيَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ دیتے ہوئے امام کا کھڑے ہونا

1573 - اَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ .

★★ سماک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے لیے بیٹھتے تھے' پھر کھڑے ہو جاتے تھے۔

19 - باب قِيَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ

باب: امام کا خطبہ دیتے ہوئے کسی شخص کا سہارا لے کر کھڑا ہونا

1574 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ مَالَ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ قَالَ "تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ" . فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ "تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ" . فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ قَلَائِدَهُنَّ وَأَقْرُطَهُنَّ وَخَوَاتِيمَهُنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عید کے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز عید میں شریک ہوا'

1572-اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی الخطبة فی العیدین (الحدیث 1284 و 1285) . تحفة الاشراف (12142) .

1573-اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة (الحدیث 1105) . تحفة الاشراف (2184) .

1574-اخرجه مسلم فی صلاة العیدین، (الحدیث 4) . واخرجه النسائی فی عشرة النساء من الکبری، ما ذکر فی النساء (الحدیث 373) و الحدیث عند: النسائی فی صلاة العیدین، ترك الاذان للعیدین (الحدیث 1561) . تحفة الاشراف (2440) .

آپ ﷺ نے خطبہ دینے سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کی' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' لوگوں کو وعظ و نصیحت کی' انہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف راغب کیا' پھر آپ ﷺ وہاں سے مڑے اور خواتین کی طرف تشریف لے گئے' آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے' آپ ﷺ نے ان خواتین کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی ہدایت کی' انہیں وعظ و نصیحت کی۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ترغیب دی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"(اے خواتین) تم لوگ صدقہ کیا کرو' کیونکہ تمہاری اکثریت جہنم کا ایندھن ہو گی"

تو کم تر خاندان کی ایک عورت نے' جس کے رخسار سیاہی مائل تھے' عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ شکایات بہت زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو"۔

(راوی کہتے ہیں:) تو ان خواتین نے اپنے ہار' اپنی بالیاں اور اپنی انگوٹھیاں اتارنی شروع کر دیں اور انہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیا' انہوں نے یہ چیزیں صدقہ کی تھیں۔

20 - باب اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ بِوَجْهِهِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبے کے دوران امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا

1575 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَاِذَا جَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ وَاِلَّا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ "تَصَدَّقُوْا" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَآءُ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے' وہاں آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے' پھر جب آپ ﷺ دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے' تو پھر آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے' آپ ﷺ اپنا رخ لوگوں کی طرف کر لیتے تھے' لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' اس وقت آپ ﷺ کو جو بھی ضرورت ہوتی تھی' مثلاً اگر آپ ﷺ نے کوئی مہم روانہ کرنی ہوتی تھی' تو لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ کر دیتے تھے' ورنہ آپ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیتے تھے' آپ ﷺ تین مرتبہ فرماتے تھے:

1575-اخرجه البخاري في العيدين، باب الخروج إلى المصلى بغير منبر (الحديث 956) مطولاً . و اخرجه مسلم في صلاة العيدين، (الحديث 9) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الخطبة في العيدين (الحديث 1288) بنحوه . و الحديث عند : البخاري في الحيض، باب ترك الحائض الصوم (الحديث 304)، و في الزكاة، باب الزكاة على الاقارب (الحديث 1462)، و في الصوم، باب الحائض تترك الصوم والصلاة (الحديث 1951)، و في الشهادات، باب شهادة النساء (الحديث 2658) . و مسلم في الايمان، باب بيان نقصان الايمان بنقص الطاعات و بيان الطلاق لفظ الكفر على غير الكفر بالله ككفر النعمة و الحقوق (الحديث 80) . و سياتي (الحديث 1578) . تحفة الاشراف (4271) .

"تم لوگ صدقہ کیا کرو"۔

(راوی کہتے ہیں:) تو خواتین زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں۔

21 - باب الْإِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ

باب: خطبہ (سننے) کے لیے خاموش کروانا

1576 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم اپنے ساتھی سے یہ کہو کہ تم خاموش رہو جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو تم نے لغو حرکت کی"۔

22 - باب كَيْفَ الْخُطْبَةُ

باب: خطبے کی کیفیت

1577 - اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ "مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ" . ثُمَّ يَقُوْلُ "بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ" . وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَاَنَّهُ نَذِيْرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ "صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ" . ثُمَّ قَالَ "مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ اَوْ عَلَيَّ وَاَنَا اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ" .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کرتے تھے' پھر یہ کہتے تھے:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے' اس شخص کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے' اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' بے شک سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے' اور سب سے بہترین ہدایت' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور سب سے بُرا کام نیا پیدا شدہ ہے اور ہر نیا پیدا شدہ کام بدعت ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔

1576-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الكلام و الامام يخطب (الحديث 1112) . تحفة الاشراف (13240) .

1577-اخرجه مسلم في الجمعة، باب تخفيف الصلاة و الخطبة (الحديث 43 و 44 و 45) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب اجتناب البدع و الجدل (الحديث 45) بنحوه . تحفة الاشراف (2599) .

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح بھیجا گیا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ قیامت کا تذکرہ کرتے تھے تو آپ ﷺ کے رخسار سرخ ہو جایا کرتے تھے، آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ ﷺ کے مزاج میں شدت آ جاتی تھی یوں جیسے آپ ﷺ کسی (لشکر کے حملے) سے ڈرا رہے ہوں، آپ ﷺ یہ فرماتے تھے (وہ صبح و شام میں کسی بھی وقت تم پر آ سکتی ہے)۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مال چھوڑ کر جاتا ہے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو شخص قرض چھوڑ کر جاتا ہے یا بال بچے چھوڑ جاتا ہے (جن کے خرچ کا بندوبست نہ ہو) تو وہ میرے ذمے ہو گا یا ان کا ذمہ مجھ پر ہو گا کیونکہ میں اہل ایمان (کا خیال رکھنے کے حوالے سے) سب سے زیادہ حق رکھتا ہوں''۔

شرح

اس روایت میں امام نسائی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے خطبہ عید کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ خطبے کے دوران اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق اس کی حمد و ثناء بیان کرنی چاہیے۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ کسی شخص کو ہدایت نصیب ہونا یا کسی شخص کا گمراہ رہ جانا اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو اس پر قدرت حاصل نہیں ہے۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اللہ کی کتاب سب سے بہترین اور سب سے عمدہ بات ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''بات کرنے میں اللہ تعالیٰ سے سچا اور کون ہے''۔ (سورۃ النساء 87)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے سب سے بہترین بات نازل کی ہے''۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جو چیز شرعی طور پر بدعت ہو وہ اس بدعت کے مرتکب کو جہنم میں لے جا سکتی ہے اور جو شخص دین میں کسی بدعت کا آغاز کرتا ہے وہ اپنے آپ کو جہنم میں بھیجنے کے لئے تیار کر لیتا ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ قیامت قریب ہے اور نبی اکرم ﷺ کی بعثت قیامت کے قرب کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر مومن کے نزدیک اس کی اپنی جان سے زیادہ قریبی اور محبوب ہیں۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے افراد کے لئے ان امور کو بھی سر انجام دے دیتے تھے جو وہ لوگ خود سر انجام نہیں دے سکتے تھے جیسے اگر کوئی شخص قرض ادا نہیں کر پایا تھا اور اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف سے ادا کر دیتے تھے یا اگر کسی شخص کے فوت ہونے کے بعد اس کے اہل و عیال کی کفالت کے لئے ضروری نان و نفقہ نہیں ہوتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اسے ادا کیا کرتے تھے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ ہر مومن پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو اپنی ذات سے مقدم سمجھے اور نبی اکرم ﷺ کی سنت سے روگردانی نہ کرے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی بدعت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: بدعت سے مراد وہ چیز ہے' جو نئی ہو اور جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو اسے شریعت کے عرف میں بدعت کا نام دیا گیا ہے۔

لیکن جس صورت کی کوئی اصل ہو جس پر شریعت دلالت کرتی ہو تو وہ بدعت نہیں ہوگی۔

اس اعتبار سے شرعی عرف کے مطابق جو بدعت ہے وہ قابل مذمت ہوگی لغوی بدعت قابل مذمت نہیں ہوگی۔

اس کی وجہ یہ ہے: لغت میں ہر نئی چیز کو' جس کی پہلے سے کوئی مثال موجود نہ ہو' اسے بدعت کہا جاتا ہے خواہ وہ قابل تعریف ہو یا قابل مذمت ہو۔

حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

امام شافعی نے یہ بات بیان کی ہے: بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدعت قابل تعریف ہے اور ایک قابل مذمت ہے' جو بدعت سنت کے مطابق ہو وہ قابل تعریف ہوگی اور جو سنت کے مخالف ہو وہ قابل مذمت ہوگی یہ بات حافظ ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ امام شافعی سے نقل کی ہے۔

اسی طرح امام بیہقی نے بھی امام شافعی کے ''مناقب'' سے متعلق کتاب میں یہ بات تحریر کی ہے امام شافعی فرماتے ہیں: نئے پیدا ہونے والے امور دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ ہیں' جو نئے پیدا ہوتے ہیں اور کتاب یا سنت کے مخالف ہوتے ہیں یا آثار و اجماع کے مخالف ہوتے ہیں' تو یہ گمراہی والی بدعت ہے۔

لیکن بھلائی کے حوالے سے نئے پیدا ہونے والے امور' جو ان میں سے کسی ایک کے مخالف نہ ہوں' تو یہ قابل مذمت نہیں ہوں گے۔

حافظ ابن حجر مزید تحریر کرتے ہیں۔

بعض علماء نے بدعت کی پانچ قسمیں تحریر کی ہیں۔

آگے چل کر حافظ ابن حجر نے اس موضوع پر زیادہ تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔*

علامہ عینی تحریر کرتے ہیں: لفظ ''مبتدع'' کا مطلب وہ شخص ہے' جو بدعت کا ارتکاب کرتا ہو' بدعت کا لغوی مطلب ہر وہ چیز

* فتح الباری' کتاب' کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامنا' باب نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرنا۔ 243/13 مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

ہے جس کی پہلے سے کوئی مثال موجود نہ ہو جبکہ شرعی طور پر اس سے مراد ایسا نیا کام ہے جس کی اصل نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں موجود نہ ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔

وہ بدعت جو گمراہی ہوتی ہے یہ وہی ہے جس کا ذکر یہاں کیا گیا ہے ایک وہ بدعت ہے جو اچھی ہوتی ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جسے اہل ایمان اچھا سمجھتے ہیں اور وہ چیز کتاب سنت اثر یا اجماع کی مخالف نہیں ہوتی۔ *

•••———•••———•••

23 - باب حَثِّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ کے دوران امام کا صدقہ دینے کی ترغیب دینا

1578 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَاضٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيْدِ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُوْنُ اَكْثَرَ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَآءُ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَ بَعْثًا تَكَلَّمَ وَاِلَّا رَجَعَ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید کے دن تشریف لے گئے آپ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے صدقہ دینے کا حکم دیا تو صدقہ کرنے والوں میں اکثریت خواتین کی تھی (خطبہ کے دوران) اگر نبی اکرم ﷺ کو کوئی ضرورت ہوتی آپ ﷺ نے کوئی مہم روانہ کرنی ہوتی تو اس بارے میں گفتگو کر لیتے تھے (ورنہ واپس تشریف لے جاتے تھے)۔

1579 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ - قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ اَدُّوْا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَاهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا اِلٰى اِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ .

★★ حسن بصری بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں خطبہ دیا اور فرمایا: تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو (یعنی صدقہ فطر ادا کرو) تو لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: یہاں مدینہ منورہ کا رہنے والا کون شخص ہے؟ تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور انہیں اس کی تعلیم دو کیونکہ انہیں علم نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث پر صدقہ فطر کے طور پر گندم کے نصف صاع یا کھجور یا جو کے ایک صاع کی ادائیگی لازم قرار دی ہے۔

* عمدۃ القاری کتاب اذان کا بیان باب فتنے والے شخص اور بدعتی کی امامت کا حکم

1578-تقدم (الحديث 1575) .

1579-اخرجه ابو داؤد في الزكاة، باب من روى نصف صاع من قمح (الحديث 1622) مطولاً . و سياتي في الزكاة، مكيلة زكاة الفطر (الحديث 2507) . و الحديث (الحديث 2514) . تحفة الاشراف (5394) .

1580 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ "مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ". فَقَالَ اَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ عَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ". قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّيْ قَالَ "نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ".

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے ہماری یہ نماز ادا کر لی اور ہماری قربانی کی' اس نے قربانی کو پالیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی' تو یہ صرف بکری کا گوشت ہوگا' تو حضرت ابوبردہ بن نیار نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں' تو نماز کے لیے آنے سے پہلے قربانی کر چکا ہوں' میں' تو یہ سمجھا تھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے' اس لیے میں نے جلدی کی تا کہ میں اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کو کھانے پینے کا سامان فراہم کروں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ صرف بکری کا گوشت ہے۔ تو حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے پاس ایک چھ ماہ کا دُنبہ ہے' جو دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ بہتر ہے' تو کیا یہ میری طرف سے جائز ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! لیکن یہ تمہارے بعد کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

24 - باب الْقَصْدِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبے میں میانہ روی اختیار کرنا

1581 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

1580-تقدم (الحديث 1562) .

1581-اخرجه مسلم في الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (الحديث 41) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في قصد الخطبة (الحديث 507) . تحفة الاشراف (2167) .

25 - باب الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالسُّكُوتِ فِيهِ

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا اور اس دوران خاموشی اختیار کرنا

1582 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ خَبَّرَكَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ .

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' پھر آپ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران کوئی کلام نہیں کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا۔

جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے' تو تم اس کی بات کی تصدیق نہ کرنا۔

26 - باب الْقِرَاَءةِ فِى الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيهَا

باب: دوسرے خطبے کے دوران قرأت کرنا اور ذکر کرنا

1583 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَّيَذْكُرُ اللّٰهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَّصَلَاتُهُ قَصْدًا .

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو جاتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تھے' پھر اس دوران آیات کی تلاوت کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے' تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ درمیانے درجے کا ہوتا تھا اور نماز بھی درمیانے درجے کی ہوتی تھی (یعنی نہ وہ بہت طویل ہوتے تھے اور نہ ہی بہت مختصر ہوتے تھے)۔

27 - باب نُزُوْلِ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ

باب: امام کا خطبے سے فارغ ہونے سے پہلے منبر سے نیچے آ جانا

1584 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ اِذْ اَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

1582-اخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب الخطبة قائما (الحديث 1095) . تحفة الاشراف (2197) .

1583-تقدم فى الجمعة، باب القراء ة فى الخطبة الثانية و الذكر فيها (الحديث 1417) .

1584-تقدم فى الجمعة، باب نزول الامام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة و قطعه كلامه و رجوعه اليه يوم الجمعة (الحديث 1412) .

عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ "صَدَقَ اللّٰهُ (اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) رَاَيْتُ هٰذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِیْ قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا".

★★ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے منبر پر خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما آ گئے' ان دونوں حضرات نے سرخ رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھیں' یہ دونوں چلتے ہوئے اور لڑکھڑاتے ہوئے آ رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اُترے' آپ ﷺ نے ان دونوں کو اُٹھالیا اور فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

"بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں"۔

میں نے ان دونوں کو آتے ہوئے دیکھا' یہ دونوں اپنی قمیصوں میں لڑکھڑا رہے تھے' تو مجھ سے صبر نہیں ہوا اور میں نیچے اتر آیا اور ان دونوں کو اُٹھالیا۔

28 - باب مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَآءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثِّهِنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب: خطبے سے فارغ ہونے کے بعد امام کا خواتین کو وعظ ونصیحت کرنا اور انہیں صدقہ کرنے کی ترغیب دینا

1585 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوْجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُهْوِیْ بِيَدِهَا اِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِیْ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک ہوئے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر مجھے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں زیادہ قرب نصیب نہ ہوتا تو میں اس میں شریک نہ ہوتا تھا۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی میں اپنی کم سنی کی وجہ سے شریک نہیں ہوسکتا تھا' پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا)

نبی اکرم ﷺ اس جھنڈے کے پاس تشریف لائے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس ہے' وہاں آپ ﷺ نے نماز ادا کی' پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیا' پھر آپ ﷺ خواتین کے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے انہیں وعظ ونصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کی ہدایت کی تو خواتین نے اپنے ہاتھ' اپنے ہاروں (یا بالیوں یا چوڑیوں) کی طرف بڑھائے' تو انہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ

1585-اخرجه البخاری فی الاذان، باب وضوء الصبيان و متى يجب عليهم الغسل و الطهور و حضور هم الجماعة و العيدين و الجنائز و صفو فهم (الحديث 863)، و فی العيدين، باب خروج الصبيان الی المصلی (الحديث 975) . مختصراً، و باب العلم الذی بالمصلی (الحديث 977)، و فی النكاح، باب (والذين لم يبلغوا الحلم منكم) (الحديث 5249) . و كذا عنه: البخاری فی الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما ذكر النبی صلی الله عليه وسلم و حض علی اتفاق اهل العلم و ما اجتمع عليه الحرمان مكة و المدينة و ما كان بهما من مشاهد النبی صلی الله عليه وسلم و المهاجرين و الانصار و مصلی النبی صلی الله عليه وسلم و المنبر والقبر (الحديث 7325) . وابی داؤد فی الصلاة، باب ترك الاذان فی العيد (الحديث 1146) . تحفة الاشراف (5816) .

کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

29 - باب الصَّلاةِ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا

باب: عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد نماز ادا کرنے (کا حکم)

1586 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ الْاَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی۔

30 - باب ذَبْحِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَعَدَدِ مَا يَذْبَحُ

باب: امام کا عید کے دن قربانی کرنا اور قربانی کے جانوروں کی تعداد

1587 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحَى وَانْكَفَاَ اِلَى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا ۔

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن ہمیں خطبہ دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ذبح کر دیا۔

1588 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ

1586-اخرجه البخاری فی العيدين، باب الخطبة بعد العيد (الحديث 964) مطولاً، وباب الصلاة قبل العيد و بعدها (الحديث 989)، وفی الزكاة، باب التحريض على الصدقة و الشفاعة فيها (الحديث 1431) مطولاً، وفی اللباس، باب القلائد و السخاب للنساء (الحديث 5881) مطولاً، و باب القرط للنساء (الحديث 5883) مطولاً . و اخرجه مسلم فی صلاة العيدين، باب ترك الصلاة قبل العيد و بعدها فی المصلى (الحديث 13) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب الصلاة بعد صلاة العيد (الحديث 1159) مطولاً . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء لا صلاة قبل العيد ولا بعدها (الحديث 537) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی الصلاة قبل صلاة العيد و بعدها (الحديث 1291) . تحفة الاشراف (5558) .

1587-اخرجه البخاری فی الاضاحي، باب ما يشتهى من اللحم يوم النحر (الحديث 5549) مطولاً، و باب اضحية النبی صلی الله عليه وسلم بكبشين اقرنين (الحديث 5554)، و باب من ذبح قبل الصلاة اعاد (الحديث 5561) مطولاً . و اخرجه مسلم فی الاضاحي، باب وقتها (الحديث 10 و 11 و12) مطولاً . و سياتی فی الضحايا، الكبش (الحديث 4400)، و ذبح الضحية قبل الامام (الحديث 4408) . و الحديث عند: البخاری فی العيدين، باب الاكل يوم النحر (الحديث 954)، باب كلام الامام و الناس فی خطبة العيد (الحديث 984)، وفی الاضاحي، باب سنة الاضحية (الحديث 5546) . وابن ماجه فی الاضاحي، باب النهی عن ذبح الاضحية قبل الصلاة (الحديث 3151) تحفة الاشراف (1455) .

1588-اخرجه البخاری فی العيدين، باب النحر و الذبح يوم النحر بالمصلى (الحديث 982)، و فی الاضاحي، باب الاضحى و النحر بالمصلى (الحديث 5552) . و سياتی فی الضحايا، ذبح الامام اضحيته بالمصلى (الحديث 4378) تحفة الاشراف (8261) .

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ اَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح یا نحر کرتے تھے۔

31 - باب اجْتِمَاعِ الْعِيْدَيْنِ وَشُهُوْدِهِمَا

باب: دو عیدیں ایک ساتھ آنا اور ان میں حاضری (کا حکم)

1589 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قُلْتُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَعَمْ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) وَاِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيْدُ فِىْ يَوْمٍ قَرَاَ بِهِمَا .

★★ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی اور عید کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے جب جمعہ اور عید ایک ہی دن آ جاتے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں نمازوں میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

شرح

یہاں ترجمۃ الباب میں امام نسائی نے عید کے دن اور جمعے کے دن کو ''دو عیدیں'' قرار دیا ہے۔

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ جمعے کے دن پر بھی ''عید'' کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔

اس سے ہمارے ان مہربانوں کی اصلاح ہوتی ہے' جو اس بات کے قائل ہیں' عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ اور کسی بھی دن کو عید قرار نہیں دیا جا سکتا اور اپنے اس اصول کی بنیاد پر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کے دن کو ''عید'' قرار دینے سے منع کرتے ہیں۔

اس کے بعد امام نسائی نے جو حدیث 1590 نقل کی ہے اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں' انہوں نے حضرت زید سے یہ دریافت کیا تھا۔ کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو عیدوں کی نماز میں شریک ہوئے ہیں' تو حضرت زید نے یہ جواب دیا تھا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز دن کے ابتدائی حصے میں ادا کر لی تھی اور جمعے کی اجازت دے دی تھی۔

تو یہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جمعے کے لئے لفظ ''عید'' استعمال کیا ہے۔

اسی طرح ایک روایت میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن کو غریبوں کی عید کا دن قرار دیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعے کے دن یہ ارشاد فرمایا تھا: اے مسلمانوں کے گروہ! اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید قرار دیا ہے' تو تم لوگ غسل کیا کرو اور مسواک کرنا بھی تم پر لازم ہے

1589-تقدم فی الجمعة، ذکر الاختلاف علی النعمان بن بشیر فی القراءة فی صلاة الجمعة (الحدیث 1423) .

یہ روایت "مرسل" ہے حدیث کے طور پر منقول ہے تاہم امام بیہقی نے اس مرسل روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔
اگلی روایت جسے امام نسائی نے حضرت معاویہ اور حضرت زید بن ارقم کے بارے میں نقل کیا ہے اس روایت کو امام ابوداؤد نے اپنی "سنن" میں اور امام ابن ماجہ نے بھی اپنی "سنن" میں نقل کیا ہے جس کا حوالہ اگلی روایت کی تخریج میں موجود ہے۔

•••———•••———•••

32 - باب الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ

باب: جو شخص عید کی نماز میں شریک ہو اس کے لیے جمعہ کی نماز میں شریک نہ ہونے کی اجازت

1590 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ اَبِي رَمْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ اَشَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ۔

☆☆ ایاس بن ابورملہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا' انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو عیدوں (یعنی عید اور جمعے کی نماز میں ایک ہی دن) شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے ابتدائی حصے میں عید کی نماز ادا کی تھی' پھر جمعہ کی نماز کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دے دی تھی۔

1591 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَاَخَّرَ الْخُرُوْجَ حَتّٰى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ فَخَطَبَ فَاَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ ۔ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَصَابَ السُّنَّةَ ۔

☆☆ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن زبیر کے عہد حکومت میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں (یعنی جمعے کے دن عید آ گئی) تو انہوں نے (عیدگاہ آنے میں) تاخیر کر دی' یہاں تک کہ دن اچھی طرح چڑھ گیا' اس وقت وہ تشریف لائے' انہوں نے خطبہ دیا اور طویل خطبہ دیا' پھر منبر سے نیچے اترے اور نماز ادا کی' اس دن لوگوں نے جمعہ کی نماز ادا نہیں کی۔
اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا گیا تو وہ بولے: انہوں نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔

33 - باب ضَرْبِ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن دف بجانا

1592 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

1590-اخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب اذا وافق يوم الجمعة يوم عيد (الحديث 1070) واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيما اذا اجتمع العيدان فى يوم (الحديث 1310) . تحفة الاشراف (3657) .
1591-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6538) .

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعْهُنَّ فَاِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا".

★★ حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے' اس وقت ان کے پاس دو بچیاں بیٹھی ہوئی تھیں جو دف بجا رہی تھیں' حضرت ابوبکر ﷜ نے انہیں ڈانٹا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''انہیں چھوڑ دو' کیونکہ ہر قوم کا مخصوص تہوار ہوتا ہے''۔

34 - باب اللَّعِبِ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب: عید کے دن امام کے سامنے کھیل کود کرنا

1593 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ السُّوْدَانُ يَلْعَبُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَدَعَانِيْ فَكُنْتُ اَطَّلِعُ اِلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَمَا زِلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا الَّتِيْ انْصَرَفْتُ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں' کچھ حبشی لوگ آئے جو عید کے دن نبی اکرم ﷺ کے سامنے کرتب دکھا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھی بلالیا' میں نبی اکرم ﷺ کے کندھے پر سے انہیں جھانک کر دیکھتی رہی' میں مسلسل انہیں دیکھتی رہی' یہاں تک کہ میں خود ہی پیچھے ہٹ گئی۔

35 - باب اللَّعِبِ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْعِيْدِ وَنَظَرِ النِّسَآءِ اِلٰى ذٰلِكَ

باب: عید کے دن مسجد میں کرتب دکھانا اور خواتین کا انہیں دیکھنا

1594 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اَسْاَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں' مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ ﷺ نے اپنی چادر کے ذریعے مجھے پردے میں کیا ہوا تھا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی' جو مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے' یہاں تک کہ میں اُکتا گئی' تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ جس لڑکی کی عمر تھوڑی ہو' وہ کرتب دیکھنے کی کتنی خواہش مند ہوگی۔

شرح

یہ حدیث امام بخاری نے بھی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات

1592-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16669) .

1593-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17091) .

1594-اخرجه البخاري في النكاح، باب نظر المراة الى الحبش و نحوهم من غير ريبة (الحديث 5236) . تحفة الاشراف (16513) .

تحریر کی ہے:

علامہ محب الدین طبری یہ فرماتے ہیں: روایت کے سیاق سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ان لوگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ عید پر اپنے فن کا مظاہرہ کیا کرتے تھے اور امام ابن حبان کی روایت میں بھی مذکور ہے کہ جب بھی حبشہ کا وفد آتا تو وہ لوگ مسجد میں اپنے کرتبوں کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ انہیں ایسا کرنے کی اجازت تھی' اس وقت جب وہ لوگ آیا کرتے تھے اور ان دونوں میں کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ایک مرتبہ وہ اس وقت آئے ہوں جب عید کا موقع ہو اور ان لوگوں کے رواج میں یہ بات شامل ہو کہ عید کے دن کرتب دکھانے ہیں تو انہوں نے ایسا کرلیا ہو جیسا کہ ان کا معمول تھا۔

اس کے بعد ان لوگوں نے ہر عید کے موقع پر ایسا کرنا شروع کر دیا اس کی تائید اس روایت بھی ہوتی ہے جسے امام ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خوشی میں حبشیوں نے کرتبوں کے مظاہرے کئے انہوں نے اپنے چھوٹے نیزوں کے ذریعے یہ مظاہرہ کیا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا دن ان کے نزدیک عید کے دن سے زیادہ اہم تھا*۔

•••———•••———•••

1595 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعْهُمْ يَا عُمَرُ فَاِنَّمَا هُمْ بَنُو اَرْفِدَةَ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مسجد میں) تشریف لائے' اس وقت کچھ حبشی مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انہیں کرنے دو! اے عمر! یہ بنو ارفدہ ہیں"۔

36 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْغِنَاءِ وَضَرْبِ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب: عید کے دن غناء سننے اور دف بجانے کی اجازت

1596 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ

* فتح الباری' کتاب عیدین کا بیان' باب' عید کے دن کھیل کود اور جنگی کرتب دکھانا)

1595-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13194) .

1596-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16609) .

تَضْرِبَانِ بِالدُّفِّ وَتُغَنِّيَانِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ - وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى مُتَسَجٍّ ثَوْبَهُ - فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهِ فَقَالَ "دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهَا أَيَّامُ عِيْدٍ" . وَهُنَّ أَيَّامُ مِنًى وَّرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے' اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں جو دف بجا رہی تھیں اور گانا گا رہی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے پر چادر لی ہوئی تھی (یہاں روایت کے کچھ الفاظ نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے چادر کو ہٹایا اور فرمایا:

"ابوبکر! انہیں کرنے دو' کیونکہ یہ عید کے دن ہیں"۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) یہ عید الاضحیٰ کا موقع تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مدینہ منورہ میں تھے۔

شرح

اس ترجمۃ الباب میں امام نسائی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ عید کے دن غنا سننے اور دف بجانے کی اجازت ہے۔

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے۔

سب سے پہلے غنا کے بارے میں کلام کیا جائے گا علامہ قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے جہاں تک غنا کا تعلق ہے تو اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ یہ لہو و لعب سے تعلق رکھتا ہے جس کی مذمت کی گئی ہے اور اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے البتہ جو غنا حرام امور سے پاک ہو اس کی تھوڑی سے مقدار شادی یا عید وغیرہ یا اس جیسے دیگر مواقع پر جائز ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا حرام ہے۔

اہل عراق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے امام شافعی نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور مشہور قول کے مطابق امام مالک بھی اس بات کے قائل ہیں۔

(اس باب میں امام بخاری نے جو روایت نقل کی ہے) اس کے ذریعے صوفیاء کی ایک جماعت نے غنا اور اس کے سماع کے حلال ہونے پر استدلال کیا ہے' خواہ ہو آلے کے ساتھ ہو' یا آلے کے بغیر ہو' تاہم ان کی بات کی اس چیز سے تردید ہو سکتی ہے کہ کم سن بچیوں کا وہ گانا صرف جنگ کی خوبی' شجاعت کی خوبی بیان کرنے کے لئے تھا اور جنگ کے واقعات بیان کرنے کے لئے تھا' اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دی تھی۔

جہاں تک اس گانے کا تعلق ہے جو ہمارے ہاں مشہور ہے ان لوگوں کے حوالے سے جن کا معمول گانا بجانا ہے تو یہ گانا ساکت شخص کو متحرک کر دیتا ہے اس میں بچوں' خواتین کی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں' یا شراب وغیرہ کی تعریف کی جاتی ہے تو یہ وہ امور ہیں جو حرام ہیں ایسے گانے کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے*۔

•••———•••———•••

* عمدۃ القاری' کتاب عیدین کا بیان باب: عید کے دن جنگی کرتب دکھانا

20 - کِتَابُ قِیَامِ اللَّیْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ

دن اور رات کے نوافل کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ''دن اور رات کے نوافل (کے بارے میں روایات)'' میں 67 تراجم ابواب اور 219 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 65 ہوگی۔

1 - باب الْحَثِّ عَلَى الصَّلاةِ فِي الْبُيُوتِ وَالْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ

باب: گھروں میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

1597 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ اَبِي هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اپنے گھروں میں نفل نماز ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ''۔

شرح

علماء نے یہ بات بیان کی ہے یہاں گھر میں جو نماز ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اس سے مراد نفل نماز ہے اس کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ ''مرفوع'' روایت ہے جسے امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جب کوئی شخص مسجد میں نماز ادا کرلے تو اسے چاہیے کہ اس کا کچھ حصہ اپنے گھر میں بھی رکھے''۔

قاضی عیاض نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ حکم فرض نماز کے بارے میں ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم اپنی کوئی فرض نماز اپنے گھر میں ادا کرلیا کرو تا کہ وہ لوگ بھی تمہاری پیروی کر سکیں جو چل کر مسجد تک نہیں جاتے ہیں جیسے خواتین' غلام' بیمار لوگ وغیرہ۔

لیکن جمہور یہ کہتے ہیں: یہ حکم نفل نماز کے بارے میں ہے کیونکہ نفل نماز کو پوشیدہ طور پر ادا کرنے کا حکم ہے۔

1597-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8520) .

جیسا کہ ایک حدیث میں بھی یہ بات مذکور ہے۔

''سب سے افضل نماز وہ ہے جو آپ آدمی اپنے گھر میں ادا کرتا ہے البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے (کیونکہ وہ با جماعت مسجد میں ادا کی جاتی ہے)''۔

امام نووی نے بھی یہ بات تحریر کی ہے: صحیح یہ ہے کہ اس سے مراد نفل نماز ہے اور اس باب میں نقل ہونے والی تمام روایات اسی بات کا تقاضا کرتی ہے اس روایت کو فرض نماز پر محمول کرنا درست نہیں ہے۔

یہ بات حافظ ابن حجر عسقلانی نے نقل کی ہے۔

حافظ ابن حجر نے قاضی عیاض مالکی کا کلام نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے یہ مفہوم اگرچہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے ہے تاہم پہلا مفہوم راجح ہے*۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: علامہ کرمانی یہ فرماتے ہیں: ''قبرستان کی مانند'' سے مراد یہ ہے کہ وہاں تم نماز ادا نہ کرو۔

علامہ ابن بطال نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس گھر کو جس میں نماز ادا نہیں کی جاتی اسے قبر کے مشابہ قرار دیا ہے۔ جس میں عبادت نہیں کی جاتی۔ اور سوئے ہوئے شخص کو میت کی مانند قرار دیا ہے جس سے بھلائی کا عمل منقطع ہو چکا ہے۔

علامہ خطابی نے یہ بات بیان کی ہے اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ قبرستان میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہو کہ اپنے گھروں کو صرف سونے کی جگہ ہی نہ بنالو کہ وہاں نماز ہی ادا نہ کرو کیونکہ نیند موت کی بہن ہے۔

تاہم جن لوگوں نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مردوں کو گھروں میں دفن نہ کیا جائے تو اس تاویل کی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کے گھر میں دفن کیا گیا تھا۔

علامہ کرمانی نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ کا اپنے گھر میں دفن ہونا' ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیات میں سے ہو' بطورِ خاص اس صورت میں جب کہ یہ روایت بھی منقول ہے کہ انبیائے کرام کو وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں ان کا انتقال ہوتا ہے*۔

نوافل (اور سنت نمازوں) کا بیان

سنت نمازوں کے احکام

مسئلہ: فجر کی نماز سے پہلے' ظہر' مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کرنا سنت ہے۔ ظہر اور جمعہ سے پہلے جبکہ

* فتح الباری' ابواب المساجد' قبرستان میں نماز کا مکروہ ہونا

* حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

جمعہ کے بعد چار رکعات سنت ہیں' متون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: ہمارے نزدیک یہ چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی جائیں گی' اگر کوئی شخص انہیں دو سلاموں کے ساتھ ادا کر لیتا ہے' تو یہ سنت شمار نہیں ہوں گی۔

مسئلہ: ان میں سب سے زیادہ تاکید فجر کی دو سنتوں کی ہے' اُس کے بعد مغرب کی سنتوں کی ہے' پھر ظہر کے بعد کی دو سنتوں کی ہے' پھر عشاء کے بعد کی دو سنتوں کی ہے' پھر ظہر سے پہلے کی چار سنتوں کی ہے۔ (تبیین)

فجر کی سنتوں کے احکام

مسئلہ: جو شخص کھڑے ہونے کی استطاعت رکھتا ہو' اُس کے لیے بیٹھ کر فجر کی سنتیں ادا کرنا جائز نہیں ہے' اس لیے فقہاء نے فجر کی سنتوں کو واجب کے قریب بیان کیا ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: فجر کی سنتوں کو کسی عذر کے بغیر سواری پر ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: سنت یہ ہے: فجر کی دو سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص کی تلاوت کی جائے اور ان سنتوں کو فجر کے ابتدائی وقت میں اپنے گھر میں ہی ادا کر لیا جائے۔

مسئلہ: صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے انہیں ادا کرنا جائز نہیں ہے' اگر سنتیں شروع کرنے کے ساتھ ہی صبح صادق ہو جاتی ہے' تو جائز ہوگا' لیکن اگر صبح صادق ہونے میں شک ہو' تو جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر صبح صادق ہو جانے کے بعد کوئی شخص فجر کی سنتیں دو مرتبہ ادا کر لیتا ہے' تو جو بعد میں پڑھی ہیں' وہ ہی سنت میں شمار ہوں گی' کیونکہ وہ فرض نماز کے قریب ہیں اور ان میں اور فرض نماز میں کوئی فاصل نہیں ہے' سنت کو فرض سے ملا ہوا ہونا چاہیے۔

مسئلہ: اگر فجر کی سنتیں فجر کے فرضوں کے ساتھ قضاء ہو جاتی ہیں' تو اُسی دن سورج نکلنے کے بعد سے لے کر زوال تک فرض اور سنتیں دونوں کی قضاء کی جائے گی' پھر اُس کے بعد سنتیں ساقط ہو جائیں گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں ادا نہیں کر پاتا اور فرض ادا کر لیتا ہے' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ سنتوں کی قضاء نہیں کرے گا' جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنتوں کی قضاء کرے گا۔ (محیط سرخسی)

ظہر کی سنتوں کے احکام

مسئلہ: اگر کوئی شخص ظہر سے پہلے کی چار سنتیں ادا نہیں کر پاتا یعنی وہ امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہو جاتا ہے اور اُس نے یہ چار سنتیں ادا نہیں کی ہیں' تو تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں' فرض سے فارغ ہونے کے بعد جب تک ظہر کا وقت باقی ہے' وہ انہیں پڑھ لے گا۔ (محیط)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض کے بعد کی دو سنتیں پہلے ادا کی جائیں گی اور یہ چار سنتیں بعد میں ادا کی جائیں گی' جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ چار سنتیں پہلے ادا کی جائیں گی اور فرض کے بعد کی دو سنتیں بعد میں ادا کی

جائیں گی اور فتویٰ اسی پر ہے۔(سراج الوہاج)

مسئلہ: جو شخص سنتوں کو حق نہ سمجھتے ہوئے اُنہیں چھوڑ دے وہ کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اُس نے انہیں خفیف قرار دیا ہے۔

مسئلہ: لیکن جو شخص اُنہیں حق سمجھتا ہے اور پھر ادا نہیں کرتا تو صحیح قول یہ ہے: وہ گناہ گار ہوگا کیونکہ سنتیں ترک کرنے کے بارے میں وعید منقول ہے۔(محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ظہر کے پہلے کی چار سنتیں ادا کرتے ہوئے درمیان والے قعدے میں نہیں بیٹھا تو استحسان کے پیش نظر اُس کی نماز جائز ہوگی۔(محیط)

مسئلہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ وہ عصر سے پہلے یا عشاء کے بعد چار رکعت سنت پڑھے یا دو رکعت پڑھے' تاہم ان دونوں نمازوں میں چار رکعات پڑھنا افضل ہے۔(کافی)

دیگر مسنون نمازیں

مسئلہ: ان نوافل میں سے ایک چاشت کی نماز ہے' جس کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں اور اس کا وقت سورج بلند ہونے سے لے کر زوال تک رہتا ہے۔

مسئلہ: ان نوافل میں ایک تحیۃ المسجد کی نماز ہے' جس کی دو رکعات ہوتی ہیں۔

مسئلہ: ان نوافل میں سے ایک وضو کے بعد ادا کی جانے والی دو رکعات (یعنی تحیۃ الوضوء) ہیں۔

مسئلہ: ان نوافل میں سے ایک استخارہ کی نماز ہے' جس کی دو رکعات ہوتی ہیں۔

مسئلہ: ان نوافل میں سے ایک نمازِ حاجت ہے' جس کی دو رکعات ہوتی ہیں۔

مسئلہ: ان نوافل میں سے ایک آخر شب کی نماز ہے (یعنی تہجد کی نماز ہے)۔(بحرالرائق)

مسئلہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں کم از کم دو رکعات پڑھتے تھے' اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ (فتح القدیر)

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ: صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: پہلی تکبیر کہنے کے بعد ثناء پڑھی جائے' پھر یہ کلمات ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' پندرہ مرتبہ پڑھا جائے' پھر تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ ایک اور سورت بھی تلاوت کی جائے' پھر ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھا جائے' پھر رکوع میں دس مرتبہ پڑھا جائے' پھر رکوع سے اُٹھنے کے بعد دس مرتبہ پڑھا جائے' پھر سجدے میں دس مرتبہ پڑھا جائے' دونوں سجدوں کے درمیان دس مرتبہ پڑھا جائے' (پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ پڑھا جائے) اسی طرح سے چار رکعات ادا کی جائیں گی۔

مسئلہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا آپ کو اس بارے میں کوئی علم ہے کہ اس نماز میں کون سی سورت تلاوت کرنی چاہیے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سورۂ تکاثر' سورۂ عصر' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص۔

مسئلہ: ایک قول کے مطابق صلوٰۃ التسبیح ظہر سے پہلے ادا کی جانی چاہیے۔ (مضمرات)

مسئلہ: دن کے نوافل ادا کرتے ہوئے ایک سلام کے ساتھ چار سے زیادہ رکعات ادا کرنا اور رات کے نوافل ادا کرتے ہوئے ایک سلام کے ساتھ آٹھ سے زیادہ رکعات ادا کرنا مکروہ ہے' تاہم دن اور رات دونوں میں زیادہ فضیلت اس بارے میں ہے کہ چار رکعات ادا کی جائیں کیونکہ اس طرح تحریمہ دیر تک باقی رہتی ہے' اس لیے اس میں زیادہ مشقت ہوتی ہے' تو فضیلت بھی زیادہ ہونی چاہیے۔

مسئلہ: سنتیں اور نوافل گھر میں پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''آدمی کی سب سے افضل نماز گھر میں ادا کی جانے والی نماز ہے' البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے''۔

مسئلہ: علامہ حلوانی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ افضل یہ ہے: سنت نماز کو اپنے گھر میں ادا کیا جائے' البتہ تراویح کی نماز مسجد میں ادا کی جائے گی' جبکہ بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: سنتوں کو بھی گھر میں ادا کر لینا چاہیے' تاہم صحیح قول یہ ہے: اس بارے میں سب جگہیں برابر ہیں' کسی جگہ میں زیادہ فضیلت نہیں ہے' افضل نماز وہ ہے' جو رِیا سے زیادہ دور ہو اور جس میں خشوع وخضوع زیادہ ہو۔ (النہایہ)

مسئلہ: ظہر سے پہلے' اور جمعہ سے پہلے' اور ظہر کے بعد جو چار رکعات ادا کی جاتی ہیں' اُن میں پہلے قعدہ میں درود نہیں پڑھا جائے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: جب آدمی تیسری رکعت میں کھڑا ہوگا' تو ثناء نہیں پڑھے گا' اس کے علاوہ جب بھی چار نوافل ادا کرے گا' تو پہلے قعدہ کے آخر میں درود بھی پڑھے گا اور تیسری رکعت کے آغاز میں ثناء بھی پڑھے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کیے بغیر یا نجس کپڑے پہن کر نفل نماز پڑھنا شروع کرتا ہے' تو وہ اپنی نماز میں داخل ہی نہیں ہوا' کیونکہ وہ نماز شروع ہی نہیں ہوئی تو اُس کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔ (محیط)

بیٹھ کر نوافل ادا کرنا

مسئلہ: جو شخص کھڑے ہونے کی قدرت رکھتا ہے' وہ اگر بیٹھ کر نفل نماز ادا کرتا ہے' تو ایسا کرنا بغیر کسی کراہت کے جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (شرح مجمع البحرین از ابن الملک)

مسئلہ: جب کوئی شخص کھڑے ہو کر نفل نماز ادا کرنا شروع کرتا ہے اور پھر کسی عذر کے بغیر بیٹھ جاتا ہے' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استحسان کے پیشِ نظر ایسا کرنا جائز ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جب کوئی شخص کھڑے ہو کر نفل نماز ادا کرنا شروع کرتا ہے اور پھر تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے' تو اُس وقت اگر وہ عصا یا دیوار کے ذریعے سہارا لے لیتا ہے' تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (شرح جامع الصغیر از حسامی)

مسئلہ: اگر نفل نماز تھوڑی سی بیٹھ کر پڑھی' پھر وہ کھڑا ہو گیا اور باقی کھڑے ہو کر ادا کر لی تو تمام فقہاء کے نزدیک یہ جائز ہے۔ (محیط)

مسئلہ: ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے کہ میں اللہ کے نام کی یہ نذر مان رہا ہوں کہ ایک دن نماز پڑھوں گا' تو اُس پر دو رکعات ادا کرنا لازم ہوگا۔ (قنیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے کہ وہ مہینہ بھر نمازیں ادا کرتا رہے گا' تو ایک مہینے میں جتنی فرض اور جتنی بھی وتر نمازیں ہیں' اُن سب کی ادائیگی اُس پر لازم ہو جائے گی' البتہ ان نمازوں کی سنتیں لازم نہیں ہوں گی' تاہم اُس شخص کو چاہیے کہ وہ وتر اور مغرب کی نماز کی جگہ چار رکعات ادا کرے' کیونکہ نوافل تین رکعات ادا نہیں کیے جا سکتے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: جب کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے کہ میں اللہ کے نام پر وضو کے بغیر دو رکعات ادا کروں گا' تو اُس پر کوئی بھی چیز لازم نہیں ہوگی۔ (سراج الوہاج)

•••———•••———•••

1598 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسٰى بْنَ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوْا اَنَّهُ نَائِمٌ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ "مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صُنْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ" .

★★ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کے ساتھ ایک حجرہ بنا لیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں چند راتوں تک نماز ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکٹھے ہو گئے' پھر ایک دن انہیں رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز محسوس نہیں ہوئی' انہوں نے یہ گمان کیا' کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں' تو ان میں سے بعض لوگوں کے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جائیں۔ (اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

تم لوگ جو کچھ کر رہے تھے وہ سب کچھ میرے سامنے تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں یہ نماز تم پر لازم قرار نہ دی جائے' اگر یہ تم پر لازم کر دی جاتی' تو تم اسے ادا نہیں کر سکتے تھے' لوگو! اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرو' کیونکہ آدمی کی سب سے افضل (نفل) نماز وہ ہے' جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے' البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے۔

1598-اخرجه البخاری فی الاذان، باب صلاة الليل (الحديث 731) بنحوه، و فی الادب، باب ما يجوز من الغضب و الشدة لامر الله تعالٰی (الحديث 6113) بنحوه، و فی الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما يكره من كثرة السوال و من تكلف مالا يعنيه (الحديث 7290) . واخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب صلاة النافلة فی بيته و جوازها فی المسجد (الحديث 213) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب صلاة الرجل التطوع فی بيته (الحديث 1044) مختصرًا، وباب فضل التطوع فی البيت (الحديث 1447) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی فضل صلاة التطوع فی البيت (الحديث 450) مختصرًا . تحفة الاشراف (3698) .

شرح

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو گھر میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب دی تھی حالانکہ آپ ﷺ کی مسجد میں نماز ادا کرنا دیگر کسی بھی مقام پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نماز تراویح کو ادا کرنا مشروع ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بعد اس حوالے سے یہ اندیشہ نہیں رہا کہ یہ بات لازم ہو جائے گی اسی لیے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا تھا۔

اس روایت سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ جب مذہبی اعتبار سے کوئی بڑی شخصیت کوئی ایسا کام کرتی ہے جو اس کی عام عادت کے برخلاف ہو' یا جس کی وجہ سے اس کے پیروکاروں میں کوئی سوالیہ نشان پیدا ہو' تو اسے چاہیے کہ اپنے پیروکاروں کے سامنے اس کام کا عذر یا حکمت بیان کر دے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے لئے انتہائی شفیق اور مہربان ہیں۔

اور اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر کسی فساد کا اندیشہ ہو تو کسی مصلحت والے کام کو ترک کیا جا سکتا ہے۔

•••———•••———•••

1599 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفِطْرِىُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِىْ مَسْجِدِ بَنِىْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَلَمَّا صَلّٰى قَامَ نَاسٌ يَّتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِى الْبُيُوْتِ".

★★ سعد بن اسحاق اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز بنو عبدالاشہل کی مسجد میں ادا کی' جب آپ ﷺ نے نماز ادا کر لی تو کچھ لوگ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم پر لازم ہے' یہ نماز تم اپنے گھروں میں ادا کرو''۔

2 - باب قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنا

1600 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ لَقِىَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكَ بِاَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1599-اخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب ركعتى المغرب اين تصليان (الحديث 1300) بنحوه . واخرجه الترمذى فى الصلاة، باب ما ذكر فى الصلاة بعد المغرب انه فى البيت افضل (الحديث 604) . تحفة الاشراف (11107) .

وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ . قَالَ عَائِشَةُ ائْتِهَا فَسَلْهَا ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا إِنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهَا إِلَّا مُضِيًّا . فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعِي فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِحَكِيمٍ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ .

قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ . فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا . قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى . قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ . فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ فَبَدَا لِي قِيَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ قِيَامِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ هٰذِهِ السُّورَةَ (يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ) قُلْتُ بَلٰى . قَالَتْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتّٰى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّخْفِيفَ فِي آخِرِ هٰذِهِ السُّورَةِ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرِيضَةً فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ فَبَدَا لِي وِتْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ يَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يَدُومَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً كَامِلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ أَمَا إِنِّي لَوْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتّٰى تُشَافِهَنِي مُشَافَهَةً .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِي وَلَا أَدْرِي مِمَّنِ الْخَطَأُ فِي مَوْضِعِ وِتْرِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

★★ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: ان کی ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس سے ہوئی تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخصیت

1600-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جامع صلاة الليل و من نام عنه او مرض (الحديث 139) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة الليل (الحديث 1342 و 1343 و 1344 و 1345) بنحوه . و سياتي في قيام الليل و تطوع النهار، كيف الوتر بتسع (الحديث 1720) . تحفة الاشراف (16104) .

کے بارے میں نہ بتاؤں جو نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں روئے زمین پر سب سے زیادہ علم رکھتی ہے؟ تو سعد نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے فرمایا: وہ سیّدہ عائشہ ہیں‘ تم ان کی خدمت میں جاؤ اور ان سے یہ دریافت کرو‘ پھر واپس میرے پاس آ کر مجھے بتا دینا کہ انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا ہے؟ میں حکیم بن افلح کے پاس آیا اور انہیں اپنے ساتھ سیّدہ عائشہ ﷞ کے پاس جانے کے لیے کہا تو وہ بولے: میں تو ان کے ہاں نہیں جاؤں گا‘ کیونکہ میں نے انہیں منع کیا تھا کہ وہ ان دو گروہوں کے بارے میں کچھ نہ کہیں‘ لیکن انہوں نے اس بات کو نہیں مانا۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے حکیم کو قسم دی تو وہ میرے ساتھ چل پڑے۔ پھر وہ سیّدہ عائشہ ﷞ کی خدمت میں حاضر ہوئے‘ تو سیّدہ عائشہ ﷞ نے حکیم سے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: سعد بن ہشام‘ انہوں نے دریافت کیا: ہشام کون؟ میں نے جواب دیا: عامر کے صاحبزادے‘ تو سیّدہ عائشہ ﷞ نے ان کے لیے کلمۂ رحمت ادا کیا اور پھر بولیں: عامر بہت اچھے آدمی تھے۔ حکیم نے عرض کی: اے ام المؤمنین! آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیں! تو سیّدہ عائشہ ﷞ نے دریافت کیا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پڑھتے ہیں‘ تو سیّدہ عائشہ ﷞ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے اخلاق قرآن ہی ہے‘ پھر میں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا‘ تو مجھے یاد آیا‘ کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے رات کے نوافل کے بارے میں دریافت کرنا ہے‘ تو انہوں نے دریافت کیا:

اے اُم المؤمنین! آپ ﷺ مجھے نبی اکرم ﷺ کے نوافل کے بارے میں بتایئے! تو سیّدہ عائشہ ﷞ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس سورت کو نہیں پڑھا ہے؟ (اے چادر اوڑھنے والے!) تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیّدہ عائشہ ﷞ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی ابتداء میں رات کے نوافل فرض قرار دیئے ہیں‘ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب ایک سال تک ادا کرتے رہے‘ یہاں تک کہ ان لوگوں کے پاؤں ورم آلود ہو گئے‘ لیکن اللہ تعالیٰ نے بارہ ماہ تک اس حکم کو منسوخ نہ کیا‘ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل کیا‘ تو اس کے بعد رات کے نوافل نفلی قرار پائے‘ حالانکہ یہ پہلے فرض تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں اُٹھنے لگا‘ تو مجھے یاد آیا‘ کہ نبی اکرم ﷺ کے وتر کے بارے میں دریافت کرنا ہے‘ میں نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں بتائیں‘ تو سیّدہ عائشہ ﷞ نے بتایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے‘ جس وقت اللہ کو منظور ہوتا تھا‘ آپ ﷺ اس وقت رات کے وقت بیدار ہو جاتے تھے‘ پھر آپ ﷺ مسواک کرتے تھے‘ پھر وضو کرتے تھے‘ پھر آٹھ رکعات ادا کرتے تھے‘ آپ ﷺ ان کے درمیان قعدہ نہیں کرتے تھے‘ صرف آپ ﷺ آٹھویں رکعات کے بعد قعدے میں بیٹھتے تھے‘ پھر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے‘ اس سے دعا مانگتے تھے‘ پھر بلند آواز میں سلام پھیر دیتے تھے‘ پھر آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے‘ یعنی سلام پھیرنے کے بعد (انہیں ادا کرتے تھے) پھر آپ ﷺ ایک رکعت ادا کرتے تھے‘ یوں یہ گیارہ رکعات بن جاتی تھیں‘ اے میرے بچے! جب نبی اکرم ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ ﷺ کا وزن بڑھ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے سات رکعات وتر ادا کرنا شروع کر دیں‘ ان کے آخر میں سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے‘ یوں یہ نو رکعات ہو جاتی تھیں۔

اے میرے بچے! نبی اکرم ﷺ جب کوئی نماز پڑھنا شروع کرتے تھے' تو آپ ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ ﷺ اسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں' اگر آپ ﷺ کسی مصروفیت کی وجہ سے یعنی نیند' بیماری یا کسی اور تکلیف کی وجہ سے رات کے وقت نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے' تو آپ ﷺ دن کے وقت (ان کی جگہ) بارہ رکعات ادا کرتے تھے۔

میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی ایک ہی رات میں سارا قرآن نہیں پڑھا' اور نہ ہی کبھی پوری رات صبح تک نوافل ادا کرتے رہے اور نہ ہی آپ ﷺ رمضان کے علاوہ (کسی اور مہینے میں) پورا مہینہ روزے رکھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنائی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے' اگر میں ان کی خدمت میں حاضر ہو سکتا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا' تا کہ ان سے براہِ راست یہ حدیث سن لیتا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میری کتاب میں یہ اسی طرح تحریر ہے اور مجھے یہ علم نہیں ہے' اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے وتر ادا کرنے کے بارے میں کس جگہ کون سے راوی سے خطاء ہوئی ہے۔

شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سائل کو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کرنے کی ہدایت کی تھی۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ علماء کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب ان سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا جائے اور انہیں یہ بات پتہ ہو کہ کوئی دوسرا فرد زیادہ مناسب طریقے سے سوال کرنے والے کی رہنمائی کر سکتا ہے تو پھر سائل کو اس دوسرے عالم کی طرف بھیج دینا چاہیے کیونکہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔

اس سے اپنی ذات کی طرف سے تواضع اور عاجزی کا بھی اظہار ہوتا ہے اور دوسرے کی فضیلت کے اعتراف کی شکل بھی سامنے آتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سائل کی رہنمائی اس لئے کی تھی کیونکہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں اور وتر کی نماز' تہجد کی نماز کے ساتھ ادا کی جاتی ہے تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس حوالے سے زیادہ علم رکھتی ہوں گی۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سائل کے دادا جناب عامر کے لئے رحمت کے کلمات ادا کیے اور ان کی تعریف کی۔

امام مسلم کی روایت میں یہ بات زائد ہے قتادہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ عامر نامی وہ صاحب غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے۔

تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے غزوۂ احد میں ان کے شہید ہونے کی وجہ سے ان کی تعریف کی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ کہ جب نبی اکرم ﷺ بھاری بھرکم ہو گئے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سندھی نے یہ بات بیان کی ہے آخری عمر میں نبی اکرم ﷺ صحت مند ہو گئے تھے شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کی خوشی تھی اور آپ ﷺ تک آخرت سے متعلق بشارات آ چکی تھیں۔

امام نسائی نے روایت کے آخر میں جو یہ بیان کیا ہے کہ "میری تحریر میں یہ اسی طرح ہے' تاہم مجھے نہیں معلوم کہ نبی اکرم ﷺ کے وتر کے بارے میں غلطی کس سے ہوئی ہے"۔ اس سے مراد یہ ہے کہ امام نسائی کو یہ شک ہے کہ شاید اس روایت کو تحریر کرتے ہوئے ان سے کوئی غلطی ہو گئی تھی یا ہو سکتا ہے ان کے استاد کو بیان کرتے ہوئے غلطی ہوئی ہو یا ان سے پہلے کسی اور راوی کو بیان کرتے ہوئے غلطی ہوئی ہو' غلطی یہ ہے: روایت کے الفاظ میں آٹھ رکعات کا ذکر ہے' حالانکہ نبی اکرم ﷺ نو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ پھر سلام پھیرتے تھے۔

اس حدیث سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ رات کے وقت نوافل ادا کرنا مشروع ہے اور صحابہ کرام ؓ نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے طریقے کے بارے میں تحقیق سے کام لیا کرتے تھے تاکہ اس حوالے سے آپ کی پیروی کر سکیں۔

•••———•••———•••

3 - باب ثَوَابِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا

باب: جو شخص رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے (تراویح) کی نماز ادا کرے گا' اس کا ثواب

1601 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے رمضان میں نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا"۔

شرح

روایت کے یہ الفاظ کہ جو شخص ایمان کی حالت میں رمضان میں قیام کرتا ہے' اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: امام نووی فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہ ایسا کرنا حق ہے اور یہ

1601-اخرجه البخاري في الايمان، باب تطوع قيام رمضان من الايمان (الحديث 37)، و في صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان (الحديث 2009) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الترغيب في قيام رمضان و هو التراويح (الحديث 173) . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من قام رمضان ايمانًا و احتسابًا (الحديث 1602)، و في الصيام، ثواب من قام رمضان و صامه ايمانًا و احتسابًا و الاختلاف على الزهري في الخبر في ذلك (الحديث 2198 و 2199 و 2200)، و في الايمان و شرائعه، قيام رمضان (الحديث 5040 و 5041) . تحفة الاشراف (12277) .

فرمانبرداری ہے اور احتساب سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے نوافل ادا کرتا ہے' دکھاوے کے لئے ایسا نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات آدمی کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کے بارے میں اس کا یہ اعتقاد ہوتا ہے' یہ عمل صحیح ہے لیکن وہ خلوص کے ساتھ اس عمل کو نہیں کرتا بلکہ ریاکاری یا خوف وغیر کی وجہ سے یہ عمل کرتا ہے*۔

1602 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص رمضان میں ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی''۔

4 - باب قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے مہینے میں قیام کرنا

1603 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِى الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ "قَدْ رَاَيْتُ الَّذِىْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِىْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ". وَذٰلِكَ فِىْ رَمَضَانَ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی' کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی' پھر اگلی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی' پھر تیسری رات یا شاید چوتھی رات بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے' اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''گزشتہ رات تم لوگوں نے جو کیا تھا وہ میں دیکھ رہا تھا' لیکن میں اس لیے تمہارے پاس نہیں آیا' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں یہ نماز تم پر لازم نہ ہو جائے''۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔

---

* حاشیہ سیوطی برروایت مذکورہ

1602-تقدم (الحديث 1601) .

1603-اخرجه البخاری فی التهجد، باب تحريض النبی صلی الله عليه وسلم علی صلاة الليل و النوافل من غير ايجاب (الحديث 1129) . واخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب الترغيب فی قيام رمضان و هو التراويح (الحديث 177) . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی قيام شهر رمضان (الحديث 1373) والحديث عند: البخاری فی صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان (الحديث 2011) . تحفة الاشراف (16594) .

شرح

نمازِ تراویح کے احکام

نمازِ تراویح کا وقت

مسئلہ: نمازِ تراویح میں پانچ ترویحہ ہوتے ہیں' ہر ترویحہ میں چار رکعات ہوتی ہیں' جن میں دومرتبہ سلام پھیرا جاتا ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص باجماعت نمازِ تراویح ادا کرتے ہوئے پانچ سے زیادہ ترویحے ادا کر لے تو ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر صبح صادق سے پہلے وتر ادا کرنے سے پہلے تک ہے۔

مسئلہ: اگر بعد میں یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ آدمی نے عشاء کی نماز وضو کے بغیر پڑھ لی تھی' جبکہ تراویح اور وتر وضو کے ساتھ پڑھے ہیں' تو عشاء کی نماز کے ساتھ تراویح کی نماز بھی دوبارہ ادا کرے گا' البتہ وتر کی نماز دوبارہ ادا نہیں کرے گا کیونکہ تراویح کی نماز عشاء کی نماز کے تابع ہے' یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف ہے اور وتر کے بارے میں حکم کی وجہ یہ ہے: وتر اپنے وقت کے اعتبار سے عشاء کا تابع نہیں ہے بلکہ عشاء کی نماز کو اُس پر مقدم کیا جاتا ہے' یہ ترتیب کی وجہ سے واجب ہے اور بھولنے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: ہر دو ترویحوں کے درمیان ایک ترویحہ کی مقدار کے برابر بیٹھنا مستحب ہے۔ (کافی)

مسئلہ: دو ترویحوں کے درمیان بیٹھتے وقت لوگوں کو اس بارے میں اختیار ہوگا' وہ چاہیں' تو اُس دوران تسبیح پڑھتے رہیں' چاہیں' تو اُس دوران خاموش بیٹھے رہیں۔

مسئلہ: مکہ میں رہنے والے لوگ اس دوران طواف کر لیتے ہیں اور دو رکعات نماز ادا کر لیتے ہیں' جبکہ مدینہ منورہ کے لوگ اس دوران چار رکعات ادا کر لیتے ہیں۔ (تبیین)

مسئلہ: تراویح کی نماز کو نصف رات یا تہائی رات تک تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے' نصف رات کے بعد اسے ادا کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' تاہم صحیح قول یہ ہے: ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ: تراویح کی نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے' تاہم پہلا قول صحیح ہے۔

مسئلہ: تراویح کی نماز مرد اور خواتین کے لیے سنت ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: ہمارے نزدیک تراویح کی نماز سنت ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہی روایت منقول ہے' بعض نے کہا ہے کہ یہ

مستحب ہے' تاہم پہلا قول صحیح ہے اور تراویح کی نماز کو باجماعت ادا کرنا سنت کفایہ ہے۔(تبیین)
مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔(محیط سرخسی)
مسئلہ: اگر کوئی شخص تنہا تراویح کی نماز ادا کر لیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے' اسی طرح خواتین اپنے گھر میں الگ' الگ تراویح کی نماز ادا کریں' تو یہ ادا ہو جائے گی۔(معراج الدرایہ)

تراویح ترک کرنے کا حکم

مسئلہ: اگر مسجد کے تمام افراد تراویح کی نماز چھوڑ دیتے ہیں' تو اُنہوں نے غلط کیا اور وہ گناہگار شمار ہوں گے۔(محیط سرخسی)
مسئلہ: لیکن اگر کوئی ایک شخص جماعت کو چھوڑ کر اپنے گھر میں نماز ادا کر لیتا ہے' تو اُس نے فضیلت کو ترک کیا ہے' اس میں برائی کا ارتکاب کرنے یا سنت کو ترک کرنے کا مفہوم نہیں آئے گا' البتہ اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ جس کی لوگ اقتداء کرتے ہیں اور اُس کے آنے کی وجہ سے جماعت کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہو' نہ آنے کی وجہ سے جماعت کی تعداد میں کمی آ جاتی ہو' تو ایسے شخص کے لیے جماعت کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔(سراج الوہاج)
مسئلہ: وتر کی نماز جماعت کے ساتھ صرف رمضان میں ادا کی جا سکتی ہے' اس بارے میں مسلمانوں کا اتفاق ہے۔(تبیین)
مسئلہ: رمضان میں گھر میں وتر ادا کرنے کے مقابلے میں باجماعت وتر ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔(سراج الوہاج)
مسئلہ: اگر کوئی امام دو مساجد میں پوری تراویح کی نماز پڑھتا ہے' تو یہ جائز ہے۔(محیط)
مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی مقتدی دو مساجد میں تراویح کی پوری نماز ادا کرتا ہے' تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے' تاہم اُسے یہ چاہیے کہ دوسری مسجد میں وتر کی نماز ادا نہ کرے۔
مسئلہ: اگر کسی مسجد میں تراویح کی نماز ہو چکی ہو اور بعد میں لوگ اُسے دوبارہ پڑھنے کا ارادہ کریں' تو وہ الگ' الگ ادا کریں گے۔
مسئلہ: اگر کوئی شخص تنہا عشاء' تراویح اور وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے' پھر اُس کے بعد لوگوں کی نماز تراویح میں امامت کرتا ہے' تو امام کے لیے ایسا کرنا مکروہ ہے' تاہم مقتدیوں کے لیے مکروہ نہیں ہوگا۔
مسئلہ: افضل یہ ہے: پوری تراویح کی نماز ایک ہی امام پڑھائے' لیکن اگر دو امام پڑھاتے ہیں' تو مستحب یہ ہے: ایک ترویحہ کے بعد امام تبدیل ہو۔
مسئلہ: یہ بھی جائز ہے کہ فرض نماز ایک شخص پڑھائے اور نماز تراویح دوسرا شخص پڑھائے' جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرض اور وتر کی امامت کیا کرتے تھے' جبکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تراویح کی امامت کیا کرتے تھے۔(سراج الوہاج)
مسئلہ: اگر کوئی شخص امام کے ساتھ ایک یا دو ترویحہ ادا نہیں کر پایا اور پھر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اُس نے ان ترویحوں کو ادا کرنے کی کوشش کی تو وتر کی باجماعت نماز چھوٹ جائے گی' تو اُسے چاہیے کہ پہلے جماعت کے ساتھ وتر کی نماز ادا کر لے' پھر جو ترویحہ رہ گئے تھے' اُنہیں ادا کر لے۔

مسئلہ: شیخ ظہیرالدین نے اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: نمازِ تراویح ادا کرتے ہوئے قرأت اور ارکان کی ادائیگی میں جلدی کرنا مکروہ ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: قرأت میں حروف کو جس قدر اچھی طرح ادا کیا جائے گا' اُتنا ہی بہتر ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ہمارے زمانے کے اعتبار سے افضل یہ ہے: اتنا پڑھا جائے' جس کی وجہ سے لوگ اپنی کاہلی کی وجہ سے بیزار نہ ہو جائیں کیونکہ جماعت میں زیادہ افراد کا ہونا قرأت زیادہ ہونے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (محیط سرخسی)

تراویح میں چھوٹی سورتوں کی تلاوت

مسئلہ: بعض جگہوں میں یہ رواج ہے کہ لوگ ختمِ قرآن نہیں کرتے ہیں کیونکہ دینی کاموں میں سستی زیادہ ہو چکی ہے' اس لیے بعض لوگوں نے یہ چیز اختیار کی ہے کہ وہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھ لیتے ہیں اور بعض نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ سورۂ الفیل سے لے کر قرآن کے آخر تک پڑھتے ہیں' ان دونوں طریقوں میں سے یہی طریقہ زیادہ بہتر ہے' کیونکہ اس طرح رکعات کی گنتی بھی نہیں بھولتی اور آدمی رکعات یاد رکھنے کی طرف بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ (تجنیس)

مسئلہ: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ کسی عذر کے بغیر تراویح کی نماز بیٹھ کر ادا کرنا مستحب نہیں ہے' البتہ اس کے جواز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات نے اسے جائز قرار دیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے' تاہم اس کا ثواب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں نصف رہ جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر نیند کا غلبہ ہو' تو تراویح کی نماز باجماعت ادا کرنا مکروہ ہوگا' آدمی کو چاہیے کہ نماز باجماعت سے الگ ہو جائے اور اُس وقت تک الگ رہے' جب تک اچھی طرح ہوشیار نہیں ہو جاتا' کیونکہ نیند کے ساتھ نماز ادا کرنے میں سستی اور غفلت پائی جاتی ہے اور قرآن میں غور و فکر نہیں ہو پاتا ہے۔ (قاضی خان)

•••———•••———•••

1604 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِىَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِى السَّادِسَةِ فَقَامَ بِنَا فِى الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ . قَالَ "اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيَامَ لَيْلَةٍ" . ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتّٰى بَقِىَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِى الثَّالِثَةِ وَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَائَهٗ حَتّٰى تَخَوَّفْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ . قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ .

★★ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے رمضان کے مہینے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزے رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (تراویح) کی نماز نہیں پڑھائی' یہاں تک کہ جب مہینہ ختم ہونے میں سات دن باقی رہ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

1604-تقدم فی السهو، باب ثواب من صلى مع الامام حتى ينصرف (الحديث 1363) .

نے ایک تہائی رات گزرنے کے بعد ہمیں تراویح کی نماز پڑھائی' پھر اگلی رات آپ ﷺ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی' پھر اس سے اگلی رات آپ ﷺ نے نصف رات گزر جانے کے بعد ہمیں تراویح کی نماز پڑھائی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ باقی راتوں میں بھی ہمیں یہ نماز پڑھاتے رہیں (تو مناسب ہوگا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر کے واپس چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پوری رات کے نوافل ادا کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی اور آپ ﷺ نے یہ نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ مہینہ ختم ہونے میں تین دن باقی رہ گئے' تو آپ ﷺ نے اس رات ہمیں یہ نماز پڑھائی' اس رات آپ ﷺ نے اپنے اہل خانہ اپنی خواتین تک کو اکٹھا کرلیا' یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ ہم سحری بھی نہیں کرسکیں گے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے پوچھا: (روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) الفلاح سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سحری۔

1605 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَلٰى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُوْلُ قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ السُّحُوْرَ .

★★ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حمص کے منبر پر بیٹھ کر یہ بات بیان کی: ہم نے رمضان کے مہینے کی تیئسویں رات میں ایک تہائی رات تک نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں تراویح کی نماز ادا کی' پھر ہم نے پچیسویں رات میں نصف رات تک آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' پھر ہم نے ستائیسویں رات میں آپ ﷺ کی اقتداء میں (اتنی طویل) نماز ادا کی کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید ہم ''فلاح'' بھی نہیں کرسکیں گے۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ لوگ سحری کو یہ نام دیتے تھے۔

5 - باب التَّرْغِيْبِ فِىْ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب دینا

1606 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطٰنُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ عُقَدٍ

1605-انفرد بہ النسائی . تحفۃ الاشراف (11642) .

1606-اخرجہ مسلم فی صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب ماروی فیمن نام اللیل اجمع حتی اصبح (الحدیث 207) . تحفۃ الاشراف (13687) .

يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيْلًا اَيِ ارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ اُخْرٰى فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيْطًا وَّاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ"۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص سو جاتا ہے' تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے' اور ہر گرہ لگاتے ہوئے یہ کہتا ہے: رات بہت لمبی ہے' سوئے رہو' اگر وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لے' تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے' اگر وہ وضو کر لے' تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے' اگر وہ نماز ادا کرنے لگے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور اگلے دن اس شخص کا مزاج خوشگوار ہوتا ہے' اور وہ چاق و چوبند ہوتا ہے' ورنہ دوسری صورت میں انسان کا مزاج بھی خوشگوار نہیں ہوتا اور وہ سستی کا شکار بھی ہوتا ہے۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: گرہ لگانے والا شخص یا تو ابلیس خود ہوتا ہے یا آدمی کے ساتھ رہنے والا شیطان ہوتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور ہوتا ہے۔

امام بیضاوی فرماتے ہیں: یہاں پر تین کی قید اس لئے ہے کہ یہ تاکید کے لئے ہے یہ ہو سکتا ہے کہ یہ گرہ تین صورتوں میں کھلتی ہے۔ ذکر کرنے کی وجہ سے وضو کرنے کی وجہ سے اور نماز پڑھنے کی وجہ سے' تو گویا ان تینوں میں سے ہر ایک سے رکاوٹ کے لئے شیطان ایک گرہ لگاتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ ابھی رات بہت لمبی ہے۔

یہاں روایت کے متن میں اس کے "سر پر" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں حالانکہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ شیطان وہ گرہ آدمی کے سر کے پچھلے حصے پر یعنی گدی پر لگاتا ہے۔

روایت میں مطلق طور پر لفظ استعمال ہوا ہے کہ جب کوئی شخص سو جاتا ہے' تاہم دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے شیطان کے اثر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ جیسے انبیائے کرام ہیں اور وہ لوگ نہیں جن کا ذکر قرآن نے یہ کہہ کر کیا:

"بے شک میرے کچھ بندے ایسے ہیں' جن پر تمہیں قابو حاصل نہیں ہوگا"۔

اسی طرح ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے وہ صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اس کے فوائد علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں بیان کئے ہیں۔

روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ آدمی بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو اس بارے میں مناسب یہ ہے: آدمی وہ کلمات ادا کرے جو امام بخاری نے حضرت عبادہ بن صامت کے حوالے سے نقل کئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے تھے اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوتے تھے' آپ یہ پڑھتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا"۔

پھر نبی اکرم ﷺ یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے"۔

جس شخص کی گرہ کھل جاتی ہے وہ صبح کے وقت چاق و چوبند اس لئے ہوتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی جو توفیق عطا کی ہوتی ہے اس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ جو ثواب کا وعدہ کیا ہے اس کی وجہ سے خوش ہوتا ہے اور اس سے شیطان کی گرہ زائل ہو جاتی ہے اس وجہ سے خوش ہوتا ہے۔

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن عبدالبر اندلسی نے یہ بات تحریر کی ہے: مذمت کے یہ الفاظ اس شخص کے ساتھ مخصوص ہیں جو رات کو نماز کے لئے اٹھتا نہیں ہے اور نماز کو قضاء کر دیتا ہے جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جس کی عادت یہ ہے: وہ فرض نماز ادا کرنے کے لئے اٹھتا بھی ہے یا رات کے وقت نوافل ادا کرتا رہتا ہے' لیکن پھر کسی دن اس کی آنکھ لگی رہ جاتی ہے اور وہ سویا رہ جاتا ہے' تو یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا اجر عطا کرتا ہے اور نیند اس کے لئے صدقہ ہو جاتی ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے وہ اس بات کی پوری کوشش کرتا ہے کہ انسان اپنے پروردگار کا قرب حاصل نہ کر سکے وہ انسان کو اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روکنے کی پوری کوشش کرتا ہے' لیکن اللہ کے ذکر میں' وضو کرنے میں اور نماز پڑھنے میں یہ فضیلت ہے کہ شیطان کی لگائی ہوئی گرہ ان اعمال کی وجہ سے کھل جاتی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جو شخص شیطان کے شر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا انعام واکرام اسے حاصل ہوتا ہے اور وہ ظاہری طور پر بھی خوش وخرم ہوتا ہے۔

•••——•••——•••

1607 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَ "ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِىْ اُذُنَيْهِ" -

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا' جو رات کے وقت سوتا ہے اور صبح تک سویا رہتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ ایسا شخص ہے' جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے"۔

1608 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ

1607-اخرجه البخاری فی التهجد، باب اذا نام و لم یصل بال الشیطان فی اذنه (الحدیث 1144) بنحوه، و فی بدء الخلق، باب صفة ابلیس و جنوده (الحدیث 3270) . واخرجه مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب ماروی فیمن نام اللیل اجمع حتی اصبح (الحدیث 205) . واخرجه النسائی فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب الترغیب فی قیام اللیل (الحدیث 1608) . و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی قیام اللیل (الحدیث 1330) . تحفة الاشراف (9297) .

1608-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب قیام اللیل (الحدیث 1308) واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فیمن ایقظ اهله من اللیل (الحدیث 1336) . تحفة الاشراف (12860) .

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ الْبَارِحَةَ حَتّٰى اَصْبَحَ - قَالَ "ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ فِيْ اُذُنَيْهِ".

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص فجر کی نماز کے وقت سویا رہتا ہے' یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ ایسا شخص ہے' شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا ہے''۔

1609 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ اَيْقَظَ امْرَاَتَهُ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ اَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کے وقت بیدار ہو کر نماز ادا کرتا ہے' پھر وہ اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے' وہ بھی نماز ادا کرتی ہے' اگر وہ اس کی بات نہیں مانتی' تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کے وقت نماز ادا کرتی ہے' وہ اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے' وہ بھی نماز ادا کر لیتا ہے'' اگر وہ شوہر بیدار نہیں ہوتا تو وہ عورت اُس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے۔

شرح

اس روایت کا پہلا بنیادی مضمون یہ ہے: اس میں رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے دوسرا مضمون یہ ہے: میاں بیوی کو ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کے کام میں تعاون کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کو اس کی ترغیب دیتے رہنا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ سوئے ہوئے شخص کو نوافل کی ادائیگی کے لئے بیدار کرنا مشروع ہے اور جو شخص کسی نیکی کے کام میں سستی کر رہا ہو تو اسے نیکی کے ارتکاب کی ترغیب دینی چاہیے۔

•••———•••———•••

1610 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ

1609-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب قيام الليل (الحديث 1308) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيمن ايقظ اهله من الليل (الحديث 1336) . تحفة الاشراف (12860) .

1610-اخرجه البخاري في التهجد، باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل و النوافل من غير ايجاب (الحديث 1127)، و في التفسير، باب (وكان الانسان اكثر شيء جدلًا) (الحديث 4724) مختصرًا . و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب (وكان الانسان اكثر شيء جدلًا) (الحديث 7347)، و في التوحيد، باب في المشيئة و الارادة (الحديث 7465) . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب ماروي فيمن نام الليل اجمع حتى اصبح (الحديث 206) . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب الترغيب في قيام الليل (الحديث 1611) مطولًا، و في التفسير: سورة الكهف ، قوله تعالى (وكان الانسان اكثر شيء جدلًا) (الحديث 325) . تحفة الاشراف (10070) .

حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ "اَلَا تُصَلُّوْنَ". قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهَا بَعَثَهَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُوْلُ "(وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا)".

★★ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

کیا تم لوگوں نے نماز ادا نہیں کی ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہیں' جب وہ انہیں زندہ کرنا چاہتا ہے' زندہ کر لیتا ہے' تو میری یہ گزارش سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس جارہے تھے' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زانو پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا:

"انسان بحث بہت کرتا ہے"۔

شرح

یہ روایت امام ابن شہاب زہری نے امام زین العابدین کے حوالے سے امام حسین کے حوالے سے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

اس روایت کی سند میں ایک خوبی یہ ہے: ایک بیٹے یعنی امام زین العابدین نے اپنے والد یعنی امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اپنے دادا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اس روایت کی سند کی دوسری خوبی یہ ہے: اسے ایک صحابی یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے دوسرے صحابی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اسے ایک تابعی یعنی امام ابن شہاب زہری نے دوسرے تابعی یعنی امام زین العابدین سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دلیل کا اس حوالے سے انکار کیا تھا کہ انہوں نے مکلف ہونے کے احکام کے مقابلے میں تقدیر اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کو دلیل کے طور پر پیش کیا تھا اور یہ قابل قبول نہیں ہے اور یہ دلیل اسی وقت دی جاسکتی ہے کہ جب کوئی شخص بحث اچھی کرسکتا ہو لیکن کیونکہ یہاں پر مکلف ہونے کا حکم استحباب کے طور پر تھا۔ وجوب کے طور پر نہیں تھا اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چھوڑ کر واپس تشریف لے گئے اگر یہ مکلف ہونے کا حکم وجوب کے طور پر ہوتا (یعنی فجر کی نماز کے لئے ہوتا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ان کے حال پر نہ چھوڑتے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔*

امام نووی نے اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے: مختار یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جواب کی تیزی پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے یہ ردعمل ظاہر کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عذر کو قبول کر کے یہ ردِّعمل

* حاشیہ سندھی برروایت مذکورہ

ظاہر نہیں کیا تھا۔ تاہم ایک قول یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے عذر کو قبول کرتے ہوئے یہ ردعمل ظاہر کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اُن پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا۔

علامہ ابن بطال نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مہلب کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ وہ نوافل کے بارے میں شدت سے کام لے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو قبول کیا تھا' کیونکہ نفل نماز کی ادائیگی نہ کرنے کے حوالے سے یہ عذر قابل قبول تھا' لیکن اگر یہ فرض نماز کا معاملہ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اس عذر کو قبول نہ کرتے۔

•••———•••———•••

1611 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَكِيمُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَيْقَظَنَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ اِلَيْنَا فَاَيْقَظَنَا فَقَالَ "قُوْمَا فَصَلِّيَا". قَالَ فَجَلَسْتُ وَاَنَا اَعْرُكُ عَيْنِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ . فَاِنْ شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا - قَالَ - فَوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِهٖ "مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا (وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)".

★★ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت میرے اور فاطمہ کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ہمیں نماز کے لیے بیدار کیا' پھر آپ ﷺ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے' آپ ﷺ رات دیر تک نماز ادا کرتے رہے' لیکن جب آپ ﷺ کو ہماری طرف سے کوئی آہٹ محسوس نہیں ہوئی تو آپ ﷺ واپس ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے ہمیں بیدار کیا اور فرمایا:

''تم دونوں اُٹھ کر نماز ادا کرلو''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اُٹھ کر بیٹھ گیا اور آنکھیں ملنے لگا' میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم وہی نماز ادا کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نصیب میں لکھی ہو' ہماری جانیں' اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں' جب وہ ہمیں بیدار کرنا چاہتا ہے' اس وقت ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے جاتے ہوئے اپنے زانو پر ہاتھ مارتے ہوئے یہ فرما رہے تھے:

ہم وہی نماز ادا کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نصیب میں لکھی ہوئی ہو' ویسے انسان بہت بحث کرتا ہے۔

1611-تقدم (الحديث 1610) .

6 - باب فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: رات کی نماز کی فضیلت

1612 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ عَوْفٍ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان کے مہینے کے بعد' سب سے زیادہ فضیلت والے روزے' اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں' اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کے وقت ادا کی جانے والی نماز ہے۔

شرح

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے امام نووی نے یہ بات تحریر کی ہے: اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے' جس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ رات کے وقت کے نوافل دن کے نوافل کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔

اس روایت سے بعض حضرات نے یہ استدلال کیا ہے کہ رات کے وقت کے نوافل دن کے وقت کی غیر مؤکدہ سنتوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں تاہم اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں' دن کے وقت کی مؤکدہ یا غیر مؤکدہ سنتیں رات کے نوافل سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے: یہ سنتیں فرائض کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں۔ (نووی کہتے ہیں) تاہم پہلا قول قوی ہے اور احادیث سے زیادہ موافقت رکھتا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تاہم جمہور علماء اسی بات کے قائل ہیں' دن کے وقت ادا کی جانے والی مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سنتیں زیادہ فضیلت رکھتی ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس بات کی ترغیب دی تھی اور بعد میں بھی امت کا یہی معمول ہے کہ وہ دن کی سنتوں کو زیادہ اہتمام کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

•••——•••——•••

1613 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ اَنَّهُ سَمِعَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَاَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ" . اَرْسَلَهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ .

1612-اخرجه مسلم فی الصيام، باب فضل صوم المحرم (الحديث 202 و 203) . واخرجه ابو داؤد فی الصوم، باب صوم المحرم (الحديث 2429) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی فضل صلاة الليل (الحديث 438) . واخرجه النسائی فی قيام الليل و تطوع النهار، باب فضل صلاة الليل (الحديث 1613) . والحديث عند: ابن ماجه فی الصيام، باب صيام اشهر الحرم (الحديث 1742) . تحفة الاشراف (12292) .

1613-تقدم فی قيام الليل و تطوع النهار، باب فضل صلاة الليل (الحديث 1612) .

★★ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت رات کے نوافل کو حاصل ہے'اور رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت محرم کے روزوں کو حاصل ہے۔

شعبہ بن حجاج نامی راوی نے اس روایت کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

7 - باب فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران' رات کے وقت نوافل ادا کرنا

1614 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهُ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ".

★★ زید بن ظبیان' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تین طرح کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔

ایک شخص کچھ لوگوں کے پاس آتا ہے' اُن سے اللہ کے نام پر کچھ مانگتا ہے' وہ ان لوگوں سے اپنی رشتہ داری کے نام پر کچھ نہیں مانگتا' وہ لوگ اسے کچھ نہیں دیتے' ان لوگوں میں سے ایک شخص آتا ہے اور پوشیدہ طور پر اس مانگنے والے کو کچھ دے دیتا ہے' اس شخص کے عطیے کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے' یا وہ شخص جانتا ہے' جسے اس شخص نے وہ عطیہ دیا ہے۔ کچھ لوگ رات کے وقت سفر کر رہے ہوتے ہیں' یہاں تک کہ (تھکاوٹ کی وجہ سے) نیند ان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو' اس وقت وہ لوگ پڑاؤ کریں' اپنے سر رکھیں (اور سو جائیں) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اس وقت کوئی شخص اُٹھ کر میری بارگاہ میں کھڑا ہو اور میری آیات کی تلاوت کرے (تو وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے) (تیسرا) وہ شخص ہے' جو کسی جنگی مہم میں ہو' وہ دشمن کے سامنے آ جائے' اس کے ساتھی شکست کھا کر پیچھے ہٹ جائیں' لیکن وہ سینہ تان کر آگے بڑھے' یہاں تک کہ اُسے شہید کر دیا جائے یا فتح نصیب کر دی جائے۔

1614-اخرجه الترمذي في صفة الجنة، باب . 25 . (الحديث 2568) مطولاً . و اخرجه النسائي في الزكاة، ثواب من يعطي (الحديث 2569) مطولاً . تحفة الاشراف (11913) .

8 - باب وَقْتِ الْقِيَامِ

باب: نوافل ادا کرنے کا وقت

1615 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ عَنْ بِشْرٍ - هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ . قُلْتُ فَاَىَّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ .

★★ مسروق بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ تھا تو انہوں نے جواب دیا: جو با قاعدگی سے کیا جائے۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کون سے حصے میں نوافل ادا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرغ کی اذان سنتے تھے۔

شرح

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ ''دائمی'' سے مراد یہ ہے: جسے عمل کرنے والا شخص با قاعدگی کے ساتھ سرانجام دیتا رہے۔

علامہ قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ادا کئے جانے والے عمل کو اس لئے پسند فرماتے تھے کہ اس عمل کو انجام دینے والا شخص بھلائی کے کاموں سے لاتعلق نہیں ہوتا اور اس شخص سے ثواب اور اجر لاتعلق نہیں ہوتا۔ اس کے نامۂ اعمال میں ہمیشہ نیکی لکھی جاتی رہتی ہے اور اس کے اعمال جب اوپر جاتے ہیں' تو وہ نیکی کے ساتھ بھرے ہوئے اوپر جاتے ہیں اور دائمی طور پر عمل کرنے کے حوالے سے آدمی کو فرشتوں کے ساتھ مشابہت حاصل ہو جاتی ہے روایت کے متن کے یہ الفاظ کہ ''جب مرغ کے اذان دینے کی آواز سنتے'' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

اس کے بارے میں علماء نے یہ بات بیان کی ہے: عام طور پر مرغ' نصف رات کے وقت اذان دیتا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت سے بھی اس بات کی تائید ہو جاتی ہے کہ نصف رات کے وقت یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل ادا کرنے کے لئے بیدار ہوئے تھے۔

لیکن علامہ ابن بطال نے یہ بات تحریر کی ہے: مرغ ایک تہائی رات گزرنے کے بعد بانگ دیتا ہے۔

تاہم بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: مختلف علاقوں میں رات کے وقت مرغ کے بانگ دینے کا وقت مختلف ہوتا ہے۔

تاہم چونکہ اکثر علاقوں میں یہی رواج ہے کہ مرغ رات کے آخری حصے میں اذان دیتا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی

1615-اخرجه البخاري في التهجد، باب من نام عند السحر (الحديث 1132)، . في الرقاق، باب القصد و المداومة على العمل (الحديث 6461) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل و ان الوتر ركعة و ان الركعة صلاة صحيحة (الحديث 131) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب وقت قيام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل (الحديث 1317) بنحوه . تحفة الاشراف (17659) .

ہے کہ نبی اکرم ﷺ عام طور پر رات کے آخری حصے میں ضرور نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

•••———•••———•••

9 - باب ذِكْرِ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ

باب: کس چیز کے ذریعے رات کے نوافل کا آغاز کیا جائے

1616 - اَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

★★ عاصم بن حمید بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' نبی اکرم ﷺ رات کے نوافل کا آغاز کس چیز سے کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' جس کے بارے میں تم سے پہلے مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا۔

نبی اکرم ﷺ پہلے دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے' دس مرتبہ الحمدللہ پڑھتے تھے' دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھتے' دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے' دس مرتبہ استغفار کا کلمہ پڑھتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے' تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ' تو مجھے رزق عطاء کر' تو مجھے عافیت نصیب کر' میں قیامت کے دن حالت کی تنگی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں"۔

1617 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ "سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" . اَلْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" . اَلْهَوِيَّ .

★★ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے حجرۂ مبارک کے پاس رات بسر کیا کرتا تھا' میں آپ ﷺ کو سنا کرتا تھا' جب آپ ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔

1616-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلة من الدعاء (الحديث 766) . و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من ضيق المقام يوم القيامة (الحديث 5550) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الدعاء اذا قام الرجل من الليل (الحديث 1356) . تحفة الاشراف (16166) .

1617-انفرد به النسائي . والحديث عند: مسلم في صلاة، باب فضل السجود و الحث عليه (الحديث 226) . وابي داؤد في الصلاة، باب وقت قيام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل (الحديث 1320) . و الترمذي في الدعوات، باب منه (الحديث 3416) . والنسائي في التطبيق، فضل السجود (الحديث 1137) . وابن ماجه في الدعاء، باب مايدعو به اذا انتبه من الليل (الحديث 3879) . تحفة الاشراف (3603) .

آپ ﷺ خاصی دیر تک یہ کلمات پڑھتے رہتے تھے' پھر آپ ﷺ یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور ہر طرح کی حمد اس کے لیے مخصوص ہے''۔

آپ ﷺ یہ کلمات بھی خاصی دیر تک پڑھتے تھے۔

1618 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَحْوَلِ - يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِيْ مُسْلِمٍ - عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ "اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ حَقٌّ وَّوَعْدُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ" . ثُمَّ ذَكَرَ قُتَيْبَةُ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا "وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرنے کے لیے اُٹھتے تھے' تو یہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور ان میں موجود ہر چیز کا نور ہے' حمد تیرے لیے ہے' تو آسمانوں اور زمین اور ان میں موجود سب چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہیں' تو آسمانوں اور زمین اور اس میں موجود ہر چیز کا بادشاہ ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہیں' تو حق ہے' تیرا وعدہ حق ہے' جنت حق ہے' جہنم حق ہے' قیامت حق ہے' انبیاء حق ہیں' حضرت محمد ﷺ حق ہیں' میں تیرے سامنے جھک گیا' میں نے تجھ پر توکل کیا' تجھ پر ایمان رکھا''۔

اس کے بعد قتیبہ نامی راوی نے یہ کلمہ ذکر کیا ہے' جس کا مطلب یہ ہے:

''میں تیری ہی مدد سے (اپنے مخالفین سے) جھگڑا کرتا ہوں اور تجھے ہی ثالث بناتا ہوں' تو میری مغفرت کر دے ہر اس چیز کی جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں کروں گا' جو میں نے اعلانیہ طور پر کیا' تو ہی آگے کرنے والا ہے' تو ہی پیچھے رکھنے والا ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

1619 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ - وَهِيَ خَالَتُهُ - فَاضْطَجَعَ فِيْ عَرْضِ

1618-اخرجه البخاري في التهجد، باب التهجد بالليل (الحديث 1120)، وفي الدعوات، باب الدعاء اذا انتبه من الليل (الحديث 6317) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها ، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 199م) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الدعاء اذا قام الرجل من الليل (الحديث 1355م) و الحديث عند: البخاري في التوحيد، باب قول الله تعالى (وهو الذي خلق السماوات والارض بالحق) (الحديث 7385)، وباب قول الله تعالى (وجوه يومئذ ناضرة) (الحديث 7442)، وباب قول الله تعالى (يريدون ان يبدلوا كلام الله) (الحديث 7499) . تحفة الاشراف (5702) .

الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ قَلِيْلًا اَوْ بَعْدَهُ قَلِيْلًا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ وہ اُم المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات کے وقت ٹھہر گئے جو ان کی خالہ بھی تھیں' تو وہ لیٹنے کی جگہ چوڑائی کی سمت میں لیٹ گئے' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' یہاں تک کہ نصف رات کا وقت ہو گیا' یا شاید اس سے کچھ پہلے یا اُس سے کچھ بعد (کا وقت ہوا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے نیند کے اثرات کو دور کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف بڑھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں اُٹھا اور میں نے بھی ویسا ہی کیا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' پھر میں آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا' میرے دائیں کان کو پکڑا اور اُسے ملنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کیے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے' یہاں تک کہ مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

(یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے آیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فجر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے) دو مختصر رکعات ادا کیں۔

1619-اخرجه البخاري في الوضوء، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره (الحديث 183)، و في الوتر، باب ما جاء في الوتر (الحديث 992)، و في العمل في الصلاة، باب استعانة اليد في الصلاة اذا كان من امر الصلاة (الحديث 1198)، و في التفسير، باب (الذين يذكرون الله قياماً و قعوداً و على جنوبهم و يتفكرون في خلق السماوات و الارض) (الحديث 4570) بنحوه، و باب (ربنا انك من تدخل النار فقد اخزيته و ما للظالمين من انصار) (الحديث 4571)، وباب (ربنا اننا سمعنا منادياً ينادي للايمان) (الحديث 4572) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 182 و 183) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة الليل (الحديث 1367) . واخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 252) واخرجه النسائي في التفسير: سورة آل عمران، قوله تعالى (ان في خلق السموات و الارض) (الحديث 107) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في كم يصلي بالليل (1363) . والحديث عند: البخاري في الاذان، باب اذا قام الرجل عن يسار الامام فحوله الامام الى يمينه لم تفسد صلاتهما (الحديث 698) . ومسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 184 و 185) . وابي داؤد في الصلاة، باب في صلاة الليل (الحديث 1364) . و تقليم في الاذان، ايذان المؤذنين الائمة بالصلاة (الحديث 685) . تحفة الاشراف (6362) .

شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران کی دس آیات کی تلاوت کی تھی۔ اگرچہ انبیائے کرام کے حق میں نیند ناقض وضو نہیں ہوتی ہے' تاہم امام نووی نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ بے وضو شخص قرآن کی قرأت کر سکتا ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ البتہ جنبی شخص یا حیض والی عورت کے لئے قرآن کی تلاوت منع ہے۔

اس روایت سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ نیند سے بیدار ہونے کے وقت ان آیات کی تلاوت کرنا سنت ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے ''فتح الباری'' میں یہ بات تحریر کی ہے: علامہ ابن بطال اور ان کے پیروکار نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جن لوگوں نے بے وضو حالت میں قرآن کی تلاوت کو مکروہ قرار دیا ہے ان کا قول مسترد کیا جائے گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے نیند سے بیدار ہونے کے بعد اور وضو کرنے سے پہلے ان آیات کی تلاوت کی تھی لیکن شیخ ابن منیر اور دیگر حضرات نے اس بات پر ابن بطال کا تعاقب کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نیند نبی اکرم ﷺ کے حق میں ناقض وضو ہو حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اور خود نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے۔

''میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے''۔

جہاں تک بیدار ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے وضو کرنے کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے از سرِ نو وضو تجدید کے طور پر کیا ہو یا بیدار ہونے کے بعد آپ کو حدث لاحق ہوا ہو۔ اس لئے آپ ﷺ نے وضو کیا ہو۔

ابن حجر کہتے ہیں: ابن بطال کے اس قول کی نسبت کے حوالے سے یہ بہترین اعتراض ہے۔

10 - باب مَا يَفْعَلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السِّوَاكِ

باب: رات کے وقت بیدار ہونے پر مسواک کرنا

1620 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ .

★★ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے' تو مسواک کے ذریعے اپنا منہ صاف کرتے تھے۔

1621 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا

1620-تقدم فی الطهارة، باب السواك اذا قام من الليل (الحديث 2) .

1621-تقدم فی الطهارة، باب السواك اذا قام من الليل (الحديث 2) .

وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ .

★★ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے' تو مسواک کے ذریعے اپنا منہ صاف کرتے تھے۔

11 - باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِىْ حَصِيْنٍ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: اس روایت کے بارے میں ابوحصین عثمان بن عاصم نامی راوی کے حوالے سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1622 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاكِ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ .

★★ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہمیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب ہم رات کے وقت بیدار ہوں' تو مسواک کیا کریں۔

1623 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ اَنْ نَشُوْصَ اَفْوَاهَنَا بِالسِّوَاكِ .

★★ شقیق بیان کرتے ہیں' ہمیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب ہم رات کے وقت بیدار ہوں' تو اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کریں۔

12 - باب بِاَىِّ شَىْءٍ تُسْتَفْتَحُ صَلَاةُ اللَّيْلِ

باب: رات کے نوافل کا آغاز کس چیز کے ذریعے کیا جائے گا؟

1624 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَىِّ شَىْءٍ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ قَالَ "اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ

1622-تقدم في الطهارة، باب السواك اذا قام من الليل (الحديث 2) . بمعناه .

1623-تقدم في الطهارة، باب السواك اذا قام من الليل (الحديث 2) . بمعناه . قال الحافظ في النكت الظراف (3336): سقط ذكر حذيفة عند النسائي من رواية اسرائيل وحده .

1624-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل و قيامه (الحديث 200) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 767 و 768) . و اخرجه الترمذي في الدعوات، باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل (الحديث 3420) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء اذا قام الرجل من الليل (الحديث 1357) . تحفة (17779) .

يَخْتَلِفُونَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ اِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ".

★★ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کے ذریعے اپنی (رات کے نفل) نماز کا آغاز کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت (نوافل) ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! اے ابراہیم کے پروردگار! میکائیل کے' اسرافیل کے (پروردگار) آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے' غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے' تو اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ کردے گا' جس کے بارے میں وہ آپس میں اختلاف رکھتے ہیں' اے اللہ! جس بارے میں ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہے' اس بارے میں مجھے حق پر ثابت قدم رکھنا' بے شک تو جس کی چاہے' سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرسکتا ہے"۔

شرح

اس روایت پر بحث کرتے ہوئے صحیح مسلم کے شارح امام نووی تحریر کرتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے: دعا کے الفاظ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کا تذکرہ اس لیے بطور خاص کیا گیا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا پروردگار ہے جیسا کہ قرآن وسنت سے یہ بات ثابت ہے' لیکن ان کا تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے' کیونکہ جو بھی چیز عظیم المرتبت اور بلند شان کی مالک ہو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی نسبت کی جائے گی۔ اس چیز کی طرف نہیں کی جائے گی جسے حقیر یا کم تر سمجھا جاتا ہو اسی لئے اللہ تعالیٰ کو آسمانوں اور زمین کا پروردگار' عظیم عرش کا پروردگار' فرشتوں اور روح کا پروردگار' مشرق اور مغرب کا پروردگار' لوگوں کا پروردگار' لوگوں کا بادشاہ کہا جاسکتا ہے۔ لوگوں کا معبود' تمام جہانوں کا پروردگار' ہر شے کا پروردگار' انبیاء کا پروردگار' آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا' آسمانوں اور زمین کا خالق' فرشتوں کو اپنا پیغام رساں بنانے والا وغیرہ کہا جاسکتا ہے' یعنی اللہ تعالیٰ کو اس صفت کے ساتھ ذکر کیا جاسکتا ہے' جو عظمت والی ہو' اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو ان چیزوں کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا جو حقیر یا کم تر ہوتی ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ کو حشرات کا پروردگار' بندروں اور خنزیر کو پیدا کرنے والا یا اس کی مانند منفرد طور پر کسی اور چیز کی طرف منسوب کر کے اللہ تعالیٰ کا اسم میں صفت ادا نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ کہا جائے گا کہ وہ تمام مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے' تو اس صورت میں یہ چیزیں بھی اس عموم میں داخل ہو جائیں گی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔*

•••———•••———•••

1625 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ

* شرح نووی علی صحیح مسلم' کتاب مسافروں کی نماز اور اس کی قصر کے احکام باب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کے وقت نوافل ادا کرنا اور دعا مانگنا

1625-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15552) .

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَارْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلَاةَ الْعِشَاءِ - وَهِيَ الْعَتَمَةُ - اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْاُفُقِ فَقَالَ (رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا) حَتّٰى بَلَغَ (اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ) . ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ .

★★ حمید بن عبدالرحمٰن ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ صحابی بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا' تو میں نے یہ سوچا' کہ میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا' تا کہ آپ ﷺ کا طریقہ دیکھ سکوں' جب نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی تو آپ ﷺ خاصی دیر لیٹے رہے' پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے' آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور یہ کہا:

''اے ہمارے پروردگار! تو نے انہیں باطل پیدا نہیں کیا''۔

(آپ ﷺ نے یہ آیات یہاں تک تلاوت کی:)

''بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا''۔

پھر نبی اکرم ﷺ اپنے بستر کی طرف جھکے' آپ ﷺ نے اس میں سے مسواک نکالی' پھر آپ ﷺ نے پانی کے برتن میں سے ایک پیالے میں پانی ڈالا' پھر آپ ﷺ نے مسواک کی' پھر آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' یہاں تک کہ میں نے یہ اندازہ لگا لیا' کہ آپ ﷺ اتنی دیر ہی نماز ادا کرتے رہے ہیں' جتنی دیر آپ ﷺ سوئے رہے تھے' پھر آپ ﷺ لیٹ گئے' یہاں تک کہ میں نے یہ اندازہ لگایا' کہ اب آپ ﷺ اتنی دیر سو گئے ہیں' جتنی دیر آپ ﷺ نماز ادا کرتے رہے تھے' پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے' پھر آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا' جس طرح آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ کیا تھا اور اسی طرح کے کلمات پڑھے جو آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ پڑھے تھے' صبح صادق ہونے سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ایسا کیا تھا' (یعنی نوافل بھی ادا کیے اور سو بھی گئے۔)

13 - باب ذِكْرِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کی (نفل) نماز کا تذکرہ

1626 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ .

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' اگر ہم نبی اکرم ﷺ کو رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو

1626- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (816)

آپ ﷺ کو اس حالت میں بھی دیکھ سکتے تھے اگر ہم آپ ﷺ کو رات کے وقت سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے تو اس حالت میں بھی دیکھ سکتے تھے۔

1627 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ يَعْلَى بْنَ مَمْلَكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعَتَمَةَ ثُمَّ يُسَبِّحُ ثُمَّ يُصَلِّيْ بَعْدَهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَّوْمِهٖ ذٰلِكَ فَيُصَلِّيْ مِثْلَ مَا نَامَ وَصَلَاتُهُ تِلْكَ الْاٰخِرَةُ تَكُوْنُ اِلَى الصُّبْحِ .

★★ یعلیٰ بن مملک بیان کرتے ہیں انہوں نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے پھر اس کے بعد آپ ﷺ تسبیح پڑھتے تھے پھر اس کے بعد رات کے جس حصے تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تھا اس وقت تک نوافل ادا کرتے رہتے تھے پھر آپ ﷺ انہیں ختم کر دیتے تھے اور سو جاتے تھے اور اتنی دیر سوئے رہتے تھے جتنی دیر آپ ﷺ نے نماز ادا کی تھی پھر آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تھے پھر نماز ادا کرتے تھے جو اتنی دیر ادا کرتے رہتے تھے جتنی دیر آپ ﷺ سوئے رہے تھے اور آپ ﷺ کی یہ بعد والی نماز صبح صادق تک جاری رہتی تھی۔

1628 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَلَاتِهٖ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ - ثُمَّ نَعَتَتْ لَهٗ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا .

★★ یعلیٰ بن مملک بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کرنے کے طریقے اور آپ ﷺ کے (نفل نماز ادا کرنے) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: تمہاری نبی اکرم ﷺ کی نماز سے کیا نسبت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرتے تھے پھر آپ اتنی دیر کے لیے سو جاتے تھے جتنی دیر آپ ﷺ نے نماز ادا کی ہوتی تھی پھر آپ ﷺ اتنی دیر نماز ادا کرتے رہتے تھے جتنی دیر آپ ﷺ سوئے رہے تھے پھر آپ ﷺ سو جاتے تھے اور اُتنی دیر سوئے رہتے تھے جتنی دیر نماز ادا کرتے رہے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی۔

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ کی قرأت میں ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔

1627-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1466) بنحوه مطولاً . و اخرجه الترمذي في فضائل القرآن، باب ما جاء كيف كان قراءة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 2923) بنحوه مطولاً . و اخرجه الترمذي في قيام الليل و تطوع النهار، باب ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل (الحديث 1628) بنحوه . النسائي في الافتتاح، تزيين القرآن بالصوت (الحديث 1021) . تحفة الاشراف (18226) .

1628-تقدم في قيام و تطوع النهار، باب ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل (الحديث 1627) .

14 - باب ذِكْرِ صَلَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ

باب: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز کا تذکرہ

1629 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّاَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
اللہ تعالیٰ کے نزدیک رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن (نفلی) روزہ نہیں رکھتے تھے' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفل) نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے' وہ نصف رات تک سوئے رہتے تھے' پھر ایک تہائی رات تک نماز ادا کرتے تھے' اور پھر (آخری) چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔

شرح

حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ طریقہ اس لیے قرار دیا گیا ہے' کیونکہ اس طرح سے روزہ رکھنے والا شخص اپنی ذات کے حق کو بھی ادا کرتا ہے۔ اپنی بیوی کے حق کو بھی ادا کرتا ہے اور جس دن اس نے روزہ نہ رکھا ہو اس دن جو اس سے ملاقات کے لئے آتا ہے اس کے حق کو بھی ادا کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص مسلسل روزے رکھتا ہو وہ بعض حقوق میں خلل ڈالنے کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن منیر نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رات اور دن کو تقسیم کیا ہوا تھا اس کا کچھ حصہ ان کے پروردگار کے حق کے لئے تھا کچھ حصہ ان کی اپنی ذات کے حق کے لئے تھا تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ کار کے مطابق روزے رکھنے کا التزام نہیں کیا اس کی وجہ یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی مصلحت اور بہتری کے لئے کسی بھی معمول کو باقاعدگی کے ساتھ اختیار نہیں کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہر طرح کے لوگ ہوں گے کچھ قوی ہوں گے کچھ کمزور ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں کبھی کم اور کبھی زیادہ کر کے' نفلی عبادات سر انجام دی ہیں' تاکہ ان لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا آسان ہو۔

1629-اخرجه البخاری فی التهجد، باب من نام عند السحر (الحديث 1131)، وفی احاديث الانبياء، باب احب الصلاة الى الله صلاة داؤد واحب الصيام الى الله صيام داؤد (الحديث 3420) . واخرجه مسلم فی الصيام، باب النهی عن صوم الدهر لمن تضرر به او فوت به حقا او لم يفطر العيدين و التشريق و بيان تفضيل صوم يوم و افطار يوم (الحديث 189 و 190) . واخرجه ابو داؤد فی الصوم، باب فی صوم يوم و فطر يوم (الحديث 2448) . واخرجه النسائی فی الصيام، صوم نبی الله داؤد عليه السلام (الحديث 2343) واخرجه ابن ماجه فی الصيام، باب ما جاء فی صيام داؤد عليه السلام (الحديث 1712) . تحفة الاشراف (8897) .

امام بخاری اور دیگر محدثین نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کسی عمل کو ترک کر دیتے تھے۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عمل کو سرانجام دینا پسند ہوتا تھا' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس اندیشے کے تحت اس عمل کو ترک کر دیتے تھے کہ لوگ بھی اس عمل کو اختیار کر لیں گے اور یہ ان پر لازم ہو جائے گا۔

ایک روایت میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ منقول ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو پسند کرتے تھے' جس میں لوگوں کے لئے تخفیف کا پہلو پایا جاتا ہو۔

•••——•••——•••

15 - باب ذِكْرِ صَلَاةِ نَبِيِّ اللّٰهِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ فِيْهِ

باب: اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نماز کا تذکرہ

اس بارے میں سلیمان نامی راوی سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1630 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی قبر) پر سے گزرا' جو ایک سرخ ٹیلے کے پاس ہے' وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے''۔

شرح

اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج رات کے وقت کروائی گئی تھی اس کا مطلب یہ ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام رات کے وقت اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

معراج کے موضوع سے متعلق روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تھا اس وقت وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اس کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس تشریف لے گئے تو وہاں دیگر انبیائے کرام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ اس کے بعد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں پر تشریف لے گئے تو وہاں چھٹے آسمان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں وغیرہ؟

1630-انفرد بہ النسائی . تحفۃ الاشراف (403) .

اس کی تفصیلات معراج سے متعلق روایات میں مذکور ہیں' تاہم ان روایات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام ظاہری طور پر اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور وہ اپنے جسم مثالی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکتے ہیں اگرچہ ان کا اصل جسم مبارک ان کی قبر میں موجود ہوتا ہے۔

روایت کے الفاظ میں یہ بات صراحت کے ساتھ منقول ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔ اور یہ چیز جسم کی خصوصیت ہے کیونکہ روح کو اس صفت کے ساتھ ذکر نہیں کیا جا سکتا چونکہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے' اگر یہ روح کی صفت ہوتی' تو پھر بطور خاص قبر کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ روح عالم ارواح میں اپنے معمولات سرانجام دیتی۔

یہ اور اس طرح کی دیگر روایات کی بنیاد پر جمہور اہلسنت انبیائے کرام کی حیات بعد الموت کے قائل ہیں۔

•••———•••———•••

1631 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ وَّاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

✪✪ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں سرخ ٹیلے کے پاس موجود حضرت موسیٰ (کی قبر) کے پاس سے گزرا تو وہ کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک معاذ بن خالد نامی راوی کے حوالے سے منقول روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ درست ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1632 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ثَابِتٌ وَّسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَرَرْتُ عَلٰى قَبْرِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ".

✪✪ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے''۔

1633 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ

1631-اخرجه مسلم في الفضائل، باب من فضائل موسى صلى الله عليه وسلم (الحديث 164 و 165) . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر صلاة نبي الله موسى كليم الله عليه السلام و ذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه (الحديث 1632 و 1633 و 1634) تحفة الاشراف (882) .

1632-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر صلاة نبي الله موسى كليم الله عليه السلام و ذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه (الحديث 1631) .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ".

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''معراج کی رات میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے''۔

1634 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مَرَّ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔

1635 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ وَّاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مَرَّ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

''معراج کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے''۔

1636 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے''۔

1633-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر صلاة نبي الله موسى كليم الله عليه السلام و ذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه (الحديث 1631) .

1634-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر صلاة نبي الله موسى كليم الله عليه السلام و ذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه (الحديث 1631) .

1635-انفرد به النسائي، و سياتي في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام و ذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه (الحديث 1636) . تحفة الاشراف (15533) .

1636-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر صلاة نبي الله موسى كليم الله عليه السلام و ذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه (الحديث 1635) .

16 - باب اِحْيَاءِ اللَّيْلِ

باب: راتوں کو زندہ کرنا (یعنی رات کے وقت نوافل ادا کرنا)

1637 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي وَبَقِيَّةُ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِيهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاقَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ كُلَّهَا حَتّٰى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ جَائَهُ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلَاةً مَّا رَاَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَجَلْ اِنَّهَا صَلَاةُ رَغَبٍ وَّرَهَبٍ سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا يُهْلِكَنَا بِمَا اَهْلَكَ بِهِ الْاُمَمَ قَبْلَنَا فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِنَا فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُ رَبِّي اَنْ لَا يَلْبِسَنَا شِيَعًا فَمَنَعَنِيهَا"۔

★★ عبداللہ بن خباب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان کے والد کو نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ انہوں نے ساری رات نبی اکرم ﷺ کی طرف توجہ مبذول رکھی' یہاں تک کہ صبح صادق کا وقت ہو گیا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز کے بعد سلام پھیرا تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ ﷺ نے اس رات جو نماز ادا کی ہے' میں نے آپ ﷺ کو کبھی بھی اس طرح نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جی ہاں! یہ امید اور خوف کی نماز تھی' میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا' اس نے دو چیزیں مجھے عطاء کر دیں اور ایک چیز عطاء نہیں کی' میں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگی تھی کہ وہ ہمیں اس طرح سے ہلاکت کا شکار نہیں کرے گا' جس طرح اس نے ہم سے پہلی اُمتوں کو ہلاکت کا شکار کیا تھا تو اُس نے یہ چیز مجھے عطاء کر دی' میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا' کہ وہ دوسری قوم کے دشمن کو ہم پر غلبہ عطاء نہیں کرے گا' تو اس نے مجھے یہ چیز بھی عطای کر دی گئی' میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا' کہ وہ ہمیں (یعنی مسلمانوں کو) گروہوں میں تقسیم نہیں کرے گا' تو اُس نے یہ بات قبول نہیں کی"۔

17 - باب الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَآئِشَةَ فِي اِحْيَاءِ اللَّيْلِ

باب: رات کے نوافل کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1638 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي يَعْفُوْرٍ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ

1637-اخرجه الترمذي في الفتن، باب ما جاء في سوال النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثًا في امته (الحديث 2175) . تحفة الاشراف (3516) .

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ أَحْيَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ .

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (آخری عشرہ) آ جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ رات بھر نوافل ادا کرتے رہتے تھے' آپ ﷺ اپنی اہلیہ کو بھی بیدار کر دیتے تھے' اور کمر ہمت باندھ لیتے تھے۔

1639 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَتَيْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَكَانَ لِي أَخًا صَدِيْقًا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِي مَا حَدَّثَتْكَ بِهِ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ .

★★ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں اسود بن یزید کی خدمت میں حاضر ہوا' جو میرے بڑے مہربان دوست تھے' میں نے کہا: اے ابوعمرو! آپ مجھے وہ حدیث سنائیے جو اُم المؤمنین نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں آپ کے سامنے بیان کی تھی' تو انہوں نے بتایا: اُم المؤمنین نے یہ فرمایا تھا: نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے' اور آخری حصے میں نوافل ادا کرتے تھے۔

1640 - أَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَّلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی ایک رات میں پورا قرآن نہیں پڑھا اور نہ ہی کبھی کسی رات میں صبح تک مسلسل نوافل ادا کرتے رہے ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں پورا مہینہ روزے رکھے ہیں۔

1641 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ "مَنْ هٰذِهِ" . قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ . فَذَكَرَتْ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ "مَهْ

1638-اخرجه البخاری فی فضل ليلة القدر، باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان (الحديث 2024) . واخرجه مسلم فی الاعتكاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان (الحديث 7) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی قيام شهر رمضان (الحديث 1376) . واخرجه ابن ماجه فی الصيام، باب فی فضل العشر الاواخر من شهر رمضان (الحديث 1768) . تحفة الاشراف (17637) .

1639-اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبی صلى الله عليه وسلم فی الليل وان الوتر ركعة و ان الركعة صلاة صحيحة (الحديث 129)مطولًا . تحفة الاشراف (16020) .

1640-اخرجه النسائی فی الصيام، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه (الحديث 2181)، وصوم النبی صلى الله عليه وسلم بابی هو و امی و ذكر اختلاف الناقلين لخبر فی ذلك (الحديث 2347) . والحديث عند: ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب فی كم يستحب يختم القرآن (الحديث 1348) . تحفة الاشراف (16108) .

1641-اخرجه البخاری فی الايمان، باب احب الدين الى الله ادومه (الحديث 43) . واخرجه مسلم فی صلاة المسافرين وقصرها، باب امر من نعس فی صلاته او استعجم عليه القرآن او الذكر بان يرقد او يقعد حتى يذهب عنه ذلك (الحديث 221) . واخرجه النسائی فی الايمان و شرائعه، احب الدين الى الله عزوجل (الحديث 5050) تحفة الاشراف (17307) .

عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَلٰكِنَّ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ".

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' اس وقت ان کے پاس ایک خاتون بیٹھی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون عورت ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ فلاں عورت ہے' جو سوتی نہیں ہے' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی بکثرت نماز کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احتیاط کرو' تم پر لازم ہے' تم اپنی طاقت کے مطابق (عبادت کرو) اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا' لیکن تم لوگ خود اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو' اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے' جسے کرنے والا اُسے باقاعدگی سے سرانجام دے۔

1642 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰى حَبْلًا مَّمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ "مَا هٰذَا الْحَبْلُ". فَقَالُوْا لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ".

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ستونوں کے درمیان ایک رسّی بندھی ہوئی دیکھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ رسّی کس وجہ سے ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ سیّدہ زینب کی رسی ہے' وہ نماز ادا کرتی ہیں' جب ان کو نیند آنے لگتی ہے' تو وہ اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اسے کھول دو' کوئی بھی شخص اس وقت تک نماز ادا کرتا رہے' جب تک وہ چست رہتا ہے' جب وہ سست ہو جائے' تو اُسے بیٹھ جانا چاہیے"۔

1643 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ. قَالَ "اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا".

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں ورم آلود ہو جاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گزشتہ اور آئندہ "ذنب" کی مغفرت کر

1642-اخرجه البخاری فی التهجد، باب ما يكره من التشديد فی العبادة (الحديث 1150) . واخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، بـاب امر من نعس فی صلاته او استعجم عليه القرآن او الذكر بان يرقد اويقعد حتى يذهب عنه ذلك (الحديث 219) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی المصلی اذا نعس (الحديث 1371) . تحفة الاشراف (1033) .

1643-اخرجه البخاری فی التهجد، باب قيام النبی صلى الله عليه وسلم الليل (الحديث 1130)، و فی التفسير، باب (ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك و ما تاخر و يتم نعمته عليك و يهديك صراطًا مستقيمًا) (الحديث 4836)، و فی الرقاق، باب الصبر عن محارم الله (الحديث 6471) . و اخرجه مسلم فی صفات المنافقين و احكامهم، باب اكثار الاعمال و الاجتهاد فی العبادة (الحديث 79 و 80) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الاجتهاد فی الصلاة (الحديث 412) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی طول القيام فی الصلوات (الحديث 1419) . تحفة الاشراف (11498) .

دی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔

1644 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ - وَكَانَ ثِقَةً - قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَزْلَعَ يَعْنِيْ تَشَقَّقُ قَدَمَاهُ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرتے رہتے تھے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں شق ہو جاتے تھے (یعنی ورم آلود ہو جاتے تھے)۔

18 - باب كَيْفَ يَفْعَلُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَّذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: نبی اکرم ﷺ رات کے نوافل کا آغاز کیسے کرتے تھے؟

اس حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ

1645 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَّاَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَّاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا .

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت طویل نماز ادا کیا کرتے تھے' جب آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہوتے' تو رکوع میں بھی کھڑے ہو کر ہی جاتے تھے' اور جب بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔

1646 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَّقَاعِدًا فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَّاِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا .

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر بھی نماز ادا کر لیتے تھے' اور بیٹھ کر بھی نماز ادا کر لیتے تھے' جب آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز کا آغاز کرتے تھے' تو رکوع میں بھی کھڑے ہو کر ہی جاتے تھے' اور جب آپ ﷺ بیٹھ کر

1644-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (14299) .

1645-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز النافلة قائمًا و قاعدًا و فعل بعض الركعة قائمًا و بعضها قاعدًا (الحديث 106) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة القاعد (الحديث 955) . تحفة الاشراف (16201) .

1646-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائمًا و قاعدًا و فعل بعض الركعة قائمًا و بعضها قاعدًا (الحديث 110) بنحوه . تحفة الاشراف (16222) .

نماز کا آغاز کرتے تھے تو رکوع میں بھی بیٹھ کر ہی جاتے تھے۔

1647 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ وَاَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ہی تلاوت کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی قرأت باقی رہ جاتی تھی جو تیس یا چالیس آیات کے برابر ہو' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تھے' کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تھے' پھر سجدے میں جاتے تھے' پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

1648 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فَاِذَا غَبَرَ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ بِهَا ثُمَّ رَكَعَ .

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر بھی نماز ادا کر لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر تلاوت کیا کرتے تھے' جب کسی سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تھے' اور کھڑے ہو کر انہیں پڑھتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے جاتے تھے۔

1649 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اِنْسَانٌ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر تلاوت کیا کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں جانا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تھے' اور اتنی دیر کھڑے رہتے تھے' جتنی دیر میں کوئی انسان چالیس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔

1647-اخرجه البخاری فی تقصیر الصلاة، باب اذا صلی قاعدًا ثم صح اووجد خفة تمم ما بقی (الحديث 1119) . واخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا و فعل بعض الركعة قائمًا و بعضها قاعدًا (الحديث 112) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی صلاة القاعد (الحديث 954) . و اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الرجل يتطوع جالسًا (الحديث 374) . تحفة الاشراف (17709) .

1648-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17139) .

1649-اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا و فعل بعض الركعة قائمًا و بعضها قاعدًا (الحديث 113) - واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب فی صلاة النافلة قاعدًا (الحديث 1226) . تحفة الاشراف (17950) .

1650 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ. قَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَاكَ. قُلْتُ اَخْبِرِينِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَكَانَ. قُلْتُ اَجَلْ. قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَيَنَامُ فَاِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ اِلٰى حَاجَتِهٖ وَاِلٰى طَهُوْرِهٖ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهٗ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهٗ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهٗ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا يُغْفِيْ وَرُبَّمَا شَكَكْتُ اَغْفٰى اَوْ لَمْ يُغْفِ حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ بِالصَّلَاةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسَنَّ وَلَحُمَ - فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهٖ مَا شَاءَ اللّٰهُ - قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ اِلٰى طَهُوْرِهٖ وَاِلٰى حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ سِتَّ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهٗ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهٗ وَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهٗ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا اَغْفٰى وَرُبَّمَا شَكَكْتُ اَغْفٰى اَمْ لَا حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ بِالصَّلَاةِ قَالَتْ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: میں سعد بن ہشام بن عامر ہوں' انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے والد پر رحم کرے' میں نے عرض کی: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بتائیں' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اس طرح اور اس طرح ہوتی تھی' میں نے عرض کی: ٹھیک ہے! انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لا کر سو جاتے تھے' جب نصف رات کا وقت ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے اُٹھتے تھے' پھر وضو کرتے تھے اور اپنی جائے نماز پر تشریف لے جاتے تھے' اور آٹھ رکعات ادا کرتے تھے' مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام رکعات میں قرأت' رکوع اور سجدہ ایک برابر کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت کے ذریعے اسے وتر کر لیتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرتے تھے' لیکن وہ بیٹھ کر ادا کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے تھے' بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے سے پہلے ہی بلال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلانے آ جاتے تھے' بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے (اور بعد میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ آتے تھے) بعض اوقات مجھے یہ شک ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں' یا ابھی جاگ رہے ہیں' یہاں تک کہ بلال آپ کو نماز کے لیے بلانے آ جاتے تھے' تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (رات کے وقت کی نفل) نماز تھی' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بھاری ہو گیا۔ پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزن کے بارے میں

1650- اخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب فى صلاة الليل (الحديث 1352) واخرجه النسائى فى قيام الليل و تطوع النهار، كيف الوتر بتسع (الحديث 1721 و 1723) مختصرًا ـ تحفة الاشراف (16096) ـ

کوئی چیز بیان کی' پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تھے' پھر اپنے بستر پر لیٹ جاتے تھے' جب نصف رات کا وقت ہوتا تھا تو آپ ﷺ اُٹھ کر قضائے حاجت کرتے تھے' وضو کرتے تھے' پھر جائے نماز پر تشریف لے آتے تھے' پھر چھ رکعات ادا کرتے تھے' مجھے یوں لگتا تھا کہ شاید آپ ﷺ نے ان میں قرأت' رکوع اور سجدہ ایک جتنا کیا ہے' پھر ایک رکعت کے ذریعے اسے وتر کر لیتے تھے' پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ ﷺ لیٹ جاتے تھے' بعض اوقات بلال' آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلا لیتے تھے' اور ایسا نبی اکرم ﷺ کی آنکھ لگنے سے پہلے ہوتا تھا اور بعض اوقات نبی اکرم ﷺ سو جایا کرتے تھے' بعض اوقات مجھے یہ شک ہوتا تھا کہ آپ ﷺ سوئے ہیں' یا نہیں سوئے ہیں' یہاں تک کہ بلال آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آ جاتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (رات کے وقت نفل) نماز ادا کرنے میں نبی اکرم ﷺ کا یہی طریقہ رہا ہے۔

19 - باب صَلَاةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ وَذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِيْ اِسْحَاقَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنا' اس حوالے سے ابواسحاق سے منقول اختلاف کا تذکرہ

1651 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَنِعُ مِنْ وَّجْهِي وَهُوَ صَائِمٌ وَّمَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا ۔ خَالَفَهٗ يُوْنُسُ رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ۔

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے' اور وصال سے پہلے آپ ﷺ اکثر نفل نمازیں بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہاں ایک لفظ ذکر کیا' جس کا مطلب یہ بنتا تھا' آپ ﷺ فرض نمازیں بیٹھ کر ادا نہیں کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی بتایا: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے انسان باقاعدگی سے سرانجام دے' اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

یونس نامی راوی نے اس روایت کو ابواسحاق کے حوالے سے اسود کے حوالے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

شرح

نماز کے فرائض میں ایک فرض قیام ہے' لیکن یہ حکم فرض نماز کے لئے ہے نوافل کے بارے میں آدمی کو اس بات کی اجازت ہے کہ اگر وہ چاہے' تو انہیں بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس باب میں نقل ہونے والی تمام روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نوافل بیٹھ کر ادا کر لیتے تھے تاہم فرض نماز کھڑے ہو کر ہی ادا کرتے تھے۔

•••———•••———•••

1651- انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (16032) ۔

1652 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمِ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ جَالِسًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ .

خَالَفَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَقَالَا عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ .

★★ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' وصال سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا کرتے تھے البتہ فرض نمازیں کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ مختلف طور پر منقول ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1653 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْفَرِيْضَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ اَدْوَمَهُ وَاِنْ قَلَّ .

★★ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال سے پہلے اکثر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا کرتے تھے البتہ فرض (نمازیں) کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جو باقاعدگی سے کیا جائے' اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

1654 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ . خَالَفَهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ فَرَوَاهُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ .

★★ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال سے پہلے اکثر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا کرتے تھے' البتہ فرض (کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے آدمی باقاعدگی سے سرانجام دے' اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

عثمان بن ابوسلیمان نامی راوی نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1655 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلَاتِهٖ

1652-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18145) .

1653-اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب صلاة القاعد في النافلة و ذكر الاختلاف على ابي اسحق في ذلك (الحديث 1654) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب في صلاة النافلة قاعدًا (الحديث 1225) بنحوه و في الزهد، باب المداومة على العمل (الحديث 4237) . تحفة الاشراف (18236) .

1654-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب صلاة القاعد في النافلة و ذكر الاختلاف على ابي اسحق في ذلك (الحديث 1653) .

1655-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا و فعل بعض الركعة قائمًا و بعضها قاعدًا (الحديث 115) . واخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 266) . تحفة الاشراف (17734) .

وَهُوَ جَالِسٌ .

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال سے پہلے اکثر نمازیں بیٹھ کرادا کرتے تھے (یعنی نفل نمازیں بیٹھ کرادا کرتے تھے)۔

1656 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ .

★★ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نمازیں بیٹھ کرادا کر لیتے تھے)۔

1657 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا .

★★ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی بیٹھ کر نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے ایک سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا کرنا شروع کر دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سورت کی تلاوت کرتے تھے' اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے' یہاں تک کہ وہ اپنے سے زیادہ لمبی سورت سے بھی زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

20 - باب فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلٰى صَلَاةِ الْقَاعِدِ

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت

1658 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَقُلْتُ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ "اِنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ" . وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا . قَالَ "اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

1656-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا و فعل بعض الركعة قائمًا و بعضها قاعدًا (الحديث 115)۔ تحفة الاشراف (16214) .

1657-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا و فعل بعض الركعة قائمًا و بعضها قاعدًا (الحديث 117)۔ واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا (الحديث 373) . تحفة الاشراف (15812) .

1658-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا و فعل بعض الركعة قائمًا و بعضها قاعدًا (الحديث 120)۔ اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة القاعد (الحديث 950) تحفة الاشراف (8937) .

''بیٹھ کرنماز ادا کرنے والے کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں نصف (اجر وثواب) حاصل ہوتا ہے''

جبکہ آپ ﷺ خود بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! (میں نے یہ بات کہی ہے) لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی مانند نہیں ہوں۔

شرح

جن روایات میں بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی فضیلت کا تذکرہ ہے ان روایات کو علماء نے نوافل پر محمول کیا ہے۔ یعنی جو شخص نفل نماز بیٹھ کر ادا کرتا ہے حالانکہ اسے قیام کی قدرت حاصل ہو تو اسے کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے والے کے مقابلے میں نصف ثواب ملتا ہے۔ جہاں تک فرض نماز کا تعلق ہے تو اگر کوئی شخص قیام کی قدرت رکھتا ہو لیکن اس کے باوجود وہ بیٹھ کر فرض نماز ادا کرے تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی بلکہ ایسا شخص گناہ گار ہوگا' بلکہ علماء نے تو یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ شخص اس کو حلال سمجھتا ہو تو اس پر کفر کا فتویٰ عائد کیا جائے گا اور اس پر مرتدین کے احکام جاری ہوں گے یہ بالکل اسی طرح ہوگا جیسے کوئی شخص زناء یا سود کو حلال قرار دیدے لیکن اگر کوئی شخص فرض نماز اس لئے بیٹھ کر ادا کرتا ہے کہ وہ قیام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا' تو اس صورت میں اس شخص کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی مانند اجر وثواب حاصل ہوگا' اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اس بات پر علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

•••———•••———•••

21 - باب فَضْلِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلٰى صَلَاةِ النَّائِمِ

باب: لیٹ کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

1659 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِىْ يُصَلِّىْ قَاعِدًا قَالَ "مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ" ۔

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا' وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو بیٹھ کر نماز پڑھے گا اُسے کھڑے ہونے والے کے مقابلے میں نصف اجر ملے گا اور جو شخص لیٹ کر نماز ادا کرے گا' اُس کو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف اجر

1659-اخرجه البخاری فی تقصير الصلاة، باب صلاة القاعد (الحديث 1115)، وباب صلاة القاعد بالايماء (الحديث 1116)، و باب اذا لم يطق قاعدًا صلى على جنب (الحديث 1117) بمعناه . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی صلاة القاعد (الحديث 951) . و اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء ان صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم (الحديث 371) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم (الحديث 1231) تحفة الاشراف (10831) .

ملے گا۔

22 - باب كَيْفَ صَلَاةُ الْقَاعِدِ

باب: بیٹھ کر نماز کیسے ادا کی جائے گی؟

1660 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ حَفْصٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَبِيْ دَاوُدَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَّلَا اَحْسِبُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا خَطَاً وَّاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چارزانو بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق ابوداؤد نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے بھی اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے' اور وہ راوی ثقہ ہے' لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس روایت میں غلطی پائی جاتی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

23 - باب كَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت (نوافل) کے دوران کس طرح سے قرأت کی جائے گی؟

1661 - اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَجْهَرُ اَمْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اَسَرَّ .

☆☆ عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت (نوافل) ادا کرتے ہوئے کس طرح قرأت کرتے تھے' بلند آواز میں کرتے تھے یا پست آواز میں کرتے تھے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہر طرح سے کر لیتے تھے' بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں کر لیتے تھے' بعض اوقات پست آواز میں کرتے تھے۔

24 - باب فَضْلِ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

باب: بلند آواز کے مقابلے میں پست آواز میں قرأت کرنے کی فضیلت

1662 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ سُمَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ

1660-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16206) .

1661-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16286) .

اَلَّذِیْ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِیْ يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِیْ يُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِیْ يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ".

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے' اس کی مثال اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے کی مانند ہے اور جو شخص پست آواز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے' اس کی مثال خفیہ طور پر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے"۔

25 - باب تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِیْ صَلَاةِ اللَّيْلِ .

باب: رات کے نوافل کے دوران قیام' رکوع' رکوع کے بعد کھڑے ہونے سجدہ کرنے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں برابری کرنا سنت ہے

1663 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَاَهَا يَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" . فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" . فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيْبًا مِّنْ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" . فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْبًا مِّنْ رُكُوْعِهِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرۃ تلاوت کرنی شروع کی' میں نے یہ سوچا کہ شاید ایک سو آیات تلاوت کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے جائیں گے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے رہے' میں نے سوچا کہ شاید دو سو آیات تلاوت کرنے کے بعد رکوع میں چلے جائیں گے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے رہے' میں نے سوچا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں پوری سورۃ البقرۃ پڑھیں گے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کر دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مکمل پڑھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

1662-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في رفع الصوت بالقراء ة في صلاة الليل (الحديث 1333) بنحوه . و اخرجه الترمذي في فضائل القرآن، باب . 20 . (الحديث 2919) بنحوه . و اخرجه النسائي في الزكاة، باب المسر بالصدقة (الحديث 2560) . تحفة الاشراف (9949) .

1663-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها ، باب استحباب تطويل القراء ة في صلاة الليل (الحديث 203) . واخرجه النسائي في التطبيق، نوع آخر (الحديث 1132) بنحوه . و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه و سجوده (الحديث 871) . والترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التسبيح في الركوع و السجود (الحديث 262 و 263) . والنسائي في الافتتاح، تعوذ القارىء اذا مر بآية عذاب (الحديث 1007)، و في التطبيق، باب الذكر في الركوع (الحديث 1045) و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقول بين السجدتين (الحديث 897)، وباب ما جاء في القراء ة في صلاة الليل (الحديث 1351) . تحفة الاشراف (3351) .

سے سورۂ آل عمران پڑھنی شروع کر دی پھر آپ ﷺ نے اس کی تلاوت کی اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جب آپ ﷺ کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کا تذکرہ ہوتا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں کوئی چیز مانگنے کا تذکرہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے وہ چیز مانگتے تھے جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں کسی چیز سے پناہ مانگنے کا تذکرہ ہوتا تو اس چیز سے پناہ مانگتے تھے پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے تو آپ ﷺ نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھا آپ ﷺ کا رکوع تقریباً اتنا ہی تھا جتنا طویل آپ ﷺ کا قیام تھا آپ ﷺ نے رکوع کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھا تو اب آپ ﷺ کا یہ قیام اتنا ہی طویل تھا جتنا طویل آپ کا رکوع تھا آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھتے رہے آپ ﷺ کا سجدہ بھی اتنا ہی طویل تھا جتنا آپ ﷺ نے رکوع کیا تھا۔

[illegible] - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ - ثِقَةٌ - قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ يَقُولُ "رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي" مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا فَمَا صَلَّى إِلَّا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ إِلَى الْغَدَاةِ.

قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدِي مُرْسَلٌ وَطَلْحَةُ بْنُ يَزِيدَ لَا أَعْلَمُهُ سَمِعَ مِنْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا وَغَيْرُ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ.

★★ [illegible] آپ ﷺ [illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ [illegible] آپ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ ﷺ [illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى [illegible] آپ ﷺ [illegible]

[illegible]

حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

26 - باب كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ

باب: رات کی نماز کیسے ادا کی جائے گی؟

1665 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْاَزْدِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدِیْ خَطَاٌ وَّاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ یعلیٰ بن عطاء بیان کرتے ہیں' انہوں نے علی ازدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''رات کی نماز اور دن کی نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی'' (جہاں نفل نماز مراد ہے)۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت غلط ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1666 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ "مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ دو' دو کر کے ادا کی جائے گی' جب تمہیں صبح صادق (قریب ہونے) کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت ادا کر کے اُسے وتر کر لو''۔

1667 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ" .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1665-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة النهار (الحديث 1295) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ان صلاة الليل و النهار مثنى مثنى (الحديث 597) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الليل و النهار مثنى مثنى (الحديث 1322) . تحفة الاشراف (7349) .

1666-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى و الوتر ركعة من آخر الليل (الحديث 146) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الليل ركعتين (الحديث 1320) . تحفة الاشراف (7099) .

1667-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6930) .

"رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی' جب تمہیں (صبح صادق) کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت کے ذریعے انہیں وتر کرلو"۔

1668 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُسْاَلُ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ "مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تمہیں صبح (صادق قریب ہونے) کا خوف ہو' تو تم ایک رکعت کے ذریعے اُسے طاق کرلو"۔

1669 - اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَالَ "مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِنْ خَشِىَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب کسی شخص کو صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو وہ ایک رکعت کے ذریعے اُسے طاق کرلے"۔

1670 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی' جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت کے ذریعے اُسے طاق کرلو"۔

1671 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَقَالَ "صَلَاةُ

1668-اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب كيف الوتر بواحدة (الحديث 1694) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الليل ركعتين (الحديث 1320) . تحفة الأشراف (8585) .

1669-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7646) .

1670-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ان صلاة الليل مثنى مثنى (الحديث 437) مطولًا . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الليل ركعتين (الحديث 1319) مختصرًا . تحفة الاشراف (8288) .

اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مسلمان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: رات کی نماز کیسے ادا کی جائے گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رات کی نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی' اگر تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت کے ذریعے اُسے طاق کرلو"۔

1672 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رات کی نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی' جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت کے ذریعے اُسے طاق کرلو"۔

1673 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! رات کی نماز کیسے ادا کی جائے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رات کی نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی' اگر تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت کے ذریعے (اپنے نوافل کو) طاق کرلو"۔

1671-اخرجه البخاری فی التهجد، باب كيف صلاة النبی صلی الله عليه وسلم و كم كان النبی صلی الله عليه وسلم يصلی من الليل (الحديث 1137) . تحفة الاشراف (6843) .

1672-اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنی مثنی و الوتر ركعة من آخر الليل (الحديث 147) . و اخرجه النسائی فی قيام الليل و تطوع النهار، باب كيف صلاة الليل (الحديث 1673) . تحفة الاشراف (6710) .

1673-تقدم فی قيام الليل و تطوع النهار، باب كيف صلاة الليل (الحديث 1672) .

27 - باب الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ

باب: وتر (ادا کرنے) کا حکم

1674 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ - وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ "يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ" .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے اہل قرآن! (یعنی ایمان والو!) وتر ادا کیا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے''۔

شرح

وتر کی نماز کا بیان

وتر کا حکم

وتر کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تین طرح کی روایات منقول ہیں۔

مسئلہ: ایک روایت کے مطابق یہ فرض ہیں' دوسری روایت کے مطابق یہ سنت مؤکدہ ہیں اور تیسری روایت کے مطابق یہ واجب ہیں اور یہی اُن کا آخری قول ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر وتر کی نماز سنت ہوتی اور عشاء کی نماز کے تابع ہوتی' تو اسے رات کے آخری حصے تک مؤخر کرنا مکروہ ہوتا' جس طرح عشاء کی سنتوں کو رات کے آخری حصے تک مؤخر کرنا مکروہ ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جو شخص کھڑے ہو کر وتر ادا کرنے پر قادر ہو' اُس کے لیے بیٹھ کر وتر ادا کرنا یا کسی عذر کے بغیر سواری پر وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (محیط سرخسی)

وتر کی قضا لازم ہے

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھول کر یا جان بوجھ کر اسے ترک کر دیتا ہے' تو اُس پر قضاء کرنا لازم ہوگا' خواہ کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر چکا ہو۔

مسئلہ: اسی طرح وتر کی نماز وتر کی نیت کے بغیر ادا نہیں ہوتی۔ (الکفایہ)

مسئلہ: وتر کی قضاء پڑھتے ہوئے دعائے قنوت بھی پڑھی جائے گی۔ (محیط)

1674-اخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب استحباب الوتر (الحديث 1417) . واخرجه الترمذى فى الصلاة، باب ما جاء ان الوتر ليس بحتم (الحديث 453) مطولًا . واخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فى الوتر (الحديث 1169) مطولًا والحديث عند: الترمذى فى الصلاة، باب ما جاء ان الوتر ليس بحتم (الحديث 454) . والنسائى فى قيام الليل وتطوع النهار، باب الامر بالوتر (الحديث 1675) . تحفة الاشراف (10135) .

وتر کا مستحب وقت

مسئلہ: مستحب یہ ہے: وتر کی نماز کو رات کے آخری حصے تک مؤخر کر دیا جائے گا' جس طرح عشاء کی سنتوں کو اس وقت تک مؤخر کرنا مکروہ ہوتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: وتر کی تین رکعات ہیں' جن کے درمیان سلام پھیر کر فصل نہیں کیا جائے گا۔ (الھدایہ)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔ (الجوہرہ النیرہ)

مسئلہ: جب آدمی تیسری رکعت میں قرأت کر کے فارغ ہوگا' تو وہ تکبیر کہے گا' پھر دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کرے گا اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھے گا۔

مسئلہ: ایسا پورا سال کرے گا' قنوت میں قیام کی مقدار اتنی ہے' جتنی دیر میں سورۂ انشقاق کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (المحیط)

دعائے قنوت پڑھنا

مسئلہ: فقہاء کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ دعائے قنوت پڑھتے ہوئے ہاتھ کھلے چھوڑ دے گا یا اُنہیں باندھ لے گا۔ مختار یہ ہے: وہ اُنہیں باندھ لے گا۔ (فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: دعائے قنوت کے بارے میں مختار طریقہ یہ ہے: امام اور مقتدی اُسے پست آواز میں پڑھیں گے۔ (النہایہ)

مسئلہ: تنہا نماز ادا کرنے والا شخص بھی اسے پست آواز میں پڑھے گا' یہی قول مختار ہے۔ (شرح مجمع البحرین لابن الملک)

مسئلہ: قنوت میں کوئی متعین دعا لازم نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: تاہم زیادہ بہتر یہ ہے: آدمی یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں''۔

اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! جنہیں' تو نے ہدایت نصیب کی ہے' اُن میں مجھے بھی ہدایت نصیب کر دے''۔

جو شخص دعائے قنوت اچھی طرح سے نہیں پڑھ سکتا' وہ یہ پڑھ لے گا:

''اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطاء کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطاء کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے''۔ (محیط)

مسئلہ: یا پھر وہ یہ پڑھ لے گا:

''اے اللہ! ہماری مغفرت کر دے''۔

وہ ان کلمات کو تین مرتبہ دُہرائے گا۔ شیخ ابولیث سمرقندی نے اسے اختیار کیا ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دعائے قنوت پڑھنی بھول جاتا ہے اور اسے رکوع میں جا کر یہ بات یاد آتی ہے' تو صحیح یہ ہے: وہ رکوع میں دعا نہیں پڑھے گا اور واپس قیام کی طرف بھی نہیں جائے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر وہ شخص قیام کی طرف واپس چلا جاتا ہے اور دعائے قنوت پڑھتا ہے اور دوبارہ رکوع نہیں کرتا تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: قنوت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجا جائے گا' ہمارے مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: وتر کی قنوت میں مقتدی امام کی متابعت کرے گا' اگر مقتدی کے فارغ ہونے سے پہلے ہی امام رکوع میں چلا جاتا ہے' تو مقتدی اُس کی پیروی کرتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا' اگر امام قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلا جاتا ہے اور مقتدی نے قنوت نہیں پڑھی تو اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ رکوع فوت ہو جائے گا' تو وہ رکوع میں چلا جائے گا' اگر یہ اندیشہ نہ ہو' تو قنوت پڑھنے کے بعد رکوع میں جائے گا۔ (خلاصہ)

وتر کے دوران شک لاحق ہونا

مسئلہ: اگر کسی شخص کو وتر کی نماز کے دوران یہ شک لاحق ہو جاتا ہے کہ وہ کون سی رکعت ادا کر رہا ہے؟ تو جس رکعت میں وہ ہے اُس میں دعائے قنوت پڑھ کر قعدہ کرے گا پھر کھڑا ہو جائے گا اور اس کے بعد دو رکعتیں دو قعدوں کے ساتھ ادا کرے گا اور دونوں میں احتیاط کے پیشِ نظر قنوت پڑھ لے گا' ایک قول یہ بھی ہے کہ کسی بھی رکعت میں قنوت نہیں پڑھے گا' تاہم پہلا قول زیادہ درست ہے' کیونکہ قنوت واجب ہے اور جب کسی چیز کے واجب ہونے یا غلط ہونے کے بارے میں شک ہو جائے تو احتیاطاً اُسے ادا کر لینا چاہیے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: مسبوق شخص کو چاہیے کہ امام کے ساتھ قنوت پڑھے' اُس کے بعد نہ پڑھے۔ (منیہ)

مسئلہ: اگر امام نے قنوت پڑھ لی تو جب اپنی باقی نماز ادا کرلے گا' اُس میں دعائے قنوت نہیں پڑھے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: سب حضرات اسی بات کے قائل ہیں۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص رکوع کی تیسری رکعت میں شریک ہوا اور اُس نے امام کے ساتھ قنوت نہیں پڑھی تو جب بعد میں وہ اپنی بقیہ نماز ادا کرلے گا' تو قنوت نہیں پڑھے گا۔ (محیط)

مسئلہ: وتر کی نماز کے علاوہ اور کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھی جائے گی' متون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر آدمی کسی ایسے شخص کی اقتداء میں وتر ادا کرتا ہے' جو رکوع کے بعد قومہ کے دوران دعائے قنوت پڑھتا ہے حالانکہ مقتدی اس بات کا قائل نہیں ہے' تو وہ ایسی صورت میں امام کے مطابق عمل کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھتا ہے' تو مقتدی کو چاہیے کہ وہ خاموش رہے۔ (الہدایہ)

•••——•••——•••

1675 - اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِی نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ

1675-اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء ان الوتر ليس بحتم (الحديث 453) . مطولاً و (الحديث 454) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی الوتر (الحديث 1169) مطولاً . والحديث عند: ابی داؤد فی الصلاة، باب استحباب الوتر (الحديث 1416) . والنسائی فی قيام الليل و تطوع النهار، باب الامر بالوتر (الحديث 1674) . تحفة الاشراف (10135) .

بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: فرض نماز کی طرح وتر لازمی نہیں ہیں' بلکہ یہ سنت ہیں' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے۔

28 - باب الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

باب: سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی ترغیب

1676 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ شِمْرٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ اَلنَّوْمِ عَلٰى وِتْرٍ وَّصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی:

''وتر ادا کرنے کے بعد سونا' ہر مہینے میں تین روزے رکھنا اور چاشت کے وقت دو رکعات ادا کرنا''۔

شرح

اس روایت میں جو یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے سے پہلے وتر کی نماز ادا کرنے کی ترغیب دی تھی۔ علماء نے اس کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ اس شخص کے لئے ہے جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا۔ البتہ جو شخص رات کے آخری حصے میں بیدار ہو کر نوافل ادا کرنے کا پابند ہو اس کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ سو جائے اور رات کے آخری حصے میں وتر کی نماز ادا کرے' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں وتر کی نماز ادا کرتے تھے۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حصے میں نوافل ادا کرنے کی بعد وتر کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث امام نسائی نے آگے چل کر حدیث نمبر 1682 کے تحت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''صبح صادق سے کچھ پہلے وتر ادا کیا کرو''۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر کی نماز ادا کرنا واجب ہے' جبکہ امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک یہ ایسی سنت مؤکدہ ہے' جسے ترک کرنے کی اجازت کسی کے لئے نہیں تاہم یہ واجب بھی نہیں ہے۔

1676-اخرجه البخاري في التهجد، باب صلاة الضحى في الحضر (الحديث 1178) بنحوه، و في الصوم، باب صيام البيض (الحديث 1981) بنحوه . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب صلاة الضحى وان اقلها ركعتان و اكملها ثمان ركعات واوسطها اربع ركعات او ست والحث على المحافظة عليها (الحديث 85) بنحوه . و اخرجه النسائي في قيام الليل وتطوع النهار، باب الحث على الوتر قبل النوم (الحديث 1677) . تحفة الاشراف (13618) .

امام مالک، سفیان ثوری اور لیث بن سعد نے اسے سنت قرار دیا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نماز فرض نہیں ہے۔*

•••———•••———•••

1677 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْوِتْرِ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی: رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لینا' فجر کی دو سنتیں ادا کرنا اور ہر مہینے تین روزے رکھنا۔

29 - باب نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ

باب: ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر کی نماز ادا کرنے کی ممانعت

1678 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا اَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَاَمْسَى بِنَا وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَاَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ اِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِاَصْحَابِهِ حَتّٰى بَقِيَ الْوِتْرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ اَوْتِرْ بِهِمْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ".

☆☆ حضرت قیس بن طلق بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ رمضان کے ایک دن میرے والد حضرت طلق بن علی ہمارے ہاں تشریف لائے' وہ شام تک ہمارے ہاں رہے' اس رات کو انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی' انہوں نے ہمیں وتر کی نماز بھی پڑھا دی' پھر وہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے' وہاں انہوں نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی' یہاں تک کہ صرف وتر کی نماز باقی رہ گئی' پھر انہوں نے ایک شخص کو آگے کیا اور اُس سے فرمایا: تم انہیں وتر کی نماز پڑھا دو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' "ایک رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جا سکتے"۔

30 - باب وَقْتِ الْوِتْرِ

باب: وتر (کی نماز) کا وقت

1679 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ

* مختصر اختلاف العلماء مسئلہ وتر کا واجب ہونا

1677-تقدم فی قیام اللیل وتطوع النهار، باب الحث علی الوتر قبل النوم (الحديث 1676) .

1678-اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی نقض الوتر (الحديث 1439) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء لا وتران فی ليلة (الحديث 470) مختصراً . تحفة الاشراف (5024) .

1679-اخرجه البخاری فی التهجد، باب من نام اول الليل و احى آخره (الحديث 1146) بمعناه . واخرجه الترمذی فی الشمائل، باب ما جاء فی عبادة رسول الله صلی الله عليه وسلم (الحديث 251) . تحفة الاشراف (16029) .

يَزِيْدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهُ فَإِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ .

☆☆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے' پھر آپ ﷺ نوافل ادا کرتے رہتے تھے' یہاں تک کہ جب سحری کا وقت قریب ہوتا تھا تو آپ ﷺ وتر ادا کر لیتے تھے' پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر تشریف لے آتے تھے' اگر آپ ﷺ کو ضرورت محسوس ہوتی' تو آپ ﷺ اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کر لیتے تھے' پھر جب آپ ﷺ اذان کی آواز سنتے تو تیزی سے اُٹھتے تھے۔ اگر آپ ﷺ جنابت کی حالت میں ہوتے تو غسل کر لیتے تھے' ورنہ وضو کر کے نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

شرح

وتر کے وقت کی دو صورتیں ہیں۔ ایک اس کا اصل وقت اور دوسرا اس کا مستحب وقت۔

جمہور کے نزدیک ان کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے اس لئے عشاء کی نماز سے پہلے وتر ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یا بھول کر عشاء کی نماز سے پہلے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے' تو یہ وتر کی نماز شمار نہیں ہوگی۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں' اگر کوئی شخص رات کے ابتدائی حصے میں وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے' پھر اس کے بعد وہ نوافل ادا کرتا ہے تو وہ رات کے آخری حصے میں دوبارہ وتر کی نماز ادا نہیں کرے گا' کیونکہ ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر کی نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔

•••———•••———•••

1680 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَاَوْسَطِهِ وَانْتَهٰى وَتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے رات کے ابتدائی حصے میں بھی اور درمیانی حصے میں بھی (یعنی ہر حصے میں) وتر کی نماز ادا کی ہے اور آپ ﷺ کی وتر کی نماز کا آخری وقت صبح صادق کا وقت ہوتا تھا۔

1681 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ

1680-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل و عدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل و ان الوتر ركعة وان الركعة صلاة صحيحة (الحديث 137) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الوتر من اول الليل و آخر (الحديث 456) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الوتر آخر الليل (الحديث 1185) . تحفة الاشراف (الحديث 17653) .

صَلَاتِهِ وَتْرًا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہو' اُسے اپنے نوافل کا اختتام وتر پر کرنا چاہیے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

31 - باب الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

باب: صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرنے کا حکم

1682 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِىْ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ نَضْرَةَ الْعَوَقِىُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِىَّ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ "اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو"۔

1683 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ - عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو"۔

32 - باب الْوِتْرِ بَعْدَ الْاَذَانِ

باب: (فجر کی) اذان کے بعد وتر ادا کرنا

1684 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ فِىْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهُ فَجَاءَ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ اُوْتِرُ . قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وَتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَةِ . وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1681-اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل (الحديث 150) . تحفة الاشراف (8297) .

1682-اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل (الحديث 160 و 161) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی مبادرة الصبح بالوتر (الحديث 468) . واخرجه النسائی فی قيام الليل و تطوع النهار، باب الامر بالوتر قبل الصبح (الحديث 1683) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب من نام عن وتر اونسيه (الحديث 1189) . تحفة الاشراف (4384) .

1683-تقدم فی قيام الليل و تطوع النهار، باب الامر بالوتر قبل الصبح (الحديث 1682) .

1684-تقدم فی المواقيت، فضل الصلاة لمواقيتها (الحديث 611) .

وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى .

☆☆ ابراہیم بن محمد اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں موجود تھے' نماز کے لیے اقامت کہی گئی' لوگ ان کا انتظار کرنے لگے' وہ تشریف لائے' تو انہوں نے وضاحت کی کہ میں وتر کی نماز ادا کر رہا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ سے دریافت کیا گیا' کیا اذان کے بعد بھی وتر ادا کیے جا سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اقامت کے بعد بھی وتر ادا کیے جاسکتے ہیں۔

پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ (فجر کی) نماز کے وقت سوئے رہ گئے تھے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا تھا تو آپ ﷺ نے پھر (یعنی سورج نکلنے کے بعد) نماز ادا کی تھی۔

33 - باب الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب: سواری پر وتر ادا کرنا

1685 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سواری پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

شرح

امام ابوجعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے۔ وتر کی نماز سواری پر ادا نہیں کی جاسکتی۔

امام مالک' سفیان ثوری' لیث بن سعد' امام اوزاعی' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرتے ہیں' وتر کی نماز سواری پر ادا کی جاسکتی ہے خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو' وہ یہ کہتے ہیں: سواری پر وتر کی نماز ادا کی جاسکتی ہے' البتہ فرض نماز اس طرح ادا نہیں کی جا سکتی۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نوافل ادا کر لیتے تھے' لیکن وتر کی نماز زمین پر ادا کیا کرتے تھے۔

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ وتر کی نماز زمین پر ادا کیا کرتے تھے۔ *

احناف اس بات کے قائل ہیں: وتر کی نماز میں تین رکعات ہیں' ان کے درمیان سلام پھیر کر فصل نہیں کیا جائے گا' بلکہ تیسری رکعت کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔ جس طرح مغرب کی نماز ادا کی جاتی ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص پہلے قعدہ کو بھول جاتا ہے' تو وہ دوبارہ قعدہ کی طرف نہیں جائے گا' اگر وہ دوبارہ جائے گا' تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

احناف کی دلیل سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول یہ روایت ہے۔

1685-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7791) .

* مختصر اختلاف العلماء' مسئلہ سفر کے دوران سواری پر وتر ادا کرنے کا حکم

''نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کرتے تھے' اور آپ ﷺ صرف ان کے آخر میں ہی سلام پھیرتے تھے''۔

وتر کی نماز کے بارے میں روایات میں بہت زیادہ لفظی اور معنوی اختلاف پایا جاتا ہے' جسے امام نسائی نے آگے آنے والے ابواب میں تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی نے اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ وہ تحریر کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے یہ صراحت کی ہے کہ وتر کی ایک رکعت ہوتی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ہم ایک رکعت وتر کے قائل ہیں۔

یہ بات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما' حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے منقول ہے۔

سعید بن مسیب' عطاء بن ابی رباح' امام مالک' امام اوزاعی' امام شافعی ، اسحٰق بن راہویہ' اور ابوثور اسی بات کے قائل ہیں۔*

وتر کے احکام پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں۔ وتر کی نماز کے بارے میں پانچ حوالے سے علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ پہلا مسئلہ یہ ہے: وتر کی نماز کا حکم کیا ہے؟ دوسرا مسئلہ یہ ہے: وتر کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟ تیسرا مسئلہ یہ ہے: وتر کی نماز کا وقت کیا ہے؟ چوتھا مسئلہ اس میں دعائے قنوت کا پڑھنا ہے؟

پانچواں مسئلہ سواری پر وتر کی نماز ادا کرنا ہے؟

جہاں تک وتر کی نماز کے حکم کا تعلق ہے' تو اس سے پہلے ہم فرض نمازوں کی تعداد کے بارے میں بیان کر چکے ہیں۔

جہاں تک نماز وتر کے طریقے کا تعلق ہے' تو اس بارے میں امام مالک یہ فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے: وتر میں تین رکعات اس طرح ادا کی جائیں گی کہ ان کے درمیان میں ایک سلام کا فاصلہ ہو۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' تینوں رکعات کو ایک ساتھ ادا کیا جائیگا اور ان کے درمیان سلام کا فاصلہ نہیں ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' وتر کی ایک رکعت ہوگی۔

ان میں سے ہر ایک قول کو اسلاف اور تابعین کی تائید حاصل ہے اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس حوالے سے روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں سے ایک رکعت وتر ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

* مختصر المغنی مسئلہ' فصل' وتر کی ایک رکعت ہے' وتر کی رکعات کی تعداد اور ان کے درمیان سلام پھیرنے کا حکم

''رات کی نماز دو دو کر کے اور کی جائے گی جب تم دیکھو کہ صبح ہونے والی ہے تو تم ایک رکعت وتر پڑھ لو''۔

امام مسلم نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں پانچ وتر ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے صرف آخری رکعت میں قعدہ کیا کرتے تھے''۔

امام ابوداؤد نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''وتر ادا کرنا ہے ہر مسلمان پر لازم ہے' جو شخص پانچ وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کرے جو تین وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کرے جو ایک رکعت وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کرے''۔

امام ابوداؤد نے یہ روایت بھی نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سات' نو' پانچ رکعات وتر ادا کر لیا کرتے تھے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کتنی رکعات ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں چار اور تین' چھ اور تین' آٹھ اور تین' دس اور تین (یعنی سات' نو' گیارہ' تیرہ رکعات) ادا کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ وتر ادا نہیں کیا کرتے تھے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مغرب دن کی نمازوں کا وتر ہے''۔*

•••———•••———•••

1686 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ عَلٰى بَعِيرِهٖ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے' اور وہ اس بات کا تذکرہ کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کر لیا کرتے تھے۔

1687 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لِىَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلٰى

* بدایۃ المجتہد' نماز وتر کے احکام

1686-انفرد به النسائی ۔ تحفة الاشراف (7647) .

1687-اخرجه البخاری فی الوتر، باب الوتر علی الدابة (الحديث 999) مطولاً ۔ و اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة علی الدابة فی السفر حيث تو جهت (الحديث 36) مطولاً ۔ واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الوتر علی الراحلة (الحديث 472) مطولاً ۔ واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی الوتر علی الراحلة (الحديث 1200) مطولاً ۔ تحفة الاشراف (7085) .

الْبَعِيرِ .

☆☆ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر ادا کر لیتے تھے۔

34 - باب كَمِ الْوِتْرُ

باب: وتر کی تعداد کتنی ہے؟

1688 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

شرح

امام ابوجعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں، ہمارے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: وتر کی نماز میں تین رکعات ہوں گی اور ان کے صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔ اس میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی اور دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا جائے گا اور پھر دونوں ہاتھوں کو چھوڑ دیا جائے گا۔

امام ابو یوسف سے یہ بات منقول ہے: وہ دعائے قنوت کے دوران دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتے تھے۔

ابن قاسم نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے: وتر کی نماز کی تین رکعات ہیں ان میں دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیرا جائیگا۔

ابن وہب نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص ایک وتر ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے۔

ابن قاسم نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں رمضان میں یا رمضان کے علاوہ میں دعائے قنوت نہیں پڑھتا۔

ابن وہب نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص ایک وتر ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وتر کی تین رکعات ہیں جن میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی اگر تم چاہو تو ایک رکعت وتر بھی ادا کر سکتے ہو، اگر چاہو تو تین بھی ادا کر سکتے ہو اگر چاہو تو پانچ ادا کر لو اگر چاہو تو سات ادا کر لو، اگر چاہو تو نو ادا کر لو۔ اگر چاہو تو گیارہ ادا کر لو، لیکن تم صرف اس کے آخر میں سلام پھیرو گے۔*

1688- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى و الوتر ركعة من آخر الليل (الحديث 153 و 154 و 155) - واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب كم الوتر (الحديث 1689) . تحفة الاشراف (8558) .

* مختصر اختلاف العلماء مسئلہ وتر کا طریقہ

1689 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَمُحَمَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْوَتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔

1690 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَالَ "مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوَتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اسے دو' دو کر کے ادا کیا جائے گا اور وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے"۔

35 - باب كَيْفَ الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ

باب: ایک رکعت وتر کس طرح (ادا کی جائے گی؟)

1691 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات کی نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی' جب تم اسے ختم کرنے کا ارادہ کرو تو ایک رکعت ادا کر لو' تم نے جو بھی نماز ادا کی ہوگی' یہ اس کو وتر کر دے گی۔

1692 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوَتْرُ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رات کی نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی اور وتر کی ایک رکعت ہوگی۔

1693 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ

1689-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب كم الوتر (الحديث 1688) .

1690-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل (الحديث 148) مطولًا . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب كم الوتر (الحديث 1421) . تحفة الاشراف (7267) .

1691-اخرجه البخاري في الوتر، باب ما جاء في الوتر (الحديث 993) . تحفة الاشراف (7374) .

1692-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7657) .

الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى" ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کے نوافل کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رات کی نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی' پھر جب کسی شخص کو صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو وہ ایک رکعت ادا کرے گا' یہ اس کی ادا کی ہوئی نماز کو وتر کر دے گی''۔

1694 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ "صَلَاةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا خِفْتُمُ الصُّبْحَ فَاَوْتِرُوْا بِوَاحِدَةٍ" ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات کی نماز دو' دو رکعت ادا کی جائے گی' جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو ایک رکعت کے ذریعے اسے وتر کر لو''۔

1695 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت کے ذریعے اُسے وتر کر لیتے تھے' پھر دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے۔

1693-اخرجه البخاری فی الوتر، باب ما جاء فی الوتر (الحديث 990) . واخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل (الحديث 145) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب صلاة الليل مثنى مثنى (الحديث 1326) . تحفة الاشراف (7225) .

1694-تقدیم فی قيام الليل و تطوع النهار، باب كيف صلاة الليل (الحديث 1668) .

1695-اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبی صلی الله عليه وسلم فی الليل و ان الوتر ركعة و ان الركعة صلاة صحيحة (الحديث 121) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی صلاة الليل (الحديث 1336) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی وصف صلاة النبی صلی الله عليه وسلم بالليل (الحديث 440 و 441)، و فی الشمائل، باب ما جاء فی عبادة رسول الله صلی الله عليه وسلم (الحديث 258) . واخرجه النسائی فی قيام الليل و تطوع النهار، باب كيف الوتر باحدى عشرة ركعة (الحديث 1725) . تحفة الاشراف (16593) .

36 - باب كَيْفَ الْوَتْرُ بِثَلَاثٍ

باب: تین وتر کس طرح ادا کیے جائیں گے؟

1696 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ "يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ" .

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں نوافل کس طرح ادا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں اور رمضان کے مہینے کے علاوہ رات کے نوافل میں گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات ادا کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ وتر ادا کیے بغیر سونے لگے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے عائشہ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے"۔

1697 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوَتْرِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

1696-اخرجه البخاري في التهجد، باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره (الحديث 1147)، و في صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان (الحديث 2013)، و في المناقب، باب كان النبي صلى الله عليه وسلم تنام عينه و لا ينام قلبه (الحديث 3569) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل و ان الوتر ركعة و ان الركعة صلاة صحيحة (الحديث 125) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة الليل (الحديث 1341) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل (الحديث 439) . تحفة الاشراف (17719) .

1697-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16116) .

37 - باب ذِكْرِ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ

وتر کے بارے میں حضرت ابی بن کعب کے حوالے سے منقول روایت کے الفاظ میں نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ

1698 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّالِثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي آخِرِهِنَّ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ' دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز ادا کر لیتے تھے' تو فارغ ہونے کے وقت یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے تھے:

"پاک ہے وہ بادشاہ جو ہر عیب سے پاک ہے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو ان کے آخر میں طویل کر کے ادا کرتے تھے۔

1699 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْوِتْرِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّالِثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ' دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

1700 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ

1698-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقرأ في الوتر (الحديث 1423) بنحوه مختصرًا، وباب في الدعاء بعد الوتر (الحديث 1430) مختصرًا . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابي بن كعب في الوتر (الحديث 1699 و 1700)، و نوع آخر من القراءة في الوتر (الحديث 1728 و 1729) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيما يقراء في الوتر (الحديث 1171) مختصرًا . و باب ما جاء في القنوت قبل الركوع و بعده (الحديث 1182) مختصرًا . تحفة الاشراف (54 و 55) .

1699-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابي ابن كعب في الوتر (الحديث 1698) .

1700-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابي بن كعب في الوتر (الحديث 1698) .

قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوَتْرِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَفِي الثَّالِثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِي بَعْدَ التَّسْلِيمِ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ". ثَلَاثًا.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ' دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس کے آخر میں سلام پھیرتے تھے' اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے:

سبحان الملك القدوس۔

38 - باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِيْ اِسْحَاقَ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوَتْرِ

وتر کے بارے میں سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل ہونے والی روایت میں ابواسحاق نامی راوی سے نقل کرنے میں راویوں کے اختلاف کا تذکرہ

1701 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَفِي الثَّالِثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) اَوْقَفَهُ زُهَيْرٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے' پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ' دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

زہیر نامی راوی نے اس روایت کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1702 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

1701-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيما يقرا به في الوتر (الحديث 462) بنحوه . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف على ابي اسحاق في حديث سعيد بن جبير عن ابن عباس في الوتر (الحديث 1702) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيما يقرا في الوتر (1172) مختصرًا . تحفة الاشراف (5587) .

1702-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار ، ذكر الاختلاف على ابي اسحق في حديث سعيد بن جبير عن ابن عباس في الوتر (الحديث 1701) .

☆☆ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ وتر کی تین (رکعات میں) سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

39 - باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلٰى حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى الْوَتْرِ

وتر کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے راویوں کے نقل کرنے میں اختلاف کا تذکرہ

1703 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى سِتًّا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَّصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ محمد بن علی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکعات ادا کیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر ادا کیے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فجر کی) دو رکعات ادا کیں۔

1704 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاكَ وَهُوَ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا (اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ) ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ فَنَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ نَفْخَهٗ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاكَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاكَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَوْتَرَ بِثَلَاثٍ .

☆☆ علی بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' آپ نے وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مکمل تلاوت کی:

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق' دن اور رات کے اختلاف میں' عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور سو گئے' یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

1703-اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء فی صلاة الليل و قيامه (الحديث 191) مطولاً . واخرجه ابو داؤد فی الطهارة، باب السواك لمن قام من الليل (الحديث 58)، و فی الصلاة، باب فی صلاة الليل (الحديث 1353 و 1354) مطولاً . و اخرجه النسائی فی قيام الليل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف علی حبيب بن ابی ثابت فی حديث ابن عباس فی الوتر (الحديث 1704) . تحفة الاشراف (6287) .

1704-تقدم فی قيام الليل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف علی حبيب بن ابی ثابت فی حديث ابن عباس فی الوتر (1703) .

خراٹے لینے کی آواز سنی' پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے' آپ ﷺ نے وضو کیا' مسواک کی' پھر دو رکعات نماز ادا کی' پھر آپ ﷺ سو گئے' پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے' پھر آپ ﷺ نے وضو کیا' مسواک کی' پھر آپ ﷺ نے دو رکعات ادا کیں' پھر آپ ﷺ نے تین وتر ادا کیے۔

1705 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مَخْلَدٍ - ثِقَةٌ - قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ .

☆☆ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے' آپ ﷺ نے مسواک کی (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

1706 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَّيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ . خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت آٹھ رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ ﷺ تین وتر ادا کرتے تھے' پھر فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

عمرو بن مرہ نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1707 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِتِسْعٍ . خَالَفَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَآئِشَةَ .

☆☆ سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ تیرہ رکعات وتر ادا کرتے تھے' جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ ﷺ کمزور ہوگئے' تو آپ ﷺ نے نو رکعات وتر ادا کرنی شروع کر دیں۔

عمارہ بن عمیر نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ اس روایت کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1705-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6444) .

1706-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6547) .

1707-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الوتر بسبع (الحديث 457) . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب الوتر بثلاث عشرة ركعة (الحديث 1726) . تحفة الاشراف (18225) .

1708 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ صَلَّى سَبْعًا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نو رکعات ادا کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی اور وزن بڑھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

40 - باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْوَتْرِ

باب: وتر کے بارے میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے بارے میں زہری سے نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ

1709 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي ضُبَارَةُ بْنُ أَبِي السَّلِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ" .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''وتر حق ہے' جو شخص چاہے وہ سات وتر ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کرے اور جو شخص چاہے' وہ ایک وتر ادا کرے''۔

1710 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ" .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''وتر حق ہے' جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے' جو چاہے وہ تین وتر ادا کرے اور جو چاہے وہ ایک وتر ادا کرے''۔

1711 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُعَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ

1708-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17681) .
1709-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب كم الوتر (الحديث 1422) . و اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث ابي ايوب في الوتر (الحديث 1710)، و (الحديث 1711 و 1712) موقوفًا و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الوتر بثلاث و خمس و سبع و تسع (الحديث 1190) . تحفة الاشراف (3480) .
1710-تقدم (الحديث 1709) .

فَلْيَفْعَلْ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''وتر حق ہے' جو شخص پانچ رکعات وتر ادا کرنا چاہے' وہ ایسا کرے جو شخص تین رکعات وتر ادا کرنے کو پسند کرے' وہ ایسا کر لے' جو شخص ایک رکعت وتر ادا کرنے کو پسند کرے' وہ ایسا کر لے''۔

1712 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ مَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَّمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَّمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَّمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَّمَنْ شَآءَ اَوْمَا اِيْمَاءً .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''جو شخص چاہے وہ سات وتر ادا کر لے' جو چاہے وہ پانچ وتر ادا کر لے' جو چاہے وہ تین وتر ادا کر لے' اور جو چاہے وہ ایک وتر ادا کر لے' اور جو چاہے وہ محض اشارہ کر لے''۔

41 - باب كَيْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ وَّذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِيْ حَدِيْثِ الْوِتْرِ

باب: پانچ وتر کس طرح ادا کیے جائیں گے؟ وتر سے متعلق روایت میں حکم نامی راوی سے اختلاف کا تذکرہ

1713 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَّبِسَبْعٍ لَّا يَفْصِلُ بَيْنَهَا بِسَلَامٍ وَّلَا بِكَلَامٍ .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات وتر ادا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان سلام یا گفتگو کے ذریعے فصل پیدا نہیں کرتے تھے۔

1714 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبْعٍ اَوْ بِخَمْسٍ وَّلَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سات یا پانچ وتر ادا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان سلام پھیر کر فصل نہیں کرتے تھے۔

1715 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَّزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ

1711-تقدم (الحديث 1709) .

1712-تقدم (الحديث 1709) .

1713-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الوتر بثلاث و خمس و سبع و تسع (الحديث 1192) . تحفة الاشراف (18214) .

1714-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18181) .

مِقْسَمٍ قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ فَلاَ اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قُلْتُ لاَ اَدْرِيْ . قَالَ الْحَكَمُ فَحَجَجْتُ فَلَقِيْتُ مِقْسَمًا فَقُلْتُ لَهُ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَنْ مَّيْمُوْنَةَ .

☆☆ مقسم فرماتے ہیں: وتر سات ہیں اور یہ پانچ سے کم نہیں ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم سے کیا' تو انہوں نے دریافت کیا: مقسم نے کس حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے؟ تو میں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حج پر گیا' وہاں میری ملاقات مقسم سے ہوئی' میں نے ان سے دریافت کیا' کہ آپ نے کس کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ایک مستند راوی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

1716 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَّلاَ يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعت وتر ادا کرتے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے۔

42 - باب كَيْفَ الْوِتْرُ بِسَبْعٍ

باب: وتر کی سات رکعات کس طرح ادا کی جائیں گی؟

1717 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ صَلّٰى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَّا يَقْعُدُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَّا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا . مُخْتَصَرٌ . خَالَفَهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب زیادہ ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وزن بڑھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعات ادا کرنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد ادا کرتے تھے۔

اے میرے بیٹے! یوں یہ نو رکعات ہو جاتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز ادا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ چیز یہ ہوتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے باقاعدگی سے ادا کریں۔

1715-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17818) .

1716-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16921) .

1717-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16115) .

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے' ہشام نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1718 - اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهٗ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نو رکعات وتر ادا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے' اس کا ذکر کرتے تھے' اُس سے دعا مانگتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ جاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام نہیں پھیرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نویں رکعت ادا کرتے تھے' پھر بیٹھتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے' اس سے دعا مانگتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعات نماز ادا کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور ہوگئے' تو آپ سات رکعات وتر ادا کرنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھ رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھتے تھے' پھر کھڑے ہوجاتے تھے' تاہم سلام نہیں پھیرتے تھے' اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعات ادا کرتے تھے' پھر سلام پھیرتے تھے' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔

43 - باب كَيْفَ الْوِتْرُ بِتِسْعٍ

باب: نو رکعات وتر کیسے ادا کیے جائیں گے؟

1719 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ اِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْ بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ ۔

1718-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (16113 و 16114) ۔

1719-اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، كيف الوتر بتسع (الحديث 1720) مطولاً ۔ واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الوتر بثلاث و خمس و سبع و تسع (الحديث 1191) ۔ والحديث عند: النسائي في السهو، باب اقل ما يجزى من عمل الصلاة (الحديث 1314) ۔ تحفة الاشراف (16107) ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے تھے' پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اس حصے میں بیدار ہو جاتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات ادا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان قعدہ نہیں کرتے تھے' صرف آٹھویں رکعت کے بعد قعدہ کرتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے' پھر اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان دعا مانگتے تھے' لیکن سلام نہیں پھیرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نویں رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ جاتے تھے (اس کے بعد راوی نے ایک کلمہ ذکر کیا ہے' جو اسی کی مانند ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے' پھر اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے' پھر دعا مانگتے تھے' پھر سلام پھیر دیتے تھے' اور بلند آواز میں پھیرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعت نماز ادا کر لیتے تھے۔

1720 - اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَّمَّا اَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا اَخْبَرَنَا اَنَّهُ اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ عَنْ وَّتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ اَوْ اَلَا اُنَبِّئُكَ بِاَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ بِوَتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قُلْتُ مَنْ قَالَ عَآئِشَةُ . فَاَتَيْنَاهَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا وَدَخَلْنَا فَسَاَلْنَاهَا فَقُلْتُ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ ثُمَّ يُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَّلَا يَقْعُدُ فِيْهِنَّ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعًا اَيْ بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا .

☆☆ زرارہ بن اوفیٰ بیان کرتے ہیں' سعد بن ہشام جب ہمارے پاس تشریف لائے' انہوں نے ہمیں بتایا: ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی نہ کروں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا میں تمہیں اس شخصیت کے بارے میں نہ بتاؤں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں تمام اہل زمین سے زیادہ علم رکھتی ہے' میں نے جواب دیا: وہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے انہیں سلام کیا' پھر ہم اندر آ گئے' ہم نے ان سے یہ دریافت کیا' میں نے عرض کی: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں بتائیں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہم نبی

1720-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب قيام الليل (الحديث 1600)، و كيف الوتر بتسع (الحديث 1719) . تحفة الاشراف (16104 و 16107) .

اکرم ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے تھے' پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تھا' رات کے کسی حصے میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بیدار کر دیتا تھا' آپ ﷺ مسواک کرتے' پھر وضو کرتے' پھر نو رکعات نماز ادا کرتے تھے' آپ ﷺ ان کے درمیان قعدہ نہیں کرتے تھے' صرف آٹھویں رکعت کے بعد قعدہ کرتے تھے' اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے' اللہ کا ذکر کرتے تھے' اس سے دعا مانگتے تھے' پھر کھڑے ہو جاتے تھے' آپ ﷺ سلام نہیں پھیرتے تھے' پھر آپ ﷺ نویں رکعت ادا کرتے تھے' پھر آپ ﷺ بیٹھ جاتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے' اس کا ذکر کرتے تھے' اس سے دعا مانگتے تھے' پھر آپ ﷺ بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے' اس کے بعد آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔

یہ گیارہ رکعات ہو جائیں گی' اے میرے بیٹے! جب نبی اکرم ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ ﷺ کا وزن بڑھ گیا تو آپ ﷺ سات رکعات وتر ادا کرنے لگے' پھر آپ ﷺ (ان کے بعد) دو رکعات بیٹھ کر ادا کر لیتے تھے' اور یہ سلام پھیرنے کے بعد ادا کرتے تھے۔

یوں یہ نو رکعات ہو جائیں گی۔

اے میرے بیٹے! نبی اکرم ﷺ جب کوئی نماز پڑھنا شروع کرتے تھے' تو آپ ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ ﷺ اُسے باقاعدگی سے سرانجام دیں۔

1721 - اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا ضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷺ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نو رکعات وتر ادا کرتے تھے' اس کے بعد آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے' جب آپ ﷺ کمزور ہو گئے' تو آپ ﷺ سات رکعات وتر ادا کرنے لگے' پھر اس کے بعد آپ ﷺ دو رکعات ادا کرنے لگے تھے۔

1722 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نو رکعات وتر ادا کرتے تھے' اس کے بعد آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔

1723 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَنْجِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ - يَعْنِىْ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ - قَالَ حَدَّثَنَا

1721-تقدم فی قیام اللیل و تطوع النهار، کیف یفعل اذا افتتح الصلاة قائما و ذکر اختلاف الناقلین عن عائشة فی ذلك (الحدیث 1650) .

1722-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (16099) .

1723-تقدم فی قیام اللیل و تطوع النهار، کیف یفعل اذا افتتح الصلاة قائما و ذکر اختلاف الناقلین عن عائشة فی ذلك (الحدیث 1650) .

حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں' وہ لوگ ایک وفد کی شکل میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (رات کی نفل نماز) کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات نوافل ادا کیا کرتے تھے' پھر نویں رکعت کے ذریعے اُسے وتر کر لیتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

1724 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ أُرَاهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نو رکعات ادا کرتے تھے۔

44 - باب كَيْفَ الْوِتْرُ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً

باب: گیارہ رکعت وتر کس طرح ادا کیے جائیں گے؟

1725 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت کے ذریعے انہیں وتر کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

45 - باب الْوِتْرِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

باب: تیرہ رکعات وتر ادا کرنا

1726 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ

1724-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب (منه) (الحديث 443 و 444) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في كم يصلي بالليل (الحديث 1360) . تحفة الاشراف (1595) .

1725-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب كيف الوتر بواحدة (1695) .

1726-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف على حبيب بن ابي ثابت في حديث ابن عباس في الوتر (الحديث 1707) .

اَوْتَرَ بِتِسْعٍ .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات ادا کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور ہو گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات ادا کرنے لگے۔

46 - باب الْقِرَآءَةِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر کی نماز میں تلاوت

1727 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ اَنَّ اَبَا مُوسٰى كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَصَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً اَوْتَرَ بِهَا فَقَرَاَ فِيهَا بِمِائَةِ اٰيَةٍ مِّنَ النِّسَآءِ ثُمَّ قَالَ مَا اَلَوْتُ اَنْ اَضَعَ قَدَمَيَّ حَيْثُ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَيْهِ وَاَنَا اَقْرَاُ بِمَا قَرَاَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ ابومجلز بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے (یعنی سفر کر رہے تھے) انہوں نے عشاء کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں' پھر انہوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت وتر ادا کیا' اس میں انہوں نے سورۂ نساء کی ایک سو آیات کی تلاوت کی' اس کے بعد انہوں نے فرمایا: میں نے اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی کہ میں اپنے دونوں پاؤں وہیں رکھوں کہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدمین شریفین رکھے تھے' اور میں اس میں وہی تلاوت کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کی تھی۔

47 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الْقِرَآءَةِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر کی نماز میں تلاوت (کے بارے میں روایت) کی ایک اور قسم

1728 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِشْكَابَ النَّسَائِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر دیتے تھے' تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے:

"سبحان الملك القدوس" ۔

1727-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9033) .

1728-تقدم (الحديث 1698) .

1729 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَّطَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

خَالَفَهُمَا حُصَيْنٌ فَرَوَاهُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

حصین نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1730 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

48 - باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى شُعْبَةَ فِيْهِ

باب: اس روایت میں شعبہ سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1731 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" ثَلَاثًا وَّيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی

1729-تقدم (الحديث 1698) .

1730-انفرد به النسائي، و سياتي في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف على شعبة فيه (الحديث 1731 و 1732 و 1733 و 1734 و 1735)، و ذكر الاختلاف على مالك بن مغول فيه (الحديث 1736)، و (الحديث 1737) مرسلاً، و (الحديث 1738)، و ذكر الاختلاف على شعبة عن قتادة في هذا الحديث (الحديث 1739 و 1740 و 1741)، والتسبيح بعد الفراغ من الوتر و ذكر الاختلاف على سفيان فيه (الحديث 1749 و 1750 و 1751 و 1752 و 1753) و (الحديث 1754) مرسلاً و اخرجه في عمل اليوم والليلة، ما يقول اذا فرغ من وتره (الحديث 730 و 731 و 732 و 733 و 736 و 737 و 738 و 739 و 742 و 743 و 744) . تحفة الاشراف (9683) .

1731-تقدم (الحديث 1730) .

نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے'جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تھے تو تین مرتبہ یہ
کلمات پڑھتے تھے:

"سبحان الملك القدوس" .

تیسری مرتبہ آپ ﷺ یہ کلمہ بلند آواز میں پڑھتے تھے۔

1732 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَلَمَةُ وَزُبَيْدٌ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِی الْوِتْرِ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" . وَيَرْفَعُ بِـ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" . صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ .

رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا .

★★ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (بن ابزیٰ) بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے' جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تھے' تو "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے اور تیسری مرتبہ پڑھتے ہوئے بلند آواز میں یہ کلمات پڑھتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس کی سند ایک حوالے سے مختلف ہے۔

1733 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَكَانَ اِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" . ثَلَاثًا طَوَّلَ فِی الثَّالِثَةِ .

وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا .

★★ سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے' جب آپ ﷺ سلام پھیرتے اور فارغ ہو جاتے تو تین مرتبہ "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے' تیسری مرتبہ آپ ﷺ اس کلمے کو طویل کرتے تھے (اس سے مراد یہ ہو سکتا ہے' آپ ﷺ تیسری مرتبہ بلند آواز میں اس کلمے کو پڑھتے تھے' اور یہ بھی ہو سکتا ہے' اس کے کلمات کو کھینچ کر ادا کرتے تھے۔)

اس روایت کی ایک اور سند میں بھی اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

1734 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِـ

1732-تقدم (الحديث 1730) .

1733-تقدم (الحديث 1730) .

1734-تقدم (الحديث 1730) .

(سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)
وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا .

☆☆ سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

اس روایت کی سند میں بھی ایک مقام پر ایک راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔

1735 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

☆☆ ابزیٰ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے، اس نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ تین مرتبہ "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے۔

49 - باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فِيْهِ

اس روایت میں مالک بن مغول سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1736 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) .

☆☆ ابن ابزیٰ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

1737 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى مُرْسَلٌ . وَقَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1738 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي

1735-تقدم (الحديث 1730) .
1736-تقدم (الحديث 1730) .
1737-تقدم (الحديث 1730) .
1738-تقدم (الحديث 1730) .

الْوِتْرِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

☆☆ سعید بن عبدالرحمن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

50 - باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

قتادہ کے حوالے سے روایت کرنے میں شعبہ سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1739 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَزْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) فَاِذَا فَرَغَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ". ثَلَاثًا.

☆☆ سعید بن عبدالرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے، جب آپ ﷺ یہ پڑھ کر فارغ ہوتے تو تین مرتبہ "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے۔

1740 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) فَاِذَا فَرَغَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ". ثَلَاثًا وَّيَمُدُّ فِي الثَّالِثَةِ.

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے، جب آپ ﷺ یہ پڑھ کر فارغ ہو جاتے تو تین مرتبہ "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے، تیسری مرتبہ آپ ﷺ ان کلمات کو کھینچ کر ادا کرتے تھے (یعنی بلند آواز میں ادا کرتے تھے)۔

1741 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) خَالَفَهُمَا شَبَابَةُ فَرَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے۔

1739-تقدم (الحديث 1730).

1740-تقدم (الحديث 1730).

1741-تقدم (الحديث 1730).

شبابہ نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے (ان کی روایت درج ذیل ہے)۔

1742 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ شَبَابَةَ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ . خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میرے علم کے مطابق کسی بھی راوی نے اس روایت میں شبابہ کی متابعت نہیں کی' جبکہ یحییٰ بن سعید نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1743 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ "مَنْ قَرَاَ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى)" . قَالَ رَجُلٌ اَنَا . قَالَ "قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَهُمْ خَالَجَنِيْهَا" .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی تو ایک شخص نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس شخص نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی' اُس شخص نے عرض کی: میں نے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ کوئی شخص اس حوالے سے میرے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے (یعنی میری تلاوت کے ساتھ تلاوت کر رہا ہے)۔

51 - باب الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں دعا مانگنا

1744 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوْتِ "اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ" .

☆☆ ابوحوراء بیان کرتے ہیں' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات

1742-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10826) .

1743-تقدم في الافتتاح، ترك القراءة خلف الامام فيما لم يجهر فيه (الحديث 916) .

1744-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب القنوت في الوتر (الحديث 1425 و 1426) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القنوت في الوتر (الحديث 464) . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب الدعاء في الوتر (الحديث 1745) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في القنوت في الوتر (الحديث 1178) . تحفة الاشراف (3404) .

سکھائے تھے کہ میں ان کلمات کو وتر کی نماز میں دعائے قنوت کے طور پر پڑھوں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اے اللہ! مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھتے ہوئے ان لوگوں میں شامل رکھنا جنہیں' تو نے ہدایت پر ثابت قدم رکھا' مجھے عافیت نصیب کرتے ہوئے' ان لوگوں میں شامل رکھنا جنہیں' تو نے عافیت نصیب کی' میرا نگہبان ہوتے ہوئے مجھے ان لوگوں میں شامل رکھنا جن کا تو نگہبان بنا' جو تو مجھے عطاء کرے' اس میں میرے لیے برکت رکھنا اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے' اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھنا' بے شک تو ہی فیصلہ کرسکتا ہے' تیرے مقابلے میں فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو نگہبان ہوا سے کوئی رسوا نہیں کرسکتا' اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے''۔

1745 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِي الْوَتْرِ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ".

☆☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں (دعائے قنوت کے طور پر) یہ کلمات سکھائے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھتے ہوئے ان لوگوں میں شامل رکھ' جنہیں' تو نے ہدایت نصیب کی اور جو تو نے عطاء کیا ہے' اس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور تو میرا نگہبان ہوتے ہوئے ان لوگوں میں شامل کردے' جن کا تو نگہبان ہے' تو نے جو فیصلہ کیا ہے' اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھنا' بے شک تو ہی فیصلہ کرسکتا ہے' تیرے مقابلے میں فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو نگہبان ہو وہ رسوا نہیں ہوسکتا' تو برکت والا ہے' ہمارے پروردگار! اور تو بلند و برتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کرے''۔

1746 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّهِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي اٰخِرِ وِتْرِهٖ "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ".

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں' تیرے سزا دینے سے تیری معافی کی پناہ مانگتا

1745-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب الدعاء في الوتر (الحديث 1744) .

1746-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب القنوت في الوتر (الحديث 1427) . و اخرجه الترمذي في الدعوات، باب في دعاء الوتر (الحديث 3566) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في القنوت في الوتر (الحديث 1179) . تحفة الاشراف (10207) .

ہوں اور میں تیری قدرت کے مقابلے میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں میں تیری ثناء کا شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے''۔

52 - باب تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر کے دوران دعا مانگتے وقت رفع یدین نہ کرنا

1747 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ .

قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِثَابِتٍ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ اَنَسٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ . قُلْتُ سَمِعْتَهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف استسقاء (بارش کے حصول کی دعا مانگتے ہوئے) ایسا کیا کرتے تھے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے استاذ ثابت سے دریافت کیا' کیا آپ نے خود حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! میں نے پھر پوچھا: کیا آپ نے خود سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ!

53 - باب قَدْرِ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب: وتر کے بعد سجدہ کرنے کی مقدار

1748 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ بِاللَّيْلِ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَيَسْجُدُ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہونے سے لے کر صبح صادق ہونے تک فجر کی دو رکعات کے علاوہ گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سجدہ کیا کرتے تھے' جتنی دیر میں تم میں سے کوئی ایک شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔

54 - باب التَّسْبِيحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ وَذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ فِيْهِ

باب: وتر سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح' اس روایت کو سفیان کے حوالے سے نقل کرنے والے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ

1749 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

1747-اخرجه مسلم في صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء (الحديث 5) . تحفة الاشراف (444) .

1748-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16568) .

اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی) وَ (قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَیَقُوْلُ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" ۔ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ ۔

☆☆ سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے' سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ تین مرتبہ بلندآواز میں "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے۔

1750 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی) وَ (قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَیَقُوْلُ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" ۔ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ ۔خَالَفَهُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فَرَوَاهُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدٍ ۔

☆☆ سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اورسورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے' سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ تین مرتبہ بلندآواز میں "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے۔

بعض راویوں نے اسے مختلف سند کے ساتھ نقل کیا ہے (وہ سند درج ذیل ہے)۔

1751 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی) وَ (قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنْصَرِفَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" ۔ ثَلَاثًا یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ ۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ نُعَیْمٍ اَثْبَتُ عِنْدَنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدٍ وَّمِنْ قَاسِمِ بْنِ یَزِیْدَ وَاَثْبَتُ اَصْحَابِ سُفْیَانَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ ثُمَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثُمَّ وَكِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ثُمَّ اَبُوْ نُعَیْمٍ ثُمَّ الْاَسْوَدُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ۔وَرَوَاهُ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ زُبَیْدٍ فَقَالَ یَمُدُّ صَوْتَهٗ فِی الثَّالِثَةِ وَیَرْفَعُ ۔

☆☆ سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ

1749-تقدم (الحديث 1731) ۔

1750-تقدم (الحديث 1731)۔

1751-تقدم (الحديث 1731) ۔

الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے تو تین مرتبہ بلند آواز میں "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابونعیم نامی راوی ہمارے نزدیک محمد بن عبید اور قاسم بن یزید کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ہمارے نزدیک "باقی اللہ بہتر جانتا ہے" سفیان کے شاگردوں میں سب سے زیادہ مستند یحییٰ بن سعید قطان ہیں' پھر ان کے بعد عبداللہ بن مبارک ہیں' پھر ان کے بعد وکیع بن جراح ہیں' پھر عبدالرحمٰن بن مہدی ہیں' پھر ابونعیم ہیں' پھر اسود ہیں۔ (مستند ہونے کا یہ معیار) اس حدیث کے حوالے سے ہے' اس روایت کو جریر بن حازم نے زبید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیسری مرتبہ (ان کلمات کو ادا کرتے ہوئے) آواز بلند کرتے تھے"۔

1752 - اَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَرْفَعُ .

☆☆ سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تھے' تو تین مرتبہ "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے' اور تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آواز کو کھینچتے تھے' اور اُسے بلند کرتے تھے۔

1753 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَاِذَا فَرَغَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" . اَرْسَلَهُ هِشَامٌ .

☆☆ سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے۔

ہشام نے اس روایت کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1754 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ

1752-تقدم (الحديث 1731) .

1753-تقدم (الحديث 1731) .

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ . وَسَاقَ الْحَدِيْثَ .

یہ روایت امام محمد بن اسمٰعیل (شاید یہاں امام بخاری مراد ہیں) نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے وتر کی نماز ادا کی' اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

55 - باب اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْوِتْرِ وَبَيْنَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: وتر کی نماز اور فجر کی دو رکعات (سنت) کے درمیان بھی نماز ادا کرنا مباح ہے

1755 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِيَّ - قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُوْتِرُ فِيْهَا وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بَعْدَ الْوِتْرِ فَاِذَا سَمِعَ نِدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ .

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے' ان میں سے نو رکعات آپ ﷺ کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے' پھر آپ ﷺ ایک رکعت کے ذریعے انہیں وتر کر لیتے تھے' پھر آپ ﷺ دو رکعات بیٹھ کر ادا کر لیتے تھے' لیکن جب آپ ﷺ رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے' پھر سجدے میں جاتے تھے' وتر کے بعد آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے' پھر جب آپ ﷺ صبح کی اذان سنتے تھے' تو کھڑے ہو کر دو مختصر رکعات (یعنی فجر کی دو سنتیں) ادا کر لیتے تھے۔

56 - باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب: فجر سے پہلے دو رکعات (سنت) باقاعدگی سے ادا کرنا

1756 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ . خَالَفَهُ عَامَّةُ اَصْحَابِ شُعْبَةَ مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمْ يَذْكُرُوْا مَسْرُوْقًا .

1754-تقدم (الحديث 1731) .

1755-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل و ان الوتر ركعة و ان الركعة صلاة صحيحة (الحديث 126) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة الليل (الحديث 1340) . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب وقت ركعتي الفجر و ذكر الاختلاف على نافع (الحديث 1780) والحديث عند: النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب وقت ركعتي الفجر و ذكر الاختلاف على نافع (الحديث 1779) . تحفة الاشراف (17781) .

1756-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17633) .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنت) کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔

شعبہ کے اکثر شاگردوں نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس کی سند میں ''مسروق'' نامی راوی کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

1757 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ عِنْدَنَا وَحَدِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ خَطَاٌ وَّاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعات ترک نہیں کرتے تھے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ روایت درست ہے اور عثمان بن عمر کے حوالے سے منقول (سابقہ) روایت میں غلطی پائی جاتی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1758 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا" .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں' فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہیں۔

57 - باب وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعات (سنت) کا وقت

1759 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا نُوْدِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ اِلَى الصَّلَاةِ .

☆☆ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں' جب فجر کی نماز کے لیے اذان ہو جاتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے جانے سے پہلے دو مختصر رکعات (سنت) ادا کر لیتے تھے۔

1757-اخرجه البخاری فی التهجد، باب الركعتان قبل الظهر (الحديث 1182) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب تفريع ابواب التطوع و ركعات السنة (الحديث 1253) . تحفة الاشراف (17599) .

1758-اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتى سنة الفجر والحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرا فيهما (الحديث 96 و 97) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی ركعتی الفجر من الفضل (الحديث 416) . تحفة الاشراف (16106) .

1759-تقدم (الحديث 582) .

شرح

فجر کی نماز میں قرأت کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں: حسن بن زیادہ نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے۔ بعض اوقات میں فجر کی دو رکعات میں قرآن کا ایک حزب پڑھ لیتا ہوں۔

امام طحاوی فرماتے ہیں: یہ وہ حکم ہے جس کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے اصحاب میں سے کسی ایک سے کوئی اختلاف منقول نہیں ہے (یعنی فجر کی دوسنتوں میں طویل قرأت کی جاسکتی ہے)

امام ابن قاسم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں فجر کی نماز میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں جیسا کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دوسنتوں میں مختصر قرأت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ میں یہ سوچا کرتی تھی کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں پڑھی ہے؟

ابن قاسم نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے: وہ فجر کی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ قصار مفصل سے تعلق رکھنے والی ایک سورت پڑھا کرتے تھے۔

'اگر کوئی شخص صرف سورۂ فاتحہ پڑھ لے تو یہ بھی اس کے لئے جائز ہوگا۔

ابن وہب نے امام مالک کے بارے میں روایت نقل کی ہے: وہ ان دو رکعات میں سورۂ فاتحہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں فجر کی ان دونوں سنتوں کو مختصر طور پر ادا کیا جائے گا۔ البتہ اگر کسی شخص کے رات کے نوافل کا کچھ حصہ رہ گیا ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ شخص ان کو طویل کر کے ادا کر لیتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان دو رکعات کو دو مختصر طور پر ادا کیا جائے گا۔

امام ابوجعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں: حضرت جابر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''سب سے افضل نماز وہ ہوتی ہے جس میں طویل قیام کیا جائے گا''۔*

•••——•••——•••

1760 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِىْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' جب صبح صادق ہو جاتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات (یعنی فجر کی سنتیں) ادا کرتے تھے۔

58 - باب الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ

باب: فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرنے کے بعد دائیں پہلو کے بل لیٹ جانا

* مختصر اختلاف العلماء' مسئلہ فجر دو رکعات) میں قرأت کرنے کا حکم

1760- تقدم (الحدیث 582) .

1761 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَّتَبَيَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب مؤذن فجر کی پہلی اذان دے کر فارغ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر دومختصر رکعات (سنت) ادا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز (یعنی فرض نماز) سے پہلے انہیں ادا کر لیتے تھے' اور صبح صادق ہو جانے کے بعد انہیں ادا کرتے تھے' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

59 - باب ذَمِّ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

باب: جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنا ترک کر دے' اُس کی مذمت

1762 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا' جو پہلے رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا اور پھر اُس نے رات کے وقت نوافل ادا کرنا ترک کر دیا''۔

1763 - اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَكُنْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو پہلے رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا' اور اب اس نے رات کے وقت نوافل ادا کرنا ترک کر دیا''۔

1761-اخرجه البخاري في الاذان، باب من انتظر الاقامة (الحديث 626) . تحفة الاشراف (16465) .

1762-اخرجه البخاري في التهجد، باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه (الحديث 1152) واخرجه مسلم في الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرربه اوفوت به حقًا اولم يفطر العيدين و التشريق و بيان تفضيل صوم يوم و افطار يوم (الحديث 185) . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب ذم من ترك قيام الليل (الحديث 1763) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في قيام الليل (الحديث 1331) . تحفة الاشراف (8961) .

1763-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب ذم من ترك قيام الليل (الحديث 1762) .

60 - باب وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلٰى نَافِعٍ

باب: فجر کی دو رکعات (کے بارے میں روایات)

اس حوالے سے نافع سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1764 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ -

☆☆ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات (سنت مختصر) ادا کرتے تھے''۔

1765 - اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ -

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدَنَا خَطَاٌ وَّاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کی اذان ہونے کے بعد سے لے کر اقامت کے درمیان میں دو مختصر رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک ان دونوں روایات میں غلطی پائی جاتی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1766 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور نماز کے درمیان دو مختصر رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

1767 - اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ هُوَ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَيْنَ النِّدَاءِ

1764-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15819) .

1765-تقدم (الحديث 582) .

1766-تقدم (الحديث 582) .

1767-تقدم (الحديث 582) .

وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور اقامت کے درمیان فجر کی دو مختصر رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1768 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ حَفْصَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

☆☆ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے۔

1769 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

1770 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نُوْدِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی اذان ہو جانے کے بعد صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1771 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

1768-تقدم (الحديث 582) .

1769-تقدم (الحديث 582) .

1770-تقدم (الحديث 582) .

1771-تقدم (الحديث 582) .

نبی اکرم ﷺ مؤذن کے خاموش ہونے کے بعد دو مختصر رکعات ادا کر لیا کرتے تھے۔

1772 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ حَفْصَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' اُم المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے:
جب مؤذن فجر کی نماز کے لیے اذان دے کر خاموش ہوتا اور صبح صادق ہو چکی ہوتی' تو نبی اکرم ﷺ نماز (باجماعت) قائم ہونے سے پہلے دو مختصر رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1773 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي اُخْتِي حَفْصَةُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میری بہن سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے:
نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز سے پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے۔

1774 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ صبح صادق ہو جانے کے بعد دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1775 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو مختصر رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1776 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا نُوْدِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ اِلَى الصَّلَاةِ .

وَرَوٰى سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ .

1772-تقدم (الحديث 582) .
1773-تقدم (الحديث 582) .
1774-تقدم (الحديث 582) .
1775-تقدم (الحديث 582) .
1776-تقدم (الحديث 582) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

جب صبح کی نماز کے لیے اذان ہو جاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے جانے سے پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے۔

سالم نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے (ان کی روایت درج ذیل ہے)۔

1777 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر (کی فرض نماز) سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے' اور انہیں صبح صادق ہو جانے کے بعد ادا کرتے تھے۔

1778 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے:
جب صبح صادق ہو جاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کر لیتے تھے۔

1779 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ اَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1780 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

1777-تقدم (الحديث 582) .

1778-تقدم (الحديث 582) .

1779-تقدم (الحديث 1755) .

1780-تقدم (الحديث 1755) .

يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے' پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات ادا کرتے تھے' پھر ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے' پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے لگتے تھے' تو کھڑے ہو کر پھر رکوع میں جاتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات ادا کرتے تھے۔

1781 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا .

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان سن لیتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کر لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مختصر ادا کرتے تھے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

1782 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنْبَأَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّ شُرَيْحًا الْحَضْرَمِيَّ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذَاكَ رَجُلٌ لَا يَتَوَسَّدُ الْقُرْآنَ" .

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شریح حضرمی کا تذکرہ کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وہ ایسا شخص ہے جو قرآن کا تکیہ نہیں بناتا"۔

61 - باب مَنْ كَانَ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ

باب: جس شخص کا رات کے وقت (نفل) نماز ادا کرنے کا معمول ہو اور پھر کسی دن اُسے نیند آ جائے

1783 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رِضًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا مِنِ امْرِءٍ تَكُوْنُ لَهُ

1781-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5484) .

1782-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3802) .

1783-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من نوى القيام فنام (الحديث 1314) . و اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، اسم الرجل الرضي (الحديث 1784 و 1785) . تحفة الاشراف (16007) .

صَلَاةٌ بِلَيْلٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ صَلَاتِهٖ وَكَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ" ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص رات کے وقت (باقاعدگی سے) نوافل ادا کرتا ہو اور پھر کسی دن اُسے نیند آ جائے (اور وہ نوافل ادا نہ کر پائے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اُس کی مخصوص نماز کا اجر وثواب عطاء کرتا ہے اور یہ نیند اُس کے لیے صدقہ ہو جاتی ہے۔

62 - باب اسْمِ الرَّجُلِ الرِّضَا

باب: آدمی کا نام رضا ہونا

1784 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ كَانَتْ لَهٗ صَلَاةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذٰلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكَتَبَ لَهٗ اَجْرَ صَلَاتِهٖ" ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جس شخص کا رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا معمول ہو اور پھر کسی رات کو انہیں ادا کیے بغیر ہو جائے' تو یہ ہو سکتا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اُسے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اس کی مخصوص نماز کا اجر نوٹ کر لے گا۔

1785 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِى الْحَدِيْثِ ۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا ایک راوی ابوجعفر رازی علم حدیث میں مستند حیثیت کا مالک نہیں ہے۔

63 - باب مَنْ اَتٰى فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِى الْقِيَامَ فَنَامَ

باب: جو شخص اپنے بستر پر جائے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ نوافل ادا کرے گا' لیکن پھر وہ سو جائے

1786 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِىْ لُبَابَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ

1784-تقدم (الحديث 1783) ۔

1785-تقدم (الحديث 1783) ۔

1786-اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب من اتى فراشه و هو ينوى القيام فنام (1787) موقوفًا ۔ واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيمن نام عن حزبه من الليل (الحديث 1344) ۔ تحفة الاشراف (10937) ۔

اَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِى اَنْ يَقُوْمَ يُصَلِّى مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى اَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ" ۔ خَالَفَهُ سُفْيَانُ ۔

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا پتا چلا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

جو شخص اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ رات کے وقت نوافل ادا کرے گا' لیکن پھر اس کی آنکھ لگ جائے' یہاں تک کہ صبح ہو جائے (یعنی وہ رات بھر سوتا رہے) تو اس کے نامۂ اعمال میں وہ کچھ لکھا جائے گا جو اُس نے نیت کی تھی اور اس کی نیند اس کے لیے اس کے پروردگار کی طرف سے صدقہ ہو گی۔

1787 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَّاَبِى الدَّرْدَاءِ مَوْقُوْفًا ۔

بعض راویوں نے اُسے مختلف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

64 - باب كَمْ يُصَلِّى مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ اَوْ مَنَعَهُ وَجَعٌ

باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے یا تکلیف کی وجہ سے اُسے ادا نہ کر سکے' وہ کتنی رکعات ادا کرے گا؟

1788 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت (نفل) نماز ادا نہیں کر پاتے تھے' اور نیند کی وجہ سے یا کسی تکلیف کی وجہ سے اُسے ادا نہیں کر پاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرتے تھے۔

65 - باب مَتٰى يَقْضِى مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ

باب: جس شخص کا رات کا مخصوص وظیفہ قضاء ہو جائے' وہ اس کی قضاء کب کرے گا؟

1789 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ

1787-تقدم (الحديث 1786) .

1788-اخرجه مسلم فى صلاة المسافرين و قصرها، باب جامع صلاة الليل و من نام عنه او مرض (الحديث 140) بنحوه . و اخرجه الترمذى فى الصلاة، باب اذا نام عن صلاته بالليل صلى بالنهار (الحديث 445) . تحفة الاشراف (16105) .

1789-اخرجه مسلم فى صلاة المسافرين و قصرها، باب جامع صلاة الليل و من نام عنه او مرض (الحديث 142) . واخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب من نام عن حزبه (الحديث 1313) . واخرجه الترمذى فى الصلاة، باب ما ذكر فيمن فاته حزبه من الليل فقضائه بالنهار (الحديث 581) . واخرجه النسائى فى قيام الليل و تطوع النهار، باب متى يقضى من نام عن حزبه من الليل (الحديث 1790) و (1791 و 1792) موقوفا . و اخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيمن نام عن حزبه من الليل (الحديث 1343) . تحفة الاشراف (10592) .

يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ".

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رٹائٹنؤ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص اپنے معمول کے وظیفے کو یا اس کے کچھ حصے کو ادا کیے بغیر سو جائے' تو وہ اُسے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیانی وقت میں ادا کرے تو اس کے نامہ اعمال میں یہ اُسی طرح نوٹ کیا جائے گا' جس طرح اُس نے اُسے رات کے وقت پڑھا ہے۔

1790 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ - اَوْ قَالَ جُزْئِهٖ - مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ".

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رٹائٹنؤ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

کوئی شخص رات کے وقت اپنا مخصوص وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ ادا کیے بغیر سو جائے' تو وہ اُسے فجر کی نماز سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی وقفے میں پڑھ لے' تو یہ اسی طرح ہوگا کہ جیسے اُس نے رات کے وقت اُسے پڑھ لیا تھا۔

1791 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهُ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ اِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَفُتْهُ اَوْ كَاَنَّهٗ اَدْرَكَهٗ . رَوَاهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مَوْقُوْفًا .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رٹائٹنؤ فرماتے ہیں: جس شخص کا رات کا وظیفہ رہ جائے اور پھر وہ اُسے سورج ڈھلنے کے بعد سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی عرصے میں پڑھ لے' تو اس کا وہ وظیفہ فوت نہیں ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) گویا اُس نے اُس وظیفے کو پالیا۔

حمید بن عبدالرحمٰن نامی راوی نے اس روایت کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1792 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَنْ فَاتَهٗ وِرْدُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْرَاْهُ فِيْ صَلَاةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ صَلَاةَ اللَّيْلِ .

☆☆ حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: جس شخص کا رات کا مخصوص ورد فوت ہو جائے' تو وہ اُسے ظہر کی نماز سے پہلے پڑھ لے' تو یہ رات کے وقت نماز ادا کرنے کے برابر ہو جائے گا۔

1790-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب متى يقضي من نام عن حزبه من الليل (الحديث 1789) .

1791-تقدم (الحديث 1789) .

1792-تقدم (الحديث 1789) .

66 - باب ثَوَابِ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِيهِ لِخَبَرِ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي ذَلِكَ وَالِاخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ

باب: جو شخص فرض نماز کے علاوہ روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرے اس کا ثواب کیا ہوگا؟

اس روایت کو سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرنے میں ناقلین کا اختلاف

اور عطاء کے حوالے سے نقل کرنے میں ان کا اختلاف

1793 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ".

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص روزانہ دن اور رات میں بارہ رکعات (سنت) باقاعدگی سے ادا کرتا رہے' وہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا' چار رکعات ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعات اس کے بعد ہیں' دو رکعات مغرب کے بعد ہیں' دو رکعات عشاء کے بعد ہیں' دو رکعات فجر سے پہلے ہیں۔

شرح

اس حوالے سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ظہر کے فرائض سے پہلے چار رکعات ادا کرنا سنتیں مؤکدہ ہے اور احناف اسی بات کے قائل ہیں' جبکہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ظہر سے پہلے دو رکعات سنت ادا کی جائیں گی انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں اور ظہر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔ مغرب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں دو رکعات ادا کی ہیں اور عشاء کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں دو رکعات ادا کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بھی بیان کی ہے' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر رکعات (یعنی فجر کی دو سنتیں) ادا کیا کرتے تھے۔ یہ روایت (متفق علیہ) ہے۔

امام نسائی نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرنا سنت ہے

1793-اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فیمن صلی فی یوم و لیلة ثنتی عشرة رکعة من السنة و ماله فیه من الفضل (الحدیث 414) . واخرجه النسائی فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب ثواب من صلی فی الیوم و اللیلة ثنتی عشرة رکعة سوی المکتوبة وذکر اختلاف الناقلین فیه لخبر ام حبیبة فی ذلك والاختلاف علی عطاء (الحدیث 1794) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی ثنتی عشرة رکعة من السنة (الحدیث 1140) . تحفة الاشراف (17393) .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول متفق علیہ روایت میں اور اس کے علاوہ دیگر روایات سے بھی یہی بات ثابت ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوایل سے منقول روایت میں علماء نے تطبیق دینے کی کوشش کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے' اور بعض اوقات چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں سنتوں کو ادا کرتے تھے' تو چار رکعات ادا کرتے ہوں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ادا کرتے ہوں' تو صرف دو رکعات ادا کرلیا کرتے تھے۔

امام ابن ماجہ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل قیام کرتے تھے' اور اس میں بہت عمدہ رکوع اور سجود کیا کرتے تھے''۔

علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے یا بعد میں جو سنتیں ادا کی جاتی ہیں' ان میں سب سے زیادہ فضیلت کسے حاصل ہے؟

ایک قول یہ ہے: سب سے زیادہ فضیلت فجر کی سنتوں کو حاصل ہے اس کے بعد مغرب کے بعد والی دو سنتوں کو حاصل ہے' پھر ظہر اور عشاء کی سنتیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ حکم حنابلہ کے نزدیک ہے۔

جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں: وتر کے بعد سب سے زیادہ فضیلت فجر کی دو رکعات کو ہے' پھر تمام سنتیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں' پھر تراویح کی نماز کو حیثیت حاصل ہے۔

ان سنتوں کی فضیلت میں ترتیب کے بارے میں احناف کے مختلف اقوال منقول ہیں۔

وتر کے بعد سب سے زیاہ فضیلت فجر کی دو رکعات سنت کو حاصل ہے پھر تمام سنتیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے بعد تراویح کی نماز کو حیثیت حاصل ہے۔

ان سنتوں کی فضیلت میں ترتیب کے حوالے سے احناف کے مختلف اقوال منقول ہیں۔

بحرالرائق میں قنیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ فجر کی سنتوں کے بعد سب سے زیادہ تاکید کون سی سنتوں کو حاصل ہے۔ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول یہ ہے کہ تمام سنتوں کا حکم برابر ہے۔ تاہم صحیح قول یہ ہے کہ ظہر سے پہلے کی چار رکعات زیادہ مؤکد ہیں۔

''درمختار'' میں یہ بات تحریر ہے اس بات پر اتفاق ہے کہ سب سے زیادہ تاکید فجر کی سنتوں کے بارے میں ہے اور صحیح قول کے مطابق اس کے بعد سب سے زیادہ تاکید ظہر سے پہلے کی چار رکعات کے بارے میں ہے اس کے بعد تمام سنتوں کا حکم برابر ہے۔ النہایہ میں اس قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ ''فتح القدیر'' میں اسے مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: فجر کی سنتوں کی ترغیب زیادہ ہے جبکہ باقی تمام نوافل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

1794 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ ثَابَرَ عَلٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ".

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

جو شخص باقاعدگی کے ساتھ بارہ رکعات (روزانہ) ادا کرتا رہے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا' چار رکعات ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعات عصر کے بعد ہیں' دو رکعات مغرب کے بعد ہیں' دو رکعات عشاء کے بعد ہیں اور دو رکعات فجر سے پہلے ہیں۔

1795 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

☆☆ سیّدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص روزانہ دن اور رات میں فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

1796 - اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ اَخْبَرَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ عَنْبَسَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

☆☆ ابن جریج بیان کرتے ہیں' میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' آپ جمعہ سے پہلے بارہ رکعات ادا کرتے ہیں' اس بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو عطاء نے بتایا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عنبسہ کو یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات (سنت) فرض نماز کے علاوہ ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا''۔

1794-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه الخبر ام حبيبة في ذلك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1793) .

1795-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15873) .

1796-انفرد به النسائي، و سياتي في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة في ذلك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1797) . تحفة الاشراف (15859) .

1797 - اَخْبَرَنِي اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَانَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حِبَّانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ" .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَطَاءٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَنْبَسَةَ .

☆☆ حضرت عنبسہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ' سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جوشخص روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عطاء نے عنبسہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

1798 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَرَاَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا فَقُلْتُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ . فَقَالَ اَخْبَرَتْنِي اُخْتِي اُمُّ حَبِيبَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالنَّهَارِ اَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ" .

خَالَفَهُمْ اَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ .

☆☆ عطاء بن ابی رباح' یعلیٰ بن امیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں طائف آیا' وہاں میری ملاقات عنبسہ بن ابوسفیان سے ہوئی' وہ اُس وقت قریب الموت تھے' میں نے انہیں گھبراہٹ کے عالم میں دیکھا تو میں نے کہا: آپ اچھی حالت میں ہیں' تو انہوں نے بتایا: میری بہن سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جوشخص دن اور رات میں بارہ رکعات (سنت) ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابو یونس قشیری نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1799 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ قَالَا اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ اَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .

☆☆ سیّدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان' فرماتی ہیں: جوشخص روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرے اور ظہر سے پہلے ادا کر

1797-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة ثنتى عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة في ذلك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1796) .

1798-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15865) .

1799-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15852) .

نے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

1800 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِثْنَتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً مَّنْ صَلَّاهُنَّ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ".

☆☆ حضرت عنبسہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ' سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص بارہ رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا' چار رکعات ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعات ظہر کے بعد ہیں' دو رکعات عصر سے پہلے ہیں' دو رکعات مغرب کے بعد ہیں اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے ہیں۔

1801 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَهَا وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص بارہ رکعات ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا' چار رکعات ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعات اس کے بعد ہیں' دو رکعات عصر سے پہلے ہیں' دو رکعات مغرب کے بعد ہیں' اور دو رکعات صبح کی نماز سے پہلے ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: (اس روایت کے ایک راوی) فلیح بن سلیمان قوی نہیں ہے۔

1802 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ اَخِيْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى

1800-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعدهن و بيان عددهن (الحديث 101 و 102 و 103) مختصرًا . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تفريع ابواب التطوع و ركعات السنة (الحديث 1250) مختصرًا . تحفة الاشراف (15860) .

1801-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيمن صلى في يوم و ليلة ثنتي عشرة ركعة من السنة و ما له فيه من الفضل (الحديث 415) . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة في ذالك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1802) موقوفًا، و الاختلاف على اسماعيل بن ابي خالد (الحديث 1803) مختصرًا، و (الحديث 1804) موقوفًا . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة (الحديث 1141) مختصرًا . تحفة الاشراف (15862) .

1802-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة في ذلك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1801) .

الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

☆☆ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات' فرض نماز کے علاوہ ادا کرے گا' اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا' چار رکعات ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعات اس کے بعد ہیں' دو رکعات عصر سے پہلے ہیں' دو رکعات مغرب کے بعد ہیں اور دو رکعات فجر سے پہلے ہیں۔

67 - باب الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ

باب: اسماعیل بن ابو خالد سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1803 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلّٰى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ" .

☆☆ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات ادا کرے گا' اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔

1804 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ۔

☆☆ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جو شخص رات اور دن میں فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات ادا کرے گا' اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔

1805 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ وَحِبَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔ لَمْ يَرْفَعْهُ حُصَيْنٌ وَاَدْخَلَ بَيْنَ عَنْبَسَةَ وَبَيْنَ الْمُسَيَّبِ ذَكْوَانَ ۔

☆☆ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص دن اور رات میں فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

1803-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة في ذلك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1801) .

1804-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة في ذلك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1801) .

1805-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (15867) .

اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر صرف حصین نامی راوی نے نقل کیا ہے انہوں نے عنبسہ اور مسیب نامی راوی کے درمیان ذکوان نامی راوی کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

1806 - اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهُ مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ .

☆☆ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' جو شخص روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرتا ہے' اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔

1807 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيْضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ اَوْ بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ" .

☆☆ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لیے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔

1808 - اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِىْ حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلّٰى ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِىْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ" .

☆☆ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص روزانہ بارہ رکعات ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

1809 - اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ .

☆☆ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص روزانہ بارہ رکعات ادا رے گا' اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔

1810 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

1806-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (15857) .
1807-انفرد به النسائي، و سياتي في قيام الليل و تطوع و النهار، الاختلاف على اسماعيل بن ابي خالد (الحديث 1808)، و (الحديث 1809) موقوفاً ۔ تحفة الاشراف (15849) .
1808-تقدم (الحديث 1807) .
1809-تقدم (الحديث 1807) .

سُلَيْمَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ" .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ضَعِيفٌ هُوَ ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ اَوْجُهٍ سِوَى هٰذَا الْوَجْهِ بِغَيْرِ اللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص فرض نماز کے علاوہ روزانہ بارہ رکعات ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ غلط ہے' محمد بن سلیمان نامی راوی ضعیف ہے' یہ اصبہانی کا بیٹا ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے اور مختلف الفاظ میں نقل ہوئی ہے' جن کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے۔

1811 - اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ لَمَّا نُزِلَ بِعَنْبَسَةَ جَعَلَ يَتَضَوَّرُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ اُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ "مَنْ رَكَعَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ" . فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ .

☆☆ حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں' جب عنبسہ کی موت کا وقت قریب آیا' تو وہ پریشان ہونے لگے' ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے گا اور اس کے بعد چار رکعات ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے گوشت کو آگ پر حرام قرار دے گا۔

عنبسہ کہتے ہیں: میں نے جب سے یہ حدیث سنی ہے' اس کے بعد میں نے کبھی بھی ان رکعات کو ترک نہیں کیا۔

1812 - اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَيُّوبُ - رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ - عَنِ الْقَاسِمِ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ اَخْبَرَتْنِي اُخْتِي اُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَبِيبَهَا اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهَا قَالَ "مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ يُصَلِّي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَتَمَسُّ وَجْهَهُ النَّارُ اَبَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ" .

1810-اخرجه ابن ماجه فى اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فى ثنتى عشرة ركعة من السنة (الحديث 1142) مطولاً . تحفة الاشراف (12747) .

1811-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15856) .

1812-اخرجه الترمذى فى الصلاة، باب (منه آخر) (الحديث 328) بنحوه . تحفة الاشراف (15861) .

☆☆ عنبسہ بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں' میری بہن سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ بھی ہیں' انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ان کی محبوب شخصیت حضرت ابوالقاسم (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں یہ بات بتائی ہے:

جو بندہ ظہر کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کرے گا' اگر اللہ نے چاہا تو جہنم کی آگ اُسے کبھی نہیں چھوئے گی۔

1813 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ "مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّارِ" .

☆☆ عنبسہ بن ابوسفیان' سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے:

جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے گا اور اُس کے بعد چار رکعات ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے جہنم پر حرام قرار دے گا۔

1814 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَّرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ - قَالَ مَرْوَانُ وَكَانَ سَعِيْدٌ اِذَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ بِذٰلِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ وَاِذَا حَدَّثَنَا بِهٖ هُوَ لَمْ يَرْفَعْهُ - قَالَتْ مَنْ رَكَعَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ شَيْئًا .

☆☆ عنبسہ بن ابوسفیان' سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

اس روایت کے ایک راوی مروان کہتے ہیں: ہمارے استاد سعید کے سامنے جب یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر پیش کی جاتی تھی' تو وہ اس کی تائید کرتے تھے' اس کا انکار نہیں کرتے تھے' لیکن جب وہ خود اس حدیث کو بیان کرتے تھے' تو وہ اسے مرفوع حدیث کے طور پر بیان نہیں کرتے تھے (وہ یہ بیان کرتے تھے:)

سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے اور اُس کے بعد چار رکعات ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم پر حرام قرار دیتا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مکحول نامی راوی نے عنبسہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

1815 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى يُحَدِّثُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ اَخَذَهٗ اَمْرٌ شَدِيْدٌ فَقَالَ حَدَّثَتْنِىْ

1813-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الا ربع قبل الظهر و بعدها (الحديث 1269) . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار الاختلاف على اسماعيل بن ابى خالد (الحديث 1814) . تحفة الاشراف (15863) .

1814-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، الاختلاف على اسماعيل بن ابى خالد (الحديث 1813) .

1815-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15866) .

أَخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ".

☆☆ سلیمان بن موسیٰ' محمد بن ابوسفیان کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب ان کی موت کا وقت قریب آیا' تو وہ بہت پریشان ہو گئے' تو انہوں نے بتایا: میری بہن سیّدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص ظہر سے پہلے' اور ظہر کے بعد چار رکعات باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا' اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دے گا۔

1816 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ مَرْوَانَ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

☆☆ عنبسہ بن ابوسفیان' سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے گا اور اُس کے بعد چار رکعات ادا کرے گا' اُسے آگ نہیں چھوئے گی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت غلط ہے' صحیح روایت وہ ہے' جو مروان کے حوالے سے سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے منقول ہے۔

1816-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب (منه آخر) (الحديث 427) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيمن صلى قبل الظهر اربعًا و بعد ها اربعًا (الحديث 1160) . تحفة الاشراف (15858) .

21 - كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنائز کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب "جنائز (کے بارے میں روایات)" میں 121 تراجم ابواب اور 211 روایات نقل کی ہیں، جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 156 ہوگی۔

1 - باب تَمَنِّي الْمَوْتِ .

باب: موت کی آرزو کرنا

1817 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَّاِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے' کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا' تو ہو سکتا ہے اس کی بھلائی میں اضافہ ہو جائے' اگر وہ گناہ گار ہو' تو ہو سکتا ہے وہ (نیکی کی طرف) رجوع کر لے۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں پہ موت کی آرزو کرنے سے ممانعت کے الفاظ اگرچہ مطلق ہیں' لیکن اس سے مقید مفہوم مراد ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ الفاظ ہیں: "جب آدمی کو اس کی جان یا مال میں کوئی نقصان لاحق ہو تو اس وجہ سے اسے موت کی آرزو نہیں کرنی چاہئے۔"
اس کی وجہ یہ ہے' اس طرح اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے لاتعلقی کا اظہار کرنے کی صورت سامنے آتی ہے۔ وہ بھی ایک ایسے معاملے میں جو آدمی کے لئے دنیا میں (بظاہر) نقصان دہ ہوتا ہے' لیکن آخرت میں اس کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔ تاہم اپنے دین میں فساد کے اندیشے کی وجہ سے موت کی آرزو کرنا مکروہ نہیں ہے۔
یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں کتاب المرضیٰ، باب تمنی المریض الموت میں نقل کی ہے۔ اس کی وضاحت

1817- انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (14117) .

کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

اس میں بظاہر خطاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہے' لیکن اس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد آنے والے تمام مسلمان ہیں۔ اس روایت میں آزمائش کے نزول کے وقت موت کی آرزو کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ایک قول یہ ہے' یہ حکم منسوخ ہے۔ اس کی دلیل حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ الفاظ ہیں' جو سورۃ یوسف آیت (101) میں نقل کئے گئے ہیں۔

''تو مسلمان ہونے کی حالت میں مجھے موت دینا۔''

اس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے یہ الفاظ ہیں۔ جو سورۃ اسریٰ آیت (80) میں نقل کئے گئے ہیں۔

''اور تو مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے نیک بندوں میں داخل کر دے۔''

اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں ''تو مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔''

اسی طرح یہ روایت بھی منقول ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بھی موت کے لئے دعا مانگی تھی۔ اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے' ان سب حضرات نے یہ دعا اس وقت مانگی تھی۔ جب وہ موت کے قریب پہنچ چکے تھے' اور اس سے مراد یہ ہے' اے اللہ تو ہمیں ان لوگوں کے درجات تک پہنچا دے۔*

•••———•••———•••

1818 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّعِيْشَ يَزْدَادُ خَيْرًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

کوئی بھی شخص موت کی آرزو نہ کرے' اگر وہ نیک ہوگا' تو ہوسکتا ہے' اس کی بھلائی میں اضافہ ہو جائے اور یہ چیز اس کے لیے زیادہ بہتر ہوگی' اگر وہ گناہ گار ہوگا' تو ہوسکتا ہے' وہ (نیکی کی طرف) لوٹ آئے۔

1819 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَلٰكِنْ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

---

* عمدة القاری، کتاب المرضیٰ، باب تمنی المریض الموت

1818- اخرجه البخاری فی المرضی، باب تمنی المریض الموت (الحدیث 5673) مطولاً، و فی التمنی، باب ما یکره من التمنی (الحدیث 7235) تحفة الاشراف (12933) .

1819- انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (805) .

کوئی بھی شخص کسی دنیاوی تکلیف کا سامنا کرنے پر موت کی آرزو ہرگز نہ کرے بلکہ وہ یہ کہے: اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے دینا' جب موت میرے حق میں بہتر ہو۔

1820 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ح وَاَنْبَاَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلَا لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

کوئی بھی شخص کسی تکلیف دِہ صورتِ حال کا سامنا کرنے پر موت کی آرزو نہ کرے' اگر اس نے موت کی آرزو ضرور ہی کرنی ہو' تو یہ کہے:

"اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو' اس وقت تک مجھے زندہ رکھنا اور جب موت میرے لیے بہتر ہو' اس وقت مجھے موت دے دینا"۔

2 - باب الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ .

باب: موت کے بارے میں دعا کرنا

1821 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ - وَهُوَ الْبَصْرِيُّ - عَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَدْعُوا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَا بُدَّ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

موت (کے حصول) کی دعا نہ کرو اور اس کی آرزو نہ کرو' جس نے اس کے بارے میں ضرور دعا کرنی ہو' وہ یہ دعا مانگے:

"اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو مجھے زندہ رکھنا اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو' مجھے موت دے دینا"۔

1822 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ

1820-اخرجه البخاری فی الدعوات، باب الدعاء بالموت و الحياة (الحديث 6351) . واخرجه مسلم فی الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب تمنی كراهة الموت لضر نزل به (الحديث 10) . واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب فی كراهية تمنی الموت (الحديث 3108) بنحوه و اخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن التمنی للموت (الحديث 971) . واخرجه ابن ماجه فی الزهد باب ذكر الموت و الاستعداد له (الحديث 4265) . تحفة الاشراف (991 و 1037) .

1821-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (496) .

دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَّقَدِ اكْتَوٰى فِىْ بَطْنِهٖ سَبْعًا وَّقَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهٖ ۔

☆☆ قیس بیان کرتے ہیں: میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ میں (علاج کے طور پر) سات داغ لگوائے تھے انہوں نے ارشاد فرمایا:

اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا مانگ لیتا۔

3 - باب كَثْرَةِ ذِكْرِ الْمَوْتِ ۔

باب: موت کا بکثرت ذکر کرنا

1823 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ" ۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالِدُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی محمد بن ابراہیم' ابوبکر بن ابوشیبہ کے والد ہیں۔

شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ ''ہاذم'' سے مراد اس کو قطع کرنا اور کاٹ دینا ہے' یعنی موت ایک ایسی چیز ہے' جو لذت کو قطع کرتی ہے اور کاٹ دیتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے' جب آدمی اس کو یاد کرتا ہے' تو دنیا کی رنگینیوں سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے' جب موت آ جاتی ہے' تو اس وقت دنیاوی لذتوں میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔*

•••———•••———•••

1822-اخرجه البخاری فی المرضی، باب تمنی المريض الموت (الحديث 5672) مطولاً، و فی الدعوات، باب الدعاء بالموت و الحياة (الحديث 6349 و 6350)، و فی الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا و التنافس فيها (الحديث 6430) مطولاً، و فی التمنی، باب ما يكره من التمنی (الحديث 7234) . واخرجه مسلم فی الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب تمنی كراهة الموت لضر نزل به (الحديث 12) . و الحديث عند: البخاری فی الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها (الحديث 6431) . تحفة الاشراف (3518) .

* حاشیہ سندی برروایت 1823

1823-اخرجه الترمذی فی الزهد، باب ما جاء فی ذكر الموت (الحديث 2307) . واخرجه ابن ماجه فی الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له (الحديث 4258) . تحفة الاشراف (15080 و 15087) .

1824 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِىْ شَقِيْقٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ" . فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ "قُوْلِىْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِىْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً" . فَاَعْقَبَنِى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے اچھی بات کہو' کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں۔

سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (میرے سابقہ شوہر) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اب میں کیا پڑھوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو ہماری مغفرت کر دے اور ان کی بھی مغفرت کر دے اور مجھے اس کی جگہ بہترین بدل عطاء کر دے''۔

(سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے یہ دعا مانگ لی) تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی جگہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عطاء کر دیئے۔

شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والے یہ الفاظ ''تم بھلائی کی بات کہو'' اس سے مراد یہ ہے' تم اس کے لئے بھلائی کی دعا کرو اس کے لئے شر کی دعا نہ کرو اور بھلائی کی دعا مانگنا مطلق کے اعتبار سے ہے اور یہاں امر کا صیغہ استحباب کے لئے استعمال ہوا ہے اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے' مراد یہ ہو کہ تم ایسے موقع پر بری بات نہ کہو، لہٰذا اصل مقصد یہ ہو گا کہ بری بات کہنے سے منع کیا جائے' نہ کہ بھلائی کی بات کہنے کا حکم دینا، اصل مقصود ہو گا۔

•••———•••———•••

4 - باب تَلْقِيْنِ الْمَيِّتِ .

باب: قریب الموت شخص کو تلقین کرنا

1825 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" .

1824-اخرجه مسلم فى الجنائز، باب ما يقال عند المريض و الميت (الحديث 6) . واخرجه ابو داؤد فى الجنائز، باب ما يستحب ان يقال عند الميت من الكلام (الحديث 3115) . واخرجه الترمذى فى الجنائز، باب ما جاء فى تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده (الحديث 977) . واخرجه النسائى فى عمل اليوم و الليلة، ما يقول اذا مات له ميت (الحديث 1069) و اخرجه ابن ماجه فى الجنائز، باب ما جاء فيما يقال عند المريض اذا حضر (الحديث 1447) . تحفة الاشراف (18162) .

1825-اخرجه مسلم فى الجنائز، باب تلقين الموتى: لا اله الا الله (الحديث 1) . واخرجه ابو داؤد فى الجنائز، باب فى التلقين (الحديث 3117) . واخرجه الترمذى فى الجنائز، باب ما جاء فى تلقين المريض عند الموت و الدعاء له عنده (الحديث 976) . واخرجه ابن ماجه فى الجنائز، باب ما جاء فى تلقين الميت لا اله الا الله (الحديث 1445) . تحفة الاشراف (4403) .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اپنے قریب الموت افراد کو''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کرنا''۔

شرح

جو شخص مرنے کے قریب ہو اسے کلمہ شہادت کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ اس سے مراد''لا الہ الا اللہ'' پڑھنا ہے' یعنی جو شخص میت کے قریب موجود ہو۔ وہ اس کلمے کو پڑھے گا۔ اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان ہے' جسے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں نقل کیا ہے۔

ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔

''جو بھی مسلمان مرنے کے وقت کلمہ کو پڑھ لے تو یہ کلمہ اسے جہنم سے نجات دلوا دیتا ہے۔''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ' امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

''جس شخص کا آخری کلام''لا الہ الا اللہ'' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

احناف اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں نزع کا عالم طاری ہونے سے پہلے دونوں شہادتوں کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' پہلی شہادت دوسری کے بغیر قبول نہیں ہوگی۔

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے' شہادت کی یہ تلقین لطف اور مہربانی کے ساتھ کی جائے گی۔ اس کے ساتھ زبردستی نہیں کی جائے گی۔ اس کے ساتھ تکرار نہیں کی جائے گی اور اسے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ شخص سرکشی اختیار کر لے۔

اگر قریب المرگ شخص کلمہ شہادت پڑھ لینے کے بعد کوئی اور کلام کر لیتا ہے' تو اسے دوبارہ تلقین کی جائے گی۔ تاکہ اس کا آخری کلام''لا الہ الا اللہ'' ہو۔*

نزع سے متعلق احکام

مسئلہ: جب کسی شخص پر نزع کا عالم طاری ہو' تو اس شخص کا چہرہ دائیں پہلو کے بل' قبلہ کی طرف کر دینا چاہیے' ایسا کرنا سنت ہے۔ (الہدایہ)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہے کہ جب ایسا کرنے کی صورت میں اس شخص کو مشقت نہ ہو' اگر اُسے تکلیف ہوتی ہو' تو اُسے اس کی حالت پر رہنے دیا جائے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: جان کنی کی علامت یہ ہے: دونوں پاؤں سست ہو جاتے ہیں' کھڑے نہیں رہتے ہیں' ناک ٹیڑھی ہو جاتی ہے' کنپٹیاں کھنچ جاتی ہیں۔

* الفقہ الاسلامی، پہلا مطلب: مرنے سے پہلے مسلمان سے کیا مطلوب ہے؟ (ملخص)

مسئلہ: اسی طرح چہرے کی کھال کھنچ جاتی ہے اس میں نرمی محسوس نہیں ہوتی ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: ایسے وقت میں اس شخص کو کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیے' تلقین کا طریقہ یہ ہے: نزع کے عالم میں اس کے قریب بلند آواز میں یہ کلمات پڑھے جائیں' جبکہ وہ شخص اس کو سن رہا ہو اور غرغرہ سے پہلے یہ عمل کرنا چاہیے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں''۔

یہ نہیں کہنا چاہیے کہ تم پڑھو یا یہ کہنے کے لیے اصرار نہیں کرنا چاہیے۔

مسئلہ: کیونکہ اس بات کا اندیشہ موجود ہے کہ وہ شخص جواب میں جھڑک نہ دے' جب تلقین کے بعد وہ شخص اس کلمے کو پڑھ لیتا ہے' تو اب دوبارہ پڑھنے کے لیے نہیں کہنا چاہیے' لیکن اگر وہ بعد میں کوئی اور کلام کر لیتا ہے' تو پھر دوبارہ تلقین کرنی چاہیے۔

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ تلقین مستحب ہے۔

مسئلہ: ظاہر روایت کے مطابق ہمارے نزدیک حکم یہ ہے: آدمی کے مرجانے کے بعد تلقین نہیں کی جاتی۔ (عینی)

مسئلہ: ہم دو طرح کی تلقین کرتے ہیں: مرنے کے قریب بھی اور دفن کے وقت بھی۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے: تلقین کرنے والا کوئی ایسا شخص ہونا چاہیے جس کے بارے میں یہ گمان نہ ہو کہ اُسے مرنے والے کے مرنے پر خوشی ہو رہی ہوگی' بلکہ وہ شخص مرنے والے کے بارے میں نیک گمان رکھنے والا ہو۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: اگر نزع کی شدت کے وقت کسی شخص سے کفریہ کلمات بھی سرزد ہو جاتے ہیں' تو اس کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا' بلکہ اس کے ساتھ مسلمان مُردوں کا سا طرزِ عمل اختیار کیا جائے گا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: جب کسی شخص پر نزع کا عالم طاری ہو' اس وقت اس کے پاس نیک اور صالح لوگ موجود ہونے چاہئیں اور ایسے وقت میں اس کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنا مستحب ہے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نزع کے وقت قریب المرگ شخص کے پاس خوشبو رکھنی چاہیے۔ (زاہدی)

مسئلہ: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اگر قریب المرگ شخص کے پاس حیض والی عورت یا جنبی شخص بیٹھ جاتے ہیں۔

مسئلہ: جب قریب المرگ شخص فوت ہو جاتا ہے' تو اس کی داڑھی کو باندھ دیا جائے' اس کی آنکھوں کو بند کر دیا جائے اور اس کی آنکھیں بند کرنے کا فریضہ وہ شخص سرانجام دے' جو اس کے رشتہ داروں میں سے اس پر سب سے زیادہ مہربان ہو' جہاں تک ممکن ہو سکے' اس کی آنکھیں آسانی سے بند کی جائیں اور اس کی داڑھی کو چوڑی پٹی کے ذریعے باندھ دیا جائے اور گرہ کو سر پر لگایا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: میت کی آنکھیں بند کرنے والا شخص یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور رسول اللہ کے دین پر (ایمان رکھتے ہوئے' میں یہ دعا کرتا ہوں:) اے اللہ! تو اس کا معاملہ اس پر آسان کر دے' اور بعد کی صورتِ حال میں بھی اس کے لیے سہولت پیدا

کر دے اپنی بارگاہ میں حاضری کے ذریعے انہیں سعادت مند کر دے اور یہ جس دنیا کی طرف جا رہا ہے اسے اس کے لیے اس جہان سے بہتر کر دے جہاں سے یہ جا رہا ہے"۔ (تبیین)

مسئلہ: اس کے بعد اس کے جوڑ ڈھیلے کر دے اس کے بازو سیدھے کر دے ہتھیلیاں سیدھی کر دے اس کے زانو پیٹ کی طرف کر کے سیدھا کر دے دونوں پنڈلیوں کو زانو کی طرف سے سیدھا کر دے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: مستحب یہ ہے: میت کا انتقال جن کپڑوں میں ہوا ہو وہ کپڑے اتار دیئے جائیں اور ایک کپڑے کے ذریعے اس کے پورے جسم کو ڈھانپ کر کسی بلند تختے یا پلنگ پر اُسے رکھا جائے تاکہ زمین کی نمی اس کے جسم تک پہنچ کر اس کو بودار نہ کر دے نیز اس کے پیٹ پر لوہا یا تر مٹی رکھ دیں تاکہ وہ پھولے نہیں۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ مرحوم کے پڑوسیوں اور اس کے دوستوں کو اطلاع دے دی جائے تاکہ وہ اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں اور اس کے حق میں دعا کریں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: بازار میں باقاعدہ اعلان کرنے کو بعض حضرات نے مکروہ قرار دیا ہے تاہم صحیح قول یہ ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: مستحب یہ ہے: اس کے ذمے لازم قرض کو جلد ادا کر کے اسے بری الذمہ کر دیا جائے اسی طرح تجہیز و تکفین جلدی کرنی چاہیے تاخیر نہیں کرنی چاہیے اگر کسی شخص کا اچانک انتقال ہو گیا تو اُسے اتنی دیر تک رہنے دینا چاہیے کہ اس کی موت کا یقین ہو جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: مرحوم کو غسل دینے کے وقت اس کے پاس قرآن پاک پڑھنا مکروہ ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی عورت مر جاتی ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ موجود ہے جس کے زندہ رہنے کا امکان ہے تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے: مرحوم عورت کا پیٹ چیر کر بچے کو نکال لیا جائے گا کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔ (قاضی خان)

•••———•••———•••

1826 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ ابْنُ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقِّنُوْا هَلْكَاكُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اپنے قریب الموت افراد کو "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنے کی تلقین کرو۔

5 - باب عَلَامَةِ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ .

باب: مؤمن کی موت کی (مخصوص) علامت

1826-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17861) .

1827 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ".

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
مؤمن کی موت پیشانی پہ پسینے کے ہمراہ ہوتی ہے (یعنی مرنے کے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ آیا ہوتا ہے)۔

شرح

اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے' مومن کو موت کی شدت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے کچھ گناہ باقی ہوتے ہیں' تو موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے' تاکہ وہ گناہوں سے پاک ہو جائے۔
ایک قول یہ ہے' اس سے مراد یہ ہے' حیا کی وجہ سے مومن کو پسینہ آتا ہے' کیونکہ اس نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہوتا ہے' لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری آتی ہے' تو اس وجہ سے وہ شرمندگی محسوس کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہوئے اس کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے ایک قول یہ ہے' اس میں یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے' پسینے کا آنا ایک ایسی علامت ہو جو صرف مومن کی موت کے لئے مقرر کی گئی ہو۔ اگرچہ اس کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی*۔

1828 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ".

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
مؤمن پیشانی پر پسینے کے ہمراہ فوت ہوتا ہے (یعنی مرتے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ آیا ہوتا ہے)۔

6 - باب شِدَّةِ الْمَوْتِ .

باب: موت کی سختی (کا تذکرہ)

1829 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جس وقت نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' اس وقت آپ ﷺ (کا چہرہ مبارک) میری ٹھوڑی اور ہنسلی (کی ہڈی) کے درمیان تھا' میں نے نبی اکرم ﷺ کو جب اس عالم میں دیکھ لیا تو اب اس کے بعد کسی بھی

1827-اخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء ان المومن یموت بعرق الجبین (الحدیث 982) . واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی المومن یوجر فی النزع (الحدیث 1452) . تحفة الاشراف (1992) .

* حاشیہ سندھی برروایت مذکورہ

1828-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (1996) .

1829-اخرجه البخاری فی المغازی، باب مرض النبی صلی الله علیه وسلم و وفاته (الحدیث 4446) . تحفة الاشراف (17531) .

شخص کے لیے موت کی شدت مجھے ناپسند نہیں ہوگی۔

شرح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہاں موت کی جس شدت کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کی مزید وضاحت ایک اور حدیث میں ہوتی ہے۔ جسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کٹورہ رکھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں دست مبارک پانی میں داخل کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے چہرۂ مبارک پر پھیرتے تھے' اور پھر یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک موت کی مخصوص سختیاں ہوتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک دست مبارک اٹھایا اور یہ فرمایا۔

"(میں) رفیق اعلیٰ (کو اختیار کرتا ہوں)"

یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان قبض ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ڈھلک گیا۔*

•••———•••———•••

7 - باب الْمَوْتِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ .

باب: پیر کے دن انتقال کرنا

1830 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَرَادَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَّرْتَدَّ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ امْكُثُوْا وَاَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّىَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَذٰلِكَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری مرتبہ اس وقت دیکھا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا تھا اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صفیں بنا کر نماز ادا کر رہے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا' کہ تم لوگ اپنی جگہ پر رہو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا' اسی دن کے آخری حصے میں آپ کا وصال ہوگیا' یہ پیر کا دن تھا۔

شرح

علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پیر کے دن ہوا تھا۔ امام

* صحیح بخاری، کتاب مغازی کا بیان، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ)

1830-اخرجه مسلم فی الصلاة، باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض و سفر و غيرهما من يصلى بالناس و ان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام اذا قدر عليه و نسخ القعود خلف القاعد فى حق من قدر على القيام (الحديث 99) بنحوه مطولًا . واخرجه الترمذى فى الشمائل، باب ما جاء فى وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 368) . واخرجه ابن ماجه فى الجنائز، باب ما جاء فى ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 1624) . تحفة الاشراف (1487) .

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پیر کے دن ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدھ کی رات دفن کیا گیا، اس کے بعد علامہ عینی نے اس حوالے سے مختلف روایات نقل کی ہیں۔

آگے چل کر علامہ عینی تحریر کرتے ہیں: امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے "الروض الانف" میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ بات ممکن نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پیر کے دن ہوا ہو اور اس دن سن گیارہ ہجری کے ربیع الاول کے مہینے کی بارہ تاریخ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے حجۃ الوداع کے موقع پر جو سن دس ہجری ۱۰ھ میں ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن وقوف کیا تھا۔ اس اعتبار سے ذوالحج کا آغاز جمعرات کے دن سے ہوتا ہے۔ تو اب آپ مہینوں کا حساب کریں۔ جس مرضی مہینے کو مکمل بنائیں اور جس کو مرضی کم کریں کچھ کو مکمل کرلیں کچھ کو کم کردیں۔ کسی بھی صورت میں یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول آرہی ہو۔

(علامہ عینی نے اس کا یہ جواب دینے کی کوشش کی ہے) اس کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے' یہاں مطالع کا اختلاف بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی اہل مکہ نے پہلی کا چاند جمعرات کی رات دیکھا ہو اور اہل مدینہ نے اسے جمعہ کی رات دیکھا ہو"۔ *

•••———•••———•••

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں۔ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ انہوں نے دریافت کیا: تم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا کفن دیا تھا؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: تین سفید سحولی کپڑوں میں، جس میں قمیص اور عمامہ نہیں تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس دن ہوا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، سوموار کے دن' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آج کون سا دن ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، سوموار کا دن ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے امید ہے' آج رات تک (میرا انتقال ہو جائے گا) پھر انہوں نے اپنے جسم پر موجود کپڑوں کا جائزہ لیا جس میں وہ بیماری کے دن گزار رہے تھے' تو اس کپڑے پر زعفران کا نشان تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس کپڑے کو دھو دو اور اس کے ساتھ دو کپڑے شامل کر لینا۔ اور مجھے ان میں کفن دے دینا (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے عرض کی یہ تو پرانا ہو چکا ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، زندہ شخص مرحوم کے مقابلے میں نئے کپڑے کا زیادہ حقدار ہے' کیونکہ یہ (یعنی مردے کا کپڑا) تو جسم کی خرابی کے لئے ہوتا ہے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال اس وقت ہوا جب سوموار کی شام ہو چکی تھی اور انہیں صبح سے پہلے دفن کر دیا گیا**۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابن بطال تحریر کرتے ہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سے یہ دریافت کیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس دن ہوا تھا؟ ان کا مقصد یہ تھا تاکہ انہیں بھی اسی دن انتقال کرنے کی برکت حاصل ہو جائے۔ شروع سے یہ معمول رہا ہے' صالحین کے کپڑوں اور ان کی ولادت یا وفات کے دن سے موافقت حاصل کرنے کی لوگ کوشش کیا کرتے تھے۔ انہیں اس چیز میں دلچسپی ہوتی تھی اور وہ اس کے آرزومند ہوتے تھی۔ اس لئے جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

* عمدۃ القاری' کتاب المغازی کا بیان' باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

** صحیح بخاری' کتاب جنائز کا بیان، باب سوموار کے دن انتقال کرنا

وصال ہوا تھا۔ اسی دن وصال کی آرزو کرنی چاہئے' اگر کوئی شخص پیر کے دن فوت نہیں ہوتا تو بھی اسے اس آرزو کی وجہ سے ثواب ضرور ملے گا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے' جیسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان آثار کی پیروی کیا کرتے تھے۔ جن کی پیروی کرنا سنت اور عبادت نہیں تھا۔ تو وہ اسی جگہ کھڑے ہوا کرتے تھے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوا کرتے تھے۔ وہ اسی جگہ سے اپنی اونٹنی کو لے جایا کرتے تھے۔ جس جگہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو لے کر گئے تھے' تو ان تمام امور کو انجام دینا اگرچہ عبادت نہیں ہے' لیکن کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی حفاظت کے لئے بھی ایسا کیا کرتے تھے' تو جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان آثار کی پیروی کرے گا جن کی پیروی کرنا لازم بھی نہیں ہے اور عبادت بھی نہیں ہے' تو وہ ان آثار کی بدرجہ اولیٰ پیروی کرے گا جن کی پیروی کرنا لازم بھی ہے اور عبادت بھی ہے *۔

8 - باب الْمَوْتِ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ .

باب: اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ انتقال کرنا

1831 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ "يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ" . قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهِ فِى الْجَنَّةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہوا' جو وہیں پیدا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

کاش! یہ شخص اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ انتقال کرتا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ پر فوت ہوتا ہے' تو جنت میں اسے اتنی جگہ دی جاتی ہے' جتنا اس کی جائے پیدائش اور انتقال کی جگہ کے درمیان فاصلہ ہے۔

شرح

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہ احتمال ہوسکتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ نہ ہو کہ کاش اس کا انتقال مدینہ منورہ کی بجائے کہیں اور ہوا کرتا، بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہو کہ یہ ہجرت کر کے مدینہ آیا تھا اور یہاں اجنبی تھا اور یہیں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے' اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ پر انتقال کرنے میں وہ شخص بھی شامل ہوگا' جس کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوگا' جیسا کہ یہ ممکن ہے' کوئی شخص مدینہ منورہ میں پیدا ہوا ہو اور اس کا انتقال مدینہ منورہ کی

* شرح ابن بطال

1831-اخرجه ابن ماجه فى الجنائز، باب ما جاء فيمن مات غريباً (الحديث 1614) . تحفة الاشراف (8856) .

بجائے کسی اور جگہ ہو جائے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کوئی شخص مدینہ منورہ میں پیدا نہ ہوا ہو اور اس کا تعلق وہاں سے ہو جیسے ... لئے اس آرزو کا اظہار اس صورت کی طرف ہوگا تاکہ یہ اس حدیث کا مخالف نہ ہو جس میں مدینہ منورہ میں انتقال کرنے کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔

•••—•••—•••

9 - باب مَا يُلْقَى بِهِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَرَامَةِ عِنْدَ خُرُوْجِ نَفْسِهِ .

باب: مؤمن کی انتقال کے وقت کس طرح سے عزت افزائی کی جاتی ہے؟

1832 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ . فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ . فَيَاْتُوْنَ بِهِ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَاِذَا قَالَ اَمَا اَتَاكُمْ قَالُوْا ذُهِبَ بِهِ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهِ بَابَ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهِ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب مؤمن کا آخری وقت قریب آتا ہے' تو مؤمن کے لیے رحمت کے فرشتے سفید ریشم لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: (اے روح!) تم اپنے جسم میں سے اس حالت میں سے نکلو کہ تم راضی ہو اور تم سے بھی (تمہارا پروردگار) راضی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت' مہربانی اور اس کی بارگاہ کی طرف جاؤ' اس حال میں کہ وہ (پروردگار) تم سے ناراض نہ ہو' تو جب وہ روح نکلتی ہے' تو اس وقت اس کی خوشبو بہترین مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' وہ فرشتے اس روح کو ایک دوسرے کو پکڑاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان والے دروازے تک آ جاتے ہیں' تو وہ آسمان والے کہتے ہیں: یہ خوشبو کتنی بہترین ہے' جسے تم زمین سے لے کر آئے ہو؟ پھر وہ فرشتے اس روح کو اہل ایمان کی ارواح کے پاس لے آتے ہیں' تو جیسے (طویل عرصے سے) غیر موجود شخص تمہارے پاس آتا ہے' اس وقت جو خوشی ہوتی ہے' اس سے زیادہ خوشی ان اہل ایمان کو (اس روح کے آنے) سے ہوتی ہے۔

1832-انفرد بہ النسائی . تحفۃ الاشراف (14290) .

پھر اہل ایمان کی ارواح اس سے دریافت کرتی ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ فلاں کا کیا حال ہے؟ تو فرشتے اسے کہتے ہیں: اسے چھوڑ دو! کیونکہ ان باتوں کا تعلق تو دنیا کے غموں سے ہے جبکہ وہ روح (ان مؤمنین کی ارواح سے) یہ پوچھتی ہے: کیا فلاں شخص تمہارے پاس نہیں آیا' تو وہ جواب دیتے ہیں: اسے اس کے اصل ٹھکانہ جہنم کی طرف لے جایا گیا ہے (اور وہ جہنم میں ہے)۔

جب کافر کا آخری وقت قریب آتا ہے' تو عذاب کے فرشتے جہنم اس کے پاس لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے روح! تم اس حالت میں نکلو کہ تم ناراض ہو اور تم پر ناراضگی ہو اور اللہ کے عذاب کی طرف جاؤ' تو وہ جب نکلتی ہے' تو اس وقت اس کی بدبو کسی مردار کی سب سے شدید ترین بدبو سے بھی زیادہ بدبودار ہوتی ہے' یہاں تک کہ وہ فرشتے اسے لے کر زمین کے دروازے تک آتے ہیں' تو فرشتے ہیں: یہ کتنی زیادہ بدبودار ہے' یہاں تک کہ وہ اسے کفار کی ارواح کے پاس لے آتے ہیں۔

10 - باب فِيمَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ ۔

باب: اس شخص کا بیان جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے

1833 - اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِىْ زُبَيْدٍ - وَهُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ - عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ" . قَالَ شُرَيْحٌ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا . قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ" . وَلٰكِنْ لَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِىْ تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا طَمَحَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

اس روایت کے راوی شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے اُمّ المؤمنین! میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک حدیث ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' اگر یہ ٹھیک ہے' تو پھر تو ہم ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ کون سی حدیث ہے؟ تو انہوں نے بتایا:

1833-اخرجه مسلم في الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه و من كره لقاء الله كره الله لقاءه (الحديث 17) . تحفة الاشراف (13492) .

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

(پھر میں نے کہا:) ہم میں سے ہر ایک شخص مرنے کو ناپسند کرتا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' لیکن اس کا وہ مفہوم نہیں ہے' جو تم سمجھ رہے ہو' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے' جب نظر ایک جگہ پر ٹھہر جاتی ہے اور سانس رک رک کر آنے لگتی ہے اور جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے (یعنی جب نزع کا عالم طاری ہو جاتا ہے) اس وقت جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا ہے۔

1834 - اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ح وَاَنْبَانَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ عَبْدِيْ لِقَائِيْ اَحْبَبْتُ لِقَائَهُ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِيْ كَرِهْتُ لِقَائَهُ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جب میرا بندہ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' تو میں بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو میں بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہوں''۔

1835 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ" .

☆☆ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

1836 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ

1834-اخرجه البخاري في التوحيد، باب قول الله تعالى: (يريدون ان يبدلوا كلام الله) (الحديث 7504) . تحفة الاشراف (13831 و 13908) .

1835-اخرجه البخاري في الرقاق، باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه (الحديث 6507) مطولاً . و اخرجه مسلم في الذكر و الدعاء والتوبة والاستغفار، باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه و من كره لقاء الله كره الله لقاءه (الحديث 14) . واخرجه النسائي في الجنائز، فيمن احب لقاء الله (الحديث 1836) . واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء فيمن احب لقاء الله احب الله لقاءه (الحديث 1066) . و في الزهد، باب ما جاء من احب لقاء الله احب الله لقاءه (الحديث 2309) . تحفة الاشراف (5070) .

1836-تقدم (الحديث 1835) .

كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهٗ"۔

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

1837 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ ح وَاَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهٗ". زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ "ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ وَاِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهٗ"۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کے حاضر ہونے کو ناپسند کرتا ہے''۔

عمرو نامی راوی نے اپنی حدیث میں مزید یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرنے کا مطلب یہ ہے' آدمی موت کو ناپسند کرے حالانکہ ہم میں سے ہر ایک شخص موت کو ناپسند کرتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ صورتِ حال آدمی کے مرنے کے قریب ہوتی ہے' جب اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کی بشارت دی جاتی ہے' تو اس وقت وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' لیکن جب اسے (یعنی کسی کافر کو) اللہ تعالیٰ کے عذاب کے بارے میں بتایا جاتا ہے' تو اس وقت وہ بندہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا ہے''۔

شرح

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کی ہے وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

علامہ خطابی نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری) سے محبت کرنے سے مراد

1837-اخرجه البخاری فی الرقاق، باب من احب لقاء الله احب الله لقاء ه (الحديث 6507) تعليقًا. و اخرجه مسلم فی الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب من احب لقاء الله احب الله لقاء ه و من كره لقاء الله كره الله لقاء ه (الحديث 15) . و اخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فيمن احب لقاء الله احب الله لقاء ه (الحديث 1067) . و اخرجه ابن ماجه فی الزهد، باب ذكر الموت و الاستعداد له (الحديث 4264) . تحفة الاشراف (16103) .

یہ ہے' آدمی دنیا پر آخرت کو ترجیح دے اور دنیا میں طویل قیام کو پسند نہ کرے۔ بلکہ دنیا سے رخصت ہونے کے لئے ہر دم تیار رہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرنے سے مراد اس کے برعکس صورت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے ملاقات کو پسند کرنا' اس سے مراد یہ ہے' اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے اور اس کی اس چیز کی طرف رہنمائی کرے اور اسے ناپسند کرنے سے مراد اس کی برعکس صورت حال ہے۔*

•••———•••———•••

11 - باب تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ .

باب: میت کا بوسہ لینا (سنت ہے)

1838 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ماتھے پر) بوسہ دیا تھا۔

1839 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُوْسٰى بْنُ اَبِىْ عَآئِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا تھا۔

1840 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ مَّسْكَنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ

* عمدۃ القاری، کتاب الرقاق، باب: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے۔

1838-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16745) .

1839-اخرجه البخاري في المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم و وفاته (الحديث 4455 و 4456 و 4457) و (الحديث 4458) مطولًا، و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 373) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في تقبيل الميت (الحديث 1457) . تحفة الاشراف (5860 و 16316) .

1840-اخرجه البخاري في الجنائز، باب الدخول على الميت بعد الموت اذا ادرج في اكفانه (الحديث 1241)، وفي فضائل الصحابة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (لو كنت متخذًا خليلًا) (الحديث 3667) بنحوه، و في المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم و وفاته (الحديث 4452) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ذكر وفاته و دفنه صلى الله عليه وسلم (الحديث 1627) مطولًا . تحفة الاشراف (6632) .

عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَبَدًا اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی رہائش گاہ سے تشریف لائے' ان کی رہائش گاہ ''سخ'' کے مقام پر تھی' وہ سواری سے نیچے اترے' پھر مسجد میں تشریف لائے' انہوں نے کسی کے ساتھ بات نہیں کی' یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لے آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت یمنی چادر کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا تھا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے چادر کو ہٹایا' پھر وہ آپ پر جھکے' آپ کو بوسہ لیا اور رونے لگے' پھر انہوں نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو مرتبہ موت کو جمع نہیں کرے گا' جہاں تک اس موت کا تعلق تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے مقدر میں لکھی تھی' وہ موت آپ کو آ گئی ہے۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے۔ یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن بطال فرماتے ہیں:

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' میت کے چہرے سے کپڑا ہٹانا جائز ہے' لیکن اس کے لئے یہ بات شرط ہو گی کہ اس میں کوئی ناگوار صورت حال سامنے نہ آتی ہو اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے' میت کے چہرے کو بوسہ دیا جا سکتا ہے۔ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ (کی میت) کے پاس تشریف لے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر جھکے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں پر بہہ رہے تھے*۔

اس روایت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ''میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ دو موتوں کو کبھی بھی جمع نہیں کرے گا۔''

ان الفاظ پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

یہاں یہ اشکال پیش کیا جا سکتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ''اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔''

اس کے متعدد جوابات ہیں۔ ایک جواب یہ ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول کے ذریعے ان لوگوں کی تردید کی ہے' جو یہ سمجھتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب دوبارہ زندہ ہو کر لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں گے کیونکہ اگر یہ بات صحیح ہوتی' تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری مرتبہ موت آئے گی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بہت کریم ہے' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو موتوں کو جمع کر دے جیسا کہ ان لوگوں کو دو مرتبہ موت آئی تھی جن کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے*۔

* شرح ابن بطال کتاب جنائز کا بیان باب: میت کے انتقال کے بعد میت کے پاس جانا جب اسے کفن میں لپیٹا جا چکا ہو

* فتح الباری، جنائز کا بیان، باب: انتقال کے بعد میت کے پاس جانا جب اسے کفن میں لپیٹا جا چکا ہو

12 - باب تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ .

باب: میت کو ڈھانپ دینا

1841 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جِيءَ بِاَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ وَّقَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ "مَنْ هٰذِهٖ" . فَقَالُوْا هٰذِهٖ بِنْتُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو . قَالَ "فَلَا تَبْكِيْ - اَوْ فَلِمَ تَبْكِيْ - مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ" .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے والد کو غزوۂ اُحد کے دن لایا گیا' ان کی میت کی بے حرمتی کی گئی تھی' انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا' ان پر کپڑا ڈالا گیا تھا میں نے ان پر سے کپڑا ہٹانا چاہا تو میری قوم کے افراد نے مجھے اس سے منع کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کی میت کو اُٹھالیا گیا' جب ان کی میت کو اُٹھایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاتون کے رونے کی آواز سنی' آپ نے دریافت کیا: یہ خاتون کون ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: یہ عمرو کی صاحبزادی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عمرو کی بہن ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ نہ روئے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ کیوں رو رہی ہے؟' کیونکہ اس کے اُٹھائے جانے تک فرشتوں نے مسلسل اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کیے رکھا ہے۔

شرح

میت کا انتقال ہو جانے کے بعد حکم یہ ہے' جو شخص میت کا سب سے زیادہ قریبی اور میت پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔ وہ اس کی آنکھوں کو بند کر دے اور اس کی داڑھی یعنی اس کی ٹھوڑی کے نیچے سے پٹی باندھ کر اسے سر پر باندھ دے تاکہ میت کا منہ کھلا نہ رہ جائے۔ اس وقت میت کے پاس خوشبو وغیرہ رکھی جائے اور اس کے جوڑوں کو نرم کر دیا جائے۔ یعنی اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں۔ اس کی انگلیاں سیدھی کر دی جائیں تاکہ اس کا جسم بعد میں ٹیڑھی حالت میں اکڑ نہ جائے۔ اسی طرح میت کے پورے جسم پر کپڑا ڈال دیا جائے جو زیادہ موٹا نہ ہو۔ میت کے پیٹ پر کوئی وزنی سی چیز رکھ دی جائے تاکہ وہ پھول نہ جائے اور میت کو کسی چارپائی پر یا اس کی مانند کسی اونچی جگہ پر رکھا جائے۔ میت کو ایسی سمت میں لٹایا جائے کہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف ہو۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے پہلو میں رکھے جائیں انہیں سینے پر نہ رکھا جائے کیونکہ یہ کفار کا طریقہ ہے۔ میت کو تواضع کے طور پر یا محبت یا احترام کی وجہ سے بوسہ دینا جائز ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن

1841-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب . 34 . (الحدیث 1293)، و فی الجهاد باب ظل الملائكة علی الشهيد (الحدیث 2816) بنحوه . و اخرجه مسلم فی فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضی الله تعالٰی عنهما (الحدیث 129). تحفة الاشراف (3032) .

مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا تھا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا تھا"۔

•••——•••——•••

13 - باب فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ .

باب: میت پر رونے (کا حکم)

1842 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَغِيْرَةٌ فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا اِلٰى صَدْرِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا فَقَضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا اُمَّ اَيْمَنَ اَتَبْكِيْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكِ" . فَقَالَتْ مَا لِيْ لَا اَبْكِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنِّيْ لَسْتُ اَبْكِيْ وَلٰكِنَّهَا رَحْمَةٌ" . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ تُنْزَعُ نَفْسُهٗ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی صاحبزادی کا آخری وقت قریب آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑا اور اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا' پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک ان پر رکھا تو ان کا انتقال ہو گیا' جبکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھیں' سیدہ اُم ایمن نے رونا شروع کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے اُم ایمن! کیا تم رو رہی ہو جبکہ اللہ کے رسول تمہارے پاس موجود ہیں' انہوں نے عرض کی: میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ اللہ کے رسول خود رو رہے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں رو نہیں رہا بلکہ یہ رحمت ہے (جس کی وجہ سے آنسو نکل رہے ہیں)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی ہر حالت بہتر ہوتی ہے' یہاں تک کہ جب اس کی روح نکالی جا رہی ہوتی ہے' اس وقت بھی وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر رہا ہوتا ہے۔

شرح

اس بات پر اتفاق ہے' میت پر آواز بلند کیے بغیر یا کوئی برے الفاظ استعمال کیے بغیر رونا جائز ہے۔ خواہ میت کے دفن ہونے سے پہلے رویا جائے یا اس کے بعد رویا جائے۔

•••——•••——•••

1843 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

* الفقہ اسلامی، باب قریب المرگ شخص کے لئے کیا چیز مستحب ہے

1842-اخرجه الترمذی فی الشمائل، باب ما جاء فی بکاء رسول الله صلی الله علیه وسلم (الحدیث 308) . تحفة الاشراف (6156) .

فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ فَقَالَتْ
يَا اَبَتَاهُ مِنْ رَّبِّهِ مَا اَدْنَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلَى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ يَا اَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کیا اور وہ کہنے لگیں: اے ابا جان! آپ اپنے پروردگار کے کتنا قریب تھے' اے ابا جان! آپ کے وصال کی خبر ہم جبریل علیہ السلام کو دیتے ہیں' اے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔

1844 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ - قَالَ - فَجَعَلْتُ اَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِهٖ وَاَبْكِىْ وَالنَّاسُ يَنْهَوْنِىْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِىْ وَجَعَلَتْ عَمَّتِىْ تَبْكِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ" .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ اُحد کے موقع پر ان کے والد شہید ہو گئے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانا چاہا' میں رو رہا تھا' لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے منع نہیں کیا' میری پھوپھی نے ان پر رونا شروع کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اس پر نہ رؤ کیونکہ جب تک تم اسے اُٹھا نہیں لیتے' تب تک فرشتے اپنے پروں کے ذریعے مسلسل اس پر سایہ کیے رکھیں گے''۔

14 - باب النَّهْيِ عَنِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ .

باب: میت پر رونے کی ممانعت

1845 - اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيْكٍ اَنَّ عَتِيْكَ بْنَ الْحَارِثِ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اُمِّهٖ اَخْبَرَهٗ اَنَّ جَبْرَ بْنَ عَتِيْكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهٖ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ اَبَا الرَّبِيْعِ" . فَصِحْنَ النِّسَآءُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ" . قَالُوْا وَمَا الْوُجُوْبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "الْمَوْتُ" . قَالَتِ ابْنَتُهٗ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ . قَالَ

1843-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (487) .

1844-اخرجه البخاري في الجنائز، باب الدخول على الميت بعد الموت اذا ادرج في اكفانه (الحديث 1244)، و في المغازي، باب من قتل من المسلمين يوم احد (الحديث 4080) مختصرًا . واخرجه مسلم في فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضي الله تعالى عنهما (الحديث 130) . تحفة الاشراف (3044) .

1845-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في فضل من مات في الطاعون (الحديث 3111) . واخرجه النسائي في الجهاد، من خان غازيًا في اهله (الحديث 3194 و 3195) والحديث عند: ابن ماجه، باب ما يرجى فيه الشهادة (الحديث 2803) . تحفة الاشراف (3173) .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهُ عَلَيْهِ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ". قَالُوا الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَّالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَّالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَّصَاحِبُ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَّصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَّصَاحِبُ الْحَرَقِ شَهِيْدٌ وَّالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ".

☆☆ حضرت جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کرنے کے لیے تشریف لائے' تو آپ نے ان کو ایسی حالت میں پایا' کہ ان پر غشی طاری تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکارا' لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "انا للّٰہ وانا الیه راجعون" پڑھا' آپ نے ارشاد فرمایا:

اے ابوربیع! تمہارے حوالے سے ہم مغلوب ہو گئے ہیں (یعنی اب ہمارے بس میں کچھ نہیں ہے)

تو کچھ خواتین چیخنے اور رونے لگیں' حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ نے انہیں خاموش کروانا چاہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کرنے دو' جب وہ لازم ہو جائے گی' پھر کوئی نہ روئے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا چیز لازم ہو جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت

ان صاحب کی صاحبزادی نے (اپنے والد کی میت کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: مجھے یہ اُمید ہے' آپ شہید شمار ہوں گے' کیونکہ آپ نے اپنے لیے زادِ راہ تیار کر لیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے مطابق اسے اجر و ثواب عطاء کرے گا' تم لوگ کس چیز کو شہادت شمار کرتے ہو' انہوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں: طاعون کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' ملبے کے نیچے آ کر مرنے والا شہید ہے' ذمہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرنے والا شہید ہے' جل کر مرنے والا شہید ہے اور بچے کی پیدائش کے وقت مرنے والی عورت شہید ہے۔

1846 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ وَّحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَتٰى نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صِئْرِ الْبَابِ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ يَبْكِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ". فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّنْتَهِيْنَ. فَقَالَ "انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ". فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّنْتَهِيْنَ. قَالَ "فَانْطَلِقْ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ". فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَ الْاَبْعَدِ اِنَّكَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ.

1846-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب ما ینهی من النوح و البکاء و الزجر عن ذلك (الحدیث 1305)؛ باب من جلس عند المصیبة یعرف فیه الحزن (الحدیث 1299) بنحوه، وفی المغازی، باب غزوة مرتة من ارض الشام (الحدیث 4263) بنحوه . و اخرجه مسلم فی الجنائز، باب التشدید فی النیاحة (الحدیث 30) . والحدیث عند: ابی داؤد فی الجنائز، باب الجلوس عند المصیبة (الحدیث 3122) . تحفة الاشراف (17932) .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب حضرت زید بن حارثہ' حضرت جعفر بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے انتقال کی خبر آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے' شدید غم کے آثار آپ پر نمایاں تھے' میں نے دروازے کے سوراخ سے جھانک کر آپ کو دیکھا' ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی خواتین رو رہی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کر انہیں اس سے منع کرو' وہ شخص گیا پھر واپس آیا اور بولا: میں نے انہیں منع کیا ہے' لیکن وہ اس سے باز نہیں آئی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور انہیں روکو' وہ شخص پھر چلا گیا' واپس آیا اور بولا: میں نے انہیں منع کیا ہے' لیکن وہ اس سے باز نہیں آ رہی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور ان کے چہرے پر مٹی ڈال دو' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! نہ تو تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے رہنے دے رہے ہو اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کر رہے ہو۔

1847 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے''۔

1848 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ ذُكِرَ عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَ عِمْرَانُ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' کہ زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

1849 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے''۔

1847-اخرجه مسلم في الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء اهله عليه (الحديث 16) . تحفة الاشراف (10556) .

1848-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10843) .

1849-اخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في كراهية البكاء على الميت (الحديث 1002) . تحفة الاشراف (10527) .

15 - باب النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ .

باب: میت پرنوحہ کرنا

1850 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ لَا تَنُوْحُوا عَلَيَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ مُخْتَصَرٌ .

☆☆ قیس بن عاصم نے فرمایا: تم لوگ مجھ پر نوحہ نہ کرنا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

شرح

صحیح بخاری کے شارح علامہ ابن بطال تحریر کرتے ہیں۔

''نوحہ کرنا حرام ہے' کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کا طریقہ ہے' تم نے یہ بات ملاحظہ نہیں کی ہے؟ جب نبی اکرم ﷺ خواتین سے بیعت لیتے تھے' تو آپ ﷺ اس بات پر بھی بیعت لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی اور (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے) جو یہاں روایت نقل کی ہے۔ وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے' خواتین کا میت پر رونا اس وقت ممنوع ہے' جب وہ نوحہ کریں۔

نوحہ کیے بغیر رونے کے جائز ہونے کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے' ان کو رونے دو جب تک یہ بالوں پر خاک نہیں ڈالتی ہیں اور چلاتی نہیں ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نوحہ کیے بغیر رونے کو مباح قرار دیا ہے۔

اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے' جس پر نوحہ کیا جائے۔ اسے عذاب دیا جائے گا۔ اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہوجاتی ہے' نوحہ کیے بغیر رونے پر عذاب نہیں ہوگا۔*

•••———•••———•••

1851 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَى النِّسَآءِ حِيْنَ بَايَعَهُنَّ اَنْ لَا يَنُحْنَ فَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءً اَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَفَنُسْعِدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا اِسْعَادَ فِي الْاِسْلَامِ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جب خواتین سے بیعت لی تھی' تو آپ نے ان سے یہ بیعت بھی لی تھی کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی' تو ان خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ! کچھ خواتین نے زمانۂ جاہلیت میں اس حوالے سے ہمارا ساتھ دیا تھا تو کیا ہم بدلے کے طور پر ان کا ساتھ دے سکتی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1850-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11101) .

* شرح ابن بطال جلد سوم صفحہ 278

1851-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (485) .

''اسلام میں اس نوعیت کا کوئی ساتھ نہیں ہے''۔

1852 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میت پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے''۔

1853 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُورٌ - هُوَ ابْنُ زَاذَانَ - عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ اَهْلُهُ عَلَيْهِ هَا هُنَا اَكَانَ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ اَهْلِهِ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبْتَ اَنْتَ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میت کے اہل خانہ کے اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے' ایک شخص نے ان سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے؟ ایک شخص خراسان میں فوت ہو جاتا ہے اور اس کے اہل خانہ یہاں اس پر نوحہ کرتے ہیں' تو کیا اس کے اہل خانہ کے اس پر نوحہ کرنے پر اس کو عذاب دیا جائے گا؟ تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول نے سچ فرمایا ہے اور تم جھوٹ بول رہے ہو۔

1854 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ" . فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ اِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ "اِنَّ صَاحِبَ الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَاِنَّ اَهْلَهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ" . ثُمَّ قَرَاَتْ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میت کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) اس بات کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا تو وہ بولیں: انہیں غلط فہمی ہوئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک

1852-اخرجه البخاري في الجنائز، باب ما يكره من النياحة على الميت (الحديث 1292) و اخرجه مسلم في الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء اهله عليه (الحديث 17) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الميت يعذب بما نيح عليه (الحديث 1953) . تحفة الاشراف (10536) .

1853-انفرد به النسائي، والحديث عند: النسائي في الايمان و النذور، كفارة النذر (الحديث 3858) . تحفة الاشراف (10810) .

1854-اخرجه البخاري في المغازي، باب قتل ابي جهل (الحديث 3978) بنحوه . و اخرجه مسلم في الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء اهله عليه (الحديث 25 و 26) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في النوح (الحديث 3129) . والحديث عند: النسائي في الجنائز ارواح المومنين و غيرهم (الحديث 2075) تحفة الاشراف (7324 و 16818) .

مرتبہ ایک قبر کے پاس سے گزرے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا تھا: اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے' حالانکہ اس کے اہل خانہ اس کے لیے رو رہے ہیں' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا''۔

1855 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ ـ قَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنْ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ "اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ" ـ

☆☆ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: زندہ شخص کے میت پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے' تو سیّدہ عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی مغفرت کرے' انہوں نے جھوٹ نہیں بولا ہے' لیکن وہ بھول گئے ہیں' یا ان سے غلطی ہوئی ہے (اصل واقعہ یہ ہے:) ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی خاتون کے پاس سے گزرے' جس پر رویا جارہا تھا (یعنی اس کے اہل خانہ اس پر رو رہے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں' حالانکہ اسے عذاب دیا جارہا ہے''۔

1856 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قَصَّهُ لَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ" ـ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میت کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے''۔

1857 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ لَمَّا هَلَكَتْ اُمُّ اَبَانَ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَبَكَيْنَ النِّسَآءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَلَا تَنْهٰى هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ

1855-اخرجه مسلم في الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء اهله عليه (الحديث 27) . واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في الرخصة في البكاء على الميت (الحديث 1006) . والحديث عند: البخاري في الجنائز، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (يعذب الميت ببعض بكاء اهله عليه) (الحديث 1289) . تحفة الاشراف (17948) .

1856-اخرجه البخاري في الجنائز، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (يعذب الميت ببعض بكاء اهله عليه) (الحديث 1286) مطولاً . و اخرجه مسلم في الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء اهله عليه (الحديث 22 و 23) مطولاً . تحفة الاشراف (7276 و 16227) .

1857-تقدم (الحديث 1856) .

بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ" . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ رَاَى رَكْبًا تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ انْظُرْ مَنِ الرَّكْبُ فَذَهَبْتُ فَاِذَا صُهَيْبٌ وَّاَهْلُهُ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا صُهَيْبٌ وَّاَهْلُهُ . فَقَالَ عَلَيَّ بِصُهَيْبٍ . فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ اُصِيبَ عُمَرُ فَجَلَسَ صُهَيْبٌ يَبْكِي عِنْدَهُ يَقُولُ وَااُخَيَّاهُ وَااُخَيَّاهُ . فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ لَا تَبْكِ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ" . قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا تُحَدِّثُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَاذِبَيْنِ مُكَذَّبَيْنِ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ لَمَا يَشْفِيكُمْ ﴿اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ" .

✩✩ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جب ابان کی والدہ کا انتقال ہوا تو باقی لوگوں کے ساتھ میں بھی وہاں موجود تھا' میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے درمیان بیٹھا ہوا تھا' خواتین نے رونا شروع کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: کیا تم انہیں رونے سے منع نہیں کرتے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میت کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یہ بات کہا کرتے تھے' ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا' جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے ایک درخت کے نیچے کچھ سواروں کو موجود دیکھا تو حکم دیا: جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون لوگ ہیں؟ میں گیا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ تھے' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور بتایا: اے امیر المؤمنین! یہ حضرت صہیب اور ان کی اہلیہ ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صہیب کو میرے پاس لے کر آؤ (پھر ہم ان کے ساتھ سفر کرتے ہوئے) جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے' تو اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہو گیا تو حضرت صہیب ان کے پاس بیٹھ کر رونے لگے اور بولے: اے بھائی! ہائے میرے بھائی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: صہیب تم نہ روؤ' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میت کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے اس روایت کا تذکرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم یہ روایت کسی ایسے شخص کے حوالے سے بیان نہیں کر رہے ہو' جو جھوٹ بولتا ہے یا جس کو جھٹلایا جاتا ہے' لیکن تمہیں سننے میں یہ غلطی ہوئی ہے' تمہارے لیے قرآن میں ایسی دلیل موجود ہے' جو تمہاری تسلی کر سکتی ہے (وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:)

''کوئی شخص کسی دوسرے کا وزن نہیں اُٹھائے گا''۔

(اصل حقیقت یہ ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''کافر کے اہل خانہ کے اس پر رونے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے''۔

16 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ .

باب: میت پر رونے کی اجازت

1858 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ - هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَزْرَقِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَّالْقَلْبَ مُصَابٌ وَّالْعَهْدَ قَرِيْبٌ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے کسی کا انتقال ہو گیا' کچھ خواتین اکٹھی ہوئیں اور اس مرحوم پر رونے لگیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھ کر انہیں منع کرنے لگے' انہیں پیچھے ہٹانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! ان عورتوں کو رہنے دو' کیونکہ آنکھ روتی ہے اور دل کو تکلیف لاحق ہے اور عہد قریب ہے (اس سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے' زمانۂ جاہلیت گزرے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا' اس لیے اس کی رسم کے تحت انہیں رونے دو اور اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے' مرحوم کے انتقال کو زیادہ دیر نہیں گزری ہے' اس لیے غم کا اظہار لازمی ہے)۔

17 - باب دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .

باب: زمانۂ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرنا

1859 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ ح اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدُعَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ" .
وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَّقَالَ الْحَسَنُ "بِدَعْوَى" .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو (مصیبت کے وقت) گال پیٹے' گریبان پھاڑے اور زمانۂ جاہلیت کی طرح کے کلمات کہے"۔

یہاں ایک راوی نے ایک لفظ مختلف بیان کیا ہے۔

1858-اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في البكاء على الميت (الحديث 1587) بنحوه . تحفة الاشراف (13475) .

1859-اخرجه البخاري في الجنائز، باب ليس منا من ضرب الخدود (الحديث 1297)، وباب ما ينهى من الويل و دعوى الجاهلية عند المصيبة (الحديث 1298)، و في المناقب، باب ما ينهى من دعوى الجاهلية (الحديث 3519) . واخرجه مسلم في الايمان، باب تحريم ضرب الخدود و شق الجيوب و الدعاء بدعوى الجاهلية (الحديث 165 و 166) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في النهي عن ضرب الخدود و شق الجيوب (الحديث 1584م) . تحفة الاشراف (9569) .

شرح

اس سے آگے آنے والے ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو لفظوں کے اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔ یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کی ہے اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ "وہ ہم میں سے نہیں ہے" اس سے مراد یہ ہے وہ شخص ہماری سنت پر عمل کرنے والوں میں سے نہیں ہے اور ہماری نصیحت پر عمل کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے وہ شخص دین سے مکمل طور پر خارج ہو جاتا ہے کیونکہ اہل سنت کے نزدیک کوئی بھی شخص گناہ کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے دین سے خارج نہیں ہوتا ہے البتہ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ وہ گناہ حلال اور جائز ہے تو پھر وہ شخص دین سے خارج ہو جائے گا۔

سفیان ثوری نے اس روایت کو اس کے ظاہر پر محمول کیا ہے۔ انہوں نے اس میں کوئی تاویل نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ ہے اس حدیث کو ظاہری مفہوم پر محمول کرنا زجر و توبیخ کے حوالے سے زیادہ مناسب ہے۔

اسی طرح وہ تمام روایات جن میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ "وہ ہم میں سے نہیں" (ان کی بھی یہی تاویل کی جائے گی)

علامہ کرمانی نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ جملہ شدت سے منع کرنے کے لئے ہے البتہ اگر کوئی شخص زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرتے ہوئے ایسے الفاظ بھی استعمال کرتا ہے جو کفریہ ہوں یعنی وہ کسی حرام چیز کو حلال قرار دیدے یا اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور اس کی مقرر کردہ تقدیر پر رضامندی کا اظہار نہ کرے تو اس وقت اس شخص کے اسلام کی حقیقی نفی کر دی جائے گی۔*

•••——•••——•••

18 - باب السَّلْقِ .

باب: آواز بلند کرنا

1860 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خَالِدٍ الْاَحْدَبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَبَكَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبْرَاُ اِلَيْكُمْ كَمَا بَرِءَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ .

☆☆ صفوان نامی راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی لوگوں نے ان پر رونا شروع کر دیا تو انہوں نے فرمایا: میں تم سے بری الذمہ ہونے کا اظہار کرتا ہوں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بری الذمہ ہو گئے تھے (آپ نے فرمایا تھا:) اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے جو (مصیبت نازل ہونے پر) سر منڈوا دیتا ہے یا گریبان پھاڑ

* عمدۃ القاری جلد 8 صفحہ 127

1860-اخرجہ مسلم فی الایمان، باب تحریم ضرب الخدود و شق الجیوب و الدعاء بدعوی الجاھلیۃ (الحدیث 167م) . تحفۃ الاشراف (9004) .

دیتا ہے یا آواز بلند کر لیتا ہے۔

19 - باب ضَرْبِ الْخُدُوْدِ .

باب: گال پیٹنا

1861 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ زُبَيْدٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے' جو (مصیبت نازل ہونے کے وقت) گال پیٹتا ہے' گریبان پھاڑتا ہے اور زمانۂ جاہلیت کی طرح کے کلمات کہتا ہے''۔

20 - باب الْحَلْقِ .

باب: سر منڈوانا

1862 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ اَبِىْ صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَاَبِىْ بُرْدَةَ قَالَا لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلَتِ امْرَاَتُهُ تَصِيْحُ - قَالَا - فَاَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبِرْكِ اَنِّىْ بَرِىْءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَنَا بَرِىْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ" .

☆☆ عبدالرحمٰن بن یزید اور ابوبردہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو ان کی اہلیہ نے بلند آواز سے رونا شروع کیا' یہ دونوں راوی بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بہتری محسوس ہوئی تو انہوں نے کہا: کیا میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا؟ میں اس سے بری الذمہ ہوں' جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بری الذمہ ہونے کا اظہار کیا ہے' یہ دونوں راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو یہ حدیث سنائی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں ہر اس شخص سے لاتعلق ہوں جو (مصیبت نازل ہونے کے وقت) سر منڈوا دیتا ہے یا کپڑے پھاڑ دیتا ہے یا بلند آواز میں چیختا ہے۔

1861-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب لیس منا من شق الجیوب (الحدیث 1294)، و فی المناقب، باب ما ینهی من دعوی الجاهلية (الحدیث 3519) . واخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود وشق الجیوب عند المصيبة (الحدیث 999) و سیاتی (الحدیث 1863) . واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود وشق الجیوب (الحدیث 1584) . تحفة الاشراف (9559) .

1862-اخرجه مسلم فی الایمان، باب تحریم ضرب الخدود الجیوب و الدعاء بدعوی الجاهلية (الحدیث 167م) . واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود و شق الجیوب (الحدیث 1586) . تحفة الاشراف (9020) .

21 - باب شَقِّ الْجُيُوبِ .

باب: گریبان پھاڑنا

1863 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو گال پیٹتا ہے' گریبان پھاڑتا ہے اور زمانۂ جاہلیت کی طرح کے کلمات کہتا ہے''۔

1864 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهُ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَكَتْ اُمُّ وَلَدٍ لَهُ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَهَا اَمَا بَلَغَكِ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهَا فَقَالَتْ قَالَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَحَلَقَ وَخَرَقَ" .

☆☆ یزید بن اوس' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں:

ان پر غشی طاری ہوئی تو ان کی اُم ولد نے ان پر رونا شروع کر دیا' جب ان کو بہتری محسوس ہوئی تو انہوں نے اس خاتون سے کہا: کیا تم تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں پہنچا ہے؟

راوی کہتے ہیں: ہم نے اس خاتون سے دریافت کیا' تو اس خاتون نے بتایا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:) وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو بلند آواز میں (غم کا اظہار کرتا ہے) سر منڈوا دیتا ہے یا کپڑے پھاڑ دیتا ہے۔

1865 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَاَةِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ" .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے (جو غم کے عالم میں) سر منڈوا دیتا ہے یا آواز بلند کرتا ہے یا کپڑے پھاڑ دیتا ہے''۔

1866 - اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنِ الْقَرْثَعِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْ مُوْسٰى صَاحَتِ امْرَاَتُهُ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى .

1863-تقدم في الجنائز، ضرب الخدود (الحديث 1861) .

1864-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في النوح (الحديث 3130) . وسياتي (الحديث 1866) . تحفة الاشراف (18334) .

1865-اخرجه مسلم في الايمان، باب تحريم ضرب الخدود و شق الجيوب و الدعاء بدعوى الجاهلية (الحديث 167م) . تحفة الاشراف (9153) .

ثُمَّ سَكَتَتْ فَقِيلَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَيُّ شَيْءٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ اَوْ سَلَقَ اَوْ خَرَقَ .

☆☆ قرثع بیان کرتے ہیں' جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو ان کی اہلیہ نے بلند آواز میں رونا شروع کر دیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بات ارشاد فرمائی ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ خاتون خاموش ہوگئی' بعد میں اس خاتون سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بات ارشاد فرمائی ہے؟ تو اس خاتون نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غم کے عالم میں) سر منڈوانے والے' آواز بلند کرنے والے اور کپڑے پھاڑنے والے پر لعنت کی ہے۔

22 - باب الْاَمْرِ بِالْاِحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمُصِيبَةِ .

باب: مصیبت کے نزول کے وقت ثواب کی اُمید رکھنے اور صبر کرنے کی ہدایت

1867 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِّىْ قُبِضَ فَاْتِنَا . فَاَرْسَلَ يَقْرَاُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ "اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللّٰهِ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ" . فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِىُّ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَ "هٰذَا رَحْمَةٌ يَّجْعَلُهَا اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ" .

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھجوایا' کہ میرا بیٹا فوت ہونے والا ہے' آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب بھجواتے ہوئے سلام بھیجا اور فرمایا' کہ اللہ تعالیٰ جو چیز واپس لے' وہ اسی کی ملکیت ہے اور جو دے وہ بھی اسی کی ملکیت ہے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر چیز کی ایک متعین مدت ہے' اس لیے تمہیں صبر سے کام لینا چاہیے اور ثواب کی اُمید رکھنی چاہیے تو صاحبزادی نے آپ کو جوابی پیغام میں قسم دیتے ہوئے یہ کہا کہ آپ ضرور ان کے ہاں تشریف لے جائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے' آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ' حضرت معاذ بن جبل' حضرت ابی بن کعب' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور بعض دیگر افراد بھی تھے' اس بچے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

1866-تقدم (الحديث 1864) .

1867-اخرجه البخاري في الجنائز، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (يعذب الميت ببعض بكاء اهله) (الحديث 1284)، و في المرضى، باب عيادة الصبيان (الحديث 5655)، و في القدر، باب (كان امر الله قدرًا مقدورًا) (الحديث 6602)، و في الايمان و النذور، باب قول الله تعالى (واقسموا بالله جهد ايمانهم) (الحديث 6655)، و في التوحيد، باب قول الله تبارك و تعالى (قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن اياما تدعو فله الاسماء الحسنى) (الحديث 7377)، و باب ما جاء في قول الله تعالى (ان رحمة الله قريب من المحسنين) (الحديث 7448) . واخرجه مسلم في الجنائز، باب البكاء على الميت (الحديث 11) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في البكاء على الميت (الحديث 1588) . و الحديث عند: ابي داؤد في الجنائز، باب في البكاء على الميت (الحديث 3125) . تحفة الاشراف (98) .

خدمت میں پیش کیا گیا تو اس وقت اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں' نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ وہ رحمت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالی ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے"۔

شرح

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: صبر کی پسندیدہ صورت یہ ہے' جب انسان کو کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اپنے پروردگار کے فیصلے پر راضی رہے اور اس کے حکم کو تسلیم کرے۔ جہاں تک غمگین ہونے یا آنکھوں سے آنسو جاری ہونے کا تعلق ہے' تو اس عمل کی وجہ سے انسان صبر کرنے والوں کے مفہوم سے باہر نہیں نکلتا۔ جب تک اس کا یہ غم تجاوز کر کے شکوہ و شکایت اور آہ و زاری کی شکل اختیار نہیں کر لیتا۔ اس کی دلیل یہ ہے' نبی اکرم ﷺ اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے وصال پر روئے تھے۔ اسی طرح اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے وصال پر بھی آپ ﷺ آنسوؤں کے ساتھ روئے تھے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ اپنے ایک نواسے کے وصال پر بھی روئے تھے۔ اسی طرح دیگر روایات میں یہ بات مذکور ہے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شہادت حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر بھی نبی اکرم ﷺ روئے تھے' تو یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں' کسی مصیبت کا سامنا کرنے پر غمگین ہونا اور آنسوؤں کا جاری ہونا صبر کے خلاف نہیں ہے۔*

•••——•••——•••

1868 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰى" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"صبر صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے"۔

شرح

صبر کا لغوی معنی کسی چیز کو روکنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

* ملخص از عمدۃ القاری جلد 8 صفحہ 140

1868-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب قول الرجل للمراة عند القبر: اصبری (الحديث 1252) بمعناه، و باب زيارة القبور (الحديث 1283)، و باب الصبر عند الصدمة الاولى (الحديث 1302)، و فی الاحكام، باب ما ذكر ان النبی صلى الله عليه وسلم لم يكن له بواب (الحديث 7154) مطولاً . واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب الصبر عند الصدمة (الحديث 3124) مطولاً . و اخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء ان الصبر فی الصدمة الاولى (الحديث 988) . واخرجه النسائی فی عمل اليوم و الليلة، ما يقول اذا اصابته مصيبة (الحديث 1068) . تحفة الاشراف (439) .

''تم صبر سے کام لو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (سورۃ انفال: آیت 46)

نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''صبر، روشنی ہے''

یہ روایت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

جس شخص کو مصیبت لاحق ہو یعنی جس شخص کا قریبی عزیز فوت ہو جائے اس کے لئے سنت یہ ہے' وہ سب سے پہلے:

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ٥ (البقرۃ: آیت:156)

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

اسی طرح کسی قریبی عزیز کے انتقال کے وقت یہ دعا پڑھنا بھی احادیث سے ثابت ہے۔

''اے اللہ! تو میری اس مصیبت کا اجر عطا کر مجھے اس سے بہتر عطا کر دے۔''

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہاں جو روایت نقل کی ہے وہ مختصر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ ایک خاتون کے پاس سے گزرے تھے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر سے کام لو۔ تو (اس نے آپ ﷺ کو نہ پہچاننے کی وجہ سے) یہ جواب دیا۔ آپ ﷺ اپنا کام کریں چونکہ آپ ﷺ کو اس مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑا' (جو مجھے لاحق ہوئی ہے) وہ عورت نبی اکرم ﷺ کو جانتی نہیں تھی بعد میں اسے بتایا گیا یہ تو نبی اکرم ﷺ تھے' تو وہ نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آئی تو اسے وہاں کوئی دربان نظر نہیں آیا۔ اس نے عرض کی: میں آپ ﷺ کو پہچانتی نہیں تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''صبر' صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔''

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

اس خاتون کے نام کا پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا نام کیا تھا اور صحیح مسلم میں یہ روایت منقول ہے' نبی اکرم ﷺ ایک ایسی خاتون کے پاس سے گزرے تھے جو اپنے بچے کی قبر کے پاس رو رہی تھی۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا: ''کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو'' اس کے بارے میں علامہ قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے' وہ خاتون اس وقت نوحہ کر رہی تھی۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اسے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا۔

علامہ خطابی نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے' جس صبر پر' صبر کرنے والے کی تعریف کی جائے یہ وہ صبر ہے' جو مصیبت کا سامنا کرنے پر فوراً کیا جائے۔ ورنہ دن گزرنے کے بعد تو آدمی کو خود ہی صبر آ جاتا ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے' آدمی کو مصیبت کی وجہ سے اجر نہیں ملتا کیونکہ وہ مصیبت اس کے بس میں نہیں ہوتی۔ آدمی کو اپنی نیت کی اچھائی اور عمدہ صبر کی وجہ سے اجر دیا جاتا ہے۔

علامہ ابن بطال نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ یہ چاہتے تھے کہ اس عورت پر (قریبی عزیز کی) ہلاکت اور اجر سے محرومی دونوں اکٹھے نہ ہو جائیں۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' آدمی کو تواضع اور نرمی سے کام لینا چاہئے۔ بطور خاص جاہل لوگوں کے ساتھ' اور جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو اس کا مواخذہ نہیں کرنا چاہئے اور اس کا عذر قبول کر لینا چاہئے۔*

•••——•••——•••

1869 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِيَاسٍ - وَهُوَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ - عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ "اَتُحِبُّهُ" . فَقَالَ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهُ . فَمَاتَ فَفَقَدَهُ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ "مَا يَسُرُّكَ اَنْ لَا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ يَسْعَى يَفْتَحُ لَكَ" .

☆☆ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جس طرح میں اس سے محبت کرتا ہوں' اس طرح اللہ تعالیٰ بھی آپ کو محبوب رکھے (یعنی وہ شخص اپنے بیٹے سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا) پھر اس بچے کا انتقال ہو گیا' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اسے موجود نہیں پایا تو اس بچے کے بارے میں دریافت کیا (جب آپ کو اس بچے کے انتقال کی اطلاع دی گئی) تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے' تم جنت کے جس بھی دروازے پر آؤ تو اسے اسی دروازے پر پاؤ' وہ دوڑ کر آ کر تمہارے لیے دروازہ کھول دے (یعنی وہ بچہ بھی جنت میں گیا ہے اور تمہیں اس مصیبت پر صبر کرنے کی وجہ سے جنت نصیب ہوگی)۔

23 - باب ثَوَابِ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ .

باب: جو شخص صبر کرے اور ثواب کی اُمید رکھے' اس کا اجر و ثواب

1870 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ يُعَزِّيهِ بِابْنٍ لَهُ هَلَكَ وَذَكَرَ فِيْ كِتَابِهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ اِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ وَقَالَ مَا اُمِرَ بِهِ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ" .

* عمدۃ القاری، کتاب جنائز کا بیان، باب: قبور کی زیارت

1869-انفرد به النسائي، و سياتي في الجنائز، في التعزية (الحديث 2087) تحفة الاشراف (11083) .

1870-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8765) .

★★ عمرو بن شعیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو خط لکھا' جس میں ان کے صاحبزادے کے انتقال پر ان سے تعزیت کی' انہوں نے اپنے خط میں یہ بات تحریر کی کہ انہوں نے اپنے والد کو اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مسلمان بندے کی' اہل زمین میں سے پسندیدہ شخصیت کو لے جاتا ہے اور وہ بندہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی اُمید رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو جنت سے کم ثواب دے کر راضی نہیں ہوتا (یعنی اس کا اجر و ثواب جنت ہے)''۔

شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''بصفیہ'' سے مراد اس کی خاص محبوب چیز ہے اور اس سے مراد اولاد ہے اور حدیث کا مفہوم یہ ہے' جس شخص کی اولاد فوت ہو جائے اور وہ اس پر صبر سے کام لے تو اس کا بدلہ جنت ہے' یعنی وہ شخص جنت میں داخل ہو گا۔

•••———•••———•••

24 - باب ثَوَابِ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِّنْ صُلْبِهِ .

باب: جو شخص اپنے تین بچوں (کے انتقال پر صبر کرتے ہوئے) ثواب کی اُمید رکھے

1871 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِیْ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِّنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" . فَقَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَوِ اثْنَانِ قَالَ "اَوِ اثْنَانِ" . قَالَتِ الْمَرْاَةُ يَا لَيْتَنِیْ قُلْتُ وَاحِدًا .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اپنے تین بچوں (کی موت پر صبر سے کام لیتے ہوئے) ثواب کی اُمید رکھے' وہ شخص جنت میں چلا جائے گا' تو ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے عرض کی: اگر دو بچے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو ہوں' تو بھی (یہی اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے) وہ خاتون کہتی ہیں: کاش! میں اس وقت یہ کہہ دیتی ''اگر ایک ہو''۔

25 - باب مَنْ يُتَوَفّٰى لَهُ ثَلَاثَةٌ .

باب: جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں (اس کا اجر و ثواب)

1872 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

1871-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (549) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفّٰى لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا''۔

شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ ''الحنث'' سے مراد گناہ ہے اور انسان کا کوئی فعل اس وقت گناہ قرار دیا جاتا ہے' جب وہ بالغ ہو چکا ہو اس لئے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس آدمی کے بچے ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں اور اس سے پہلے ہی انتقال کر جائیں۔

حدیث میں نابالغ بچوں کے انتقال کی وجہ سے جنت میں داخلے کی بشارت اس لئے دی گئی ہے' کیونکہ نابالغ بچے کے ساتھ محبت، شفقت اور رحمت کی کیفیت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں بالغ بچے پر شفقت اور رحمت کم ہوتی ہے۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: ''الحنث'' کا مطلب گناہ ہے اور یہاں مراد یہ ہے' وہ لوگ ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں اس کا ظاہری مفہوم یہ ہے' یہ اجر صرف اس اولاد کے ساتھ خاص ہے' جو کم سنی میں ہی فوت ہو جاتی ہے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے' یہ فضیلت اس بچے کے حق میں ثابت ہوتی ہے' جس کا خرچ والدین کے ذمے ہوتا ہے' تو بڑے بچے کے حق میں کیسے ثابت نہیں ہوگی؟ جس کے ساتھ والدین نے ایک طویل عرصہ گزارا ہوتا ہے اور انہیں اس سے فائدہ حاصل ہوا ہوتا ہے۔

حقوق کے حوالے سے وہ بچہ احکام کا پابند ہوتا ہے۔*

•••———•••———•••

1873 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ حَدِّثْنِي ـ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ".

☆☆ صعصعہ بن معاویہ بیان کرتے ہیں' میری ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے کہا: مجھے کوئی

1872-اخرجه البخاري في الجنائز، باب فضل من مات له و لد فاحتسب (الحديث 1248) ـ واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في ثواب من اصيب بولده (الحديث 1605) ـ تحفة الاشراف (1036) ـ

* حاشیہ سندھی برروایت مذکورہ

1873-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (11923) ـ

حدیث سنائیں! انہوں نے فرمایا: اچھا! نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جن مسلمان (والدین) کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان دونوں (ماں باپ) کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

1874 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ" .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جاتے ہیں' اسے جہنم (کی آگ) صرف قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی''۔

شرح

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ ''جس بھی مسلمان کے'' اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے' اسلام کی شرط ضروری ہے' کیونکہ کافر شخص کو اپنی اولاد کے انتقال کی وجہ سے نجات نصیب نہیں ہو گی۔ آدمی جہنم سے نجات ایمان کی وجہ سے اور گناہوں سے سلامتی کی وجہ سے پائے گا اور روایت کے الفاظ میں عموم پایا جاتا ہے اس میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہوں گے۔

اس کے برعکس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک روایت میں صرف خواتین کا ذکر ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''قسم پورا کرنے کے لئے'' اس سے مراد یہ ہے' جس کے ذریعے قسم پوری ہو جائے اور یہ مثال اس وقت بیان کی جاتی ہے' جب کوئی معمولی سا اور تھوڑا سا کام کیا جائے اور یہ کام اس لئے کیا جاتا ہے' تاکہ آدمی نے اس کام کے حوالے سے جو قسم اٹھائی ہوئی تھی اس سے بری الذمہ ہو جائے اور یہاں قسم پوری ہو جانے سے مراد یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم آیت؟ 17 میں ارشاد فرمایا ہے۔

''تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہو گا''*

•••———•••———•••

1875 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ - وَهُوَ الْاَزْرَقُ - عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمُ الْجَنَّةَ" . قَالَ "يُقَالُ لَهُمْ

1874-اخرجه البخارى فى الايمان و النذور، باب قول الله تعالى (واقسموا بالله جهد ايمانهم) (الحديث 6656) . واخرجه مسلم فى البر و الصلة و الآداب، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه (الحديث 150) . واخرجه الترمذى فى الجنائز، باب ما جاء فى ثواب من قدم ولدًا (الحديث 1060) . تحفة الاشراف (13234) .

* ملخص عمدۃ القاری، کتاب جنائز کا بیان، باب: جس شخص کی اولاد کا انتقال ہو جائے اور وہ ثواب کی امید رکھے اس کی فضیلت کا بیان

1875-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14489) .

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰبَاؤُنَا فَيُقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جن دو مسلمانوں (یعنی مسلمان میاں بیوی) کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان دونوں مسلمانوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان بچوں سے یہ کہا جائے گا کہ تم لوگ جنت میں چلے جاؤ' تو وہ جواب دیں گے: ہم اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک ہمارے ماں باپ بھی نہیں چلے جاتے' تو انہیں کہا جائے گا: تم اور تمہارے ماں باپ بھی جنت میں چلے جاؤ۔

26 - باب مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً .

باب: جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں

1876 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَّهَا يَشْتَكِيْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةً . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک خاتون اپنے بیٹے کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ بچہ بیمار تھا' اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے' کیونکہ میرے پہلے ہی تین بچے فوت ہو چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم نے جہنم سے بچاؤ کے لیے انتہائی مضبوط آڑ حاصل کر لی ہے"۔

شرح

یہاں حدیث کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ "حظار" اس سے مراد وہ باڑ ہے' جو باغ کے اردگرد لگائی جاتی ہے' جس کے ذریعے باغ کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے' تم نے ایک ایسی باڑ تیار کر لی ہے' جو تمہیں جہنم کی تپش سے بچائے گی۔

•••———•••———•••

27 - باب النَّعْيِ .

باب: موت کی اطلاع دینا

1876-اخرجه مسلم فی البر و الصلة والآداب، باب فضل من یموت له ولد فیحتسبه (الحدیث 155 و 156) . تحفة الاشراف (14891) .

1877 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا قَبْلَ اَنْ يَّجِيْءَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی اطلاع آنے سے پہلے ہی ان کے انتقال کی خبر دے دی تھی' جب آپ نے لوگوں کو اس کی خبر دی تو اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

شرح

یہاں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمۃ الباب میں لفظ ''النعی'' استعمال کیا ہے۔ اس سے مراد یہ اعلان کرنا ہے' فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے' تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہو جائیں۔

حنابلہ کے علاوہ تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں' کسی بھی انسان کی موت کا اعلان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خواہ یہ اعلان نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لئے کیا جائے یا اس کے علاوہ کیا جائے۔

ان حضرات کی دلیل وہ روایات ہیں' جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں' جس میں یہ مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع دی تھی۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی بھی اطلاع دی تھی۔

یہ روایات امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں نقل کی ہیں۔

بعض متاخرین احناف نے اسے مستحسن قرار دیا ہے اور یہی قول صحیح ہے' البتہ احادیث میں موت کا اعلان کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

اس روایت کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ اس سے مراد زمانہ جاہلیت کا مخصوص اعلان ہے' جس میں میت کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے اس کی وفات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: موت کا اعلان کرنا مکروہ ہے' یعنی آدمی کسی اعلان کرنے والے کو بھیجے جو لوگوں میں یہ اعلان کر دے کہ فلاں شخص فوت ہو گیا ہے' تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہو جائیں۔

اس روایت میں حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ہے۔ یہ حضرات غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تھے جو شام کے علاقے ''بلقاء'' میں پیش آیا تھا۔ یہ غزوہ 8ھ میں پیش آیا تھا۔

1877-اخرجه البخاري في الجنائز، باب الرجل ينعى الى اهل الميت بنفسه (الحديث 1246) بمعناه، و في الجهاد، باب تمنى الشهادة (الحديث 2798) بمعناه، وباب من تامر في الحرب من غير امرة اذا خاف العدو (الحديث 3063) بمعناه، و في المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (الحديث 3630)، و في فضائل الصحابة، باب مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه (الحديث 3757)، و في المغازي، باب غزوة موتة من ارض الشام (الحديث 4262) . تحفة الاشراف (820) .

احادیث میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی تھی جس کا امیر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنا "منہ بولا بیٹا" بھی بنالیا تھا۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے' یہ وہ واحد صحابی ہیں' جن کا ذکر قرآن میں ہے' سورہ احزاب آیت: 37 میں ہے' یعنی جن کا نام لے کر ذکر کیا گیا ہے۔

مہم روانہ کرتے وقت نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی کہ لشکر کے سپہ سالار زید بن حارثہ اگر وہ شہید ہو جائے' تو جعفر امیر ہوگا اگر وہ بھی شہید ہو جائے' تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوگا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے تھے۔ انہیں "جعفر طیار" بھی کہا جاتا ہے' کیونکہ ان کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں دو پر عطا کر دیئے تھے جن کے ہمراہ یہ جنت میں پرواز کرتے تھے۔ انہیں حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں کی طرف ہجرت کا شرف حاصل ہے۔ حبشہ میں یہ مہاجرین کے سربراہ سمجھے جاتے تھے۔

تیسرے صحابی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اس حدیث میں نہیں ہے' تاہم دیگر روایات میں یہ بات مذکور ہے' حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امیر بنے تھے۔ پھر وہ بھی شہید ہو گئے' تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امیر بنے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا کر دی تھی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے انہیں مکہ مکرمہ آ کر بیعت عقبہ میں نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔

•••——•••——•••

1878 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لَهُمُ النَّجَاشِىَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ وَقَالَ "اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ".

✪✪ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حبشہ کے حکمران نجاشی کے انتقال کی اطلاع صحابہ کرام کو اسی دن دے دی تھی' جس دن اس کا انتقال ہوا تھا' آپ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

شرح

اس روایت میں "نجاشی" کا تذکرہ ہے۔ "نجاشی" حبشہ کے حکمران کا علامتی نام ہوتا تھا جس "نجاشی" کا اس حدیث میں تذکرہ کیا گیا ہے اس کا اصل نام "اصحمہ" ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس کا نام "صحمہ" تھا۔ ایک روایت کے مطابق اس کا نام "اصحخہ" تھا۔ یہ تمام اُمور حافظ بدرالدین محمود عینی نے نقل کئے ہیں۔

علامہ عینی لکھتے ہیں: ابن سعد نے اپنی کتاب "طبقات" میں یہ بات تحریر کی ہے' جب نبی اکرم ﷺ حدیبیہ سے واپس

1878-اخرجه البخاری فی مناقب الانصار، باب موت النجاشی (الحديث 3880) . واخرجه مسلم فی الجنائز، باب فی التكبير علی الجنازة (الحديث 63) . وسيأتی (الحديث 2041) . تحفة الاشراف (13176) .

تشریف لائے یہ 6ھ کی بات ہے' تو آپ ﷺ نے 7ھ میں محرم کے مہینے میں حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اپنا مکتوب گرامی نجاشی کو بھجوایا تو نجاشی نے اسے اپنی آنکھوں پہ رکھا اور خود اپنے تخت سے نیچے اتر آیا اور تواضع کے طور پر زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد اس نے اسلام قبول کر لیا اور نبی اکرم ﷺ کو اس خط کا جواب بھیجا۔ اس نے حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ نجاشی کا انتقال 9ھ میں رجب کے مہینے میں ہوا۔ یہ اس وقت کی بات ہے' جب نبی اکرم ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔

یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔ وہاں اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' "نعی" مباح ہے۔ اس سے مراد یہ اعلان ہو گا کہ فلاں شخص فوت ہو گیا ہے' تا کہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہو جائیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی مرحوم کے رشتہ داروں اس کے دوستوں کو اس کی وفات کی اطلاع دیدے۔

ابراہیم نخعی سے یہ بات منقول ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی کے رشتہ داروں کو اس کی اطلاع دی جائے۔

آگے چل کر علامہ عینی تحریر کرتے ہیں: شیخ ابن صباغ فرماتے ہیں: ہمارے فقہاء نے یہ کہا ہے کسی کی وفات کا اعلان کرنا مکروہ ہے' البتہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کے دوستوں کو اطلاع دے دی جائے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت عبدری نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔*

•••——•••——•••

1879 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِیْ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ بَصُرَ بِامْرَاَةٍ لَا تَظُنُّ اَنَّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيْقَ وَقَفَ حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَيْهِ فَاِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا "مَا اَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ". قَالَتْ اَتَيْتُ اَهْلَ هٰذَا الْمَيِّتِ فَتَرَحَّمْتُ اِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمَيِّتِهِمْ. قَالَ "لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى". قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ بَلَغْتُهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِیْ ذٰلِكَ مَا تَذْكُرُ. فَقَالَ لَهَا "لَوْ بَلَغْتِيْهَا مَعَهُمْ مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ اَبِيْكِ".

---

* ملخص عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب: آدمی کا میت کے اہل خانہ کو اس کی وفات کی اطلاع دینا

1879-اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب فی التعزية (الحديث 3123) . تحفة الاشراف (8853) .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَبِيْعَةُ ضَعِيْفٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا' اس خاتون کو یہ اندازہ نہیں ہوا کہ آپ نے اسے پہچان لیا' راستے کے درمیان میں پہنچ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' یہاں تک کہ وہ خاتون آپ کے پاس آئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے کیوں باہر آئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: فلاں گھر میں فوتگی ہوگئی ہے' تو میں پسماندگان کے غم میں شریک ہونے کے لیے اور ان کے مرحوم کی تعزیت کرنے کے لیے ان کی طرف آئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ کدیٰ (قبرستان) تک بھی گئی ہوگی' تو انہوں نے عرض کی: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں کہ میں وہاں تک جاؤں جبکہ میں نے اس بارے میں آپ کا فرمان سنا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ کدیٰ تک جاتی' تو تم اس وقت تک جنت کو نہ دیکھتی جب تک تمہارے باپ کا دادا اسے نہ دیکھتا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا راوی ربیعہ ضعیف ہے۔

شرح

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ ''کدیٰ'' لفظ ''کدیۃ'' کی جمع ہے اس سے مراد سخت زمین ہے اور ''النہایہ'' نامی کتاب میں یہ تحریر ہے۔ اس سے مراد قبرستان ہے' کیونکہ اہل مدینہ کا قبرستان سخت زمین پر تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اگر تم ان کے ساتھ وہاں تک جاتی' تو تم جنت کو اس وقت تک نہ دیکھتی جب تک تمہارے باپ کا دادا اسے نہ دیکھتا۔ میں (یعنی سیوطی) یہ کہتا ہوں اس میں اس مفہوم کی کوئی دلالت موجود نہیں ہے' جس کی وجہ سے لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے' (کہ حضرت عبدالمطلب غیر مسلم ہیں) اس کی وجہ یہ ہے' اگر کوئی عورت جنازے کے ساتھ قبرستان چلی بھی جاتی ہے' تو یہ کوئی ایسا کفر نہیں ہے' جس کے نتیجے میں جہنم میں ہمیشہ رہنا لازم آ جائے جیسا کہ یہ بات واضح ہے۔

اس کا زیادہ سے زیادہ حکم یہ ہو سکتا ہے' آپ اسے کبیرہ گناہ میں شامل کر لیں جس کے ارتکاب کی وجہ سے گناہ کرنے والے کو عذاب دیا جاتا ہے' لیکن آخرکار وہ بھی جنت میں چلا جاتا ہے۔

جن روایات میں یہ بات مذکور ہے' کبیرہ گناہ کرنے والے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ اہل سنت نے اس کی تاویل کی ہے اور اس سے مراد یہ ہے' جو لوگ ان سے پہلے جنت میں داخل ہو چکے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ داخل نہیں ہوں گے یا یہ مفہوم ہو سکتا ہے' وہ عذاب کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوں گے تو یہاں جو حدیث موجود ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے' اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان لوگوں کے ساتھ قبرستان تک چلی جاتیں' تو اپنے سے پہلے لوگوں کے ساتھ جنت نہ جاتیں بلکہ اس سے پہلے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب یا شدت یا جو بھی اللہ کو منظور تھا۔ اس کا سامنا کرنا پڑتا' پھر انہوں نے لازمی طور پر آخرکار جنت میں ضرور داخل ہونا تھا۔

اس مفہوم کے اعتبار سے حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تم نے جنت کو اس وقت تک نہیں دیکھنا تھا جب تک وہ وقت نہیں آ جاتا جس میں تمہارے والد کا دادا جنت میں داخل ہوتا پھر تم بھی جنت میں داخل ہوتیں اور اس اعتبار سے تمہارا جنت میں پہنچنا دوسرے لوگوں کے بعد ہوتا۔

(امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں نے اپنے شیخ، شیخ الاسلام شرف الدین مناوی کو سنا ان سے جناب عبدالمطلب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ اہل فطرت میں سے ہیں، جن تک دعوت نہیں پہنچی تو ان کا حکم مذہب میں معروف ہے*۔

28 - باب غَسْلِ الْمَيِّتِ بِالْمَآءِ وَالسِّدْرِ .

باب: میت کو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا

1880 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ اَنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ" . فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ "اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ" .

☆☆ سیّدہ اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، یہ اس وقت کی بات ہے، جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ اگر تم مناسب سمجھو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں اس میں کافور بھی شامل کر دینا۔ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) تھوڑا سا کافور بھی شامل کر دینا، جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب ہم اس سے فارغ ہوئے اور ہم نے آپ کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: یہ چادر اس پر لپیٹ دو (اس طرح کہ اس کے جسم سے مس ہو)۔

شرح

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا

* ملخص حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

1880-اخرجه البخاري في الجنائز، باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر (الحديث 1253) . وباب ما يستحب ان يغسل وترا (الحديث 1254)، وباب يجعل الكافور في الاخيرة (الحديث 1258) . واخرجه مسلم في الجنائز، باب في غسل الميت (الحديث 36 و 38) . واخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب كيف غسل الميت (الحديث 3142 و 3146) . و سياتي (الحديث 1885)، (الحديث 1886)، و الكافور في غسل الميت (الحديث 1889)، و الاشعار (الحديث 1892) . و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت (الحديث 1458) . والحديث عند: البخاري في الجنائز، باب نقض شعر المراة (الحديث 1260) . وابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت (الحديث 1459) . تحفة الاشراف (18094) .

تھا جو حج کے دوران اپنے اونٹ سے گر کر فوت ہو گیا تھا۔

''اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دے دو۔''

مسنون یہ ہے' جیسے ہی میت کے انتقال کا یقین ہو جائے اسے غسل دینے میں جلدی کی جائے اگر کسی میت کو غسل دینے سے پہلے دفن کر دیا جاتا ہے' تو قبر کو اکھاڑ کر اسے دوبارہ غسل دیا جائے گا۔

اگر کسی میت کا بعض حصہ ملتا ہے' تو اسے ہی غسل دے کر اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی یہ حکم شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اگر میت کے جسم کا اکثر حصہ ملے گا' تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی ورنہ نہیں کی جائے گی۔

اگر پانی موجود نہ ہو تو تیمم میت کے غسل کا قائم مقام بن جائے گا۔

اسی طرح اگر غسل دینا ممکن نہ ہو تو بھی یہی حکم ہوگا جیسے اگر یہ اندیشہ ہو کہ میت کو غسل دیا تو اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو پھر اس کے جسم پر پانی بہا دیا جائے گا۔

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے کا تذکرہ ہے' یہ صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں' جن کے شوہر کا نام ابوالعاص بن ربیع تھا۔ ان کی ایک صاحبزادی بھی تھیں جن کا نام سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا تھا جن کے بارے میں وہ روایت مذکور ہے' جس میں یہ منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے دوران انہیں گود میں اٹھائے ہوئے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زمین پر کھڑا کر دیا جب دوبارہ کھڑے ہوئے' تو دوبارہ اٹھا لیا۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال 8ھ میں ہوا تھا۔

میت کو غسل اسی طرح دیا جاتا ہے' جس طرح غسل جنابت کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک مرتبہ پورے جسم پر پانی پہنچانا واجب ہے اور یہ حکم نجاست کو زائل کر دینے کے بعد ہے۔ اس کے لئے یہ بات شرط ہے' پانی ایسا ہو' جس کے ذریعے طہارت حاصل کی جا سکتی ہو۔

میت کو غسل کے تختے پر لٹایا جائے گا۔ اس کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصے پر پردہ رکھ دیا جائے گا۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں' اس کے کپڑے اتار لئے جائیں گے جب کہ شوافع اس بات کے قائل ہیں' صرف اس کی قمیص اتاری جائے گی۔

غسل دینے والا شخص اپنے ہاتھ پر کوئی کپڑا لپیٹ کر اس کی شرم گاہ کو دھو دے گا پھر اس کے بعد اسے وضو کروائے گا۔

اس روایت کے یہ الفاظ: ''تم اسے تین یا پانچ یا اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو''۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' ضرورت کے پیش نظر تین یا پانچ سے زیادہ مرتبہ بھی غسل دیا جا سکتا ہے' تاہم اسلامی احکام میں اس طرح کی صورت میں کیونکہ طاق تعداد کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے' طاق تعداد میں غسل دیا جائے۔

نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ "پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے ایسا کرو" اس کے ذریعے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے سنت یہ ہے میت کو غسل دیتے ہوئے پانی کے ساتھ بیری کے پتے بھی استعمال کیے جائیں۔

•••——•••——•••

29 - باب غَسْلِ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيمِ .

باب: میت کو گرم پانی سے غسل دینا

1881 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْحَسَنِ مَوْلَى اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ ابْنِىْ فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِىْ يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلِ ابْنِىْ بِالْمَآءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ . فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ "مَا قَالَتْ طَالَ عُمْرُهَا" . فَلَا نَعْلَمُ امْرَاَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ .

☆☆ سیّدہ اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کے غلام ابوالحسن بیان کرتے ہیں' سیّدہ ام قیس رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے' میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا' میں اس پر گریہ وزاری کر رہی تھی' میں نے اسے غسل دینے والے شخص سے کہا: تم میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دینا' ایسا نہ ہو کہ تم اسے مار ہی دو' بعد میں حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس خاتون کے ان الفاظ کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"اس کی عمر لمبی ہو' اُس نے: جملہ کیسا کہا ہے؟"

(راوی کہتے ہیں:) ہمارے علم کے مطابق کسی بھی خاتون کی عمر اتنی طویل نہیں ہوئی' جتنی سیّدہ ام قیس رضی اللہ عنہا کی ہوئی تھی (اور یہ نبی اکرم ﷺ کی دعا کی برکت کی وجہ سے تھا)۔

30 - باب نَقْضِ رَاْسِ الْمَيِّتِ

باب: میت کے بال کھول دینا

1882 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَيُّوْبُ سَمِعْتُ حَفْصَةَ تَقُوْلُ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ اَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَاْسَ ابْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ . قُلْتُ نَقَضْنَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قَالَتْ نَعَمْ .

☆☆ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

1881-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18346) .

1882-اخرجه البخاري في الجنائز، باب ما يستحب ان يغسل وترا (الحديث 1254) بمعناه مطولاً، و باب يجعل الكافور في الاخيرة (الحديث 1259) مختصراً، وباب نقض شعر المراة (الحديث 1260) . واخرجه مسلم في الجنائز، باب في غسل و سياتي (الحديث 1891) . مختصراً . تحفة الاشراف (18116) .

(راوی خاتون بیان کرتی ہیں:) میں نے سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آپ نے انہیں کھول کر ان کی تین چوٹیاں بنائی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

شرح

احناف اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں' میت کے بال نہیں سنوارے جائیں گے اسی طرح اس کے بال کاٹے نہیں جائیں گے۔ اس کے ناخن نہیں تراشے جائیں گے۔ اس کے سر یا داڑھی کے بال نہیں کاٹے جائیں گے۔ اگر وہ مختون نہیں ہے' تو اس کا ختنہ نہیں کیا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے' یہ تمام کام زیب و زینت کے لئے ہوتے ہیں اور میت زیب و زینت سے بے نیاز ہوتی ہے۔ اس لئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ احناف کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

اگر کوئی شخص میت کے ناخن یا بال کاٹ لیتا ہے' تو وہ انہیں بھی کفن میں اس کے ساتھ رکھ دے گا اور یہی رائے بہتر ہے' جبکہ شوافع کی جدید رائے یہ ہے' میت کے بال اور داڑھی کو سنوارا جائے گا یہ عمل ایسی کنگھی کے ساتھ کیا جائے گا جس کے دندانے کشادہ ہوں۔

تاہم شوافع کے نزدیک ظاہر قول یہ ہے' میت کے سر کے بال اس کے ناخن، اس کی بغلوں کے بال، زیر ناف بال، مونچھوں کے بال کاٹنا مکروہ ہے اس کی وجہ یہ ہے' میت کے تمام اجزاء قابل احترام ہوتے ہیں۔

جہاں تک خاتون کا تعلق ہے' تو مالکیوں، احناف اور دیگر فقہاء کے نزدیک معتمد قول کے مطابق اس کے بالوں کی چٹیا بنا دی جائے گی۔*

•••——•••——•••

31 - باب مَيَامِنِ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ .

باب: میت کے دائیں طرف کے اعضاء اور وضو کے مقامات کو دھونا

1883 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ "ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا" .

☆☆ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کے بارے میں یہ فرمایا تھا: تم اس کے دائیں طرف کے اعضاء کو اور وضو کے مقامات کو (پہلے) دھونا۔

* ملخص: الفقہ الاسلامی وادلتہ

1883-اخرجه البخاری فی الوضوء، باب التيمن فی الوضوء و الغسل (الحديث 167)، و فی الجنائز، باب يبدأ بميامن الميت (الحديث 1255)، وباب مواضع الوضوء من الميت (الحديث 1256) . واخرجه مسلم فی الجنائز، باب فی غسل الميت (الحديث 42 و 43) . واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب كيف غسل الميت (الحديث 3145) . واخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی غسل الميت (الحديث 990)مطولاً . تحفة الاشراف (18124) .

32 - باب غَسْلِ الْمَيِّتِ وِتْرًا .

باب: میت کو طاق تعداد میں غسل دینا

1884 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَاتَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ" . فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ "اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ" . وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ وَّاَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا .

☆☆ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا' آپ نے ہمیں بلوایا اور فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' تم اسے طاق تعداد میں غسل دینا' تین مرتبہ' پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ' اگر تم یہ مناسب سمجھو اور پھر آخر میں تھوڑا سا کافور بھی استعمال کر لینا' جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ خاتون کہتی ہیں: جب ہم اس سے فارغ ہوئے اور ہم نے آپ کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: اس چادر کو اس کے جسم پر لپیٹ دو (اس طرح کہ وہ جسم کے ساتھ مس ہو)۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہم نے ان کے بال سنوار کر ان کی تین چوٹیاں بنائیں اور انہیں پیچھے کی طرف ڈال دیا۔

33 - باب غَسْلِ الْمَيِّتِ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ .

باب: میت کو پانچ سے زیادہ مرتبہ غسل دینا

1885 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ" . فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ "اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ" .

☆☆ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں' آپ نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا' اگر مناسب سمجھو تو اسے زیادہ مرتبہ غسل دینا' اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے (غسل دینا) اور آخر میں کافور بھی لگا دینا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تھوڑا سا کافور بھی لگا دینا' جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اس بارے میں بتانا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب ہم فارغ ہوئے اور آپ کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی چادر دی اور فرمایا: تم یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

1884-اخرجه البخاري في الجنائز، باب يلقي شعر المراة خلفها (الحديث 1263) . واخرجه مسلم في الجنائز، باب في غسل الميت (الحديث 41) . واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت (الحديث 990) . تحفة الاشراف (18135) .

1885-تقدم (الحديث 1880) .

34 - باب غَسْلِ الْمَيِّتِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ .

باب: میت کو سات سے زیادہ مرتبہ غسل دینا

1886 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ" . فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ "اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ" .

☆☆ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوگیا' آپ نے ہمیں پیغام بھیجا' آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے تین یا پانچ مرتبہ' اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ' پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تھوڑا سا کافور بھی لگا دینا' جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا' جب ہم فارغ ہوئیں' ہم نے آپ کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دینا۔

1887 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ "ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ" .

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: تین یا پانچ یا سات مرتبہ' اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ (غسل دینا)۔

1888 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ اِخْوَتِهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ" . قَالَتْ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ "نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ" . فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ "اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ" .

☆☆ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوگیا' آپ نے ہمیں انہیں غسل دینے کا حکم دیا' آپ نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ یا سات یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو' غسل دینا۔

سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے دریافت کیا: طاق تعداد میں دینا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور آخر میں کافور بھی لگا دینا (راوی کو یہ شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تھوڑا سا کافور لگا دینا' جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا' جب ہم لوگ فارغ

1886-تقدم (الحديث 1880) .

1887-اخرجه البخاري في الجنائز، باب ما يستحب ان يغسل وترا (الحديث 1254)، وباب من يجعل الكافور في الاخيرة (الحديث 1258) بنحوه . واخرجه مسلم في الجنائز، باب في غسل الميت (الحديث 39) . والحديث عند: ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت (الحديث 1459) . تحفة الاشراف (18115) .

1888-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18143) .

ہوئے' ہم نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ہمیں اپنی چادر دی اور فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

35 - باب الْكَافُورِ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ ۔

باب: میت کوغسل دیتے ہوئے کافور لگانا

1889 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي" ۔ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ "اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ" ۔ قَالَ اَوْ قَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا ۔ قَالَ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ ۔

☆☆ سیّدہ اُم عطیہ ﷞ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں' آپ نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ مرتبہ' اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور بھی لگا دینا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تھوڑا سا کافور لگا دینا' جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔

(سیّدہ اُم عطیہ ﷞ بیان کرتی ہیں:) جب اس سے ہم فارغ ہوئے اور ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے اپنی چادر ہمیں دیتے ہوئے فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دینا۔

راوی کہتے ہیں: کیا حفصہ بنت سیرین نامی خاتون نے سیّدہ اُم عطیہ ﷞ سے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کیے تھے:

تم اسے تین یا پانچ یا سات مرتبہ غسل دینا۔

راوی کہتے ہیں: سیّدہ اُم عطیہ ﷞ نے یہ بات بھی بتائی تھی کہ ہم نے ان صاحبزادی کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

1890 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ ۔

ایک اور سند کے ساتھ سیّدہ اُم عطیہ ﷞ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

1891 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا

1889-تقدم (الحديث 1880) .

1890-اخرجه مسلم في الجنائز، باب في غسل الميت (الحديث 37) . واخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب كيف غسل الميت (الحديث 3143) . تحفة الاشراف (18133) .

1891-تقدم (الحديث 1882) .

ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ ۔

ایک اور سند کے ساتھ سیّدہ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ منقول ہیں:

ہم نے ان کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

36 - باب الْإِشْعَارِ ۔

باب: کوئی کپڑا میت کے جسم پر لپیٹنا

1892 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ بْنُ اَبِيْ تَمِيْمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدِمَتْ تُبَادِرُ ابْنًا لَّهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ حَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ" ۔ فَلَمَّا فَرَغْنَا اَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ "اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ" ۔ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ ۔ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَيُّ بَنَاتِهٖ ۔

قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهٗ "اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ" ۔ اَتُؤَزَّرُ بِهٖ قَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلَ الْفُفْنَهَا فِيْهِ ۔

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں' سیّدہ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا ایک انصاری خاتون تھیں' وہ اپنے بیٹے کی تلاش میں ہمارے ہاں تشریف لائیں' انہیں وہ بچہ نہیں ملا تو انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی اور بولیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے تین یا پانچ مرتبہ' اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور آخر میں کافور بھی لگا دینا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تھوڑا سا کافور بھی لگا دینا' جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔

جب ہم فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

راوی کہتے ہیں: سیّدہ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے صرف یہی الفاظ بیان کیے' اس سے زیادہ کوئی لفظ بیان نہیں کیا' مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی صاحبزادی تھیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے پوچھا کہ اسے اس کے جسم پر لپیٹ دو' کا مطلب کیا ہے؟ کیا اس سے مراد یہ ہے' چادر کو تہبند کے طور پر اسے اوڑھا دو؟ تو استاد نے جواب دیا: نہیں! میرا یہ خیال ہے' اس سے مراد یہ ہے' تم اس چادر میں اسے لپیٹ دینا (یعنی لفافہ بنا دینا)۔

شرح

روایت کے یہ الفاظ کہ "تم اسے اشعار کے طور پر پہنا دو" شعار اس لباس کو کہا جاتا ہے' جو جسم کے ساتھ ملا ہوتا ہے مطلب

1892-تقدم (الحديث 1880) ۔

یہ ہے کفن کے نیچے ان کے جسم کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی چادر مبارک مس ہو۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے: اس کی وجہ یہی ہے تا کہ انہیں نبی اکرم ﷺ کے آثار کا تبرک حاصل ہو جائے۔

اس سے یہ بات بالواسطہ طور پر ثابت ہو جاتی ہے نبی اکرم ﷺ اور صالحین کے آثار سے تبرک حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔

•••———•••———•••

1893 - اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ وَاغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وَالْمَآءِ وَاجْعَلْنَ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ". قَالَتْ فَاٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ "اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ".

☆☆ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا: اسے تین یا پانچ یا اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اسے بیری کے پتوں اور پانی کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور بھی لگا دینا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تھوڑا سا کافور بھی لگا دینا جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اس بارے میں بتانا۔ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے اپنی چادر ہمیں دیتے ہوئے فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دینا۔

37 - باب الْاَمْرِ بِتَحْسِيْنِ الْكَفَنِ .

باب: (میت کو) اچھا کفن دینے کا حکم

1894 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ الْقَطَّانُ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ اَنْبَاَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَّكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْبَرَ اِنْسَانٌ لَيْلًا اِلَّا اَنْ يُّضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ".

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا جن کا انتقال ہو گیا تھا اور انہیں رات کے وقت دفن کر دیا گیا تھا اور انہیں عام سا کفن دیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ کسی شخص کو رات کے وقت دفن کر دیا جائے البتہ اگر انتہائی مجبوری ہو تو حکم مختلف ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص اپنے بھائی کا ذمہ دار بنے تو اسے اچھا کفن پہنانا چاہیے"۔

1893-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب هل تكفن المراة فی ازار الرجل (الحديث 1257) .تحفة الاشراف (18104) .

1894-اخرجه مسلم فی الجنائز، باب فی تحسين كفن الميت (الحديث 49) . واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب فی الكفن (الحديث 3148) . وسياتی (الحديث 2013) تحفة الاشراف (2805) .

شرح

مسلمان کی میت کو کفن پہنانا تمام مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے' جو آپ ﷺ نے حالت احرام والے شخص کے بارے میں فرمایا تھا۔

''اسے اس کے انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو۔''

کفن دفن کے تمام تر اخراجات میت کے ترکے میں سے ادا کئے جائیں گے اور انہیں قرض کی ادائیگی اور وصیت پوری کرنے سے مقدم رکھا جائے گا۔ اگر میت کا کوئی مال موجود نہ ہوتو جس شخص کے ذمے میت کی زندگی میں میت کا خرچ لازم تھا۔ اس پر اس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

احناف کے نزدیک بیوی کو کفن دینا شوہر پر لازم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' بیوی کا خرچ اس کی زندگی میں شوہر کے ذمے ہوتا ہے۔ صحیح قول کے مطابق شوافع بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ البتہ مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک بیوی کو کفن فراہم کرنا شوہر پر لازم نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کے دفن وغیرہ کا خرچ فراہم کرنا لازم ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے' خرچ وغیرہ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوتی ہے' جب ان کے درمیان میاں بیوی کا تعلق ہو اور شوہر عورت سے تمتع کر سکتا ہو اور یہ چیز موت کی وجہ سے منقطع ہوگئی ہے۔ اس لئے عورت مرد کے لئے اجنبی عورت کی مانند ہوگی۔

میت کو غسل دینے کے بعد اس کو وہی کفن دیا جائے گا' جس کا پہننا اس کے لئے زندگی میں جائز تھا۔ اس لئے مرد کو ریشمی کپڑے میں کفن نہیں دیا جاسکتا۔ البتہ جمہور کے نزدیک عورت کا کفن ریشمی کپڑے کا ہوسکتا ہے۔ حنابلہ کے نزدیک عورت کا کفن بھی ریشمی کپڑے کا نہیں ہوسکتا۔

کفن کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے' وہ پاک ہونا چاہئے۔ اس لئے اگر پاک کپڑے کا کفن دینا ممکن ہوتو پھر نجس کپڑے کا کفن دینا جائز نہیں ہوگا۔

حنابلہ کے نزدیک یہ بات واجب ہے' میت کو ایسا کفن دیا جائے جو وہ جمعہ اور عید کے موقع پر پہنا کرتا تھا۔ البتہ مالکیوں اور احناف کے نزدیک ایسا کرنا مستحب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے اچھا کفن دینے کی ہدایت کی ہے' تو اچھا کفن دینا حنابلہ کے نزدیک واجب ہے اور دیگر فقہاء کے نزدیک مستحب ہے۔

کفن کی کم از کم مقدار وہ ایک کپڑا ہے' جو پورے جسم کو ڈھانپ لے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مقدار سات کپڑے ہیں۔ مرد کے لئے افضل یہ ہے' اسے تین کپڑوں کا کفن دیا جائے' اور عورت کے لئے افضل یہ ہے' اسے پانچ کپڑوں کا کفن دیا جائے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: کفن کی تین قسمیں ہیں۔ (1) وہ کفن جو ضروری ہے (2) وہ کفن جو کفایت کر جاتا ہے (3) وہ کفن جو سنت ہے۔

آگے اس کی جزئیات میں فقہاء کے درمیان اختلافات پائے جاتے ہیں۔

•••———•••———•••

38 - باب اَیُّ الْکَفَنِ خَیْرٌ .

باب: کون سا کفن بہتر ہے؟

1895 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ اَبِیْ عَرُوْبَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْبَسُوا مِنْ ثِیَابِكُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْیَبُ وَكَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاكُمْ" .

★★ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سفید کپڑے پہنا کرو' کیونکہ یہ زیادہ صاف اور زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو''۔

شرح

کفن میں یہ بات مستحب ہے' وہ سوتی ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو بھی سوتی کپڑے میں کفن دیا گیا تھا اور یہ بھی مستحب ہے' کفن کے کپڑے کا رنگ سفید ہونا چاہئے۔ یہ بھی مستحب ہے' عود وغیرہ کے ذریعے اسے دھونی دے دی جائے۔ یہ بھی مستحب ہے' کفن میں ایک سے زیادہ کپڑے استعمال کئے جائیں۔ تاہم مستحب یہ ہے' کفن کے کپڑوں کی تعداد طاق ہونی چاہئے تا کہ میت کی عزت افزائی بھی ہو اور اس کی پردہ پوشی بھی ہو۔ یہ بات بھی مستحب ہے' بے جا اسراف کے بغیر اچھا کفن دیا جائے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اسی کی ہدایت کی ہے۔

•••———•••———•••

39 - باب كَفَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

باب: نبی اکرم ﷺ کے کفن (کا تذکرہ)

1896 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِیَّةٍ بِیْضٍ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کو سحول کے بنے ہوئے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

شرح

روایت میں لفظ ''سحولیہ'' استعمال ہوا ہے یہ یمن کی ایک بستی ''سحول'' کی طرف منسوب ہے۔ یعنی یہ وہاں کا بنا ہوا کپڑا تھا۔ طبقات ابن سعد میں یہ بات مذکور ہے' یہ کفن ایک تہہ بند ایک چادر اور ایک لفافے پر مشتمل تھا۔ یہ بات علامہ سیوطی نے اس روایت کے حاشیے میں بیان کی ہے۔

1895-انفرد به النسائي، وسياتي في الزينة،الامر بلبس البيض من الثياب (الحديث 5337) تحفة الاشراف (4640) .

1896-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16670) .

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین نجرانی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ جن میں سے دو کپڑے حلے کی شکل میں تھے' اور ایک وہ قمیص تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔

•••——•••——•••

1897 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سحول کے بنے ہوئے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا' ان میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

1898 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيضٍ يَّمَانِيَةٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ فَذُكِرَ لِعَآئِشَةَ قَوْلُهُمْ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ مِّنْ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یمنی سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا' ان میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑوں اور ایک یمنی چادر میں کفن دیا گیا تھا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ چادر لائی گئی تھی' لیکن (کفن پہنانے والے افراد نے) اسے قبول نہیں کیا تھا اور اس میں آپ کو کفن نہیں دیا تھا۔

40 - باب الْقَمِيصِ فِي الْكَفَنِ ۔

باب: کفن میں قمیص پہنانا

1899 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ جَآءَ ابْنُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِيْ قَمِيصَكَ حَتّٰى

1897-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب الكفن بلا عمامة (الحديث 1273) . تحفة الاشراف (17160) .

1898-اخرجه مسلم فی الجنائز، باب فی كفن الميت (الحديث 46م) . واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب فی الكفن (الحديث 3152) . واخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی كفن النبی صلی الله عليه وسلم (الحديث 996) و اخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی كفن النبی صلی الله عليه وسلم (الحديث 1469) . تحفة الاشراف (16786) .

1899-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب الكفن فی القميص الذی يكف او لا يكف و من كفن بغير قميص (الحديث 1269)، وفی اللباس، باب لبس القميص (الحديث 5796) . واخرجه مسلم فی صفات المنافقين و احكامهم، (الحديث 4) . واخرجه الترمذی فی تفسير القرآن، باب (ومن سورة التوبة) (الحديث 3098) . واخرجه النسائی فی التفسير: سورة التوبة، قوله تعالٰی (استغفر لهم او لا تستغفر لهم) (الحديث 244) واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب فی الصلاة علی اهل القبلة (الحديث 1523) . تحفة الاشراف (8139) .

اُكَفِّنَهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ . فَاَعْطَاهُ قَمِيصَهُ ثُمَّ قَالَ "اِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُوْنِىْ اُصَلِّىْ عَلَيْهِ" . فَجَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ . فَقَالَ "اَنَا بَيْنَ خِيرَتَيْنِ" . قَالَ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ) فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب عبداللہ بن اُبی کا انتقال ہوا تو اس کا بیٹا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ اپنی قمیص مجھے عطاء کیجئے تاکہ میں اس قمیص میں اپنے والد کو کفن دوں' آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا کیجئے اور اس کے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے عطاء کر دی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا' میں اس کی نمازِ جنازہ ادا کرلوں گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے جانے لگے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیا اور عرض کی: اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نمازِ جنازہ ادا کرنے سے منع فرمایا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دونوں طرح کا اختیار ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے' "تم ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو یا مغفرت کی دعا نہ کرو"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

"اب تم ان (منافقین) میں سے کسی کے بھی مرنے پر ان کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا"۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کی نمازِ جنازہ ادا کرنا ترک کر دیا۔

شرح

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: حافظ ابن حجر نے یہ بات کہی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت اس کے مخالف ہے' جس میں یہ بات منقول ہے۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر کے پاس تشریف لائے اسے اس وقت قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہ کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے قبر سے نکالا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میت کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اسے اپنی قمیص پہنائی"۔

ابن حجر کہتے ہیں ان دونوں روایات کو اس طرح جمع کیا جا سکتا ہے' پہلی روایت میں یہ بات مذکور ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے صاحبزادے کو قمیص عطا کر دی تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبر سے نکالنے کے بعد قمیص پہنائی تھی' کیونکہ روایت کے متن میں استعمال ہونے والا "و" یہ ترتیب بیان کرنے کے لئے نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے' راوی نے واقعہ ذکر کرتے ہوئے اس بات کا بھی تذکرہ کر دیا ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی قمیص بھی

پہننے کے لئے دی تھی۔ اور راوی کا یہ مقصد نہ ہو کہ ترتیب کے ساتھ ہی ایسا ہوا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا اور عرض کی: اللہ تعالیٰ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی نماز جنازہ ادا کرنے سے منع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں اس پر یہ اشکال نازل ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو بعد میں نازل ہوا ہے۔

''تم ان میں سے کسی ایک کی نماز جنازہ کبھی ادا نہ کرنا''

جیسا کہ اسی حدیث میں یہ بات منقول ہے' اللہ تعالیٰ نے پھر یہ آیت نازل کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی نماز جنازہ ادا کرنا ترک کر دی۔

ابن حجر کہتے ہیں اس کا جواب یہ دیا جا سکتا ہے' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا''

اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سمجھے تھے کہ اب ان کی نماز جنازہ ادا کرنا بھی ممنوع ہو چکا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا: ان کی نماز جنازہ ادا کرنا، ابھی ممنوع نہیں ہوا اور ابھی امید منقطع نہیں ہوئی ہے۔*

اسی روایت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے:

اگر آپ یہ سوال کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کیسے سوچا جا سکتا ہے' وہ کوئی ایسی بات کہیں گے یا وہ کوئی ایسا گمان کریں گے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شاید کسی ایسے کام کا ارتکاب کرنے والے ہیں' جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کر دیا گیا ہے' تو ہم اس کے جواب میں یہ کہہ سکتے ہیں شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا ہو کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھول کر ایسا کر رہے ہیں' تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ: ''کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منع نہیں کیا'' یہ استفسار کے طور پر ہو اور سوال کرنے کے طور پر ہو جیسا کہ روایت کے الفاظ بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سمجھے تھے کہ شاید ایسا کرنا منع ہے جہاں تک اس صورت حال کا تعلق ہے' جو بات اہل علم نے یہ سمجھا ہے' اس وقت ممانعت کا حکم آ چکا تھا کیونکہ نماز جنازہ دراصل میت کے لئے استغفار ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کے لئے استغفار سے منع کر دیا گیا تھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''نبی اور ایمان والوں کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے' وہ مشرکین کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔''

تو یہ کوئی اشکال نہیں ہے' کیونکہ میت کا منافق ہونا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ میت مشرک بھی ہو اور آیت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے' یہ حکم مشرکین کے بارے میں تھا اور ممانعت کا تعلق انہی سے تھا۔ جہاں تک منافقین کا تعلق ہے' تو ان کے بارے میں یہ اختیار دیا گیا تھا پھر بعد میں ان کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت کا حکم نازل ہو گیا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے**۔

یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن ابطال نے یہ بات تحریر کی ہے:

---

* حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

** حاشیہ سندھی بر روایت مذکورہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اوران کے اصحاب نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے' کفن میں قمیص پہنانا جائز ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو یہ قمیص اس لئے عطا کی تھی کیونکہ عبداللہ بن ابی نے غزوۂ بدر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھلائی کی تھی اور وہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس وقت قیدیوں میں شامل تھے' اوران کے پاس مناسب لباس نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہننے کے لئے قمیص تلاش کی' لیکن کیونکہ ان کا قد لمبا تھا۔ اس لئے کسی دوسرے کی قمیص انہیں پوری نہیں آ رہی تھی۔ اس وقت عبداللہ بن ابی نے اپنی قمیص پیش کی تھی جو انہیں پوری آئی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بدلہ دینے کے لئے اپنی قمیص اسے عطا کی تھی*۔

کفن میں قمیص کے جائز ہونے کی ایک دلیل وہ روایت بھی ہے' جسے ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے پہلے بھی نقل کر چکے ہیں' جو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین نجرانی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ جن میں سے دو حلے کی شکل میں تھے' اور ایک وہ قمیص تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔

•••———•••———•••

1900 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَّقَدْ وُضِعَ فِيْ حُفْرَتِهٖ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ لَهٗ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' عبداللہ بن اُبی کی قبر کے پاس تشریف لائے' اس وقت اسے اس کی قبر میں رکھا جا چکا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہرے' آپ کے حکم کے مطابق اسے قبر سے نکالا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے گھٹنے پر رکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے پہنائی' آپ نے اپنا لعاب اس پر لگایا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے' عبداللہ بن ابی کے دفن ہو جانے کے بعد اسے قبر سے نکالا گیا ہے۔ اس سے یہ استدلال کیا گیا ہے' کسی ضرورت یا مصلحت کی وجہ سے میت کو دفن کر دینے کے بعد اس کو قبر سے نکالا جا سکتا ہے۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو اپنی قمیص پہنائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا تھا۔ اس سے یہ بات بالواسطہ طور پر ثابت ہو جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار صالحین کے آثار سے

* شرح ابن بطال، کتاب الجنائز، باب اس قمیص میں کفن دینا جس کا حاشیہ سلا ہوا ہو

1900-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب الكفن فی القميص الذی يكف او لا يكف و من كفن بغير قميص (الحديث 1270)، و باب هل يخرج الميت من القبر و اللحد و اللحد لعلة (الحديث 1350) مطولاً، و فی الجهاد، باب الكسوة للاسارى (الحديث 3008) بمعناه، وفی اللباس، باب لبس القميص (الحديث 5795) . واخرجه مسلم فی صفات المنافقين و احكامهم، (الحديث 2) . وسياتی (الحديث 1901)، و اخراج الميت من اللحد بعد ان يوضع فيه (الحديث 2018) . تحفة الاشراف (2531) .

تبرک حاصل کیا جا سکتا ہے۔

•••——•••——•••

1901 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِيْنَةِ فَطَلَبَتِ الْاَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُوْنَهُ فَلَمْ يَجِدُوْا قَمِيصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ اِلَّا قَمِيصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَكَسَوْهُ اِيَّاهُ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عباس رضی اللہ عنہ (قیدی کے طور پر) مدینہ منورہ میں تھے' انصار نے انہیں پہننے کے لیے دینے کے لیے کپڑا تلاش کیا' تو انہیں کوئی قمیص نہیں ملی جو ان کے جسم پر پوری آ سکتی' صرف عبداللہ بن اُبی کی قمیص ایسی تھی جو ان کو پوری آ سکتی تھی' تو ان لوگوں نے اس کی قمیص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پہننے کے لیے دے دی (اس کے بدلے کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی کے مرنے پر اپنی قمیص اسے عطاء کی تھی)۔

1902 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقًا قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ رَاْسُهُ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَاْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ اِذْخِرًا وَّمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا . وَاللَّفْظُ لِاِسْمَاعِيْلَ .

★★ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہو گیا' ہم میں سے بعض لوگ ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا' ایسے لوگوں میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوۂ اُحد کے دن شہید ہو گئے تھے' ہمیں انہیں کفن دینے کے لیے صرف ایک چادر ملی تھی' ہم اس چادر کے ذریعے ان کا سر ڈھانپتے تھے' تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے' جب اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے' تو سر ظاہر ہو جاتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا' کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر "اذخر" گھاس رکھ دیں۔

ہم میں سے بعض افراد وہ ہیں' جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔

1901-تقدم (الحديث 1900) .

1902-اخرجه البخاري في الجنائز، باب اذا لم يجد كفنًا الا ما يواري راسه او قدميه غطى راسه (الحديث 1276)، و في مناقب الانصار، باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة (الحديث 3897 و 3914) ، و في المغازي، باب غزوة احد (الحديث 4047)، وباب من قتل من المسلمين يوم احد (الحديث 4082)، و في الرقاق ، باب فضل الفقر (الحديث 6448) . واخرجه مسلم في الجنائز، باب في كفن الميت (الحديث 44) . واخرجه ابو داؤد في الوصايا، باب ما جاء في الدليل على ان الكفن من جميع المال (الحديث 2876) . واخرجه الترمذي في المناقب، باب في مناقب مصعب بن عمير رضي الله عنه (الحديث 3853) . والحديث عند: البخاري في الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا و التنافس فيها (الحديث 6432) . تحفة الاشراف (3514) .

روایت کے یہ الفاظ اسماعیل نامی راوی کے ہیں۔

شرح

ہم اس سے پہلے یہ بات نقل کر چکے ہیں' احناف کے نزدیک کفن کی تین قسمیں ہیں۔ وہ کفن جو ضروری ہو وہ کفن جو کفایت کر جائے اور وہ کفن جو سنت ہے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' اگر سنت کے مطابق کفن فراہم کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ضروری کفن دیا جائے گا۔ اس روایت میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت اور انہیں چادر دیئے جانے کا تذکرہ ہے۔

اگرچہ اس حدیث کے شارحین نے وضاحت نہیں کی تاہم اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے' میت کے جسم پر موجود دو کپڑوں یعنی قمیص اور تہبند کے علاوہ لفافے کے طور پر جو چادر لپیٹی جاتی ہے وہ چھوٹی تھی جو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر پوری نہیں آ رہی تھی۔

•••——•••——•••

41 - باب كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ .

باب: جب احرام والا شخص فوت ہو جائے' تو اسے کیسے کفن دیا جائے گا؟

1903 - اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اغْسِلُوا الْمُحْرِمَ فِيْ ثَوْبَيْهِ اللَّذَيْنِ اَحْرَمَ فِيْهِمَا وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

احرام والے شخص کو اس کے انہی دو کپڑوں میں غسل دو جو اس نے احرام کے طور پر پہنے ہوئے تھے' اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا' اسے اُنہی دو کپڑوں کا کفن دینا اور اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر نہ ڈھانپنا' کیونکہ وہ قیامت کے دن احرام کی حالت میں زندہ کیا جائے گا۔

شرح

حالت احرام والے شخص کے کفن کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

1903-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب کیف یکفن المحرم (الحديث 1268) بنحوه، و فی جزاء الصيد، باب المحرم يموت بعرفة (الحديث 1849) . واخرجه مسلم فی الحج، باب ما يفعل بالمحرم اذا مات (الحديث 93 و 94 و 96 و 97 و 98) . و اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب المحرم يموت، كيف يصنع به (الحديث 3238 و 3239) . واخرجه الترمذی فی الحج، باب ما جاء فی المحرم يموت فی احرامه (الحديث 951) . وسياتی (الحديث 2713)، (الحديث 2858) واخرجه ابن ماجه فی المناسك، باب المحرم يموت (الحديث 3084) . تحفة الاشراف (5582) .

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے' میت کے سر کو ڈھانپا جائے گا اور اسے خوشبو لگائی جائے گی۔ اگر کوئی شخص حالت احرام میں فوت ہو جاتا ہے' تو اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' میت کا سر ڈھانپے جانے اور اس کو خوشبو لگانے میں حالت احرام والا شخص اور حالت احرام کے بغیر شخص دونوں برابر ہیں۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' حالت احرام والے شخص کے سر کو ڈھانپا نہیں جائے گا اور اسے خوشبو نہیں لگائی جائے گی۔

ان فقہاء کے درمیان اختلاف کا سبب روایات کے عموم اور خصوص میں سامنے آنے والا تعارض ہے۔

خصوصی روایت وہ ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس کا آخری وقت تھا۔ حالت احرام میں اس کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس کے انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اور اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں اور اس کو خوشبو نہیں لگانا کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہو گا۔

جبکہ عمومی روایات وہ ہیں' جن میں میت کو غسل دینے کا مطلق طریقہ بیان ہوا ہے*۔

•••———•••———•••

42 - باب الْمِسْكِ .

باب: کستوری کے بارے میں روایات

1904 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالاَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ اَبَا نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْكُ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"سب سے بہترین خوشبو مشک ہے"۔

1905 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مِنْ خَيْرِ طِيْبِكُمُ الْمِسْكُ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

---

* بدایۃ المجتہد: باب: میت کی تکفین کے احکام

1904-اخرجه مسلم في الالفاظ من الادب و غيرها، باب استعمال المسك و انه اطيب الطيب و كراهة رد الريحان و الطيب (18 و 19) مطولًا . و اخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في المسك للميت (الحديث 991 و 992) . وسياتي (الحديث 5134)، و (الحديث 5279) . تحفة الاشراف (4311) .

1905-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في المسك للميت (الحديث 3158) . تحفة الاشراف (4381) .

''تمہاری خوشبوؤں میں سب سے بہتر مشک ہے''۔

43 - باب الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ ۔

باب: جنازے کی اطلاع دینا

1906 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ فَاُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْاَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي" ۔ فَاُخْرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا وَكَرِهُوا اَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْهَا فَقَالَ "اَلَمْ اٰمُرْكُمْ اَنْ تُؤْذِنُونِي بِهَا" ۔ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهْنَا اَنْ نُوقِظَكَ لَيْلًا ۔ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ۔

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک خاتون جو غریب تھی' وہ بیمار ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے' اور ان کے حال احوال دریافت کرتے رہتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اس کا انتقال ہوجائے' تو مجھے بتادینا' اس خاتون کا جنازہ رات کے وقت نکالا گیا' لوگوں نے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرنے کو پسند نہیں کیا' اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خاتون کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں یہ حکم نہیں دیا تھا کہ تم مجھے اس بارے میں اطلاع دینا؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ ہم رات کے وقت آپ کو بیدار کریں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قبر پر لوگوں کی صفیں بنوائیں (اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے) اس میں چار تکبیریں کہیں۔

44 - باب السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ ۔

باب: جنازہ کو جلدی لے جانا

1907 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ

1906-انفرد به النسائي، و سياتي في الجنائز، الصلاة على الجنازة بالليل (الحديث 1968) بنحوه، و عدد التكبير على الجنازة (الحديث 1980) تحفة الاشراف (137) ۔

1907-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (13623) ۔

الصَّالِحُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ قَالَ قَدِّمُوْنِىْ قَدِّمُوْنِىْ وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ - يَعْنِى السُّوْءَ - عَلٰى سَرِيْرِهٖ قَالَ يَا وَيْلِىْ أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِىْ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب کسی نیک آدمی کو (جنازے کی) چارپائی پر رکھا جاتا ہے' تو وہ یہ کہتا ہے: مجھے جلدی لے جاؤ' مجھے جلدی لے جاؤ اور جب کسی ایسے شخص کو (یعنی برے شخص کو) اس کی چارپائی پر رکھا جاتا ہے' تو وہ کہتا ہے: ہائے بربادی! تم مجھے کہاں لے جارہے ہو؟''

شرح

اس ترجمۃ الباب میں جنازے کو جلدی لے جانے کا جو ذکر کیا گیا ہے۔اس سے مراد یہ نہیں ہے' جنازہ اٹھا کر بھاگ کر چلا جائے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو بھاگ کر جنازہ لے جاتے ہوئے دیکھا تو ان سے فرمایا تھا:
''تمہیں سکون کے ساتھ چلنا چاہئے''۔
اس روایت کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے' میت کے انتقال کر جانے کے بعد اس کو غسل دینے' کفن دینے اور دفن کرنے میں زیادہ تاخیر نہیں کرنی چاہئے اور حکم یہی ہے' جنازہ اٹھا کر متوسط رفتار کے ساتھ جو عام رفتار سے ذرا سی تیز ہو اس طرح سے چلا جائے۔
امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: اس روایت کے الفاظ سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے' الفاظ کہنے والا میت کا جسم ہوتا ہے' جسے لوگوں نے کندھوں پر اٹھایا ہوا ہوتا ہے۔
جبکہ علامہ ابن بطال نے یہ بات بیان کی ہے' روح یہ بات کہتی ہے' تاہم ابن منیر نے ان کی تردید کرتے ہوئے یہ کہا ہے۔اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے' اللہ تعالیٰ روح کو جسم کی طرف اس حالت میں واپس کردے تاکہ ایسی صورت میں بندہ مومن کی خوشخبری اور کافر کے افسوس میں اضافہ ہوجائے۔*
اسی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات تحریر کی ہے: مردہ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے' شاید لوگ اس کی بات سن رہے ہیں۔اس لئے وہ لوگوں سے یہ بات کہتا ہے یا پھر یہ صورت ہوسکتی ہے' اللہ تعالیٰ اس کی زبان پر یہ الفاظ جاری کر دیتا ہو تاکہ اللہ کے رسول اس کے بارے میں یہ اطلاع دے دیں' تو فائدہ اس اطلاع کے نتیجے میں حاصل ہوگا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔**

* حاشیہ سیوطی برروایت مذکورہ
** حاشیہ سندھی برروایت مذکورہ

1908 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِىَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِىْ قَدِّمُوْنِىْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب جنازے کو رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں' تو اگر وہ نیک ہو' تو وہ یہ کہتا ہے: تم مجھے لے چلو' تم مجھے لے چلو' اگر نیک نہ ہو' تو یہ کہتا ہے: ہائے افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) انسان کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے' اگر انسان اس کی آواز سن لے' تو بیہوش ہو جائے''۔

شرح

یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں بھی نقل کی ہے۔ وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

روایت کے یہ الفاظ کہ ''جب جنازے کو رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردن پر اٹھا لیتے ہیں'' یہ الفاظ اس بات کا احتمال رکھتے ہیں' اسے رکھنے سے مراد اسے کندھوں پر رکھنا مراد ہو۔ پہلا قول زیادہ مناسب ہے' کیونکہ روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ آ رہے ہیں۔

''اگر وہ نیک ہو'' تو یہ الفاظ میت کے بارے میں ہیں اور اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے' جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے گزر چکی ہے' اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے' تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے' میت اپنی زبان کے ذریعے یہ الفاظ استعمال کرتی ہے۔ زبانِ حال سے یہ بات نہیں' تی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ کہ ''اگر انسان اس کی آواز سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے''

اس کے بارے میں سیوطی کہتے ہیں: یعنی وہ میت جس طریقے کے ساتھ چلا رہی ہوتی ہے اس کی شدت کو اگر انسان سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے۔

شیخ ابن بزیزہ کہتے ہیں یہ اس میت کے ساتھ مخصوص ہے' جو نیک نہ ہو کیونکہ جو نیک میت ہوتی ہے اس کی حالت تو لطف اور مہربانی کی ہوتی ہے اور اس کلام نرمی پر مبنی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا کلام سن کر بے ہوش ہونا مناسب نہیں ہوگا۔ حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے' یہ بے ہوشی نیک آدمی کا کلام سن کر بھی ہو کیونکہ آدمی اس سے مانوس نہیں ہوتا۔ *

•••———•••———•••

* ملخص از فتح الباری و حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

1908-اخرجه البخاري في الجنائز، باب حمل الرجال الجنازة دون النساء (الحديث 1314)، و باب قول الميت و هو على الجنازة قدموني (الحديث 1316)، و باب كلام الميت على الجنازة (الحديث 1380) . تحفة الاشراف (4287) .

1909 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ان تک یہ حدیث پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جنازے کو (دفن کے لیے) جلدی لے جاؤ' کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا' تو یہ ایک بھلائی ہے' جسے تم آگے لے جاؤ گے'
اگر وہ نیک نہیں ہوگا' تو یہ ایک بُرائی ہے' جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے''۔

1910 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَدَّمْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جنازے کو جلدی لے جاؤ' کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا' تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جاؤ گے' اگر وہ نیک نہیں ہوگا' تو یہ ایک بُرائی ہے' جسے تم اپنے گردنوں سے اتار دو گے۔

شرح

روایت کے یہ الفاظ ''جنازے کو تیزی سے لے جاؤ'' اس سے مراد یہ ہے اسے اٹھا کر قبر تک جلدی لے جاؤ۔

ایک قول یہ ہے' جلدی کرنے سے مراد یہ ہے' جنازہ تیار کرنے میں جلدی کرو۔ اگر پہلا معنی مراد لیا جائے' تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ جنازہ لے کر چلتے ہوئے تیزی سے چلنا چاہئے۔

جبکہ علامہ قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے' حدیث کا مقصود یہ ہے' میت کو دفن کرنے میں تاخیر سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ میت کے دفن میں تاخیر مباہات اور غرور کی طرف لے جاتی ہے۔*

•••———•••———•••

1911 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَوْشَنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيِ السَّرِيْرِ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِّنْ

1909-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب السرعة بالجنازة (الحديث 1315) . واخرجه مسلم فی الجنائز، باب الاسراع بالجنازة (الحديث 50) . واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب الاسراع بالجنازة (الحديث 3181) . واخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی الاسراع بالجنازة (الحديث 1015) . واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی شهود الجنائز (الحديث 1477) . تحفة الاشراف (13124) .

1910-اخرجه مسلم فی الجنائز، باب الاسراع بالجنازة (الحديث 51) . تحفة الاشراف (12187) .

* حاشیہ سیوطی برروایت مذکورہ

1911-اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب الاسراع بالجنازة (الحديث 3182 و 3183) بنحوه مختصرًا . و سياتی (الحديث 1912) مختصرًا . تحفة الاشراف (11695) .

اَهْلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَوَالِيهِمْ يَسْتَقْبِلُوْنَ السَّرِيْرَ وَيَمْشُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ رُوَيْدًا رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ . فَكَانُوْا يَدِبُّوْنَ دَبِيْبًا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ طَرِيْقِ الْمِرْبَدِ لَحِقَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ عَلٰى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَاَى الَّذِىْ يَصْنَعُوْنَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهٖ وَاَهْوٰى اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ خَلُّوْا فَوَالَّذِىْ اَكْرَمَ وَجْهَ اَبِى الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمْلاً . فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ .

☆☆ عیینہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا' زیاد میت کے آگے آگے چلنے لگا' حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ اور ان کے غلاموں نے جنازے کی چارپائی اُٹھائی اور اس کے پیچھے چلنے لگے اور ساتھ وہ یہ کہتے جا رہے تھے: آہستہ آہستہ چلو! اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے! ابھی یہ لوگ آہستہ آہستہ جا رہے تھے' اور ''مربد'' کے راستے میں کسی جگہ پہنچے تھے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے خچر پر سوار ہو کر ہمارے ساتھ آ کر مل گئے' جب انہوں نے ان لوگوں کا یہ طرزِ عمل دیکھا تو اپنا خچر ان پر چڑھا دیا اور اپنی لاٹھی ان کی طرف بڑھائی اور بولے: راستہ دو! اس ذات کی قسم جس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت عطاء کی ہے! مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنازے میں شریک ہوتے تھے (تو اتنی تیزی سے چلتے تھے' کہ یوں محسوس ہوتا تھا) جیسے دوڑ رہے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) تو لوگ اِدھر اُدھر بکھر گئے۔

شرح

جنازے کے ساتھ چلنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟ اس بارے میں علماء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

اہل مدینہ اس بات کے قائل ہیں' جنازے کے آگے چلنا سنت ہے۔

جبکہ اہل کوفہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اختلاف کا سبب روایات میں اختلاف ہے۔ جنہیں ہر فریق نے اپنے اساتذہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور اس پر عمل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ''مرسل'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہی بات منقول ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اہل کوفہ اپنے موقف کی تائید میں وہ روایت نقل کرتے ہیں' جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابزی بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازے میں جا رہا تھا۔ انہوں نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور وہ جنازے کے پیچھے چل رہے تھے۔

جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے چل رہے تھے۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: جنازے کے پیچھے چلنے والے کی فضیلت جنازے کے آگے چلنے والے پر وہی ہے' جو فرض نماز کی نفل نماز پر ہے۔

یہ دونوں حضرات بھی اس بات سے واقف ہیں' لیکن وہ لوگوں کی سہولت کے لئے آگے چل رہے ہیں''۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جنازے کو اپنے آگے رکھو اس کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھو کیونکہ اس طرح عبرت حاصل ہوتی ہے نصیحت ہوتی ہے اور یاددہانی ہوتی ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''جنازہ متبوع ہوتا ہے وہ تابع نہیں ہوتا اور اس کے ساتھ وہ لوگ نہ ہوں جو اس کے آگے چلیں''

اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بھی روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''سواری پر سوار شخص جنازے کے آگے چلے اور پیدل افراد جنازے سے پیچھے چلیں اور آگے چلیں اور دائیں اور بائیں چلیں' لیکن وہ اس کے قریب رہیں۔''

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''جنازے کے پیچھے چلو''

تو ان روایات کو اہل کوفہ نے پیش نظر رکھا ہے اور ان روایات کو مستند مانتے ہیں اور دیگر روایات کو ضعیف قرار دیتے ہیں*۔

•••———•••———•••

1912 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ وَهُشَيْمٍ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلاً . وَاللَّفْظُ حَدِيْثُ هُشَيْمٍ .

★★ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی جنازے میں شریک ہوتے تھے) تو تیز تیز چلتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ہشیم نامی راوی کے ہیں۔

1913 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَايَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ" .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی جنازہ تمہارے پاس سے گزرے تو تم کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص ان کے ساتھ جا رہا ہو' وہ اس وقت تک

---

* بدایۃ المجتہد: باب: جنازے کے ساتھ چلنا

1912-تقدم (الحديث 1911) .

1913-اخرجه البخاري في الجنائز، باب من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال فان قعد امر بالقيام (الحديث 1310) . واخرجه مسلم في الجنائز، باب القيام للجنازة (الحديث 77) . واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في القيام للجنازة (الحديث 1043) . والنسائي (الحديث 1916)، والجلوس قبل ان توضع الجنازة (الحديث 1997) . تحفة الاشراف (4420) .

نہ بیٹھے جب تک جنازے کو رکھ نہیں دیا جاتا''۔

45 - باب الْأَمْرِ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ .

باب: جنازے کے لیے قیام کرنے کا حکم

1914 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَّعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى تُخَلِّفَهُ اَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُخَلِّفَهُ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص جنازہ دیکھے اور اس نے اس کے ساتھ چل کر نہ جانا ہو' تو وہ اس وقت تک کھڑا رہے' جب تک وہ جنازہ آگے نہیں چلا جاتا' یا اسے رکھ نہیں دیا جاتا۔

شرح

پہلے جو روایت گزر چکی ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

قاضی عیاض نے یہ بات بیان کی ہے: اس مسئلے کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم منسوخ ہے' جبکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ' ابن حبیب رحمۃ اللہ علیہ' ابن ماجشون رحمۃ اللہ علیہ یہ دونوں حضرات مالکی ہیں' اس بات کے قائل ہیں آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: فقہاء کا اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جو شخص جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے قبر تک پہنچ جائے اس کے کھڑے ہونے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے' ایسی صورت میں آدمی اس وقت تک نہیں بیٹھے گا' جب تک جنازے کو رکھ نہیں دیا جاتا۔

ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: منسوخ ہونے کا حکم اس صورت میں ہے' جب آدمی کے پاس سے جنازہ گزرے اور آدمی اسے دیکھ کر کھڑا ہو جائے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

1914-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب القيام للجنازة (الحديث 1307)، وباب متى يقعد اذا قام للجنازة (الحديث 1308) . واخرجه مسلم فی الجنائز، باب القيام للجنازة (الحديث 73 و 74 و 75) . واخرجه ابو داؤد فی الجنائز،باب القيام للجنازة (الحديث 3172) . واخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی القيام للجنازة (الحديث 1042) . (الحديث 1915) . واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی القيام للجنازة (الحديث 1542) . تحفة الاشراف (5041) .

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔ ہمارے مذہب میں مشہور قول یہ ہے' جنازے کے لئے قیام کرنا مستحب نہیں ہے بلکہ علماء نے یہ بات بیان کی ہے' یہ حکم منسوخ ہے۔ اس کی دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث ہے۔

جبکہ فقہاء شوافع میں سے متقی نے اس قول کو اختیار کیا ہے' ایسا کرنا مستحب ہے اور یہی بات مختار ہے۔

لہٰذا ایسی صورت میں اس بات کا حکم دینا استحباب کے لئے ہوگا اور بیٹھے رہنا جواز کو بیان کرنے کے لئے ہوگا۔ اس کو منسوخ قرار دینے کا دعویٰ درست نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے' منسوخ ہونے کا حکم اس وقت عائد کیا جاتا ہے' جب دو متضاد روایات میں تطبیق دینا ممکن نہ ہو اور یہاں ایسی ناممکن صورتحال نہیں ہے۔*

•••———•••———•••

1915 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ "اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوضَعَ" .

☆☆ سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ' جب تک وہ آگے نہیں گزر جاتا یا اسے رکھ نہیں دیا جاتا"۔

1916 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ' اس کے ساتھ جانے والا شخص اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اسے رکھ نہیں دیا جاتا"۔

1917 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا مَا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتّٰى تُوضَعَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس وقت تک نہیں بیٹھے جب تک جنازے کو رکھ نہیں دیا گیا۔

1918 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ

* حاشیہ سیوطی بر روایت سابقہ

1915-تقدم (الحديث 1914) .

1916-تقدم (الحديث 1913) .

1917-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4040) .

1918-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4088) .

سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ ۔ وَقَالَ عَمْرٌو اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ ۔

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ کچھ لوگ جنازہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔

عمرو نامی راوی نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔

1919 - اَخْبَرَنِیْ اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا جُلُوْسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَنْ مَعَهٗ فَلَمْ يَزَالُوْا قِيَامًا حَتّٰى نَفَذَتْ ۔

★★ حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک جنازہ آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے' آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے افراد بھی کھڑے ہو گئے اور یہ لوگ اس وقت تک کھڑے رہے' جب تک وہ آگے نہیں چلا گیا۔

46 - باب الْقِيَامِ لِجَنَازَةِ اَهْلِ الشِّرْكِ ۔

باب: مشرکین کے جنازے کے لیے قیام کرنا

1920 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَّقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ۔ فَقَالَا مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ يَهُوْدِيٌّ ۔ فَقَالَ "اَلَيْسَتْ نَفْسًا" ۔

★★ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں' حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد "قادسیہ" میں موجود تھے' وہاں ایک جنازہ گزرا تو یہ دونوں حضرات کھڑے ہو گئے' تو انہیں بتایا گیا' یہ ایک مقامی شخص (یعنی کسی غیر مسلم) کا جنازہ ہے' تو ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے (عرض کی گئی:) یہ ایک یہودی (کا جنازہ) ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کیا یہ انسان نہیں ہے؟"

1919-انفرد به النسائي ۔ تحفة الأشراف (11826) ۔

1920-اخرجه البخاري في الجنائز، باب من قام لجنازة يهودي (الحديث 1312)، و (1313) تعليقًا، و اخرجه مسلم في الجنائز، باب القيام للجنازة (الحديث 81) ۔ تحفة الاشراف (4662) ۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس میں بنیادی مسئلہ یہ ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے' تو اب علماء کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اگر کسی غیر مسلم کا جنازہ گزرتا ہے' تو کیا اس کے لئے بھی کھڑا ہوا جائے گا یا ایسا نہیں کیا جائے گا۔

اس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف کتاب ''شرح معانی الآثار'' کتاب الجنائز میں باب! جب جنازہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو کیا وہ اس کے لئے کھڑے ہوں گے یا نہیں کھڑے ہوں گے، میں اس موضوع پر بحث کی ہے اور مختلف روایات نقل کی ہیں' جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہونے کا حکم دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

اس کے بعد امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے لئے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ اسے رکھ دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر بیٹھے رہتے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بھی بیٹھے رہنے کی ہدایت کی۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کریں اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے رہتے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی بیٹھے رہنے کی ہدایت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہوتے دیکھا تو ہم کھڑے ہوئے پھر ہم نے آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو ہم بیٹھے رہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم نے جو روایات نقل کی ہیں ان سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم پہلے تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔*

•••———•••———•••

1921 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيَّةٍ . فَقَالَ "اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا" . اَللَّفْظُ لِخَالِدٍ .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

* ملخص شرح معانی الآثار، کتاب الجنائز، باب: جب جنازہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو کیا وہ اس کے لئے کھڑے ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟

1921-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب من قام لجنازة يهودی (الحديث 1311) . واخرجه مسلم فی الجنائز، باب القيام للجنازة (الحديث 78) . واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب القيام الجنازة (الحديث 3174) . تحفة الاشراف (2386) .

کھڑے ہو گئے' آپ کے ہمراہ ہم بھی کھڑے ہو گئے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''موت ایک خوفزدہ کرنے والی چیز ہے' اس لیے جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو''۔

روایت کے یہ الفاظ خالد نامی راوی کے ہیں۔

47 - باب الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْقِيَامِ .

باب: جنازے کے لیے کھڑے نہ ہونے کی اجازت

1922 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامُوْا لَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ مَا هٰذَا قَالُوْا اَمْرُ اَبِيْ مُوْسٰى . فَقَالَ اِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيَّةٍ وَّلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذٰلِكَ .

☆☆ ابومعمر بیان کرتے ہیں' ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ اس کے لیے کھڑے ہو گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیوں کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حکم کی وجہ سے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ ایک یہودی عورت کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے تھے' لیکن اس کے بعد آپ نے ایسا نہیں کیا۔

1923 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ اَنَّ جَنَازَةً مَّرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ .

☆☆ محمد (بن سیرین) نامی راوی بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نہیں ہوئے' تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (جی ہاں! کھڑے ہوئے تھے)' لیکن اس کے بعد آپ (اس طرح کی صورتِ حال میں) بیٹھے رہتے تھے۔

1924 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَمَا قَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَ لَهَا ثُمَّ قَعَدَ .

1922-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (10185) .

1923-انفرد به النسائي، و سياتى (الحديث 1924 و 1925) بنحوه و (الحديث 1926) بمعناه مطولًا ـ تحفة الاشراف (3409) .

1924-تقدم (الحديث 1923) .

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نہیں ہوئے' تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پہلے کھڑے ہوتے تھے' پھر بعد میں آپ بیٹھے رہتے تھے (یعنی کھڑے ہونے کے عمل کو ترک کر دیا)۔

1925 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ اَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْاٰخَرُ فَقَالَ الَّذِيْ قَامَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَامَ قَالَ لَهُ الَّذِيْ جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ .

☆☆ ابومجلز' حضرت ابن عباس اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو ان دونوں میں سے ایک کھڑا ہو گیا اور دوسرے صاحب بیٹھے رہے' جو صاحب کھڑے ہوئے تھے' وہ بولے: اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا علم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جنازے کے لیے) کھڑے ہوئے تھے' تو دوسرے صاحب جو بیٹھے رہے تھے' انہوں نے جواب دیا: مجھے اس بات کا علم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی صورت میں بیٹھے رہے تھے۔

1926 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَارُوْنَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ جنازہ آگے گزر گیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک مرتبہ ایک یہودی کا جنازہ گزر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے راستے میں بیٹھے ہوئے تھے' تو آپ کو یہ بات اچھی نہیں لگی' یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے اونچا ہو جائے' اس لیے آپ کھڑے ہو گئے۔

1927 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ مَرَّتْ بِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ .
وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَيْضًا اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے ہو گئے تھے' جو کہ

1925-تقدم (الحديث 1923) .
1926-تقدم (الحديث 1923) .
1927-اخرجه مسلم في الجنائز، باب القيام للجنازة (الحديث 80) . تحفة الاشراف (2818) .

آپ کے پاس سے گزر رہا تھا' یہاں تک کہ وہ آپ کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے تھے' یہاں تک کہ وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

1928 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَنَازَةً مَّرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيْلَ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ . فَقَالَ "اِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک جنازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم فرشتوں کے لیے کھڑے ہوئے ہیں۔

48 - باب اسْتِرَاحَةِ الْمُؤْمِنِ بِالْمَوْتِ .

باب: مؤمن کا موت کے ذریعے راحت حاصل کرنا

1929 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ "مُسْتَرِيْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ" . فَقَالُوْا مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَمَا الْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ "الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ" .

☆☆ حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"یا تو اسے راحت حاصل ہو گئی ہے یا اس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے"۔ لوگوں نے عرض کی: اسے راحت حاصل ہو گئی یا اس سے راحت حاصل کر لی گئی' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرنے والا بندہ مؤمن دنیا کی پریشانیوں اور تکالیف سے راحت حاصل کر لیتا ہے' جبکہ گناہ گار بندہ (یعنی کافر شخص) سے شہر' بندے' درخت اور جانور راحت حاصل کر لیتے ہیں۔

49 - باب الْاِسْتِرَاحَةِ مِنَ الْكُفَّارِ .

باب: کفار سے راحت حاصل کرنا

1930 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ - وَهُوَ الْحَرَّانِيُّ - عَنْ

1928-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1162) .

1929-اخرجه البخاري في الرقاق، باب سكرات الموت (الحديث 6512) و (الحديث 6513) مختصرًا . و اخرجه مسلم في الجنائز، باب ما جاء في مستريح و مستراح منه (الحديث 61) . وسياتي (الحديث 1930) . تحفة الاشراف (12128) .1930- تقدم (الحديث 1929) .

اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنِی زَيْدٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مُسْتَرِيْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ فَيَسْتَرِيْحُ مِنْ اَوْصَابِ الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا وَاَذَاهَا وَالْفَاجِرُ يَمُوْتُ فَيَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ" ۔

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک جنازہ آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا تو یہ راحت حاصل کرنے والا ہے یا اس سے راحت حاصل ہوگئی ہے' جب مؤمن مرتا ہے' تو وہ دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں اور مصیبتوں سے راحت حاصل کر لیتا ہے' اگر کوئی کافر مرتا ہے' تو اس سے بندے' شہر' درخت اور جانور راحت حاصل کر لیتے ہیں۔

50 - باب الثَّنَاءِ

باب: (مرحوم کی) تعریف

1931 - اَخْبَرَنِی زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ۔ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی فَاُثْنِیَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ۔ فَقَالَ عُمَرُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ وَجَبَتْ ۔ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتَ وَجَبَتْ ۔ فَقَالَ مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَّجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ ۔

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک جنازہ گزرا' اس کی اچھے لفظوں میں تعریف کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

واجب ہوگئی ہے' پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا تو اس کی بُرے لفظوں میں تعریف کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! پہلے ایک جنازہ گزرا' اس کی اچھے لفظوں میں تعریف کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے' پھر ایک جنازہ گزرا جس کی بُرے لفظوں میں تعریف کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تم نے اچھے لفظوں میں تعریف کی تھی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی' جس کی تم نے بُرے لفظوں میں تعریف کی' اس پر جہنم واجب ہوگئی' تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

1931-اخرجه مسلم فی الجنائز، باب فیمن یثنی علیه خیر او شر من الموتی (الحدیث 60) ۔تحفة الاشراف (1004) ۔

شرح

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ''مسند احمد'' میں یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی تھی جس کی لوگوں نے برائی بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے شخص کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ ''تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو'' اس سے مراد یہ ہے' جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جملے کا مخاطب تھے وہ مراد ہیں اور وہ لوگ مراد ہیں' جو ان کی صفات کے مطابق ایمان کی دولت رکھتے ہیں' جبکہ شیخ ابن التین نے یہ بات بیان کی ہے: یہ حکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مخصوص ہے' کیونکہ وہ ہمیشہ حکمت کے ساتھ کلام کرتے تھے جبکہ بعد میں آنے والوں کی صورتحال اس سے مختلف ہے' تاہم درست قول یہ ہے' یہ حکم ثقہ اور پرہیز گار لوگوں کے ساتھ مخصوص ہوگا۔

اسی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قول بھی ہے' یہ حکم ان کے لئے ساتھ مخصوص ہے' جس کی تعریف اہل فضیلت لوگ کریں اور ان لوگوں کی تعریف میت کے افعال کے مطابق ہو تو ایسا شخص جنتی ہوگا۔ تاہم صحیح قول یہ ہے' یہ الفاظ اپنے عموم اور اطلاق پر باقی رہیں گے۔ جو بھی مسلمان فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں' یا لوگوں کی اکثریت کے دل میں اس کے لئے تعریف ڈال دے تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ وہ مسلمان جنتی ہے خواہ میت کے افعال اس کا تقاضا کرتے ہوں' یا نہ کرتے ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے' گناہوں کا عذاب ہونا واجب نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں تعریف ڈال دینا اس بات کی دلیل ہے' اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کو پسند کرتا ہے۔

•••———•••———•••

1932 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ عَامِرٍ وَّجَدُّهُ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ . ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلُكَ الْاُوْلٰى وَالْاُخْرٰى وَجَبَتْ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَآئِكَةُ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِى السَّمَآءِ وَاَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے' لوگوں نے اس کی تعریف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

واجب ہوگئی ہے' کچھ لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی بُرائی بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے پہلے' اور دوسرے دونوں جنازوں کے بارے

1932- اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب فی الثناء علی المیت (الحديث 3233) مختصرًا . انظر تحفة الاشراف (13538) .

میں بھی فرمایا ہے واجب ہوگئی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فرشتے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں اور تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

1933 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ . ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ . ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثِ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ . فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ قَالُوا خَيْرًا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ . قُلْنَا اَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ اَوْ ثَلَاثَةٌ . قُلْنَا اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ .

☆☆ ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں' میں مدینہ منورہ آیا' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک جنازہ گزرا' مرحوم کی تعریف کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی ہے' پھر ایک اور جنازہ گزرا' اس شخص کی بھی تعریف کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی ہے' پھر تیسرا جنازہ گزرا' اس شخص کی بُرائی کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی ہے' میں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے وہی الفاظ کہے ہیں' جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائے تھے' جس مسلمان کے بارے میں چار آدمی یہ گواہی دیتے ہوئے کہہ دیں کہ وہ اچھا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے' ہم نے دریافت کیا: اگر تین کر دیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر تین کر دیں' ہم نے عرض کی: اگر دو کر دیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر دو کر دیں (تو بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی)۔

شرح

روایت کے یہ الفاظ ''جس مسلمان کے بارے میں چار لوگ گواہی دے'' اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: داؤدی نے یہ بات کہی ہے۔ اس گواہی میں ان لوگوں کی شہادت معتبر ہوگی جو اہل فضل ہوں اور سچے ہوں۔ گناہ گار لوگ مراد نہیں ہوں گے کیونکہ وہ تو ایسے شخص کی تعریف کریں گے جو ان کی مانند ہو۔

اسی طرح اس شخص کا بھی اعتبار نہیں ہوگا' جس کی میت کے ساتھ کوئی دشمنی ہو کیونکہ دشمن کی گواہی قبول نہیں کی جاتی۔*

•••——•••——•••

51 - باب النَّهْيِ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكٰى اِلَّا بِخَيْرٍ

باب: مرحومین کا اچھائی کے علاوہ ذکر کرنے کی ممانعت

* حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

1933-اخرجه البخاري في الجنائز، باب ثناء الناس على الميت (الحديث 1368) . و في الشهادات، باب تعديل كم يجوز (الحديث 2643) . و اخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في الثناء الحسن على الميت (الحديث 1059) . تحفة الاشراف (10472) .

1934 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مرحوم شخص کی بُرائی کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے مرحومین کا تذکرہ صرف اچھائی کے ساتھ کیا کرو۔

شرح

اس روایت کی شرح کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: یہاں یہ سوال کیا جا سکتا ہے' اس روایت اور اس سے پہلے نقل ہو جانے والی روایات میں مطابقت کیسے دی جا سکتی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے' ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برے الفاظ کے ساتھ تعریف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس کے لئے (جہنم) واجب ہو گئی ہے۔"

اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس کی بری تعریف کرنے سے منع نہیں فرمایا تو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت اس وقت ہے' جب وہ منافق نہ ہو یا کافر نہ ہو یا کوئی ایسا شخص نہ ہو جو فسق یا بدعت کے اعتبار سے معروف ہوتا ہے۔ اگر ایسے لوگ ہوں' تو پھر ان کا برائی کے ساتھ ذکر کرنا حرام نہیں ہوگا تاکہ لوگوں کو ان کے طریقے پر چلنے سے ان کے آثار کی پیروی کرنے سے اور ان کے اخلاق اختیار کرنے سے روکا جا سکے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: دوسری روایت (یعنی جس میں لوگوں کی برائی بیان کرنے کا تذکرہ ہے) وہ اس صورت پر محمول ہوگی کہ لوگوں نے اس شخص کی برائی بیان کی ہوگی جو منافق ہونے کے حوالے سے مشہور ہوگا یا اسی طرح کی کوئی اور صورتحال ہوگی۔

•••———•••———•••

52 - باب النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ

باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت

1935 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1934-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17862) .

1935-اخرجه البخاري في الجنائز، باب ما ينهى من سب الاموات (الحديث 1393)، وفي الرقاق، باب سكرات الموت (الحديث 6516) . تحفة الاشراف (17576) .

تم لوگ مردوں کو برا نہ کہو' کیونکہ انہوں نے جو آگے بھیجا تھا' وہ اس تک چلے گئے ہیں۔

شرح

اس روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے وہاں اس کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

روایت میں استعمال ہونے والا لفظ ''الاموات، میں موجود ''ال'' عہد کے لئے ہے۔ اس سے مراد مسلمان مرحومین ہیں۔

اس کی تائید دوسری اس روایت سے بھی ہوتی ہے' جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اپنے مرحومین کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں سے درگزر کرو۔''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو اپنی سنن کی کتاب ''الادب'' میں نقل کیا ہے۔

البتہ کفار کی برائیوں کا تذکرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ان کی اچھائیوں کا ذکر کرنے کا حکم بھی نہیں دیا گیا اگرچہ انہوں نے صدقہ کیا ہو غلام آزاد کیا ہو لوگوں کو کھانا کھلایا ہو وغیرہ۔

اس کی وجہ صرف یہ ہے' ان کفار کی اولاد میں سے مسلمانوں کو ان کے برے الفاظ میں تذکرہ کرنے کی وجہ سے اذیت ہوتی ہے۔ اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہئے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے' جسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

ایک انصاری نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد کے بارے میں زمانہ جاہلیت کے کسی واقعے کے حوالے سے کچھ برا کہا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے چانٹا رسید کر دیا۔ اس شخص کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور بولے: اللہ کی قسم! ہم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھی ضرور طمانچہ رسید کریں گے جس طرح انہوں نے اس کو مارا ہے۔ ان لوگوں نے اپنے ہتھیار پہن لئے جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: آپ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں' تم لوگ ہمارے مرحومین کو برا کہہ کر ہمارے زندوں کو اذیت نہ دو۔''

تو وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی ''یا رسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔''

اسی طرح ایک اور ''مرسل'' روایت جو امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مشرک مقتولین کو برا کہنے سے منع کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''انہیں برانہ کہو۔''

اس کی وجہ یہ ہے' تم لوگ جو کہو گے اس کا انہیں' تو کوئی نقصان نہیں ہوگا' لیکن زندہ لوگوں کو تم اذیت پہنچاؤ گے۔

(علامہ عینی نے یہ بات بھی تحریر کی ہے) ابن بطال کہتے ہیں مشرکین سے تعلق رکھنے والے برے مردوں کا تذکرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یہ جائز ہے' کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے' وہ جہنم میں جائیں گے۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے۔ مردے کو برا کہنا غیبت کی مانند ہے' تو اگر کسی بھی مرحوم شخص کی حالت میں بھلائی کا پہلو غالب ہو تو اب مرحوم کی غیبت بھی ممنوع ہوگی' اگر وہ اعلانیہ فاسق ہو تو پھر اس کی غیبت نہیں ہوگی' جس طرح زندہ شخص کی نہیں ہوتی ہے۔*

•••———•••———•••

1936 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى وَاحِدٌ عَمَلُهُ۔

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں' اس کے اہلِ خانہ' اس کا مال اور اس کا عمل' ان میں سے دو چیزیں واپس آجاتی ہیں' اس کے اہل خانہ اور اس کا مال' جبکہ عمل رہ جاتا ہے''۔

1937 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ایک مؤمن کے دوسرے مؤمن پر چھ حقوق ہیں' جب وہ بیمار ہو جائے' تو دوسرا اس کی عیادت کرے' جب وہ فوت ہو جائے' تو دوسرا اس کے جنازے میں شریک ہو' جب وہ دوسرے شخص کی دعوت کرے تو دوسرا اس دعوت کو قبول کرے' جب دوسرا شخص اس سے ملے' تو اسے سلام کرے' جب اسے چھینک آئے' تو دوسرا شخص اس کا جواب دے اور جب وہ موجود ہو یا موجود نہ ہو' تو دوسرا شخص اس کے لیے خیر خواہی کرے''۔

* عمدۃ القاری' کتاب' جنائز کے بارے میں روایات' باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت

1936-اخرجه البخاري في الرقاق ، باب سكرات الموت (الحديث 6514) . واخرجه مسلم في الزهد و الرقاق، (الحديث 5) . واخرجه الترمذي في الزهد، باب ما جاء مثل ابن آدم و اهله و ولده و ماله و عمله (الحديث 2379) . تحفة الاشراف (940) .

1937-اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في تشميت العاطس (الحديث 2737) . تحفة الاشراف (13066) .

53 – باب الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب: جنازوں کے ہمراہ جانے کا حکم

1938 – اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح وَاَنْبَاَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّقَالَ سُلَيْمَانُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنُصْرَةِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِى وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ ۔

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کی ہدایت کی تھی اور سات چیزوں سے منع کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے' چھینکنے والے کا جواب دینے' قسم پوری کروانے' مظلوم کی مدد کرنے' سلام کو عام کرنے' دعوت قبول کرنے اور جنازوں کے ساتھ جانے کی ہدایت کی تھی' جبکہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے' چاندی کے برتن استعمال کرنے' میسرہ' قسی' استبرق' حریر' دیباء (یہ سب ریشمی کپڑے کی قسمیں ہیں) استعمال کرنے سے منع کیا تھا۔

54 – باب فَضْلِ مَنْ يَتْبَعُ جَنَازَةً

باب: جنازے کے ساتھ جانے والے شخص کی فضیلت

1939 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ بُرْدٍ اَخِي يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ مَشٰى مَعَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ ۔

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1938-اخرجه البخاري في الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز (الحديث 1239)، و في المظالم، باب نصر المظلوم (الحديث 2445) . مختصرًا، و في النكاح، باب حق اجابة الوليمة و الدعوة (الحديث 5175)، و في الاشربة، باب آنية الفضة (الحديث 5635)، و في المرضى، باب وجوب عيادة المريض (الحديث 5650) بنحوه، و في اللباس ، باب الميثرة الحمراء (الحديث 5849) مختصرًا، و باب خواتيم الذهب (الحديث 5863)، و في الادب، و باب تشميت العاطس اذا حمد الله (الحديث 6222)، و في الاستئذان، باب افشاء السلام (الحديث 6235) . واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل وباحته للنساء واباحة العلم ونحوه للرجل مالم يزد على اربع اصابع (الحديث 3) . واخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في كراهية لبس المعصفر للرجل و القسي (الحديث 2809) . وسياتي (الحديث 3787) مختصرًا و الحديث عند: البخاري في اللباس، باب لبس القسي (الحديث 5838)، وفي الايمان و النذور، باب قول الله تعالٰى (واقسموا بالله جهد ايمانهم) (الحديث 6654) . والترمذي في اللباس، باب ما جاء في ركوب المياثر (الحديث 1760) . و سياتي ايضًا (الحديث 5324) و ابن ماجه في الكفارات، باب ابرار المقسم (الحديث 2115)، وفي اللباس، باب كراهية لبس الحرير (الحديث 3589) . تحفة الاشراف (1916) .

1939-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1915) .

"جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی نمازِ جنازہ ادا کر لی جاتی ہے تو اس شخص کو ایک قیراط اجر ملتا ہے جو شخص جنازے کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ جاتا ہے تو اسے دو قیراط اجر ملتا ہے اور ایک قیراط "اُحد" پہاڑ جتنا ہوتا ہے"۔

1940 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ فَاِنْ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جائے (یعنی اسے دفن کر دیا جائے) تو اسے دو قیراط ملتے ہیں' اگر وہ اس سے فارغ ہونے سے پہلے (یعنی دفن ہونے سے پہلے) واپس آ جاتا ہے' تو اسے ایک قیراط ملتا ہے"۔

55 - باب مَكَانِ الرَّاكِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے ساتھ سواری پر جانے کی جگہ

1941 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَخُوْهُ الْمُغِيْرَةُ جَمِيْعًا عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ ۔

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے گا' جبکہ پیدل چلنے والا شخص جہاں چاہے چلے' اور چھوٹے بچے کی بھی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی"۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے' سوار شخص کے لائق یہی چیز ہے' وہ جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل شخص کو یہ اختیار حاصل ہے وہ جہاں چاہے چلے خواہ دائیں طرف چلے خواہ بائیں طرف چلے خواہ آگے چلے خواہ پیچھے چلے۔ اس کی وجہ یہ ہے' جنازے کو اٹھانے میں ہر طرف چلنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

1940-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (9653) ـ

1941-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب المشي امام الجنازة (الحديث 3180) بنحوه مطولاً ـ واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على الاطفال (الحديث 1031) ـ و سياتي (الحديث 1942)، والصلاة على الاطفال (الحديث 1947) ـ واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في شهود الجنائز (الحديث 1481) مختصراً ـ و الحديث عند: ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على الطفل (الحديث 1507) ـ تحفة الاشراف (11490) ـ

جنازے کے آگے یا پیچھے چلنے میں کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ اس پر بحث کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) نے یہ بات بیان کی ہے: جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے یہ حضرات جنازے کے آگے چلتے تھے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ روایت مرسل ہے' جو مختلف اسناد کے حوالے سے منقول ہے۔ اگر اسے متصل بھی تسلیم کر لیا جائے' تو بھی یہ اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ ایسا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ ایسا بھی ہوسکتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کم تر عمل کو تعلیم دینے کے لئے اختیار کیا ہو' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دینے کے لئے اور مسئلہ بیان کرنے کے لئے ایک مرتبہ بھی وضو کیا ہے حالانکہ تین مرتبہ وضو کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا جنازے کے ساتھ کیسے چلا جائے گا' تو انہوں نے فرمایا کیا تم نے نوٹ نہیں کیا' کہ میں جنازے کے پیچھے چلتا ہوں۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں' جنازے کے پیچھے چلنا اس کے آگے چلنے پر اسی طرح فضیلت رکھتا ہے' جس طرح باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر فضیلت رکھتا ہے*۔

•••——•••——•••

56 – باب مَكَانِ الْمَاشِي مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے ساتھ پیدل چلنے والے کی جگہ

1942 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمِّهٖ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ .

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے گا' جبکہ پیدل شخص جہاں چاہے چلے' اور بچے کی بھی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی''۔

1943 – اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّقُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ .

---

* مختصر اختلاف العلماء، جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا پیچھے چلنا

1942-تقدم في الجنائز، مكان الراكب من الجنازة (الحديث 1941) .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

1944 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَنْصُوْرٌ وَّزِيَادٌ وَّبَكْرٌ - هُوَ ابْنُ وَائِلٍ - كُلُّهُمْ ذَكَرُوْا اَنَّهُمْ سَمِعُوا مِنَ الزُّهْرِيِّ يُحَدِّثُ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ يَمْشُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ . بَكْرٌ وَّحْدَهُ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانَ . قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَّالصَّوَابُ مُرْسَلٌ .

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں' ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انہیں یہ بات بتائی ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) صرف بکر نامی راوی نے اس روایت میں حضرت عثمان غنیؓ کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ غلط ہے' کیونکہ درست یہ ہے' یہ روایت مرسل ہے۔

57 - باب الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: نمازِ جنازہ ادا کرنے کا حکم

1945 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تمہارے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے' تم اُٹھو اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو''۔

58 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

1946 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ

1943-اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب المشی امام الجنازة (الحديث 3179) . و اخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی المشی امام الجنازة (الحديث 1007 و 1008) . و (الحديث 1944)، واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی المشی امام الجنازة (الحديث 1482) . تحفة الاشراف (6820) .

1944-تقدم (الحديث 1943) .

1945-اخرجه مسلم فی الجنائز، باب فی التكبير على الجنازة (الحديث 67) . تحفة الاشراف (10886) .

1946-اخرجه مسلم فی القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة و حكم موت اطفال الكفار و اطفال المسلمين (الحديث 31) بنحوه . واخرجه ابو داؤد فی السنة، باب فی ذراری المشركين (الحديث 4713) . واخرجه ابن ماجه فی المقدمة، باب فی القدر (الحديث 82) . تحفة الاشراف (17873) .

طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنْ صِبْيَانِ الْاَنْصَارِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ . قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا وَلَمْ يُدْرِكْهُ . قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری بچے کو لایا گیا (جو فوت ہو چکا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: یہ بچہ کتنا خوش نصیب ہے' یہ جنت کی ایک چڑیا ہے' جس نے کبھی کوئی بُرائی نہیں کی اور اسے وہ زمانہ ہی نہیں ملا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا اس کے علاوہ بھی ہے؟ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے اور اس کے اہل لوگوں کو بھی پیدا کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ان کے آباء کی پشتوں میں پیدا کر لیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا اور اس کے اہل لوگوں کو بھی پیدا کیا اور اس نے ان لوگوں کو ان کے آباؤ اجداد کی پشتوں میں پیدا کیا ہے۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: علماء کا اس بات پر اجماع ہے' مسلمان بچوں میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں وہ جنتی ہیں اور اس روایت کا جواب یہ ہے' شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کسی دلیل کے بغیر قطعی طور پر جلدی میں یہ الفاظ استعمال کرنے سے منع کیا ہو۔

اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: اہل تحقیق میں سے اکثریت نے اس بات کی تصریح کی ہے' اس مسئلے میں خاموشی اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے' کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے' جس کا عمل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور اس پر اجماع بھی منعقد نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ مسئلہ اصول فقہ کے اعتبار سے اجماع کی صورت سے نکل جائے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے اجماع اس مسئلے پر ہوتا ہے' جس کے بارے میں اجتہاد کے ذریعے جانا جا سکے' لیکن جو امور نقل سے تعلق رکھتے ہیں اس کا اجماع کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے اس مسئلے میں اجماع کا شمار کرنا درست نہیں ہوگا۔

•••———•••———•••

59 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

باب: بچوں کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

1947 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ

1947-تقدم في الجنائز، مكان الراكب من الجنازة (الحديث 1941) .

خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ .

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے گا' جبکہ پیدل شخص جس طرف چاہے چل سکتا ہے اور چھوٹے بچے کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی''۔

60 - باب اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرکین کی اولاد (کا حکم)

1948 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ بہتر جانتا ہے' وہ لوگ کیا عمل کرتے تھے''۔

1949 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ - هُوَ ابْنُ سَعْدٍ - عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان لوگوں نے جو عمل کرنے تھے' ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے''۔

1950 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ حِيْنَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ .

1948-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین (الحدیث 1384)، و فی القدر، باب الله اعلم بما کانوا عاملین (الحدیث 6598) . واخرجه مسلم فی القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة و حکم موت اطفال الکفار و اطفال المسلمین (الحدیث 26) . تحفة الاشراف (14212) .

1949-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (13532) .

1950-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین (الحدیث 1383)، و فی القدر، باب الله اعلم بما کانوا عاملین (الحدیث 6597) بنحوه . و اخرجه مسلم فی القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة، وحکم موت اطفال الکفار و اطفال المسلمین (الحدیث 28) . واخرجه ابو داؤد فی السنة، باب فی ذراری المشرکین (الحدیث 4711) بنحوه . و سیاتی (الحدیث 19151) . تحفة الاشراف (5449) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے' تو وہ زیادہ بہتر جانتا ہے' انہوں نے کیا عمل کرنے تھے''۔

1951 - اَخْبَرَنِىْ مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِىِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے' انہوں نے کیا عمل کرنے تھے''۔

61 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الشُّهَدَاءِ

باب: شہداء کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

1952 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ ابْنَ اَبِىْ عَمَّارٍ اَخْبَرَهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ . فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَاَعْطٰى اَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قِسْمٌ قَسَمَهٗ لَكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهٗ لَكَ . قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّىْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى اِلٰى هَا هُنَا - وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ - فَاَمُوْتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ . فَقَالَ اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ . فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِىْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَاُتِىَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهُوَ هُوَ . قَالُوْا نَعَمْ . قَالَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهٗ . ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جُبَّةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَكَانَ فِيْمَا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهٖ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِىْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت شداد بن الہاد ﷛ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ آپ پر ایمان لے آیا' اس نے آپ کی پیروی کی' پھر وہ بولا: میں آپ کے ہمراہ ہجرت کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں

1951-تقدم (الحديث 1950) .

1952-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4833) .

اپنے بعض اصحاب کو ہدایت کر دی' پھر ایک غزوہ ہوا جس میں مالِ غنیمت میں نبی اکرم ﷺ کو کچھ قیدی حاصل ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں تقسیم کرتے ہوئے اس شخص کا حصہ بھی نکالا' اس شخص کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دے دیا' وہ شخص ان لوگوں کے جانور چرایا کرتا تھا' جب وہ شخص آیا' تو ان لوگوں نے اس کا حصہ اس کے سپرد کیا' اس نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ وہ حصہ ہے' جو نبی اکرم ﷺ نے تمہارے لیے نکالا ہے' اس شخص نے وہ چیز لی اور اسے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور دریافت کیا: یہ کس لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میں نے تمہارا حصہ نکالا ہے' تو وہ بولا: میں نے اس کے حصول کے لیے آپ کی پیروی نہیں کی تھی' بلکہ میں نے تو آپ کی پیروی اس لیے کی تھی تاکہ مجھے یہاں تیر مار دیا جائے' اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی' اور پھر میں مر جاؤں (یعنی شہید ہو جاؤں) اور پھر جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ سے سچ کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری تصدیق کر دے گا' پھر کچھ وقت گزر گیا' پھر لوگ دشمن کے مقابلے کے لیے نکلے (جنگ کے دوران یا جنگ کے بعد) اسے اُٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو اسے اسی جگہ پر تیر لگا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچ بولا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا سچ ظاہر کر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے جبہ مبارک میں اسے کفن دیا' پھر آپ نے اسے اپنے آگے رکھا اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کی (نمازِ جنازہ کے دوران) آپ کے یہ الفاظ سنائی دیئے:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' جو تیری راہ میں ہجرت کرنے کے لیے نکلا تھا' جسے شہید کے طور پر قتل کر دیا گیا اور میں اس کا گواہ ہوں''۔

شرح

شہید کی نمازِ جنازہ پر بحث کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) عراق کے فقہاء اور شام کے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: شہید کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے شہدائے اُحد کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی تھی۔

جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نمازِ جنازہ ادا نہیں کی تھی مگر حضرت حمزہ اور دیگر تمام شہدائے اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے شہدائے اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے مختلف روایات نقل کی ہیں*۔

* مختصر اختلاف العلماء، شہید کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کا حکم

1953 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّىْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ .

☆☆ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' آپ نے شہدائے اُحد کی نماز جنازہ ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے' آپ نے ارشاد فرمایا:

''میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں''۔

شرح

جمہور اس بات کے قائل ہیں' جو شخص میدان جنگ میں شہید ہو جائے اسے نہ تو غسل دیا جائے گا اور نہ کفن پہنایا جائے گا اور نہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ اس کے ہتھیار اتار لئے جائیں گے اور اسے اس کے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا البتہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ شہید کو غسل نہ دینے پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے' البتہ نماز جنازہ کے بارے میں احناف کی رائے مختلف ہے۔ احناف نے اپنے موقف کی تائید میں یہ روایت نقل کی ہے' جسے علامہ ابن اثیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سات تکبیریں کہیں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو بھی شہید لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بھی نماز جنازہ ادا کی اور اس کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھی نماز جنازہ ادا کی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 72 مرتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی۔

علامہ ابن اثیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھا کرتے تھے' لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 70 تکبیریں پڑھی تھیں*۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس موضوع پر بحث کی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ اس میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر شہداء کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کو دہرایا تھا۔ اس کے بعد امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان روایات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے' شہداء کو غسل نہیں دیا جائے گا اور ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں**۔

---

* اسد الغابہ جلد دوم صفحہ 70

** شرح معانی الآثار کتاب جنائز کا بیان، باب: شہداء کی نماز جنازہ ادا کرنا

1953- اخرجه البخاری فی الجنائز، باب الصلاة علی الشهيد (الحديث 1344) و فی المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام (الحديث 3596)، و فی المغازي، باب غزوة احد (الحديث 4042) مطولًا، وباب احد جبل يحبنا و نحبه (الحديث 4085) مطولًا، و فی الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا و التنافس فيها (الحديث 6426) مطولًا، وباب فی الحوض (الحديث 6590) مطولًا ۔ و اخرجه مسلم فی الفضائل، باب اثبات حوض نبينا صلی الله عليه وسلم و صفاته (الحديث 30 و 31) مطولًا ۔ و اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب الميت يصلی علی قبره بعد حين (الحديث 3223 و 3224) ۔ تحفة الاشراف (9956) ۔

62 - باب تَرْكِ الصَّلاةِ عَلَيْهِمْ

باب: ان (شہداء) کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا

1954 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْآنِ . فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِى اللَّحْدِ . قَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ . وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد میں سے دو افراد کو ایک کپڑے میں جمع کیا' پھر دریافت کیا: ان میں سے کس شخص کو قرآن زیادہ آتا تھا؟ جس شخص کی طرف اشارہ کیا گیا' آپ نے لحد میں اسے (قبلہ کی سمت میں) آگے کی طرف رکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں ان سب کا گواہ ہوں'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان لوگوں کو ان کے خون میں دفن کر دیا گیا (یعنی ان کے جسم سے خون دھویا نہیں گیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ بھی ادا نہیں کی اور ان حضرات کو غسل بھی نہیں دیا گیا۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے' امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''عذاب قبر'' میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ روایت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔

امام بیہقی نے اپنی کتاب ''دلائل نبوت'' میں یہ بات تحریر کی ہے: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔

انہوں نے اپنی کتاب ''دلائل نبوت'' میں یہ بات تحریر کی ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روح کی آمد کی خوشی میں عرش بھی جھوم اٹھا تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''قبر بھینچتی ہے اگر کسی شخص کو اس بھینچنے سے نجات ملنی ہوتی' تو سعد بن معاذ کو مل جاتی۔''

شیخ ابوالقاسم سعدی کہتے ہیں: قبر کے بھینچنے سے کسی نیک اور گناہ گار کو نجات نہیں ملتی البتہ کافر اور مسلمان کے درمیان فرق یہ ہے' کافر کے لئے یہ بھینچنا ہمیشہ کے لئے ہوگا اور مسلمان کو اس صورتحال کا سامنا قبر میں اُترنے کے بعد کرنا پڑے گا پھر اس

1954-اخرجه البخاري في الجنائز، باب الصلاة على الشهيد (الحديث 1343)، وباب من يقدم في اللحد (الحديث 1347)، و في المغازي، باب من قتل من المسلمين يوم احد (الحديث 4079) . واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في ترك الصلاة على الشهيد (الحديث 1036) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على الشهداء و دفنهم (الحديث 1514) . و الحديث عند: البخاري في الجنائز، باب دفن الرجلين و الثلاثة في قبر (الحديث 1345)، و باب من لم ير غسل الشهداء (الحديث 1346)، و باب اللحد و الشق في القبر (الحديث 1353) . و ابي داؤد في الجنائز، باب في الشهيد يغسل (الحديث 3138 و 3139) . تحفة الاشراف (2382) .

کے بعد قبر اس کے لئے کشادہ ہو جائے گی۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: قبر کے بھینچنے سے مراد یہ ہے اس کے دونوں کنارے میت کے جسم کو اپنے اندر دبا لیتے ہیں۔

حکیم ترمذی کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے ہر شخص سے کسی نہ کسی گناہ کا ارتکاب ہوا ہوتا ہے تو جب یہ بھینچنا اسے لاحق ہوتا ہے تو یہ گناہ کا بدلہ بن جاتا ہے۔ اس کے بعد رحمت اس کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جو بھینچا گیا تھا وہ پیشاب کے حوالے سے ان کی کوتاہی کی وجہ سے تھا۔

(سیوطی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں انہوں نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے جسے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے ایک صاحب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ میں سے کسی سے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا پتہ چلا ہے تو انہوں نے بتایا: ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''وہ پیشاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کرنے میں کوتاہی کر لیا کرتا تھا۔''

ابن سعد نے یہ بات اپنی ''طبقات'' میں نقل کی ہے سعد مقبری بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا تو ارشاد فرمایا:

''اگر کسی شخص کو قبر کے بھینچنے سے نجات ملتی تو سعد کو نجات ملتی قبر نے اسے بھینچ لیا تھا جس کے نتیجے میں اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو گئیں یہ پیشاب کے نشان کی وجہ سے تھا (یعنی وہ پیشاب کرنے کے بعد بعض اوقات صحیح طرح سے طہارت حاصل نہیں کرتے تھے)''*

63 - باب تَرْكِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَرْجُومِ

باب: جس شخص کو سنگسار کیا گیا ہو اس کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا

1955 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَنُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ . قَالَ لاَ . قَالَ اَحْصَنْتَ . قَالَ نَعَمْ . فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلّٰى

* حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

1955-اخرجه ابو داؤد في الحدود ، باب رجم ما عزبن مالك (الحديث 4430) . واخرجه الترمذي في الحدود ، باب ما جاء في درء الحد عن المعترف اذا رجع (الحديث 1429) . والحديث عند: البخاري في النكاح، باب الطلاق في الاغلاق و الكره و السكران و المجنون و امرهما و الغلط و النسيان في الطلاق و الشرك وغيره (الحديث 5270)، و في الحدود، باب رجم المحصن (الحديث 6814)، و باب الرجم بالمصلي، (الحديث 6820). ومسلم في الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى (الحديث 16م) . تحفة الاشراف (3149) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' "اسلم" قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا' اس نے پھر اعتراف کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے اعراض کیا' اس نے پھر اعتراف کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے اعراض کیا' یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا' جب اسے پتھر لگنے سے تکلیف ہوئی تو وہ بھاگا' لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا' پھر جب اس کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اچھے کلمات ارشاد فرمائے' تاہم آپ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: ہر مسلمان کی نمازِ جنازہ ادا کرنا فرض کفایہ ہے' البتہ چار قسم کے لوگوں کا حکم اس سے مختلف ہے (i) وہ لوگ جو اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت کر دیتے ہیں۔ (ii) وہ لوگ جو ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ (iii) وہ لوگ جو ظلم کرنے میں کسی قبیلے یا قوم کے خلاف کسی کی مدد کرتے ہیں (iv) وہ لوگ جو راستے میں لوگوں کو لوٹ لیتے ہیں۔

ان کی اہانت کے لئے ان کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ اس طرح یہ حکم بھی ہے' اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کر دیتا ہے اور حاکم قصاص کے طور پر اسے قتل کرنے کا فیصلہ دیتا ہے۔ تو پھر اس کی اہانت کے لئے اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی' لیکن اگر وہ شخص بعد میں طبعی موت مر جاتا ہے' تو اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی*۔

•••——•••——•••

64 – باب الصَّلاَةِ عَلَى الْمَرْجُومِ

باب: سنگسار کیے جانے والے شخص کی نمازِ جنازہ

1956 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ زَنَيْتُ وَهِىَ حُبْلَى فَدَفَعَهَا اِلَى وَلِيِّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَائْتِنِىْ بِهَا . فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَاَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَتُصَلِّىْ عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ

* ملخص الفقہ الاسلامی وادلتہ

1956-اخرجه مسلم فى الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى (الحديث 24) . واخرجه ابو داؤد فى الحدود، باب المراة التى امر النبى صلى الله عليه وسلم برجمها من جهينة (الحديث 4440 و 4441) . واخرجه الترمذى فى الحدود، باب تربص الرجم بالحبلى حتى تضع (الحديث 1435) . تحفة الاشراف (10881) .

تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جہینہ قبیلے کی ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' وہ عورت حاملہ تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے سرپرست کے سپرد کر دیا اور فرمایا: تم اس کا اچھی طرح سے خیال رکھنا' جب یہ بچے کو جنم دے تو اسے لے کر میرے پاس آ جانا' جب اس عورت نے بچے کو جنم دیا تو وہ سرپرست اس عورت کو ساتھ لے کر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے کپڑے اچھی طرح باندھ دیئے گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کروا دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا: کیا آپ اس عورت کی نمازِ جنازہ ادا کر رہے ہیں' جس نے زنا کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس نے ایسی توبہ کی ہے' اگر مدینہ کے رہنے والے ستر آدمیوں میں تقسیم کی جائے' تو وہ ان سب کے لیے کافی ہو' کیا تمہیں اس عورت کی توبہ سے زیادہ بہتر توبہ ملتی ہے' جس نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا"۔

65 – باب الصَّلَاةِ عَلٰى مَنْ يَحِيفُ فِيْ وَصِيَّتِهِ

باب: جو شخص وصیت کرتے ہوئے زیادتی کرتا ہے' اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

1957 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ – وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ – عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ . ثُمَّ دَعَا مَمْلُوْكِيْهِ فَجَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے مرنے کے قریب اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے' اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ اس بات پر ناراض ہو گئے' آپ نے ارشاد فرمایا: پہلے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اس کی نمازِ جنازہ ادا نہ کروں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے غلاموں کو بلوایا' انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا' پھر آپ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا اور باقی دو کو غلام رہنے دیا۔

شرح

یہاں اور اس کے بعد آنے والے ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں۔ ان کا بنیادی موضوع یہ ہے' اگر کوئی شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' تو کیا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی یا نہیں کی جائے گی؟

1957-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (10812) ۔

جمہور اہل سنت اس بات کا قائل ہیں' کبیرہ گناہ کا مرتکب شخص اپنے گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

اس لئے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔ البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے' اہل بدعت کی نمازِ جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔

•••———•••———•••

66 – باب الصَّلاَةِ عَلٰى مَنْ غَلَّ

باب: خیانت کرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

1958 – اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ اِنَّهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيْهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ مَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ ۔

☆☆ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص کا خیبر میں انتقال ہوگیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو' اس شخص نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے اس شخص کے سازوسامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس کے سامان سے یہودیوں کا بنایا ہوا ایک ہار ملا' اس کی قیمت دو درہم تھی (اس شخص نے وہ ہار چرالیا تھا)۔

67 – باب الصَّلاَةِ عَلٰى مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ

باب: مقروض شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

1959 – اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا ۔

قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ ۔ قَالَ بِالْوَفَاءِ ۔ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ۔

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری (کی میت) کو لایا گیا تاکہ آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ

1958-اخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب في تعظيم الغلول (الحديث 2710) مطولاً ۔ و اخرجه ابن ماجه في الجهاد، باب الغلول (الحديث 2848) ۔ تحفة الاشراف (3767) ۔

1959-اخرجه الترمذي في الجنائز باب ما جاء في الصلاة على المديون (الحديث 1029) مختصراً ۔ وسياتي (الحديث 4706) ۔ و اخرجه ابن ماجه في الصدقات، باب الكفالة (الحديث 2407) ۔ تحفة الاشراف (12103) ۔

جنازہ ادا کرلو اس کے ذمے قرض ہے (اس لیے میں اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کروں گا) تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سارے (قرض) کی؟ تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: سارے (قرض) کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

1960 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ - يَعْنِىْ ابْنَ الْاَكْوَعِ - قَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا . قَالَ هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا . قَالُوْا نَعَمْ . قَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَىْءٍ . قَالُوْا لَا . قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ . قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَىَّ دَيْنُهٗ . فَصَلّٰى عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا' لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے ادا کرنے کے لیے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے (جس کے ذریعے اس قرض کو ادا کرلیا جائے) لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو' تو ایک انصاری جن کا نام ابوقتادہ تھا' انہوں نے عرض کی: آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا کیجئے' اس کا قرض میرے ذمے ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرلی۔

1961 - اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ الْقُوْمِسِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّىْ عَلٰى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَاُتِىَ بِمَيِّتٍ فَسَاَلَ اَعَلَيْهِ دَيْنٌ . قَالُوْا نَعَمْ عَلَيْهِ دِيْنَارَانِ . قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ . قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُمَا عَلَىَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَىَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کرتے تھے' جس کے ذمے قرض ہو' ایک مرحوم کو لایا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمے قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اس کے ذمے دو دینار ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ دونوں میرے ذمے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی' پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتوحات عطاء کیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں ہر مؤمن کی جان کے زیادہ اس کے قریب ہوں' جو شخص قرض چھوڑ کر جائے گا' اس کی ادائیگی میرے ذمے ہو

1960-اخرجه البخاری فی الحوالة، باب ان احال دین المیت علی رجل جاز (الحدیث 2289) مطولًا، و فی الکفالة، باب من تکفل عن میت دینًا فلیس له ان یرجع (الحدیث 2295) مطولًا . تحفة الاشراف (4547) .

1961-اخرجه ابو داؤد فی البیوع والاجارات، باب فی التشدید فی الدین (الحدیث 3343) . تحفة الاشراف (3158) .

گی اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' وہ اس کے ورثاء کو ملے گا''۔

1962 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تُوُفِّىَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ سَاَلَ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ . فَاِنْ قَالُوْا نَعَمْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ . فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّىَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَىَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کوئی مؤمن انتقال کرتا' اور اس کے ذمے قرض ہوتا' تو آپ دریافت کر لیتے تھے' کیا اس نے کوئی ایسی چیز چھوڑی ہے' جس کے ذریعے اس کا قرض ادا ہو جائے؟ اگر لوگ جواب دیتے: جی ہاں! تو آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا کر لیتے تھے' اگر لوگ بتاتے کہ جی نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کر لو۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتوحات عطاء کر دیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اہلِ ایمان کی اپنی جانوں سے زیادہ ان پر حق رکھتا ہوں' جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے قرض ہو' تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہو گی' اگر کوئی شخص مال چھوڑ کر جائے گا' وہ اسکے ورثاء کو مل جائے گا۔

68 - باب تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

باب: خودکشی کرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا

1963 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اُصَلِّىْ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے تیر کے پھل کے ذریعے خودکشی کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کروں گا''۔

شرح

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ علامہ ابن رشد تحریر

1962-اخرجه مسلم في الفرائض، باب من ترك مالًا فلورثته (الحديث 14) . و اخرجه ابن ماجه في الصدقات، باب من ترك دينًا او ضياعًا فعلى الله وعلى رسوله (الحديث 2415) . تحفة الأشراف (15257 و 15315) .

1963-اخرجه مسلم في الجنائز، باب ترك الصلاة على القاتل نفسه (الحديث 107) بنحوه . تحفة الاشراف (2157) .

کرتے ہیں: خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ کے سلسلے میں اختلاف کی وجہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے۔

"نبی اکرم ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ ادا کرنے سے منع کیا ہے"

جن حضرات نے اس روایت کو مستند قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ ادا کرنا ممنوع ہے اور جن لوگوں نے اس روایت کو مستند قرار نہیں دیا۔ انہوں نے عام مسلمانوں کی طرح خودکشی کرنے والے کا حکم بیان کیا ہے یعنی ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ اگرچہ وہ جہنم میں جائے گا۔ جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے' لیکن کیونکہ اس کا تعلق اہل ایمان سے ہے اس لئے وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا۔

"جہنم میں سے اس شخص کو بھی نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔"*

•••——•••——•••

1964 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَّمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَّمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ – ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَيَّ شَيْءٌ خَالِدٌ يَقُوْلُ – كَانَتْ حَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهٖ يَجَأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص پہاڑ سے نیچے گر کر خودکشی کر لیتا ہے' وہ جہنم میں جائے گا اور اس میں ہمیشہ' ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہے گا' جو شخص زہر پی کر خودکشی کر لیتا ہے' تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا' جسے وہ ہمیشہ' ہمیشہ جہنم میں چاٹتا رہے گا' جو شخص لوہے کی چیز کے ذریعے خودکشی کرتا ہے (اس کے بعد کچھ الفاظ راوی نقل نہیں کر سکے' جس کے بعض یہ الفاظ ہیں:) تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا' جسے وہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور جہنم کی آگ میں وہ ہمیشہ' ہمیشہ ایسا کرتا رہے گا"۔

69 – باب الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ

باب: منافقین کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

* بدایۃ المجتہد دوسری فصل: کس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟

1964-اخرجه البخاری فی الطب، باب شرب السم و الدواء به و ما یخاف منه و الخبیث (الحدیث 5778) . واخرجه مسلم فی الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسه و ان من قتل نفسه بشیء عذب به فی النار و انه لا یدخل الجنة الا نفس مسلمة (الحدیث 175م) . واخرجه الترمذی فی الطب، باب ما جاء فیمن قتل نفسه بسم او غیره (الحدیث 2044) تحفة الاشراف (12394) .

1965 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ دُعِيَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّيْ عَلٰى ابْنِ اُبَيٍّ وَّقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا اُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ . فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ فَلَوْ عَلِمْتُ اَنِّيْ لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا . فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ) فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَّاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب عبداللہ بن اُبی بن سلول مر گیا تو اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' تو میں تیزی سے آپ کی طرف ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ابی کے بیٹے کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے؟ حالانکہ اس نے فلاں دن یہ کہا تھا اور وہ کہا تھا' میں نے مختلف باتیں گنوائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' آپ نے فرمایا: اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ' جب میں نے آپ کے سامنے بہت زیادہ اصرار کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا ہے' تو میں اپنی پسندیدہ صورت کو اختیار کروں گا' اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ اگر میں ستر مرتبہ سے زیادہ اس کے لیے دعائے مغفرت کروں' تو اس کی مغفرت ہو جائے گی' تو میں اس سے زیادہ مرتبہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرلوں گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی' پھر آپ واپس تشریف لائے' اس کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد سورۃ التوبہ کی یہ آیات نازل ہوئیں:

''ان میں سے جو شخص بھی مر جائے تم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کرنی اور نہ ہی اسکی قبر پر کھڑے ہونا ہے' ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور جب یہ مرے تو یہ لوگ فاسق تھے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) بعد میں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی جرأت پر بڑی حیرانگی ہوئی' باقی اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

70 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا

1965-اخرجه البخاري في الجنائز، باب ما يكره من الصلاة على المنافقين و الاستغفار للمشركين (الحديث 1366)، و في التفسير، باب (استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم) (الحديث 4671) . واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة التوبة) (الحديث 3097) . واخرجه النسائي في التفسير: سورة التوبة، قوله تعالى (ولا تصل على احد منهم مات ابدا) (الحديث 245). تحفة الاشراف (10509) .

1966 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِى الْمَسْجِدِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں ہی ادا کی تھی۔

شرح

مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء نے مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کے حوالے سے اختلاف کیا ہے۔بعض علماء نے اسے جائز قرار دیا ہے' جبکہ بعض نے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اصحاب نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔ایک روایت کے مطابق خود امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ جب جنازہ مسجد سے باہر ہو اور لوگ مسجد کے اندر موجود ہوں۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے' اس حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دو مختلف روایات منقول ہیں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔جس میں یہ بات مذکور ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمائش کی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں پڑھایا جائے تا کہ وہ بھی اس میں شامل ہوسکیں' تو لوگوں نے اس بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:''لوگ کتنی جلدی یہ بات بھول گئے ہیں حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضا رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔''

اس روایت کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں نقل کیا ہے۔

جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جو شخص مسجد میں نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے کچھ نہیں ملتا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو پسند نہیں کیا۔یا اس کے ثابت ہونے پر اتفاق نہیں ہے' لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فرمائش پر ناپسندیدگی کا اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہے' ان کے نزدیک مشہور عمل یہی تھا کہ مسجد میں نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔*

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کا یہ جواب دیا گیا' کہ کسی عذر کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل

1966-اخرجه مسلم فى الجنائز، باب الصلاة على الجنازة فى المسجد (الحديث 99 و 100) مطولاً . و اخرجه الترمذى فى الجنائز، باب ما جاء فى الصلاة على الميت فى المسجد (الحديث 1033) . وسياتى (الحديث 1967) . تحفة الاشراف (16175) .

* بدایۃ المجتہد، چوتھی فصل نماز جنازہ ادا کرنے کی جگہ۔

بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔ ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی عام معمول یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ کو مسجد سے باہر جنازگاہ میں ادا کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ نجاشی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے عیدگاہ تشریف لے گئے تھے۔

•••——•••——•••

جہاں تک مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کا تعلق ہے' تو یہ احناف اور مالکیوں کے نزدیک مکروہ ہے' جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک جائز ہے۔ جن حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے ان کے نزدیک یہ برابر ہے' جنازہ مسجد کے اندر موجود ہو یا مسجد سے باہر موجود ہو۔ ان حضرات کی دلیل وہ روایت ہے' جسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

''جو شخص مسجد میں نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے کچھ نہیں ملتا۔''

اس کی دوسری وجہ یہ ہے' مسجد کو فرض نمازوں اور اس کی تابع نمازوں جیسے نفل نمازوں' یا ذکر و اذکار اور درس و تدریس کے لئے بنایا گیا ہے۔ احناف کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے' جبکہ مالکیوں کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے۔ جس طرح مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔ جن حضرات نے مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔ ان میں سے شوافع اس بات کے قائل ہیں: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا مستحب ہے۔ انہوں کی اس کی ایک وجہ یہ بیان کی ہے' مسجد سب سے زیادہ شرف والا مقام ہے اور دوسری دلیل وہ روایت ہے' جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہاں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کی ہے۔

•••——•••——•••

1967 – اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِيْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ .

✩✩ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء کی نمازِ جنازہ مسجد کے اندر ہی ادا کی تھی۔

•••——•••——•••

71 – باب الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نمازِ جنازہ ادا کرنا

1968 – اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

1967-تقدم (الحديث 1966) . 1968-تقدم (الحديث 1906) .

اَخْبَرَنِی اَبُو اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهُ قَالَ اشْتَكَتِ امْرَاَةٌ بِالْعَوَالِي مِسْكِيْنَةٌ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُمْ عَنْهَا وَقَالَ اِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوهَا حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهَا ـ فَتُوُفِّيَتْ فَجَاءُوا بِهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَوَجَدُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوا اَنْ يُوقِظُوهُ فَصَلُّوا عَلَيْهَا وَدَفَنُوهَا بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءُوا فَسَاَلَهُمْ عَنْهَا فَقَالُوا قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا اَنْ نُوقِظَكَ ـ قَالَ فَانْطَلِقُوا ـ فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَشَوْا مَعَهُ حَتّٰى اَرَوْهُ قَبْرَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُّوا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعًا ـ

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں' مدینہ منورہ کے نواحی علاقوں میں رہنے والی ایک غریب عورت بیمار ہوگئی' نبی اکرم ﷺ لوگوں سے اس عورت کے بارے میں دریافت کرتے رہے' آپ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ فوت ہو جاتی ہے' تو تم اسے اس وقت تک دفن نہ کرنا جب تک میں اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھاؤں' پھر اس خاتون کا انتقال ہوگیا' لوگ اس کی میت لے کر مدینہ منورہ عشاء کے بعد آئے' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سوئے ہوئے پایا' انہیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو بیدار کریں' اس لیے انہوں نے خود اس عورت کی نمازِ جنازہ ادا کی اور اس کو جنت البقیع میں دفن کردیا' اگلے دن لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ان سے اس خاتون کے بارے میں دریافت کیا' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسے تو دفن کردیا گیا ہے' ہم آپ کے پاس آئے تھے' لیکن آپ اس وقت سو رہے تھے' تو ہمیں یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم آپ کو بیدار کریں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ چلو' پھر نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے تشریف لے گئے' آپ کے ہمراہ لوگ بھی گئے' یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کو اس عورت کی قبر دکھائی تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوگئے' لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کی' نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کی نمازِ جنازہ ادا کی اور اس میں آپ نے چار مرتبہ تکبیر کہی۔

72 – باب الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ میں صفیں قائم کرنا

1969 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ ـ فَقَامَ فَصَفَّ بِنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ ـ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے' تم لوگ اُٹھو اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔ پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ نے ہماری صفیں بنوائیں' بالکل اسی طرح جیسے نمازِ جنازہ میں صفیں بنائی جاتی ہیں' پھر آپ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

1969-اخرجه البخاري في الجنائز، باب الصفوف على الجنازة (الحديث 1320) بنحوه، و الحديث عند: البخاري في مناقب الانصار، باب موت النجاشي (الحديث 3877) ـ ومسلم في الجنائز، باب في التكبير على الجنازة (الحديث 65) ـ تحفة الاشراف (2450) ـ

1970 – اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ الْيَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن دے دی تھی' جس دن وہ فوت ہوا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے تھے' آپ نے ان کی صفیں بنوائی تھیں اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی (اس نمازِ جنازہ میں) چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

شرح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

''اس روایت میں یہ بات مذکور ہے' نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھی جاتی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔

تابعین میں سے محمد بن حنفیہ نے عطا بن ابی رباح، محمد بن سیرین، ابراہیم نخعی، سوید بن غفلہ اور سفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے۔

آئمہ مجتہدین میں سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔*

•••———•••———•••

1971 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِیَّ لِاَصْحَابِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَفُّوْا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اِنِّیْ لَمْ اَفْهَمْهُ كَمَا اَرَدْتُ ۔

* عمدۃ القاری، کتاب جنائز کا بیان' باب: جنازہ پر صفیں قائم کرنا

1970-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه (الحدیث 1245)، وباب التکبیر علی الجنازة اربعًا (الحدیث 1333) . واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب فی الصلاة علی المسلم یموت فی بلاد الشرك (الحدیث 3204) . و سيأتي الجنائز، عدد التكبير علی الجنازة (الحدیث 1979) . والحدیث عند: مسلم فی الجنائز، باب فی التکبیر علی الجنازة (الحدیث 62) . تحفة الاشراف (13232) .

1971-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب الصفوف علی الجنازة (الحدیث 1318) . واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی الصلاة علی النجاشی (الحدیث 1534) . والحدیث عند: الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی التکبیر علی الجنازة (الحدیث 1022) . تحفة الاشراف (13267 و 15290) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع مدینہ منورہ میں دے دی' لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی اور چار مرتبہ تکبیر کہی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابن مسیّب کے بارے میں اس طرح نہیں سمجھتا جس طرح تم نے ارادہ کیا ہے۔

1972 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ ـ فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ ـ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارا بھائی فوت ہوگیا ہے' تم لوگ اُٹھو اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو' تو ہم نے دو صفیں قائم کرلیں''۔

1973 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُوْلُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي يَوْمَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ ـ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' اس دن میں دوسری صف میں شامل تھا۔

1974 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ ـ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ ـ

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے' تم لوگ اُٹھو اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ اُٹھے' ہم نے اس کے لیے صف قائم کی' جس طرح کسی بھی میت کے لیے صف بنائی جاتی ہے' پھر ہم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی' جس طرح عام نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے۔

73 - باب الصَّلاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہوکر نمازِ جنازہ ادا کرنا

1975 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1972-اخرجه مسلم في الجنائز، باب في التكبير على الجنازة (الحديث 66) . تحفة الاشراف (2670) .

1973-اخرجه البخاري في الجنائز، باب الصفوف على الجنازة (الحديث 1320) تعليقًا . تحفة الاشراف (2774) .

1974-اخرجه الترمذي في الجنائز ، باب ما جاء في صلاة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي (الحديث 1039) . و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على النجاشي (الحديث 1535) بنحوه . تحفة الاشراف (10889) .

وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فِيْ وَسَطِهَا .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سیدہ اُم کعب رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ ادا کی' جن کا نفاس کے دوران انتقال ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے (جسم کے) درمیانی حصے کے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز جنازہ کے دو رکن ہیں۔ چار تکبیریں کہنا اور قیام کرنا پہلی تکبیر یعنی تکبیر تحریمہ رکن کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ شرط نہیں ہے۔ اس اعتبار سے نماز جنازہ میں دوسری تکبیر پر بنا قائم کرنا جائز نہیں ہوگا اور نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ چوتھی تکبیر کہنے کے بعد دو مرتبہ سلام پھیرنا واجب ہے۔ احناف کے نزدیک نماز جنازہ میں صرف ایک ہی واجب ہے وہ سلام پھیرنا ہے۔ احناف کے نزدیک نماز جنازہ میں نیت کرنا شرط ہے۔ یہ رکن نہیں ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء پڑھنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور ان کے لئے دعا مانگنا۔

•••———•••———•••

74 - باب اجْتِمَاعِ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَّامْرَاَةٍ

باب: جب کسی بچے اور خاتون کا جنازہ ایک ساتھ ہو (تو کیا طریقہ ہوگا؟)

1976 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرَتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ وَّامْرَاَةٍ فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ وَوُضِعَتِ الْمَرْاَةُ وَرَائَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ قَتَادَةَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ .

☆☆ عطاء بن اُبی رباح' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک بچے اور ایک خاتون کا جنازہ لایا گیا تو بچے کو لوگوں والی سمت میں رکھا گیا اور خاتون کو اس کے پرے (قبلہ کی سمت میں) رکھا گیا' ان دونوں کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی' حاضرین میں حضرت ابوسعید خدری' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوقتادہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔

میں نے ان حضرات سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: سنت (طریقہ) یہی ہے۔

1975-تقدم في الحيض و الاستحاضة، باب الصلاة على النفساء (الحديث 391) .

1976-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب اذا حضر جنائز رجال و نساء من يقدم (الحديث 3193) . وياتي بعده في الباب المطلي اجتماع جنائز الرجال و النساء (الحديث 1977) مطولًا . تحفة الاشراف (4261) .

75 - باب اجْتِمَاعِ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: مردوں اور خواتین کے جنازے ایک ساتھ ہونا

1977 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَزْعُمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُوْنَ الْاِمَامَ وَالنِّسَاءَ يَلِيْنَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَّاحِدًا وَّوُضِعَتْ جَنَازَةُ اُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَاَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ وُضِعَا جَمِيعًا وَّالْاِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ قَتَادَةَ فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ فَقَالَ رَجُلٌ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَنَظَرْتُ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا هِيَ السُّنَّةُ۔

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے 9 افراد کی نماز جنازہ ایک ساتھ ادا کی تھی' مردوں کی میت کو امام والی طرف رکھا گیا تھا' جبکہ خواتین کو قبلہ کی سمت میں رکھا گیا تھا اور ان کی ایک صف بنا دی گئی تھی۔
اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' سیّدہ اُم کلثوم اور ان کے صاحبزادے کا جنازہ بھی ایک ساتھ رکھا گیا تھا۔
اس کی امامت سعید بن العاص نے کی تھی جبکہ حاضرین میں حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوہریرہ' حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔
بچے کو امام والی سمت میں رکھا گیا تھا' ایک شخص بیان کرتا ہے' میں نے اس پر اعتراض کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوہریرہ' حضرت ابوسعید اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا' میں نے کہا: یہ کیا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ سنت ہے۔

شرح

علامہ ابن رشد مالکی تحریر کرتے ہیں: جب مردوں اور عورتوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں' تو ان کی ترتیب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں' مرد کے جنازے کو امام کے قریب رکھا جائے گا اور عورت کے جنازے کو قبلہ کی سمت میں رکھا جائے گا' جبکہ ایک گروہ کی رائے اس کے برعکس ہے۔ یعنی عورت کا جنازہ امام کی طرف ہوگا اور مرد کا جنازہ قبلہ کی طرف ہوگا۔ ایک تیسرا قول یہ بھی ہے' مردوں کی نماز جنازہ الگ ادا کی جائے گی اور خواتین کی نماز جنازہ الگ ادا کی جائے گی۔
اکثر علماء نے مردوں کی میت کو عورتوں کی بہ نسبت امام کے قریب رکھنے کی دلیل کے طور پر وہ روایت نقل کی ہے' جسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''موطا'' میں نقل کیا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، مدینہ منورہ

1977-انفرد به النسائي، والحديث عند: ابي داؤد في الجنائز، باب اذا حضر جنائز رجال و نساء من يقدم (الحديث 3193) - و سبق في الحديث 1976 - تحفة الاشراف (4261) -

میں جب مردوں اور خواتین کی اکٹھی نماز جنازہ ادا کرتے تھے' تو وہ مردوں کو امام کے قریب رکھتے تھے' اور عورتوں کو قبلہ کی سمت میں رکھتے تھے۔

اسی طرح امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' انہوں نے ایک نماز جنازہ ادا کی جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اس نماز جنازہ کے امامت حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا یا کسی سے پوچھنے کے لئے کہا تھا' تو ان حضرات نے یہی جواب دیا تھا: سنت یہی ہے*۔

•••———•••———•••

1978 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى اُمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ فِيْ وَسَطِهَا ۔

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں صاحب کی والدہ کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' جن کا انتقال نفاس کے دوران ہو گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (کے جسم کے) وسط (کے مقابل میں) کھڑے ہوئے تھے۔

76 - باب عَدَدِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ میں تکبیرات کی تعداد

1979 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع دی' آپ انہیں ساتھ لے کر گئے' آپ نے ان کی صفیں بنوائیں اور چار تکبیریں کہیں۔

شرح

نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں فقہاء کے اختلافات کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد نے یہ بات بیان کی ہے:

''ابتدائی زمانے میں نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تین

* بدایۃ المجتہد، باب نمبر 5 نماز جنازہ کے احکام

1978-تقدم في الحيض و الاستحاضة، باب الصلاة على النفساء (الحديث 391) . واخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ذكر الاختلاف على ابي سلمة بن عبد الرحمن في الدعاء في الصلاة على الجنازة (الحديث 1084 و 1085) .

1979-تقدم (الحديث 1970) .

سے لے کر سات تکبیروں تک کی روایت منقول ہے' تاہم فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے۔نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ اور جابر بن زید پانچ تکبیروں کے قائل ہیں۔

فقہاء کے اس اختلاف کی وجہ یہ ہے' اس بارے میں روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے' تاہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے چار تکبیرات کہی تھیں کیونکہ یہ روایت متفق علیہ ہے۔اس لئے جمہور فقہاء نے اسی پر عمل کیا ہے*۔

•••——•••——•••

1980 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرِضَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِىْ وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ شَىْءٍ عِيَادَةً لِلْمَرِيضِ فَقَالَ اِذَا مَاتَتْ فَاٰذِنُوْنِىْ . فَمَاتَتْ لَيْلاً فَدَفَنُوهَا وَلَمْ يُعْلِمُوا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ سَاَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا كَرِهْنَا اَنْ نُوقِظَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَاَتَى قَبْرَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعًا .

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نواحی علاقے کی رہنے والی ایک خاتون بیمار ہوگئی' نبی اکرم ﷺ بیمار کی عیادت بڑے اہتمام سے کرتے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اس کا انتقال ہو جائے' تو مجھے اطلاع دینا' اس خاتون کا انتقال رات کے وقت ہوا' لوگوں نے اسے دفن کر دیا اور نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع نہیں دی' اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کے بارے میں دریافت کیا' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں آپ کو بیدار کرنا اچھا نہیں لگا' نبی اکرم ﷺ اس خاتون کی قبر پر تشریف لائے' آپ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

1981 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَّقَالَ كَبَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے کی نماز ادا کی تھی' انہوں نے اس میں پانچ تکبیریں کہی تھیں اور یہ بات بیان کی تھی' نبی اکرم ﷺ نے بھی (اتنی ہی مرتبہ) تکبیریں کہی تھیں۔

---

* بدایۃ المجتہد، باب نمبر 5 نماز جنازہ کے احکام

1980-تقدم (الحديث 1906) .

1981-اخرجه مسلم في الجنائز، باب الصلاة على القبر (الحديث 72) . واخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب التكبير على الجنازة (الحديث 3197) . واخرجه الترمذى في الجنائز، باب ما جاء في التكبير على الجنازة (الحديث 1023) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء فيمن كبر خمسًا (الحديث 1505) . تحفة الاشراف (3671) .

77 - باب الدُّعَاءِ

باب: (نمازِ جنازہ کی) دعا

1982 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَّقِهٖ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ. قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّیْتُ اَنْ لَّوْ كُنْتُ الْمَیِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ الْمَیِّتِ.

☆☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ جنازہ کے دوران (یہ دعا مانگتے ہوئے) سنا ہے:

''اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے' اس پر رحم کر' اس سے درگزر کر' اسے عافیت نصیب کر' اس کی اچھی طرح میزبانی کر' اس کی قبر کو کشادہ کر دے' اسے پانی' برف اور اولوں کے ذریعے دھو دے' اسے خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے' اسے بدلے کے طور پر ایسی جگہ نصیب کر! جو اس کے گھر سے زیادہ بہتر ہو اور ایسے اہل خانہ نصیب کر جو اس کے اہل خانہ سے بہتر ہوں' ایسی بیوی نصیب کر جو اس کی بیوی سے زیادہ بہتر ہو' اسے قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھنا''۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرحوم کے لیے جو دعا کی تھی' اس کی وجہ سے میں نے یہ آرزو کی تھی: کاش! وہ مرحوم میں ہوتا۔

1983 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عُبَیْدٍ الْكَلَاعِیِّ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی مَیِّتٍ فَسَمِعْتُ فِیْ دُعَائِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهٖ مِنَ النَّارِ - اَوْ قَالَ - وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

☆☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نمازِ جنازہ کے دوران دعا مانگتے

1982-تقدم (الحدیث 62) .

1983-تقدم (الحدیث 62) .

ہوئے سنا' آپ یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے' اس پر رحم کر' اس کو عافیت نصیب کر' اس سے درگزر کر' اس کی اچھی طرح میزبانی کر' اس کی قبر کو کشادہ کر دے' اسے پانی' برف اور اولوں کے ذریعے دھو دے' اسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے' اسے اس کے گھر سے زیادہ بہتر گھر نصیب کر' اس کے اہل خانہ سے زیادہ بہتر اہل خانہ نصیب کر' اس کی بیوی سے زیادہ بہتر بیوی نصیب کر' اسے جنت میں داخل کر دے اور اسے جہنم سے نجات دیدے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے قبر کے عذاب سے بچالینا''۔

1984 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ . قَالُوْا دَعَوْنَا لَهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَاَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ فَلَمَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ . قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ اَعْجَبَنِي لِاَنَّهُ اَسْنَدَ لِيْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ربیعہ سلمی' جو نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی ہیں' حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو آدمیوں کو بھائی بھائی بنا دیا' ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا بعد میں فوت ہوا' ہم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے کیا پڑھا ہے؟ تو ہم نے عرض کی: ہم نے اس کے لیے یہ دعا مانگی ہے:

''اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے' اس پر رحم کر اور اسے اس کے ساتھی کے ساتھ ملا دے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس کی نماز کا اس کی نماز سے کیا واسطہ اور اس کے عمل کا اس کے عمل سے کیا واسطہ؟ ان دونوں کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے''۔

عمرو بن میمون نامی راوی یہ بات نقل کرتے ہیں: مجھے یہ بات بہت اچھی لگی' کیونکہ انہوں نے (یعنی عبداللہ بن ربیعہ نے) اس کی سند میرے سامنے بیان کر دی تھی۔

1985 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا .

1984- اخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب في النور يرى عند قبر الشهيد (الحديث 2524) . تحفة الاشراف (9742) .

1985- اخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في التكبير على الجنازة (الحديث 1024) . تحفة الاشراف (15687) .

☆☆ یحییٰ بن ابوکثیر ابوابراہیم انصاری کے حوالے سے ان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز جنازہ میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! ہمارے زندوں' ہمارے مرحومین' ہمارے موجود لوگوں' ہمارے غیر موجود لوگوں' ہمارے مردوں' ہماری خواتین' ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کی مغفرت کر دے''۔

1986 - اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ - وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَّجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَّحَقٌّ .

☆☆ طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی اقتداء میں ایک نمازِ جنازہ میں شرکت کی' انہوں نے سورۃ الفاتحہ اور ایک اور سورت کی تلاوت کی' انہوں نے بلند آواز میں اس کی تلاوت کی' یہاں تک کہ ہمیں بھی اس کی تلاوت سنائی دی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے ان کا ہاتھ تھاما اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: ''یہ سنت ہے اور ٹھیک ہے''۔

1987 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهُ فَقُلْتُ تَقْرَاُ قَالَ نَعَمْ اِنَّهُ حَقٌّ وَّسُنَّةٌ .

☆☆ طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی اقتداء میں نمازِ جنازہ ادا کی تو میں نے انہیں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے ان کا ہاتھ تھاما اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: کیا آپ نے تلاوت کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں! یہ درست ہے اور سنت ہے۔

1988 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اَنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ فِى الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يَّقْرَاَ فِى التَّكْبِيرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْآنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرَ ثَلَاثًا وَّالتَّسْلِيمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ .

☆☆ حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے' پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی جائے' لیکن پست آواز میں کی جائے' پھر اس کے بعد تین تکبیریں کہی جائیں اور آخری تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جائے۔

1989 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الدِّمَشْقِيِّ الْفِهْرِيِّ عَنْ

1986-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة (الحديث 1335) مختصرًا . و اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب ما يقرا على الجنازة (الحديث 3198) مختصرًا . و اخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب (الحديث 1027) مختصرًا . و سياتي (الحديث 1987) تحفة الاشراف (5764) .

1987-تقدم (الحديث 1986) .

1988-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (138) .

1989-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4974) .

الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الدِّمَشْقِيِّ بِنَحْوِ ذٰلِكَ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

78 - باب فَضْلِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِاءَةٌ

باب: اس شخص کی فضیلت جس کی نمازِ جنازہ 100 افراد ادا کریں

1990 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِىْ مُطِيعٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيعِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّىْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ اَنْ يَكُوْنُوا مِاءَةً يَشْفَعُوْنَ اِلَّا شُفِّعُوا فِيْهِ .

قَالَ سَلَّامٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ بِهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

جس مرحوم کی نمازِ جنازہ کثیر تعداد میں لوگ ادا کریں اتنے کہ ان کی تعداد ایک 100 ہو جائے اور وہ اس کے لیے سفارش کریں تو اس شخص کے بارے میں ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

1991 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ - رَضِيعٌ لِعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا - عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّىْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ فَيَبْلُغُوا اَنْ يَكُوْنُوا مِاءَةً فَيَشْفَعُوا اِلَّا شُفِّعُوا فِيْهِ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کی نمازِ جنازہ لوگ اتنی زیادہ تعداد میں ادا کریں کہ ان کی تعداد ایک سو ہو جائے اور وہ اس کی سفارش کریں تو اس شخص کے بارے میں ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔

1992 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ اَبُو الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكَّارٍ الْحَكَمُ بْنُ فَرُّوْخٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُو الْمَلِيحِ عَلٰى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ كَبَّرَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوا صُفُوفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ قَالَ اَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ سَلِيْطٍ - عَنْ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِىَ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَخْبَرَنِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ

1990-اخرجه مسلم في الجنائز، باب من صلى عليه مائة شفعوا فيه (الحديث 58) . واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على الجنازة و الشفاعة للميت (الحديث 1029) . وسياتي (الحديث 1991) . تحفة الاشراف (918 و 16291) .

1991-تقدم في الجنائز، فضل من صلى عليه مائة (الحديث 1990) .

1992-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18059) .

مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِّعُوا فِيْهِ . فَسَاَلْتُ اَبَا الْمَلِيْحِ عَنِ الْاُمَّةِ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ .

☆☆ حکم بن فروخ بیان کرتے ہیں' ابوملیح نے ہمیں ایک نمازِ جنازہ پڑھائی' ہم نے یہ گمان کیا' کہ شاید وہ تکبیر کہہ چکے ہیں' لیکن وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تم اپنی صفیں درست کرلو اور تمہاری سفارش اچھے الفاظ میں ہونی چاہیے۔

ابوملیح بیان کرتے ہیں' عبداللہ بن سلیط نے ایک اُم المومنین یعنی نبی اکرم ﷺ کی زوجہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جس مسلمان کی نمازِ جنازہ کثیر تعداد میں لوگ ادا کرلیں' تو اس میت کے بارے میں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ابوملیح سے دریافت کیا: کثیر تعداد میں لوگوں سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: چالیس افراد۔

79 - باب ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ

باب: جوشخص نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے' اس کا اجر وثواب

1993 - اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَّمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جوشخص نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے' اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جوشخص میت کا انتظار کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اسے قبر میں اتار دیا جاتا ہے' تو اس شخص کو دو قیراط ملتے ہیں اور یہ دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کی مانند ہوتے ہیں۔

1994 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ . قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جوشخص جنازے میں شریک ہو' یہاں تک کہ اس کی نمازِ جنازہ ادا کرلی جائے' تو اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جوشخص میت کے دفن ہونے تک ساتھ رہتا ہے' اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ نبی

1993-اخرجه البخاري في الجنائز، باب من انتظر حتى تدفن (1/110من هامش نسخة الشعب) . واخرجه مسلم في الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنازة و اتباعها (الحديث 52م) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في ثواب من صلى على جنازة و من انتظر دفنها (الحديث 1539) . تحفة الاشراف (13266) .

1994-اخرجه البخاري في الجنائز، باب من انتظر حتى تدفن (الحديث 13/25) . واخرجه مسلم في الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنازة و اتباعها (الحديث 52) . تحفة الاشراف (13958) .

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی مانند۔

1995 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ مِنَ الْاَجْرِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے مسلمان کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے' اس کی نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے' اس کے دفن میں شریک ہوتا ہے' اس شخص کو دو قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد اور دفن ہونے سے پہلے واپس آ جاتا ہے' تو وہ اجر کے ایک قیراط کو لے کر واپس آتا ہے۔

1996 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ مِنَ الْاَجْرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کسی جنازے کے ساتھ جاتا ہے اور اس پر نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے' پھر وہ واپس آ جاتا ہے' تو اسے اجر کا ایک قیراط ملتا ہے اور جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے' اس کی نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے' پھر بیٹھا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے دفن سے فارغ ہو جائے' تو اس شخص کو اجر کے دو قیراط ملتے ہیں' جن میں سے ہر ایک ''اُحد'' پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے''۔

80 - باب الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ

باب: جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ جانا

1997 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا وَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوضَعَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اسے

1995-اخرجه البخاري في الايمان، باب اتباع الجنائز من الايمان (الحديث 47) بنحوه . و سياتي في الايمان و شرائعه، شهود الجنائز (الحديث 5047) . تحفة الاشراف (14481) .

1996-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13543) .

1997-تقدم (الحديث 1913) .

رکھ نہ دیا جائے"۔

81 - باب الْوُقُوفِ لِلْجَنَائِزِ

باب: جنازے کے لیے ٹھہر جانا (یا بیٹھ جانا)

1998 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ : اَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُوضَعَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ .

★★ مسعود بن حکم' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ان کے سامنے یہ مسئلہ ذکر کیا گیا' کہ جنازے کو دیکھ کر کھڑا رہا جائے' جب تک اسے رکھ نہیں دیا جاتا۔ تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے' لیکن پھر آپ بیٹھے رہا کرتے تھے۔

(اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے' پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور پھر آپ بیٹھ گئے)

1999 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَرَاَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا .

★★ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے (جنازے کے لیے) کھڑے ہوتے دیکھا ہے' تو اس لیے (بعض اوقات ہم کھڑے بھی ہو جاتے ہیں) اور ہم نے آپ کو (جنازہ کے لیے) بیٹھے ہوئے بھی دیکھا ہے' اس لیے (بعض اوقات) ہم بیٹھے رہتے ہیں۔

2000 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ .

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شرکت کے لیے گئے' جب ہم لوگ قبرستان پہنچے تو ابھی قبر تیار ہی نہیں کی گئی تھی' اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے' ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے (ہم اتنے

1998-اخرجه مسلم في الجنائز، باب نسخ القيام للجنازة (الحديث 82 و 83 و 84) . واخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب القيام الجنازة (الحديث 3175) . و اخرجه الترمذي في الجنائز، باب الرخصة في ترك القيام لها (الحديث 1044) . وسياتي (الحديث 1999) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في القيام للجنازة (الحديث 1544) بنحوه تحفة الاشراف (10276) .

1999-تقدم (الحديث 1998) .

2000-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب الجلوس عند القبر (الحديث 3212)، و في السنة، باب في المسالة في القبر و عذاب القبر (الحديث 4753 و 4754) مطولاً و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الجلوس في المقابر (الحديث 1548) بنحوه . تحفة الاشراف (1758) .

احترام سے بیٹھے تھے) یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہمارے سروں پر پرندے ہیں (جو ہمارے حرکت کرنے کی وجہ سے اُڑ جائیں گے)۔

82 - باب مُوَارَاةِ الشَّهِيدِ فِي دَمِهِ

باب: شہید کو اس کے خون سمیت دفن کر دینا

2001 - اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلٰى اُحُدٍ : زَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَاِنَّهُ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ اِلَّا يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ وَرِيْحُهُ رِيْحُ الْمِسْكِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

انہیں ان کے خون کی چادر اوڑھا دو (یعنی انہیں غسل دیئے بغیر دفن کرنا ہے)' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگنے والا زخم جب ساتھ لے کر آدمی قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا خون بہہ رہا ہوگا' اس کی رنگت خون کی رنگت جیسی ہوگی اور اس کی خوشبو' مشک کی خوشبو جیسی ہوگی۔

83 - باب اَيْنَ يُدْفَنُ الشَّهِيدُ

باب: شہید کو کہاں دفن کیا جائے؟

2002 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَيَّةَ قَالَ : اُصِيبَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الطَّائِفِ فَحُمِلَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ اُصِيبَا . وَكَانَ ابْنُ مُعَيَّةَ وُلِدَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبیداللہ بن معیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ طائف کے موقع پر دو مسلمان شہید ہو گئے' ان دونوں کو اُٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے تحت انہیں اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں وہ شہید ہوئے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبیداللہ بن معیہ کی پیدائش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہوئی تھی۔

2003 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُرَدُّوا اِلٰى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوا قَدْ نُقِلُوْا

2001-انفرد به النسائي، وسياتي في الجهاد، باب من كلم في سبيل الله عزوجل (الحديث 3148) . تحفة الاشراف (5210) .

2002-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9741) .

2003-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في الميت يحمل من ارض الى ارض و كراهة ذلك (الحديث 3165) بنحوه . واخرجه الترمذي في الجهاد، باب ما جاء في دفن القتيل في امقتله (الحديث 1717) بنحوه . و سياتي (الحديث 2004) بنحوه و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على الشهداء و دفنهم (الحديث 1516) . تحفة الاشراف (3117) .

إِلَى الْمَدِينَةِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی: انہیں ان کی شہادت کی جگہ پر لوٹا دیا جائے حالانکہ پہلے انہیں مدینہ منورہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

2004 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ادْفِنُوا الْقَتْلٰى فِي مَصَارِعِهِمْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شہداء کو ان کے شہید ہونے کی جگہ پر ہی دفن کرو''۔

84 - باب مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کو دفن کرنا

2005 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ مَاتَ فَمَنْ يُوَارِيهِ قَالَ : اذْهَبْ فَوَارِ اَبَاكَ وَلَا تُحْدِثَنَّ حَدَثًا حَتّٰى تَاْتِيَنِي . فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَاَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي وَذَكَرَ دُعَاءً لَمْ اَحْفَظْهُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ کا بوڑھا گمراہ چچا فوت ہو گیا ہے' اسے دفن کون کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کر اپنے والد کو دفن کر دو' اس کے بعد کوئی کام نہ کرنا بلکہ سیدھے میرے پاس آ جانا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے انہیں دفن کر دیا' پھر میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں غسل کرلوں' پھر آپ نے میرے لیے دعا کی۔

(راوی کہتے ہیں:) انہوں نے دعا کا تذکرہ کیا تھا' لیکن مجھے وہ یاد نہیں رہی۔

شرح

اس روایت میں جناب ابوطالب کے انتقال کا تذکرہ ہے۔ عام روایات کے مطابق جناب ابوطالب کا انتقال شوال کے مہینے کے درمیان میں اعلانِ نبوت کے دسویں سال ہوا تھا۔ اسی سال سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہوا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن ''غم کا سال'' قرار دیا تھا۔ اس کے تین سال بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ بعض روایات کے مطابق جناب ابوطالب کا انتقال ہجرت سے چار سال پہلے اور بعض روایات کے مطابق ہجرت سے پانچ سال پہلے ہوا تھا۔

2004-تقدم (الحديث 2003) .

2005-تقدم في الطهارة، الغسل من مواراة المشرك (الحديث 190) .

مشہور روایات کے مطابق جناب ابو طالب کا اصل نام عبد مناف تھا ان کے انتقال سے کچھ پہلے کی صورت حال کے بارے میں ایک روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

سعید بن مسیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جب جناب ابو طالب کے انتقال کے وقت قریب آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے' وہاں ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابو امیہ بھی موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابو طالب سے فرمایا: اے چچا جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم لا الہ الا اللہ پڑھ لیجئے۔ یہ ایسا کلمہ ہے' میں اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے حق میں گواہی دوں گا' تو ابو جہل اور عبداللہ بن ابو امیہ بولے۔ اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے منہ موڑ رہے ہو؟ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل انہیں کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے رہے اور وہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ جناب ابو طالب کے آخری الفاظ یہ تھے: وہ جناب عبدالمطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! میں اس وقت تک آپ کے لئے دعائے مغفرت ضرور کرتا رہوں گا' جب تک مجھے اس سے منع نہیں کر دیا جاتا۔"

(راوی کہتے ہیں:) تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

"نبی اور اہل ایمان کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے' وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔"

جمہور اہل سنت اس بات کے قائل ہیں' "صحیح بخاری" کی اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' جناب ابو طالب نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ بھی تصنیف کیا ہے۔ جس میں قرآن کی آیات کے شان نزول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منقول احادیث اور جلیل القدر آئمہ کے اقوال کے ذریعے یہ بات ثابت کی ہے' اکثر اہل سنت کے نزدیک جناب ابو طالب کا ایمان لانا ثابت نہیں ہے۔ البتہ اہل سنت میں سے ہی بعض حضرات ایمان ابو طالب کے ثبوت کے قائل ہیں۔ یہ رائے جمہور کے موقف کے خلاف ہے۔

•••——•••——•••

85 - باب اللَّحْدِ وَالشَّقِّ

باب: (قبر میں) لحد بنانا یا شق کرنا

2006 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: اِلْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

☆☆ اسماعیل بن محمد اپنے والد کے حوالے سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: تم لوگ

2006-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (3926) ۔

میرے لیے لحد بنانا اور میری قبر پر اینٹیں لگانا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا ہے۔

شرح

لحد سے مراد یہ ہے' گڑھا کھودنے کے بعد قبر کی قبلہ کی سمت والی دیوار میں اتنی جگہ کھودی جائے جس میں میت کو رکھا جا سکے جبکہ شق سے مراد یہ ہے' قبر کو گڑھے کی شکل میں کھودا جائے۔ جس طرح نہر ہوتی ہے۔

روایت کے متن کے یہ الفاظ میرے لیے (اینٹیں) نصب کرنا' اس سے مراد یہ ہے: جب قبلہ کی سمت میں قبر کھودی جاتی ہے تو کھودائی والے حصے کا منہ بند کرنے کے لئے وہاں اینٹیں لگائی جاتی ہیں۔

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے' شق کی صورت میں قبر بنانے کے مقابلے میں لحد بنانا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ جبکہ حنابلہ کے نزدیک شق کی صورت میں قبر بنانا مکروہ ہے۔ البتہ احناف مالکیہ اور شوافع اس بات کے قائل ہیں' لحد کی صورت میں قبر بنانا اس وقت زیادہ فضیلت رکھے گا' جب زمین سخت ہو۔

•••———•••———•••

2007 – اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ : اَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ : اَلْحِدُوا لِيْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ اسماعیل بن محمد' عامر بن سعد کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب ان کی موت کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ میرے لیے لحد بنانا اور میرے لیے اینٹیں نصب کرنا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا تھا۔

2008 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَذْرَمِيُّ عَنْ حَكَّامِ بْنِ سَلْمٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"(قبر میں) لحد بنانے کا طریقہ ہمارے لیے ہے اور شق کرنے کا طریقہ دوسروں کے لیے ہے"۔

86 – باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ اِعْمَاقِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو گہرا کھودنا مستحب ہے

2007-اخرجه مسلم في الجنائز، باب في اللحد و نصب اللبن (الحديث 90) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في استحباب اللحد (الحديث 1556) . تحفة الاشراف (3867) .

2008-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في اللحد (الحديث 3208) . واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم (اللحد لنا و الشق لغير نا) (الحديث 1045) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في استحباب اللحد (الحديث 1554)

2009 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ اِنْسَانٍ شَدِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْفِرُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ . قَالُوْا : فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا . قَالَ : فَكَانَ اَبِیْ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ .

☆☆ ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں' ہم نے غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شکایت کی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہر شہید کے لیے الگ سے قبر کھودنا ہمارے لیے مشکل ہوگا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھودو اور گہرا کھودو اور اچھی طرح بناؤ' پھر دو یا تین آدمی ایک ہی قبر میں دفن کردو' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آگے کس کو رکھیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم آگے اس کو رکھو جس کو قرآن زیادہ یاد ہو۔

راوی کہتے ہیں: میرے والد بھی دو آدمیوں سمیت ایک ہی قبر میں دفن ہوئے تھے۔

87 - باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيعِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو کشادہ رکھنا مستحب ہے

2010 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِی الْقَبْرِ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا .

☆☆ سعد بن ہشام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب غزوۂ اُحد کے موقع پر کچھ مسلمان شہید ہوگئے اور کچھ لوگ زخمی ہوگئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ قبر کھودو' اسے کشادہ رکھو اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور آگے اسے رکھنا جسے قرآن زیادہ آتا ہو''۔

شرح

امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے قبر کو سینے تک گہرا کیا

2009-اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب فی تعميق القبر (الحديث 3215 و 3216 و 3217) . واخرجه الترمذی فی الجهاد، باب ما جاء فی دفن الشهداء (الحديث 1713) و سياتی فی باب ما يستحب من توسيع القبر (الحديث 2010) و دفن الجماعة فی القبر الواحد (الحديث 2014 و 2015 و 2016 و 2017) . واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی حفر القبر (الحديث 1560) مختصرًا . تحفة الاشراف (11731) .

2010-تقدم فی الباب قبله (الحديث 2009) .

جائے گا۔ خواہ میت مرد کی ہو یا عورت کی ہو حسن بصری اور ابن سیرین نے بھی اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: سینے تک قبر کو گہرا رکھا جائے۔ عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب ان کے صاحبزادے کا انتقال ہوا۔ انہوں نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس کی ناف تک قبر کو گہرا رکھیں اور اس سے زیادہ گہرا نہ بنائیں کیونکہ زمین کا اوپر کا حصہ نیچے کے حصے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شیخ ابوخطاب نے یہ بات بیان کی ہے: یہ بات مستحب ہے قبر کو میت کے قد جتنا گہرا رکھا جائے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''اُسے کھودو، اِسے کشادہ رکھو اور گہرا رکھو۔''

اس روایت کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

•••———•••———•••

88 - باب وَضْعِ الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ

باب: لحد میں کپڑا رکھنا

2011 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جُعِلَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دُفِنَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا اس وقت آپ کے جسم مبارک کے نیچے سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

شرح

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: ابن سعد نے اپنی کتاب طبقات میں وکیع کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی طرح ابن سعد نے یہ بات بھی نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

''میری لحد میں میری چادر کو بچھا دینا کیونکہ زمین انبیاء کے جسموں پر مسلط نہیں ہوتی (یعنی انہیں خراب نہیں کرتی)''

اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ بات مشہور ہے اس چادر کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غلام نے بچھا دیا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کا علم نہیں ہوا۔

•••———•••———•••

* سیوطی، سندھی، بر روایت مذکورہ

2011-اخرجه مسلم فی الجنائز، باب جعل القطيفة فی القبر (الحديث 91) . واخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی الثوب الواحد يلقى تحت الميت فی القبر (الحديث 1048) . تحفة الاشراف (6526) .

89 - باب السَّاعَاتِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنْ اِقْبَارِ الْمَوْتٰى فِيْهِنَّ

باب: ان اوقات کا تذکرہ جن میں مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا گیا ہے

2012 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ الْجُهَنِيَّ قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا: حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تین اوقات ایسے ہیں' جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے' ہم ان میں نماز ادا کریں' یا ہم ان میں مردوں کو دفن کریں' ایک وہ وقت جب سورج نکل رہا ہوتا ہے' یہاں تک کہ بلند ہو جائے' ایک وہ جب سورج ڈھلنے لگتا ہے' یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے' ایک وہ وقت جب وہ غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

شرح

علامہ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں۔ سورج طلوع ہونے کے وقت اس کے غروب ہونے کے وقت اور نصف النہار کے وقت نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ ان اوقات کے علاوہ دیگر کسی بھی وقت بھی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ عصر کے بعد نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا۔ جب وہ زرد ہو جاتا ہے' تو پھر نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ البتہ اگر میت کو نقصان پہنچنے کا کوئی اندیشہ ہو تو پھر نماز جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔

جبکہ ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔ نماز جنازہ کو رات یا دن کے کسی بھی وقت میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ خواہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو یا غروب ہونے کے قریب ہو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ نماز جنازہ کسی بھی وقت میں ادا کی جا سکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' ان کے نزدیک جن روایات میں ان اوقات میں نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے وہ نفل نماز کے بارے میں ہے۔ واجب یا سنت نماز کے بارے میں نہیں ہے۔

•••——•••——•••

2013 - اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ:

خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَّكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ

2012-تقدم في المواقيت ، الساعات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 559) .

2013-تقدم في الجنائز، الامر بتحسين الكفن (الحديث 1894) .

طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْبَرَ اِنْسَانٌ لَيْلًا اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا' جس کا انتقال ہو گیا تھا اور اسے رات کے وقت ہی دفن کر دیا گیا تھا' اسے عمدہ قسم کا کفن نہیں دیا گیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا' کہ کسی انسان کو رات کے وقت دفن کیا جائے' البتہ اگر مجبوری ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

90 – باب دَفْنِ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ

باب: ایک ہی قبر میں کئی افراد کو دفن کرنا

2014 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْفِرُوا وَاَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ . فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ نُقَدِّمُ قَالَ : قَدِّمُوا اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا .

☆☆ حضرت ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں' غزوۂ اُحد کے موقع پر لوگوں کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر کھودو' اسے کشادہ رکھو اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کر دو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آگے کسے رکھیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ جسے قرآن زیادہ آتا ہو''۔

2015 – اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ : اشْتَدَّ الْجِرَاحُ يَوْمَ اُحُدٍ فَشُكِيَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : احْفِرُوا وَاَوْسِعُوا وَاَحْسِنُوا وَادْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا .

☆☆ سعد بن ہشام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے دن زخمیوں کی تعداد زیادہ تھی' اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

تم لوگ قبر کھودو' اسے کشادہ رکھو' اسے اچھی طرح سے بناؤ اور ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کو دفن کرو اور آگے اسے رکھنا جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔

2016 – اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

2014-تقدم (الحديث 2009) .

2015-تقدم (الحديث 2009) .

2016-تقدم (الحديث 2009) .

ھلالٍ عَنْ اَبِی الدَّھْمَاءِ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : احْفِرُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الِاثْنَیْنِ وَالثَّلَاثَۃَ وَقَدِّمُوا اَکْثَرَھُمْ قُرْآنًا .

★★ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
تم لوگ قبر کھودو' اسے اچھی طرح سے بناؤ اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ آتا ہو' اسے آگے رکھنا۔

91 - باب مَنْ یُقَدَّمُ

باب: (قبر میں قبلہ کی سمت میں) کسے آگے کیا جائے گا؟

2017 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قُتِلَ اَبِی یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الِاثْنَیْنِ وَالثَّلَاثَۃَ فِی الْقَبْرِ وَقَدِّمُوْا اَکْثَرَھُمْ قُرْآنًا . فَکَانَ اَبِی ثَالِثَ ثَلَاثَۃٍ وَّکَانَ اَکْثَرَھُمْ قُرْآنًا فَقُدِّمَ .

★★ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے والد غزوہ اُحد کے موقع پر شہید ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تم لوگ قبر کھودو' اسے کشادہ رکھو' اسے اچھی طرح بناؤ اور دو یا تین آدمیوں کو ایک ہی قبر میں دفن کر دو اور آگے اسے رکھنا جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔
(حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد دو آدمیوں سمیت دفن ہوئے تھے' لیکن' کیونکہ انہیں قرآن زیادہ آتا تھا' اس لیے انہیں (قبلہ کی سمت میں) آگے رکھا گیا تھا۔

92 - باب اِخْرَاجِ الْمَیِّتِ مِنَ اللَّحْدِ بَعْدَ اَنْ یُوْضَعَ فِیْہِ

باب: میت کو لحد میں رکھ دینے کے بعد اسے لحد سے باہر نکالنا

2018 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا یَقُوْلُ : اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ فِیْ قَبْرِہٖ فَاَمَرَ بِہٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَہٗ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَنَفَثَ عَلَیْہِ مِنْ رِیْقِہٖ وَاَلْبَسَہٗ قَمِیْصَہٗ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' عبداللہ بن اُبی (کی میت) کے پاس تشریف لائے' اس وقت اسے قبر میں رکھا جا چکا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے باہر نکالا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا اور

2017-تقدم (الحدیث 2009) .

2018-تقدم فی الجنائز، القمیص فی الکفن (1900) .

اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا' آپ نے اپنی قمیص اسے پہنائی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2019 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَتَفَلَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ . قَالَ جَابِرٌ : وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی کے بارے میں حکم دیا تو اسے اس کی قبر سے نکالا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا' آپ نے اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

93 - باب اِخْرَاجِ الْمَيِّتِ مِنَ الْقَبْرِ بَعْدَ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ

باب: میت کو قبر میں دفن کر دینے کے بعد اسے قبر سے نکالنا

2020 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : دُفِنَ مَعَ اَبِيْ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَلَمْ يَطِبْ قَلْبِيْ حَتّٰى اَخْرَجْتُهُ وَدَفَنْتُهُ عَلٰى حِدَةٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے والد کے ہمراہ ایک اور شخص کو بھی قبر میں دفن کر دیا گیا تو میرا دل اس سے مطمئن نہیں ہوا' یہاں تک کہ میں نے انہیں قبر سے نکالا اور انہیں الگ (قبر میں) دفن کیا۔

94 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنا

2021 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ : اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَاٰى قَبْرًا جَدِيْدًا فَقَالَ : مَا هٰذَا . قَالُوْا : هٰذِهِ فُلَانَةُ مَوْلَاةُ بَنِيْ فُلَانٍ فَعَرَفَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ ظُهْرًا وَّاَنْتَ نَائِمٌ قَائِلٌ فَلَمْ نُحِبَّ اَنْ نُوْقِظَكَ بِهَا . فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ : لَا يَمُوْتُ فِيْكُمْ مَيِّتٌ مَا دُمْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ فَاِنَّ صَلَاتِيْ لَهٗ رَحْمَةٌ .

2019-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2509) .

2020-اخرجه البخاري في الجنائز، باب هل يخرج الميت من القبر و اللحد لعلة (الحديث 1352) . تحفة الاشراف (2422) .

2021-اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر (الحديث 1528) تحفة الاشراف (11824) .

☆☆ خارجہ بن زید اپنے چچا حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک دن وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئی بنی ہوئی قبر ملاحظہ فرمائی تو دریافت کیا: یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ فلاں خاتون کی ہے' جو فلاں خاندان کی کنیز تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہچان گئے (لوگوں نے عرض کی:) اس خاتون کا انتقال دوپہر کے وقت ہوا تھا' آپ اس وقت دوپہر کے وقت آرام فرما رہے تھے' اور سوئے ہوئے تھے' اور ہمیں اچھا نہیں لگا کہ ہم اس خاتون کی وجہ سے آپ کو بیدار کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کی اپنے پیچھے صف بنوائی اور اس کی (نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیر کہی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں' اس وقت تک جس شخص کا بھی انتقال ہوتا ہے' اس کے بارے میں تم مجھے اطلاع دو گے' کیونکہ میرا اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا اس شخص کے لیے رحمت ہوگا"۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے' اگر میت کو نماز جنازہ ادا کئے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو دفن کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: اگر میت کو نماز جنازہ ادا کئے بغیر دفن کیا گیا ہو اور غالب گمان یہ ہو کہ ابھی میت خراب نہیں ہوئی ہوگی' تو پھر اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔

علامہ ابن عبدالبر اس بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بیان کرتے ہیں: تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے' "جو علماء قبر پر نماز ادا کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ ان کا اس بات پر اتفاق ہے' قبر پر نماز صرف اسی وقت ادا کی جاتی ہے' جب دفن ہونے کا زمانہ قریب ہو اور اکثر علماء کے نزدیک یہ مدت ایک ماہ ہے۔

علامہ ابن عبدالبر نے یہ بات بھی بیان کی ہے: فقہاء کا ایسے شخص کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جو کسی کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا ہو وہ اس وقت آیا ہو جب نماز جنازہ ہو چکی ہو یا اس وقت آیا ہو جب میت کو دفن کیا جا چکا ہو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے دونوں اصحاب اس بات کے قائل ہیں' اس میت کی دوسری مرتبہ نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ جو شخص لوگوں کے ساتھ نماز جنازہ میں شریک نہیں ہو سکا تو وہ نہ تو میت کی نماز جنازہ ادا کرے گا اور نہ ہی اس کی قبر پر نماز ادا کرے گا۔

سفیان ثوری' امام اوزاعی' حسن بن صالح اور لیث بن سعد اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابن القاسم بیان کرتے ہیں۔ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا آپ اس حدیث کے بارے میں کیا کہیں گے جس میں یہ بات منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی قبر نماز جنازہ ادا کی تھی' تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حدیث میں یہ بات منقول ہے' تاہم اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' جب وہ کسی ایسے جنازے میں شریک ہوتے جس کی نماز جنازہ پہلے ادا کی جاچکی ہوتو وہ صرف دعا مانگ کر ہی واپس آجایا کرتے تھے۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں' اگر کوئی شخص نماز جنازہ ادا نہ کر سکا ہوتو اگر وہ چاہے' تو قبر پر نماز جنازہ ادا کر سکتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے*۔

•••——•••——•••

2022 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مُنْتَبِذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفَّ خَلْفَهُ قُلْتُ: مَنْ هُوَ يَا اَبَا عَمْرٍو قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ۔

★★ امام شعبی بیان کرتے ہیں' مجھے ان صحابی نے یہ بات بتائی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی تھی اور اپنے پیچھے لوگوں کی صف بنوائی تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابوعمرو! (یہ حدیث روایت کرنے والے وہ صحابی) کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

2023 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ اَنْبَاَنَا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ مُنْتَبِذٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَّ اَصْحَابُهُ خَلْفَهُ ـ قِيلَ: مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ۔

★★ امام شعبی بیان کرتے ہیں' جن صاحب نے یہ واقعہ دیکھا' انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس پر نمازِ جنازہ ادا کی' آپ کے اصحاب نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی تھی' ان سے دریافت کیا گیا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عباس نے۔

---

* ملخص' الاستذکار کتاب جنائز کا بیان باب جنازے پر تکبیریں کہنا۔

2022-اخرجه البخاری فی الاذان، باب وضوء الصبيان و متى يجب عليهم الغسل و الطهور و حضورهم الجماعة و العيدين و الجنائز و صفوفهم (الحديث 857) و فی الجنائز، باب الاذان بالجنازة (الحديث 1247) بنحوه، و باب الصفوف على الجنازة (الحديث 1319)، و باب صفوف الصبيان مع الرجال فی الجنائز (الحديث 1321) بنحوه، وباب سنة الصلاة على الجنائز (الحديث 1322)، و باب صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز (الحديث 1326) بنحوه، و باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن (الحديث 1336) واخرجه مسلم فی الجنائز، باب الصلاة على القبر (الحديث 68 و 69) و اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب التكبير على الجنازة (الحديث 3196) بنحوه واخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی الصلاة على القبر (الحديث 1037) و سياتی (الحديث 2023) و اخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی الصلاة على القبر (الحديث 1530) بنحوه و الحديث عند: البخاری فی الجنائز، باب الدفن بالليل (الحديث 1340) ـ تحفة الاشراف (5766) .

2023-تقدم (الحديث 2022) .

2024 - اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ - وَهُوَ اَبُوْ اُسَامَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ : اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی تھی۔

95 - باب الرُّكُوبِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد سوار ہونا

2025 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّيَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةِ اَبِى الدَّحْدَاحِ فَلَمَّا رَجَعَ اُتِىَ بِفَرَسٍ مُّعْرَوْرًى فَرَكِبَ وَمَشَيْنَا مَعَهٗ .

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابودحداح کے جنازے میں شریک ہونے کے لیے نکلے' جب آپ واپس تشریف لائے' تو آپ کی خدمت میں زین کے بغیر گھوڑا پیش کیا گیا' آپ اس پر سوار ہو گئے اور ہم آپ کے ساتھ چلتے ہوئے آئے۔

96 - باب الزِّيَادَةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر اضافہ کرنا

2026 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى وَاَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ اَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ اَوْ يُجَصَّصَ .

زَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى : اَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' قبر پر کوئی عمارت بنائی جائے یا اس پر اضافہ کیا جائے یا اسے پکا کیا جائے۔

سلیمان بن موسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: یا اس پر کوئی چیز تحریر کی جائے۔

2024-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2407) .

2025-اخرجه مسلم في الجنائز، باب ركوب المصلي على الجنازة اذا انصرف (الحديث 89) . تحفة الاشراف (2194) .

2026-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في البناء على القبر (الحديث 3226) والحديث عند: مسلم في الجنائز، النهي عن تجصيص القبر و البناء عليه (الحديث 94) و ابو داؤد في الجنائز، باب في البناء على القبر (الحديث 3225) و الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في كراهية تجصيص القبور والكتابة عليها (الحديث 1052) . وسياتي باب البناء على القبر (الحديث 2027) . وابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في النهي عن البناء على القبور و تجصيصها و الكتابة عليها (الحديث 1563) . تحفة الاشراف (2274 و 2796) .

97 – باب الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر عمارت بنانا

2027 – اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُوْرِ اَوْ يُبْنٰى عَلَيْهَا اَوْ يَجْلِسَ عَلَيْهَا اَحَدٌ .

✰✰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پکا کرنے' ان پر عمارت بنانے یا ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

98 – باب تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ

باب: قبر کو پکا کرنا

2028 – اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ .

✰✰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پکا کرنے سے منع کیا ہے۔

99 – باب تَسْوِيَةِ الْقُبُوْرِ اِذَا رُفِعَتْ

باب: جب قبر بلند کر دی جائے' تو اسے برابر کرنا

2029 – اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَتُوُفِّىَ صَاحِبٌ لَنَا فَاَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهٖ فَسُوِّىَ ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا .

✰✰ ثمامہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید کے ساتھ اہل روم کے کسی علاقے میں تھے' وہاں ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو حضرت فضالہ کے حکم کے تحت اس کی قبر برابر بنائی گئی' انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبروں کو برابر بنانے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔

2030 – اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ اَبِى الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِىْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعَنَّ

2027-تقدم (الحديث 2026) .

2028-اخرجه مسلم فى الجنائز، النهى عن تجصيص القبر و البناء عليه (الحديث 95) واخرجه ابن ماجه فى الجنائز، باب ما جاء فى النهى عن البناء على القبور و تجصيصها و الكتابة عليها (الحديث 1562) . تحفة الاشراف (2668) .

2029-اخرجه مسلم فى الجنائز ، باب الامر بتسوية القبر (الحديث 92) واخرجه ابو داؤد فى الجنائز، باب فى تسوية القبر (الحديث 3219) . تحفة الاشراف (11026) .

قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا صُوْرَةً فِيْ بَيْتٍ اِلَّا طَمَسْتَهَا .

☆☆ ابو ہیاج بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہاری طرف وہی چیز نہ بھیجوں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ذریعے بھجوائی تھی (وہ حکم یہ تھا) جو بھی بلند قبر ہو' اسے برابر کر دینا اور گھر میں جو بھی تصویر موجود ہو' اسے مٹا دینا۔

100 - باب زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب: قبرستان کی زیارت (کے لیے جانا)

2031 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلے میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا' اب تم جایا کرو' پہلے میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ استعمال کرنے سے منع کیا تھا' اب جس شخص کو مناسب لگے وہ اسے بعد میں بھی سنبھال کر رکھ سکتا ہے' پہلے میں نے تمہیں مشکیزہ کے علاوہ اور کسی بھی برتن میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا' اب تم کسی بھی برتن میں پی سکتے ہو' البتہ نشہ آور چیز نہ پینا۔

2032 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ : اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ اِلَّا ثَلَاثًا فَكُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَذَكَرْتُ لَكُمْ اَنْ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الظُّرُوْفِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ انْتَبِذُوْا فِيْمَا رَاَيْتُمْ وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَزُوْرَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا .

2030-اخرجه مسلم فى الجنائز، باب الامر بتسوية القبر (الحديث 93) . و اخرجه ابو داؤد فى الجنائز، باب فى تسوية القبر (الحديث 3218) . واخرجه الترمذى فى الجنائز، باب ما جاء فى تسوية القبور (الحديث 1049) . تحفة الاشراف (10083) .

2031-اخرجه مسلم فى الجنائز، باب استئذان النبى صلى الله عليه وسلم ربه عزوجل فى زيارة قبر امه (الحديث 106)، و فى الاضاحى، باب بيان ما كان من النهى عن اكل لحوم الاضاحى بعد ثلاث فى اول الاسلام و بيان نسخه و اباحته الى متى شاء (الحديث 37) . واخرجه ابو داؤد فى الاشربة، باب فى الاوعية (الحديث 3698) بنحوه . و سياتى فى الضحايا، الاذان، فى ذلك (الحديث 4441)، و فى الاشربة، الاذان فى الشيء منها (الحديث 5668 و 5669) . و الحديث عند: مسلم فى الاشربة، باب النهى عن الانتباذ فى المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 63 و 65) . تحفة الاشراف (2001) .

2032-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2002) .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے' جس میں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پہلے میں نے تمہیں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا تو اب تم اسے کھا بھی سکتے ہو' دوسروں کو بھی کھلا سکتے ہو اور اسے ذخیرہ بھی کر سکتے ہو' جو تمہیں مناسب لگے وہ تم کرو' پہلے میں نے تمہارے سامنے یہ بات ذکر کی تھی کہ تم نے دُباء' مزفت' نقیر' حنتم میں نبیذ تیار نہ کرنا' اب تم جس میں مناسب سمجھو اس میں نبیذ تیار کر سکتے ہو' البتہ نشہ آور چیز استعمال کرنے سے بچنا' پہلے میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا' اب جو شخص وہاں جانا چاہے وہ چلا جائے' البتہ وہاں فضول بات نہ کرنا۔

101 – باب زِيَارَةِ قَبْرِ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کی قبر پر جانا

2033 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهِ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهُ وَقَالَ : اسْتَاْذَنْتُ رَبِّىْ عَزَّ وَجَلَّ فِىْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِىْ وَاسْتَاْذَنْتُ فِىْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِىْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ رو پڑے' آپ ﷺ نے اپنے آس پاس موجود لوگوں کو بھی رُلا دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ میں ان کی مغفرت کے لیے دعا کروں' تو مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی' پھر میں نے اس بات کی اجازت طلب کی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کے لیے چلا جاؤں' تو اس نے مجھے اس کی اجازت دے دی تو تم لوگ قبرستان جایا کرو' یہ چیز تمہیں موت کی یاد دلائے گی''۔

102 – باب النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کی ممانعت

2034 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ – وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ – عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اَبُوْ جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ فَقَالَ : اَىْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ : يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ۔ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى كَانَ

2033-اخرجه مسلم في الجنائز، باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عزوجل في زيارة قبر امه (الحديث 105 و 108) . واخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في زيارة القبور (الحديث 3234) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في زيارة قبور المشركين (الحديث 1572) و الحديث عند: ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في زيارة القبور (الحديث 1569) . تحفة الاشراف (13439) .

اٰخِرُ شَیْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ . فَنَزَلَتْ (مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ) وَنَزَلَتْ (اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ .

★★ سعید بن میسب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب کا آخری وقت قریب آیا تو نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اس وقت ان کے پاس ابوجہل' عبداللہ بن ابوامیہ موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چچا جان آپ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیں' تو اس کلمہ کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے حق میں دلیل پیش کر سکوں گا تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابوامیہ نے ابوطالب سے کہا: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے منہ موڑ رہے ہو؟ پھر وہ دونوں ابوطالب کے ساتھ یہی بات کرتے رہے' یہاں تک کہ جناب ابوطالب نے آخر میں یہ کلمات کہے: میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہیں کر دیا جاتا' (راوی کہتے ہیں) پھر یہ آیت نازل ہوئی:

"نبی اور اہلِ ایمان کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے' وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں"۔

(اسی واقعہ کے بارے میں) یہ آیت بھی نازل ہوئی:

"جسے تم پسند کرتے ہو' اسے تم ہدایت نہیں دے سکتے"۔

2035 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا يَّسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ : اَتَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَسْتَغْفِرْ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ . فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَنَزَلَتْ (وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ .

★★ ابوخلیل بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو اپنے ماں باپ کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہوئے سنا' حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے میں نے دریافت کیا: کیا تم ان دونوں کے لیے دعائے مغفرت کر رہے ہو' حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے' تو انہوں نے کہا: کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لیے دعائے مغفرت نہیں کی تھی۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

2034-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب اذا قال المشرك عند الموت لا اله الا الله (الحديث 1360)، و فی مناقب الانصار، باب قصة ابی طالب (الحديث 3884)، و فی التفسير، باب (ما كان للنبی و الذين امنوا ان يستغفروا للمشركين) (الحديث 4675)، و باب انك لا تهدی من احببت و لكن الله يهدی من يشاء (الحديث 4772) واخرجه مسلم فی الايمان، باب الدليل علی صحة اسلام من حضره الموت ما لم يشرع فی النزع و هو الغرغرة و نسخ جواز الاستغفار للمشركين و الدليل علی ان من مات علی الشرك فهو فی اصحاب الجحيم و لا ينقذه من ذلك شیء من الوسائل (الحديث 39 و 40) . واخرجه النسائی فی التفسير: سورة التوبة، قوله تعالی (ما كان للنبی و الذين امنوا ان يستغفروا للمشركين) (الحديث 250) و الحديث عند البخاری فی الايمان و النذور، باب اذا قال والله لا اتكلم اليوم فصلی او قرا او سبح او كبر او حمد او هلل فهو علی نيته (الحديث 6681) . تحفة الاشراف (11281) .

2035-اخرجه الترمذی فی تفسير القرآن، باب (ومن سورة التوبة) (الحديث 3101) . تحفة الاشراف (10181) .

''ابراہیم کی اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھی جو اس نے اس کے ساتھ کیا تھا''۔

103 - بَاب الْأَمْرِ بِالاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِينَ

باب: مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کا حکم

2036 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ : أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا : بَلَى . قَالَتْ : لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي وَانْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَطَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ : مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً . قَالَتْ : لَا . قَالَ : لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ .

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ . قَالَ : فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي . قَالَتْ : نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ : أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ . قُلْتُ : مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ . قَالَ : فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْبَقِيعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ . قُلْتُ : كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ .

☆☆ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک بات بتاؤں! ہم نے جواب دیا: جی ہاں! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ایک مرتبہ جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں رہنا تھا' آپ نماز پڑھنے کے بعد تشریف لے آئے' آپ نے اپنے دونوں جوتے اپنے پاؤں کے قریب رکھ لیے' اپنی چادر کا کچھ حصہ بستر پر بچھا دیا' کچھ دیر بعد جب آپ نے یہ گمان کیا' کہ میں سو چکی ہوں' تو آپ اُٹھے' آپ نے آرام سے جوتے پہنے (یعنی جس سے آواز پیدا نہ ہو) پھر آرام سے اپنی چادر لی' پھر آپ نے آرام سے دروازہ کھولا اور آرام سے باہر تشریف لے گئے' میں نے بھی سر پر چادر لی اور آپ کے پیچھے چل دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لے آئے' آپ نے اپنے

2036-اخرجه مسلم في الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لا هلها (الحديث 103) و سياتي في عشرة النساء، باب الغيرة (الحديث 3973 و 3974)، وهو في عشرة النساء من الكبرى، الغيرة (الحديث 25 و 26) . تحفة الاشراف (17593) .

دونوں ہاتھ تین مرتبہ بلند کیے اور طویل دعا کی' پھر آپ وہاں سے واپس مڑے تو میں بھی واپس مڑ گئی' آپ تیزی سے چلے' تو میں بھی تیزی سے چلی' آپ نے رفتار اور تیز کی تو میں نے بھی رفتار اور تیز کر دی اور میں آپ سے پہلے گھر واپس پہنچ گئی' گھر کے اندر آنے کے بعد میں ابھی لیٹی ہی تھی کہ آپ بھی گھر کے اندر تشریف لے آئے' آپ نے دریافت کیا: عائشہ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ تمہاری سانس کیوں پھولی ہوئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کچھ نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا تو تم خود مجھے بتا دو ورنہ لطف کرنے والی ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھے بتا دے گا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! پھر میں نے آپ کو ساری بات بتا دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہی وہ سایہ تھیں' جسے میں نے اپنے آگے دیکھا تھا' سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' جس سے مجھے تکلیف محسوس ہوئی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ سمجھ رہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں' جنہیں لوگ چھپاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی جب تم نے مجھے (باہر جاتے ہوئے) دیکھا تو اس وقت جبریل میرے پاس آنا چاہ رہے تھے' لیکن وہ گھر کے اندر نہیں آئے' کیونکہ تم نے اپنی چادر اتاری ہوئی تھی' انہوں نے مجھے باہر سے آواز دی جو آواز تمہیں سنائی نہیں دے سکی' میں نے انہیں جواب دیا اور میری آواز بھی تمہیں پتہ نہیں چل سکی' مجھے یہ محسوس ہوا کہ شاید تم سو چکی ہو' تو تمہیں بیدار کرنا مجھے اچھا نہیں لگا' مجھے یہ بھی اندیشہ تھا کہ کہیں تم (تنہائی کی وجہ سے) وحشت محسوس نہ کرو' جبریل نے مجھے کہا: میں جنت البقیع جاؤں اور ان لوگوں کے لیے دعائے مغفرت کروں۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (جب میں قبرستان کے پاس سے گزروں) تو میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اہل ایمان اور مسلمانوں کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلام ہو! اللہ ہم میں سے آگے چلے جانے والوں اور پیچھے رہنے والوں پر رحم کرے' اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے"۔

2037 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ - قَالَتْ - فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ فَأَخْبَرَتْنِي فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصْبَحْتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے' آپ نے چادر اوڑھی اور باہر تشریف لے گئے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے اپنی کنیز بریرہ کو ہدایت کی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جائے' وہ آپ کے پیچھے گئی تو

2037-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17962) .

نبی اکرم ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے تھے، جنت البقیع کے قریب جتنا اللہ کو منظور تھا، آپ کھڑے رہے، پھر آپ واپس تشریف لے آئے، تو بریرہ، نبی اکرم ﷺ سے پہلے ہی آ گئی اور اس نے آ کر مجھے یہ بات بتا دی، میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی ذکر نہیں کیا، یہاں تک کہ صبح ہوئی تو میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے اہل بقیع کی طرف اس لیے بھیجا گیا تھا تا کہ میں ان کے لیے دعا کروں''۔

2038 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ - وَهُوَ ابْنُ اَبِي نَمِرٍ - عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَاِنَّا وَاِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا اَوْ مُوَاكِلُونَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب بھی نبی اکرم ﷺ کی ان کے ہاں رات رہنے کی باری ہوتی تھی، تو نبی اکرم ﷺ رات کے آخری حصے میں جنت البقیع تشریف لے جاتے تھے، اور وہاں جا کر یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اہل ایمان کی بستی والو! تم پر سلام ہو! ہمارا اور تمہارا کل (قیامت کے دن) ملنے کا وعدہ ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)، اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آ ملیں گے، اے اللہ! جنت البقیع (میں دفن ہونے والے) تمام افراد کی مغفرت کر دے''۔

2039 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ : اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ .

☆☆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے:

''اے مؤمنین اور مسلمانوں کی بستی والو! تم پر سلام ہو! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم تم سے آ ملیں گے، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے بعد آ رہے ہیں، میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتا ہوں''۔

2040 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا مَاتَ

2038-اخرجه مسلم في الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور و الدعاء لاهلها (الحديث 102) ۔ تحفة الاشراف (17396) ۔

2039-اخرجه مسلم في الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور و الدعاء لاهلها (الحديث 104) ۔ واخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يقول اذا اتى على المقابر و ذكر اختلاف الفاظ الناقلين للخبر في ذلك (الحديث 1091) ۔ واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء فيما يقال اذا دخل المقابر (الحديث 1547) ۔ تحفة الاشراف (1930) ۔

2040-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (15152) ۔

النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اسْتَغْفِرُوْا لَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نجاشی کا انتقال ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

2041 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ : اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حبشہ کے حکمران نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دے دی تھی' جس دن وہ فوت ہوا تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

104 – باب التَّغْلِيظِ فِيْ اِتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُوْرِ

باب: قبروں پر چراغ رکھنے کی شدید مذمت

2042 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے قبرستان جانے والی خواتین اور قبروں پر مسجد بنانے اور چراغ روشن کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔

105 – باب التَّشْدِيْدِ فِي الْجُلُوْسِ عَلَى الْقُبُوْرِ

باب: قبر پر بیٹھنے کی شدید مذمت

2043 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ حَتّٰى تَحْرِقَ ثِيَابَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی آدمی انگارے پہ بیٹھ جائے یوں کہ وہ انگارہ اس کے کپڑوں کو جلا دے' یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے' وہ قبر پر بیٹھے''۔

2041-تقدم في الجنائز، باب النعي (الحديث 1878) .

2042-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في زيارة النساء القبور (الحديث 3236) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية ان يتخذ على القبر مسجدًا (الحديث 320) والحديث عند: ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في النهي عن زيارة النساء القبور (الحديث 1575) . تحفة الاشراف (5370) .

2043-اخرجه مسلم في الجنائز، النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه (الحديث 96) . تحفة الاشراف (12662) .

شرح

قبر پر بیٹھنا اس پر چلنا اور اس پر سو جانا مکروہ ہے۔ یہ کراہت احناف کے نزدیک تحریمی ہے البتہ احناف کے نزدیک مختار قول کے مطابق تلاوت کرنے کے لئے قبر پر بیٹھنا مکروہ نہیں ہے۔ البتہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک انتہائی ضرورت کی وجہ سے ہی قبر پر بیٹھا جاسکتا ہے۔ ان کے نزدیک بیٹھنے کی طرح قبر کے ساتھ ٹیک لگانا یا اس سے سہارا لینا بھی مکروہ ہے۔

•••——•••——•••

2044 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْعُدُوا عَلَى الْقُبُوْرِ .

☆☆ حضرت عمرو بن حزم نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قبروں پر نہ بیٹھو۔

106 - باب اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

باب: قبروں کو مساجد بنانا منع ہے

2045 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا تھا۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: قبر کو مسجد بنانے سے مراد یہ ہے' اسے قبلہ بنا دیا جائے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جائے۔ یا یہ مراد ہوسکتا ہے' اس پر مسجد قائم کر دی جائے جس میں یہ لوگ نماز ادا کریں۔ تو شاید اس ممانعت کی وجہ یہ ہے' کہیں آگے چل کر لوگ قبر کی عبادت کرنا نہ شروع کر دیں' اور وہ بھی بطور خاص' انبیاء کرام یا اکابرین دین کی قبروں کی عبادت نہ شروع کر دیں۔

•••——•••——•••

2046 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَبُوْ يَحْيٰى صَاعِقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

2044-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10727) .

2045-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16123) .

2046-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13318) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے' انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا''۔

107 – باب كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ

باب: سبتی جوتے پہن کر قبروں کے درمیان چلنا مکروہ ہے

2047 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ – وَكَانَ ثِقَةً – عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ اَنَّ بَشِيرَ ابْنَ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيْرًا ۔ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۔ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ فَرَاٰى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِهِمَا ۔

☆☆ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا' آپ کا گزر مسلمانوں کے قبرستان سے ہوا' آپ نے ارشاد فرمایا: یہ سب لوگ زیادہ برائی سے آگے چلے گئے ہیں' پھر آپ کا گزر کچھ مشرکین کی قبروں کے پاس سے ہوا' تو آپ نے فرمایا: یہ لوگ زیادہ بھلائی سے آگے چلے گئے ہیں' اسی دوران آپ نے توجہ کی تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو جوتے پہن کر قبروں کے درمیان چل رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے سبتی جوتے پہننے والے شخص! تم انہیں اتار دو (یعنی قبرستان میں سے گزرتے ہوئے انہیں اتار دو)''۔

شرح

حافظ بدرالدین محمود عینی نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے:

جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں۔ قبرستان میں جوتے پہن کر جانا جائز ہے۔ تابعین سے تعلق رکھنے والے فقہاء میں سے حضرت حسن بصری، ابن سیرین، ابراہیم نخعی، سفیان ثوری بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بعد آنے والے جمہور فقہاء کا یہی مختار قول ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: (جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جوتے اتارنے کا حکم دیا تھا) امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جوتے اتارنے کی ہدایت اس لئے نہیں کی تھی کہ قبرستان میں جوتے پہن کر چلنا منع ہے بلکہ آپ نے شاید اس وجہ سے اسے منع کیا ہوگا کہ اس کے جوتوں پر کوئی گندگی لگی ہوئی ہوگی۔

2047-اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب المشی فی النعل بین القبور (الحدیث 3230) بنحوه ۔ واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی خلع النعلین فی المقابر (الحدیث 1568) ۔ تحفة الاشراف (2021) ۔

خطابی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اسے جوتے پہن کر چلنے سے شاید اس لئے منع کیا ہو کہ جوتا پہن کر چلنا امیر لوگوں کا طریقہ ہے' جبکہ قبرستان میں چلتے ہوئے عاجزی اور انکساری کے ساتھ چلنا چاہئے۔

علامہ ابن جوزی کہتے ہیں اس روایت میں صرف ایک واقعہ کا تذکرہ ہے اور اس سے اباحت ثابت ہوتی ہے۔ حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ نبی اکرم ﷺ نے قبروں کے احترام کی وجہ سے اسے جوتے اتارنے کی ہدایت کی تھی جس طرح نبی اکرم ﷺ نے قبر سے ٹیک لگانے یا اس پر بیٹھنے سے بھی منع کیا ہے۔*

•••———•••———•••

108 - باب التَّسْهِيلِ فِيْ غَيْرِ السِّبْتِيَّةِ

باب: سبتی جوتوں کے علاوہ (دوسری قسم کے جوتے پہننے) کی سہولت

2047 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِىْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کسی بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے قبر میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں' تو وہ اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے''۔

109 - باب الْمَسْاَلَةِ فِى الْقَبْرِ

باب: قبر میں سوال جواب ہونا

2049 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ اَنْبَاَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِىْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ ۔ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِىْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ ۔ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا ۔

---

* ملخص عمدۃ القاری

2048-اخرجه البخارى فى الجنائز، باب الميت يسمع خفق النعال (الحديث 1338) مطولاً، و باب ما جاء فى عذاب القبر (الحديث 1374) مطولاً، واخرجه مسلم فى الجنة و صفة نعيمها و اهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه (الحديث 71 و 72) . واخرجه ابو داؤد فى الجنائز، باب المشى فى النعل بين القبور (الحديث 3231)، و فى السنة، باب فى المسالة فى القبر و عذاب القبر (الحديث 4752) . وسياتى باب مسالة الكافر (الحديث 2050) . تحفة الاشراف (1170) .

2049-اخرجه مسلم فى الجنة وصفة نعيمها و اهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه (الحديث 70) . تحفة الاشراف (1300) .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جب کسی شخص کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کی ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں' تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد دو فرشتے آتے ہیں' وہ اسے بٹھا دیتے ہیں اور وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اگر وہ مؤمن ہو' تو وہ یہ کہتا ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' تو اسے کہا جاتا ہے: تم جہنم میں اپنے ممکنہ ٹھکانے کی طرف دیکھو' اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں تمہیں' جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: وہ ان دونوں کو دیکھ لیتا ہے۔

شرح

اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے' مردہ لوگوں کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے قبرستان میں جوتا پہن کر جانا جائز ہے۔ تاہم اس روایت کا بنیادی موضوع قبر میں ہونے والے سوالات ہیں۔
علامہ عینی نے اس کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے: قبر میں میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ جن کا نام منکر، نکیر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' ان کی تخلیق اور بناوٹ نہ انسانوں کی طرح ہوتی ہے نہ فرشتوں کی طرح ہوتی ہے۔ نہ جانوروں نہ دیگر حشرات الارض کی طرح ہوتی ہے۔ ان کی بناوٹ عجیب وغریب ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے دیکھنے والے کو ان سے انسیت محسوس نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرشتے مسلمانوں کی عزت افزائی کے لئے مقرر کئے ہیں تاکہ وہ ان کو ثابت قدم رکھیں۔ اور کافر شخص کی اہانت کے لئے مقرر کئے ہیں تاکہ اسے قیامت سے پہلے بھی عذاب دیا جائے۔*
روایت میں یہ بات مذکور ہے' فرشتے میت سے یہ سوال کرتے ہیں۔ تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس کے بارے میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے یہ بات تحریر کی ہے: فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے لفظ ''ان'' استعمال کریں گے یعنی ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت معروف ہے اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر ہمارے سامنے نہیں ہیں' لیکن ہمارے ذہنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریف قبر میں موجود بھی ہو اس طرح لہ قبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مثالی کو لایا جائے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے نتیجے میں فرشتوں کے سوال کا جواب دینا آسان ہو جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی برکت کی وجہ سے قبر کی تاریکی ختم ہو جائے جو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا اشتیاق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بات بشارت کی حیثیت رکھتی ہے' اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے شوق میں موت کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہیں' تو اس بات کا بھی امکان موجود ہے۔

•••———•••———•••

* عمدۃ القاری ملخص جلد نمبر 5 صفحہ 207

110 - باب مَسْأَلَةِ الْكَافِرِ

باب: کافر سے سوال جواب ہونا

2050 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا خَيْرًا مِنْهُ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَّاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ ۔ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ۔ ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کسی بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں' تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے' تو دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں' وہ اسے بٹھا دیتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: تم ان صاحب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اگر وہ مومن ہو تو وہ یہ کہتا ہے: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' تو اس سے کہا جاتا ہے: تم جہنم میں اپنے (ممکنہ) ٹھکانے کو دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے بدلے میں اس سے بہتر ٹھکانہ دے دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: وہ ان دونوں کو دیکھ لیتا ہے' جہاں تک کافر یا منافق کا تعلق ہے' تو اس سے کہا جاتا ہے: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو وہ یہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم! میں اسی طرح یہ کلمات کہہ دیا کرتا تھا' جس طرح سے لوگ کہا کرتے تھے' تو اس سے کہا جاتا ہے' نہ تمہیں یہ بات سمجھ آئی اور نہ ہی تم نے اس کا علم حاصل کیا' پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان ایک ضرب لگائی جاتی ہے' جس کی وجہ سے وہ چیختا ہے اور اس چیخ کو انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے۔

111 - باب مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ

باب: جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مر جائے

2051 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَّسُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَّخَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ فَذَكَرُوْا اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ مَاتَ

2050-تقدم (الحديث 2048) ۔

2051-اخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في الشهداء من هم (الحديث 1064) ۔ تحفة الاشراف (3503) ۔

بِبَطْنِهِ فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَكُونَا شُهَدَاءَ جَنَازَتِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقْتُلُهُ بَطْنُهُ فَلَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ ۔ فَقَالَ الْآخَرُ بَلٰى ۔

☆☆ عبداللہ بن یسار بیان کرتے ہیں: میں' سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ بیٹھے ہوئے تھے' لوگوں نے بتایا: ایک شخص کا پیٹ کی بیماری کی وجہ سے انتقال ہوگیا ہے تو ان دونوں حضرات کی یہ خواہش تھی کہ وہ اس کے جنازے میں شریک ہوں' ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی کہ جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرے' اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جاتا تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں!

112 - باب الشَّهِيدِ

باب: شہید کے بارے میں روایات

2052 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِينَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ اِلَّا الشَّهِيدَ قَالَ كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوفِ عَلٰى رَاْسِهِ فِتْنَةً ۔

☆☆ راشد بن سعد ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے' اہل ایمان کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا' البتہ شہید کو نہیں کیا جائے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آزمائش کے لیے اس کے سر پر تلواروں کی چمک ہی کافی ہے''۔

شرح

یاد رہے' شہید کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ شخص جو دنیا و آخرت دونوں کے حوالے سے شہید ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے' جو کفار کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے شہید ہوتا ہے۔ دنیاوی احکام اس سے یہ متعلق ہوتے ہیں' اسے غسل نہیں دیا جاتا اور جمہور کے نزدیک اس کی نماز جنازہ بھی ادا نہیں کی جاتی۔ تاہم احناف کے نزدیک اس کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ جہاں تک آخرت کے حکم کا تعلق ہے' تو اس شہید کو وہ خاص اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے' جس کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں مذکور ہے۔

شہید کی دوسری قسم وہ ہے' جو دنیاوی احکام کے اعتبار سے شہید شمار ہوتا ہے۔ شوافع کے نزدیک اس سے مراد وہ شخص ہے' جو کفار کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے کسی اور وجہ سے مارا جائے حالانکہ اس نے مال غنیمت میں سے کوئی خیانت کی ہو یا جو پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے قتل ہو جائے۔ یا جو شخص ریاکاری کے طور پر جنگ میں حصہ لے رہا ہو تو ایسے شخص کے بارے میں حکم یہ ہے' نہ اسے غسل دیا جائے گا' نہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی' لیکن ایسے شخص کو آخرت میں کوئی اجر و ثواب حاصل نہیں ہوگا۔

شہید کی تیسری قسم وہ ہے' جس کا تعلق آخرت سے ہے۔

2052-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15569) .

اس موضوع پر علامہ عبدالحی لکھنوی نے موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حاشیے التعلیق الممجد میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ فاضل لکھنوی نے یہ بات تحریر کی ہے:

احادیث میں کثیر تعداد میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جنہیں شہادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے ان میں سے ایک قتال کرنے والا مجاہد ہے جو شہیدوں میں سب سے بلند مرتبے کا حامل ہوتا ہے۔

دوسرا—وہ شخص ہے جو طاعون کی بیماری کی وجہ سے انتقال کر جاتا ہے۔

تیسرا—وہ شخص ہے جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے انتقال کر جاتا ہے۔

چوتھا—وہ شخص ہے جو ڈوب کر مر جاتا ہے۔

پانچواں—وہ شخص ہے جو ذات الجنب کی بیماری کی وجہ سے انتقال کر جاتا ہے۔

چھٹا—وہ شخص ہے جو جل کر مر جاتا ہے۔

ساتویں—وہ عورت جو بچے کی پیدائش کے وقت مر جائے۔

آٹھواں—وہ شخص ہے جو ملبے کے نیچے آ کر مر جاتا ہے۔

نوواں—وہ شخص ہے جو شہید ہونے کا خواہش مند ہوتا ہے اور اس کا پختہ ارادہ ہوتا ہے لیکن اتفاقیہ طور پر وہ شہید نہیں ہو پاتا۔

یہ تمام احکام اس باب کے بعد ذکر کی جانے والی احادیث میں موجود ہیں (ان کے علاوہ شہداء کی اقسام درج ذیل ہیں)۔

دسواں—"سل" کی بیماری سے مرنے والا شخص

اس کی حدیث امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے راشد بن حبیش کے حوالے سے جبکہ امام طبرانی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

گیارھواں شخص وہ اجنبی ہے جو مسافر ہونے کی حالت میں انتقال کرتا ہے خواہ اس کا انتقال کسی بھی وجہ سے ہو اس روایت کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عنترہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بارھواں شخص بخار کی وجہ سے انتقال کرنے والا ہے جس کے بارے میں امام دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

تیرھواں وہ شخص ہے جو کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کی وجہ سے فوت ہو جاتا ہے۔

چودھواں وہ شخص ہے جو شریق ہوتا ہے۔

پندرھواں وہ شخص ہے جسے کوئی درندہ چیر پھاڑ کر مار دیتا ہے۔

سولہواں وہ شخص ہے' جو اپنی سواری سے گر جاتا ہے۔

اس روایت کو امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

سترھواں وہ شخص ہے' جو چوٹ کھا کر مر جاتا ہے۔

اس کی حدیث امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اٹھارھواں وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں اپنے بستر پر مر جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انیسواں وہ شخص ہے' جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے۔

بیسواں وہ شخص ہے' جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے۔

اکیسواں وہ شخص ہے' جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے۔

بائیسواں وہ شخص ہے' جو اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے۔

اُن کے بارے میں اصحاب سنن نے حضرت سعید بن زید کے حوالے سے احادیث روایت کی ہے۔

تئیسواں وہ شخص ہے جسے ظلم کے طور پر مار دیا جاتا ہے' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

چوبیسواں وہ شخص ہے' جو قید خانے میں مر جاتا ہے حالانکہ اُسے ظلم کے طور پر قید کیا گیا ہو۔ اس روایت کو ابن مندہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

پچیسواں وہ شخص ہے' جو عشق کی وجہ سے مرتا ہے' حالانکہ وہ پاک دامن بھی تھا اور اس نے اُسے چھپایا بھی ہوا تھا۔ اس روایت کو دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

چھبیسواں وہ شخص ہے' جو علم کی طلب کے دوران مر جاتا ہے' اس روایت کو امام بزار رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ستائیسویں وہ عورت ہے' جو حمل کے دوران یا بچے کی پیدائش کے دوران یا بچے کے دودھ چھڑانے سے پہلے کے عرصے میں کسی وقت فوت ہو جاتی ہے۔ اس روایت کو ابی نعیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اٹھائیسواں وہ شخص ہے' جو اپنے علاقے میں طاعون پھیل جانے کے باوجود صبر کرتے ہوئے رہتا ہے' اس روایت کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انتیسواں وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتا ہے۔

تیسواں وہ شخص ہے جسے امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کرنے کی وجہ سے ظالم حکمران کی طرف سے قتل کروا دیا جاتا ہے۔

اکتیسواں وہ شخص ہے' جو بیویوں کی تیز مزاجی پر صبر سے کام لیتا ہے' اس روایت کو امام بزار رحمۃ اللہ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بتیسواں وہ شخص ہے جو روزانہ پچیس مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے:

اللهم بارك لى فى الموت و فى ما بعد الموت

''اے اللہ! میری موت میں اور میری موت کے بعد والے وقت میں میرے لیے برکت رکھ دے''۔

اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

تینتیسواں وہ شخص ہے جو چاشت کی نماز ادا کرتا ہے ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہے سفر اور حضر کے دوران وتر کی نماز ترک نہیں کرتا۔

اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

چونتیسواں وہ شخص ہے جو اُمت میں فساد پیدا ہونے کے وقت سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

پینتیسواں وہ تاجر ہے جو امین اور سچا ہو اس روایت کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

چھتیسواں وہ شخص ہے جو اپنی بیماری کے دوران چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے:

لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو ہر عیب سے پاک ہے بے شک میں ہی ظالم ہوں''۔

پھر اس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے اس روایت کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

سینتیسواں وہ شخص ہے جو اپنے شہر میں اناج لے کے آتا ہے۔

اس روایت کو دیلمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اڑتیسواں وہ شخص ہے جو مؤذن ہو اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے اذان دیتا ہو۔

اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انتالیسواں وہ شخص ہے جو اپنی بیوی اپنی کنیز کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے انہیں حلال رزق کھلاتا ہے۔

چالیسواں وہ شخص ہے جو ٹھنڈے پانی سے غسل کرتا ہے اور اسے سردی لگ جاتی ہے (اور اس وجہ سے وہ فوت ہو جاتا ہے)۔

اکتالیسواں وہ شخص ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سو مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

پہلی حدیث امام ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب ''مصنف'' میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ دوسری

روایت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المعجم الاوسط" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بیالیسواں وہ شخص ہے' جو صبح و شام یہ دعا پڑھتا ہے:

اللهم انى اشهدك انك وانت الله الذى لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك ابوء بنعمتك على و ابوء بذنبى فاغفرلى انه لا يغفر الذنوب غيرك .

"اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں' تو نے مجھ پر جو نعمت کی ہے میں اس کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کر دے' تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا"۔

اس روایت کو اصبہانی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

تینتالیسواں وہ شخص ہے' جو صبح تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے:

اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم

"میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان (کے شر سے)"۔

اور پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معقل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

چوالیسواں وہ شخص ہے' جو جمعہ کے دن انتقال کر جاتا ہے' اس روایت کو حمید بن منجویہ نے ایک صحابی کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

پینتالیسواں وہ شخص ہے' جو سچے دل سے شہادت کا طلبگار رہتا ہے' اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

یہ پینتالیس قسم کے افراد ہیں' جن کے بارے میں یہ روایات موجود ہیں' کہ ان کو شہید کا سا اجر و ثواب ملے گا' اس بارے میں منقول روایات کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے "ابواب السعادة فی اسباب الشهادة" میں جمع کیا ہے۔

•••——•••——•••

2053 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ . قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ مِرَارًا وَّرَفَعَهُ مَرَّةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ حضرت صفوان بن اُمیہ فرماتے ہیں: طاعون کی وجہ سے مرنے والا' پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا' ڈوب کر مرنے والا' بچے کی پیدائش کے وقت مرنے والی عورت شہید ہیں۔

2053-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4948) .

ابوعثمان نامی راوی نے اس روایت کو کئی مرتبہ یونہی نقل کیا ہے البتہ ایک مرتبہ انہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

113 - باب ضَمَّةِ الْقَبْرِ وَضَغْطَتِهِ

باب: قبر کا ضم کرنا اور بھینچ لینا

2054 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا الَّذِىْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یہ وہ شخص ہے جس کے لیے عرش جھوم اُٹھا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ستر ہزار فرشتوں نے (اس کی نمازِ جنازہ میں) شرکت کی لیکن اسے بھی قبر میں بھینچا گیا اور پھر اسے کشادہ کر دیا گیا"۔

114 - باب عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر کا عذاب

2055 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ) قَالَ نَزَلَتْ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھتا ہے"۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

2056 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى

2054-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (7926) ۔

2055-اخرجه مسلم فى الجنة وصفة نعيمها و اهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه (الحديث 74) ۔ واخرجه النسائى فى التفسير: سورة ابراهيم، قوله تعالى (يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت) (الحديث 286) ۔ تحفة الاشراف (1754) ۔

2056-اخرجه البخارى فى الجنائز، باب ما جاء فى عذاب القبر (الحديث 1369) بمعناه، و فى التفسير، باب (يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت) (الحديث 4699) بمعناه ۔ واخرجه مسلم فى الجنة و صفة نعيمها و اهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه، و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه (الحديث 73) ۔ و اخرجه ابو داؤد فى السنة، عذاب القبر (الحديث 4750) واخرجه الترمذى فى تفسير القرآن، باب و من سورة ابراهيم عليه السلام (الحديث 3120) ۔ واخرجه النسائى فى التفسير: سورة ابراهيم، قوله تعالى (يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت) (الحديث 284) و اخرجه ابن ماجه فى الزهد، باب ذكر القبر والبلى (الحديث 4269) ۔ تحفة الاشراف (1762) ۔

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَدِينِي دِينُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ آیت قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی، مردے سے پوچھا جاتا ہے: تمہارا پروردگار کون؟ تو وہ یہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور میرا دین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ہے، تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھتا ہے''۔

2057 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتَى مَاتَ هَذَا . قَالُوا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ . فَسُرَّ بِذَلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر سے آواز سنی تو دریافت کیا: یہ شخص کب فوت ہوا تھا؟ لوگوں نے بتایا: یہ شخص زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گیا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر مسرور ہو گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہو کہ تم لوگ مردوں کو دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوا دیا کرے''۔

شرح

روایت کے یہ الفاظ کہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے خوش ہو گئے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو غم اور پریشانی لاحق ہوئی تھی وہ زائل ہو گی کیونکہ اس بات کا احتمال موجود تھا کہ شاید وہ میت کسی مسلمان کی ہو، جس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہو اور اس بات کا احتمال بھی موجود ہے، یہ کہا جائے کہ اللہ کے دشمن کو اللہ سے دشمنی رکھنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی ہوئی۔

•••———•••———•••

2058 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ

2057-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (711) .

2058-اخرجه البخاري في الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر (الحديث 1375) . واخرجه مسلم في الجنة و صفة نعيمها و اهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه (الحديث 69) . تحفة الاشراف (3454) .

فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا .

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہو جانے کے بعد تشریف لے جارہے تھے' آپ نے ایک آواز سنی تو ارشاد فرمایا: یہودیوں کو ان کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

اس روایت کو طبرانی نے اپنی معجم میں زیادہ وضاحت کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جب سورج غروب ہو چکا تھا یا غروب ہونے کے قریب تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا میں نے اپنے ساتھ لوٹے میں پانی بھی رکھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھا رہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوایوب! کیا تم اس آواز کو سن رہے ہو' جسے میں سن رہا ہوں؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ یہودیوں کی آوازیں ہیں' جو میں سن رہا ہوں جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے''۔

•••———•••———•••

115 - باب التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

2059 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

شرح

احادیث میں یہ بات بھی مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے سوال یہ سامنے آتا ہے' جب نبی

2059-انفرد به النسائي، و سياتي و في الاستعاذة، من عذاب جهنم و شر المسيح الدجال (الحديث 5521) . تحفة الاشراف (15435) .

اکرم ﷺ گناہوں سے پاک ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی مغفرت بھی کر دی ہے' تو پھر آپ ﷺ قبر کے عذاب سے کیوں پناہ مانگتے تھے؟

علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے عذاب اور دیگر مختلف چیزوں سے پناہ اس لئے مانگا کرتے تھے' تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری کا اظہار کر سکیں اور اس بات کا اعتراف کریں کہ آپ ﷺ کو ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ شکر گزاری کے جذبے کے تحت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگا کرتے تھے' جیسا کہ ایک روایت میں یہ بات منقول ہے' آپ ﷺ طویل قیام کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

•••———•••———•••

2060 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا ہے۔

2061 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ الَّتِيْ يُفْتَنُ بِهَا الْمَرْءُ فِيْ قَبْرِهٖ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً حَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے اس آزمائش کا ذکر کیا' جس آزمائش میں انسان کو اس کی قبر میں مبتلا کیا جاتا ہے' جب آپ نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں اور یہ چیز میرے لیے رکاوٹ بن گئی' میں نبی اکرم ﷺ کا کلام نہیں سن سکی' جب ان لوگوں کی چیخ و پکار کم ہوئی تو میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص سے دریافت کیا: اے شخص! اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے! نبی اکرم ﷺ نے آخر میں کیا بات ارشاد فرمائی تھی؟ (تو اس نے بتایا:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

2060-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر (الحديث 124) . تحفة الاشراف (12284) .
2061-اخرجه البخاري في الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر (الحديث 1373) مختصرًا . تحفة الاشراف (15728) .

"میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے تمہیں قبر میں ایسی آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا جو دجال کی آزمائش کے قریب ہوگی"۔

2062 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس دعا کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے' جس طرح ان حضرات کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

آپ یہ فرماتے تھے: تم یہ پڑھا کرو:

"اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں' قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں"۔

2063 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِىْ امْرَاَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ وَهِىَ تَقُوْلُ اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِى الْقُبُوْرِ . فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُوْدُ . وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِىَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِى الْقُبُوْرِ . قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' اس وقت میرے پاس ایک یہودی عورت بیٹھی ہوئی تھی' وہ مجھے بتارہی تھی کہ تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری' آپ نے فرمایا: یہودیوں کو آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس کے بعد کچھ دن گزر گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میری طرف یہ وحی کی گئی ہے' تم لوگوں کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا"۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

2064 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2062-اخرجه مسلم فى المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه فى الصلاة (الحديث 134) . واخرجه ابو داؤد فى الصلاة، باب فى الاستعاذة (الحديث 1542) . و اخرجه الترمذى فى الدعوات، باب . (الحديث 3494) . وسياتى فى الاستعاذة، الاستعاذة من فتنة الممات (الحديث 5527) . تحفة الاشراف (5752) .

2063-اخرجه مسلم فى المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر (الحديث 123) . تحفة الاشراف (16712) .

كَانَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَقَالَ اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے عذاب سے اور دجال کی آزمائش سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: تمہیں تمہاری قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔

2065 - اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَتْ يَهُوْدِيَّةٌ عَلَيْهَا فَاسْتَوْهَبَتْهَا شَيْئًا فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ اَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ . قَالَتْ عَائِشَةُ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ ایک یہودی عورت ان کے ہاں آئی اور ان سے کوئی چیز مانگی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیز اسے دے دی تو اس یہودی عورت نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے اس بات سے بڑی اُلجھن ہوئی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' آپ نے ارشاد فرمایا:

''ان لوگوں کو ان کی قبروں میں اس طرح عذاب دیا جاتا ہے' اس عذاب کو جانور بھی سنتے ہیں''۔

2066 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوْزَتَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ . فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اَنْعَمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَتَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ قَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ . قَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا . فَمَا رَاَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی رہنے والی دو یہودی بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے یہ کہا کہ مردوں کو ان کی قبر میں عذاب دیا جاتا ہے' تو میں نے ان دونوں کی بات کو غلط قرار دیا' میں نے ان کی بات کی تصدیق نہیں کی' جب وہ دونوں چلی گئیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مدینہ کی رہنے والی دو بوڑھی عورتیں یہ کہہ رہی تھیں کہ مردوں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں نے ٹھیک کہا تھا' انہیں ایسا عذاب دیا جاتا ہے' جسے تمام جانور سنتے ہیں۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

2064-انفرد به النسائي، و سياتي في الاستعاذة، الاستعاذة من فتنة الدجال (الحديث 5519) .تحفة الاشراف (17944) .

2065-اخرجه البخاري في الدعوات، باب التعوذ من عذاب القبر (الحديث 6366) و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر (الحديث 125) . وسياتي باب التعوذ من عذاب القبر (الحديث 2066) .تحفة الاشراف (17611) .

2066-تقدم (الحديث 2065) .

116 - باب وَضْعِ الْجَرِيدَةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر کھجور کی شاخ رکھنا

2067 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ اَوِ الْمَدِينَةِ سَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ . ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبْرِءُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ . ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا اَوْ اَنْ يَيْبَسَا .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مدینہ منورہ میں ایک باغ کے پاس سے گزرے' آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی' جنہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ان میں سے ایک پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ منگوائی' آپ نے اس کو توڑ کر دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک حصہ رکھ دیا' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے' جب تک یہ دونوں خشک نہ ہوں' اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف ہو جائے جب تک وہ خشک نہیں ہو جاتی ہیں۔

شرح

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عذاب کا شکار لوگوں کی قبر پر درخت کی شاخ لگائی اور یہ امید ظاہر کی کہ شاید اس کے خشک ہونے تک ان دونوں کے عذاب میں کمی آ جائے۔ اہلِ علم نے یہاں یہ سوال اُٹھایا ہے کہ صاحبانِ قبر کے عذاب میں تخفیف کی وجہ کیا ہے؟

علامہ عینی تحریر کرتے ہیں' خطابی نے بیان کیا ہے کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس کی برکت کی وجہ سے ان کے عذاب میں تخفیف ہوئی ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے عذاب میں تخفیف کی دعا کی ہو اس حدیث کا یہ مفہوم ہرگز نہیں ہے کہ تر شاخ میں کوئی ایسی خصوصیت ہوتی ہے جو خشک شاخ میں نہیں ہوتی۔

امام نووی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں' علماء نے یہ بات بیان کی ہے اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں مُردوں کی شفاعت کے لیے دعا کی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے جواب میں ان کے عذاب میں اس حد تک تخفیف کر دی گئی جب تک وہ شاخ خشک نہ ہو جائے۔

2067-تقدم في الطهارة، التنزه عن البول (الحديث 31) .

شیخ انور شاہ کشمیری تحریر کرتے ہیں' ان مردوں کے عذاب میں تخفیف شاخوں کی تسبیح کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس کی برکت کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اس کے حاشیے میں مولانا بدر عالم میرٹھی لکھتے ہیں' قبر پر پھول ڈالنے کے معاملے میں لوگ انتہا پسندی کا شکار ہو چکے ہیں' انہوں نے اس عمل کو حنفیت کا علامتی نشان قرار دے دیا ہے اور جو ایسا نہیں کرتا' اسے وہابی کہہ دیا جاتا ہے۔ آپ خود غور کریں کہ ان مردوں کے عذاب میں تخفیف کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت یا ایک عام سے درخت کی تسبیح؟ اگر یہ لوگ حدیث پر عمل کرنے کے سچے دعوے دار ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ قبر پر پھول ڈالنے کی بجائے درخت کی شاخیں لگائیں یا پھر یہ پھول ان لوگوں کی قبر پر ڈالے جائیں جنہیں عذاب ہو رہا ہو' نیک لوگوں کی قبروں پر ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سچے اور حقیقی پیروکار تھے' ان سے تو ایسا کوئی عمل منقول نہیں ہے۔

سابقہ سطور میں آپ نے چار اہلِ علم کی آراء ملاحظہ کی ہیں جن میں سے دو پرانے زمانے کے مشائخ میں سے ہیں جبکہ مؤخر الذکر دو حضرات کا تعلق گزشتہ صدی سے ہے۔ یہ دونوں صاحبان دیوبند مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں اس ساری گفتگو سے ہمارے سامنے یہ سوال آتا ہے۔

حدیث میں جن مردوں کے عذاب میں تخفیف کا ذکر کیا گیا ہے اس تخفیف کا بنیادی سبب کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت؟ شاخوں کی تسبیح؟

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں:

(1) پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس بارے میں متقدمین اور (غیر متنازع) متاخرین کی آراء سامنے رکھیں۔

(2) ہم حدیث کے الفاظ پر غور کر کے کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

جہاں تک متقدمین و متاخرین کی آراء کا تعلق ہے تو علامہ عینی کے حوالے سے خطابی کا یہ بیان پہلے نقل کیا جا چکا ہے کہ ان کے نزدیک اس تخفیف کا بنیادی سبب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہے۔ خطابی کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ ابن حجر لکھتے ہیں' حدیث کے سیاق وسباق سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کے ذریعے ان شاخوں کو ان قبروں پر لگایا تھا بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان شاخوں کو لگانے کا حکم دیا ہو پھر صحابی رسول حضرت بریدہ بن حصیب نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل کی پیروی کی اور یہ وصیت کی کہ ان کی قبر پر شاخیں لگائی جائیں جیسا کہ (صحیح بخاری) کے "کتاب الجنائز" میں یہ حدیث ذکر کی جائے گی اس لیے کسی بھی اور شخص کے مقابلے میں حضرت بریدہ کے طرزِ عمل کی پیروی کرنا زیادہ مناسب ہے۔

علامہ سید احمد طحطاوی تحریر کرتے ہیں' درخت کی شاخ کے حکم میں ہر وہ چیز داخل ہوگی جو کسی بھی درخت کی رطوبت ہو......

شرح مشکوٰۃ میں تحریر ہے' متاخرین اہلِ علم میں سے بعض حضرات نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ قبر پر پھول اور درخت کی شاخیں رکھنے کا

عمل سنت ہے اور وہ اس حدیث سے ثابت ہے تاہم اگر درخت کی تسبیح کی وجہ سے عذاب میں تخفیف کی امید کی جا سکتی ہے تو قرآن کی تلاوت کی برکت اس سے کہیں زیادہ ہوگی۔

علامہ شامی لکھتے ہیں' اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تر شاخ کو توڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر کے قبر پر رکھے تھے اور ان قبر والوں کے عذاب میں تخفیف کا سبب ان شاخوں کے خشک نہ ہونے کو قرار دیا تھا۔

ان علماء کی تصریحات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ قبر پر پھول ڈالنا اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں ہے۔ علامہ میرٹھی کا یہ شکوہ کرنا کہ قبروں پر پھول نہ ڈالنے کو ''وہابی'' کہا جاتا ہے' مناسب نہیں ہے کیونکہ انہیں وہابی اس لیے نہیں کہا جاتا کہ وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اس عمل کو جس کی اصل سنت سے ثابت ہے' بدعت قرار دیتے ہیں اس کی مثال میں وہ روایت پیش کی جا سکتی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا' کیا پاک ہو جانے کے بعد ہمیں نمازوں کی قضا ادا کرنا ہوگی؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا' کیا تم ''حروریہ'' ہو؟

یعنی تمہارے اس سوال سے حروریوں (خوارج) کی شدت پسندی کی بو آتی ہے۔ اگرچہ وہ عورت خوارج کے سے عقائد نہیں رکھتی تھی اسی طرح اگر کوئی شخص بنیادی طور پر وہابیوں کے سے عقائد نہیں رکھتا لیکن کسی ایک ذیلی مسئلے میں ان کے غلط مؤقف کی صحت پر اصرار کرتا ہے اور وہ مؤقف بھی ایسا ہو جو حدیث کے ظاہر کے خلاف ہو تو اسے ''وہابی'' ہی کہا جائے گا۔

علامہ میرٹھی کا یہ کہنا بھی محلِ نظر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور قبر کی تسبیح میں سے کون امر مراد لینا افضل ہے؟ کیونکہ یہاں کسی چیز کا افضل یا غیر افضل ہونا موضوعِ بحث نہیں ہے۔

علامہ میرٹھی کا یہ مشورہ بھی محتاجِ تنقید ہے کہ حدیث کی پیروی کرنے والوں کو قبروں پر پھول ڈالنے کی بجائے شاخیں لگانی چاہئیں اس کے جواب میں ہم علامہ طحطاوی کا وہ قول پیش کر دیتے ہیں جسے سابقہ سطور میں نقل کیا جا چکا ہے کہ درخت کی رطوبت بھی درخت کی شاخ کے حکم میں شامل ہوگی۔

علامہ میرٹھی کا یہ قول بھی درست نہیں ہے کہ نیک لوگوں کی قبر پر پھول ڈالنے کی بجائے صرف گناہ گاروں کی قبروں پر پھول ڈالے جائیں اس کا مطلب تو یہ ہوگا جیسے آپ کسی کو یہ تلقین کریں کہ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی بجائے گناہ گاروں کی مغفرت کے لیے دعا کی جائے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

علامہ میرٹھی کا یہ کہنا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا نہیں کیا اس لیے ہمیں بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے' یہ بھی درست نہیں ہے اس حدیث کی شرح میں علامہ ابن حجر کا بیان ہم نقل کر چکے ہیں کہ حضرت بریدہ بن حصیب جو صحابی رسول ہیں' انہوں نے اپنی قبر پر شاخیں لگانے کی وصیت کی تھی اور ابن حجر نے یہ بھی لکھا ہے کہ کسی اور کے قول کے مقابلے میں صحابی کے طرزِ عمل کو اپنانا زیادہ مناسب ہے۔

ہمارے سامنے فتح الباری کا جو نسخہ موجود ہے اس کی تنقیح وتصحیح کا کام شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے سرانجام دیا ہے جو

غالباً سعودی عرب کے مفتی اعظم ہیں شاید انہوں نے ہی ابن حجر کے اس بیان پر یہ اختلافی نوٹ تحریر کیا ہے:

''اس مسئلے میں علامہ خطابی کا مؤقف درست ہے کہ انہوں نے قبروں پر شاخیں وغیرہ لگانے کا انکار کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صرف مخصوص قبروں پر ایسا کیا ہے جن کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اگر یہ کوئی شرعی حکم ہوتا تو تمام قبور پر ایسا کیا جاتا۔ اکابر صحابہ جن میں خلفائے راشدین بھی شامل ہیں' میں ایسا نہیں کیا اور یہ حضرات' حضرت بریدہ سے زیادہ سنت کا علم رکھتے تھے۔''

اس نوٹ اور علامہ میرٹھی کے بیان پر خاصہ طویل کلام کیا جا سکتا ہے تاہم' ہم یہاں صرف چند نکات بیان کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

(1) نبی اکرم سے ایک مرتبہ ہی سہی' بہرحال یہ عمل ثابت ہے۔

(2) ایک ہی صحابی سے سہی' بہرحال یہ عمل صحابہ سے بھی ثابت ہے۔

(3) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کسی عمل کو نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ عمل کرنا غلط ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تراویح کی باجماعت نماز باقاعدگی سے ادا نہیں کی لیکن ہمارے زمانے میں ہر جگہ ایسا ہوتا ہے جس میں مملکت العربیہ السعودیہ اور اتر پردیش کا گاؤں ''دیوبند'' بھی شامل ہے۔

(4) اُمت کے مسلمہ اہلِ علم نے اس عمل کو جائز قرار دیا ہے۔

(5) جن حضرات نے اس کے جواز سے اختلاف کیا ہے' ان کا اختلاف عمل رسول اور عمل صحابی کے مقابلے میں قابلِ اعتناء شمار نہیں ہوگا۔

علامہ میرٹھی نے اپنے نظریاتی مخالفین کے لیے جو آیت پیش کی ہے اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہ خود اور ان کے اکابرین اس کے حقیقی مصداق ہوں۔ ذرا آیت پر غور کیجیے:

الذين ضل سعيهم في الحيوٰة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا . (کہف:104)

''یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیوی زندگی میں ان کی تمام کوششیں گمراہی کا شکار تھیں اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ کوئی اچھا کام کر رہے ہیں۔''*

•••———•••———•••

2068 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا

* جمال السنہ' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور

2068-تقدم في الطهارة، التنزه عن البول (الحديث 31) .

أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِءُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ ۔ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُمَا اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہورہا ہے اور ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہورہا ہے' ان میں سے ایک پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا شخص چغلی کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ترشاخ لی' آپ نے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک شاخ گاڑ دی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاکہ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہوتی ہیں' اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

2069 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یاد رکھنا! جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے' تو اس کا مخصوص ٹھکانہ اس کے سامنے صبح وشام پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ جنتی ہو' تو جنتیوں کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے' اگر جہنمی ہو' تو جہنمیوں کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے' یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کردے گا''۔

شرح

اس حدیث کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن بطال نے یہ بات تحریر کی ہے: ہمارے یہاں کے علماء نے اس حدیث کا یہ مفہوم بیان کیا ہے' اللہ تعالیٰ قبر میں موجود شخص کو یہ خبر دے گا کہ اس کے اعمال کا بدلہ اور جزا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور صبح وشام خبر دینے سے مراد یہ ہے' اللہ تعالیٰ اس مردے کو اس بات کی یاد دہانی کرواتا رہے گا کیونکہ ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے' مرنے کے بعد اور فرشتوں کے سوال وجواب کے بعد جسم کو بتدریج مٹی کھا جاتی ہے اور جسم فنا ہو جاتا ہے اب اس پر کوئی چیز پیش نہیں کی جاسکتی۔

اس لئے قیامت تک صبح وشام قبر والے پر جو ٹھکانہ پیش کیا جائے گا وہ صرف اس کی رُوح پر پیش کیا جاسکتا ہے اس کی وجہ یہی ہے' رُوح فنا نہیں ہوتی وہ باقی رہتی ہے' یہاں تک کہ بندہ جنت یا جہنم میں پہنچ جاتا ہے *۔

•••———•••———•••

2069-اخرجه البخاري في بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة و انها مخلوقة (الحديث 3240) . تحفة الاشراف (8292) .

* شرح ابن بطال، کتاب، جنائز کا بیان، باب: میت پر صبح وشام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے

2070 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَانَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْرَضُ عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا مَاتَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيلَ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر شخص جب فوت ہو جاتا ہے' تو صبح و شام اس کا مخصوص ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ جہنمی ہو' تو جہنمیوں کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے: یہ تمہارا مخصوص ٹھکانہ ہے' یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ کرے گا''۔

2071 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلٰى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے' تو اس کا مخصوص ٹھکانہ صبح و شام اسے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ جنتی ہو' تو جنتیوں کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے' اگر جہنمی ہو' تو جہنمیوں کا پیش کیا جاتا ہے اور اس سے یہ کہا جاتا ہے' یہ تمہارا مخصوص ٹھکانہ ہے' یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا''۔

117 - باب اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِيْنَ

باب: مؤمنین کی ارواح (کے بارے میں روایات)

2072 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

★★ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مؤمن کی روح ایک ایسا پرندہ ہے' جو جنت کے درخت میں ہوتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس

2070-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8125) .

2071-اخرجه البخاري في الجنائز، باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة و العشي (الحديث 1379) . واخرجه مسلم في الجنة وصفة نعيمها و اهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه (الحديث 65) . تحفة الاشراف (8361) .

2072-اخرجه الترمذي في فضل الجهاد، باب ما جاء في ثواب الشهداء (الحديث 1641) و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء فيما يقال عند المريض اذا حضر (الحديث 1449)، و في الزهد، باب ذكر القبر و البلى (الحديث 4271) . تحفة الاشراف (11148) .

روح کو اس کے جسم کی طرف بھیج دے گا''۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہاں مومن کی روح سے مراد شہید مومن کی روح ہے۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں: روایت کے عمومی لفظ مجاہدین پر محمول ہوں گے۔ علامہ قرطبی نے بھی یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت اور اس جیسی دیگر روایات کو شہداء پر محمول کیا جائے گا کیونکہ شہداء کے علاوہ دیگر لوگوں کی ارواح بعض اوقات آسمان میں ہوتی ہیں۔ وہ جنت میں نہیں ہوتیں اور بعض اوقات وہ قبر کی عمارت میں ہوتی ہیں۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: (قیامت سے پہلے ہی) کھانے اور جنت کی نعمتوں کا حصول صرف شہداء کے لئے ہے' جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں۔ اس بات پر اُمت کا اتفاق ہے یہ بات قاضی ابوبکر بن عربی نے شرح ترمذی میں بیان کی ہے' جب کہ جو لوگ شہید نہیں ہوتے ان کی صفت اس کے برخلاف ہے۔

ان کی قبر کو ان کے لئے کشادہ کر دیا جاتا ہے۔

(سیوطی کہتے ہیں) میں کہتا ہوں بعض روایات میں یہ بات صراحت کے ساتھ موجود ہے' یہ حکم شہداء کے بارے میں ہے جیسا کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہداء کی ارواح سبز پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں وہ جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں''۔

اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: حدیث کے الفاظ سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے' وہ روح پرندے کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور اللہ کے حکم کے تحت پرندے کی طرح ہو جاتی ہے' جس طرح فرشتہ انسان کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اس بات کا بھی احتمال موجود ہے' وہ روح جنت کے کسی پرندے کی روح میں داخل ہو جاتی ہو جیسا کہ روایات میں یہ بات مذکور ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابی داؤد کے حاشیے میں یہ بات تحریر کی ہے' جب ہم اس روایت کی وضاحت کریں گے کہ روح پرندے کی شکل اختیار کر لیتی ہے' تو زیادہ مناسب یہ ہے' ہم یہ کہیں' وہ پرندے کی طرح اڑ سکتا ہے یہ مراد نہ ہو کہ اس کی شکل و صورت پرندے کی طرح ہو جاتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے' انسان کی شکل سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔*

•••——•••——•••

2073 – اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ – وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ – قَالَ حَدَّثَنَا

* حاشیہ سندھی برروایت مذکورہ

ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ اَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِيْنَا مَصَارِعَهُمْ بِالْاَمْسِ قَالَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا . قَالَ عُمَرُ وَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوْا تِيْكَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ فَاَتَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰی يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّیْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقًّا . فَقَالَ عُمَرُ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (سفر کرتے ہوئے) مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے' انہوں نے ہمیں اہلِ بدر کے بارے میں بتانا شروع کیا' انہوں نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن پہلے ہی ہمیں ہر شخص کے مرنے کی مخصوص جگہ کے بارے میں بتا دیا تھا' آپ نے فرمایا: یہ فلاں شخص کے مرنے کی جگہ ہے' اگر اللہ نے چاہا تو کل وہ (یہاں مرے گا)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' ہر شخص ٹھیک اسی جگہ پر مرا تھا' پھر ان سب (کفار) کو ایک کنویں میں ڈال دیا گیا' نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے اس چیز کو حق پالیا ہے' جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا؟ میں نے تو اس چیز کو حق پالیا ہے' جو میرے پروردگار نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ایسے اجسام کے ساتھ کلام کر رہے ہیں' جن میں روح موجود نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں جو کہہ رہا ہوں' اسے تم ان لوگوں سے زیادہ نہیں سنتے (یعنی وہ بھی تمہاری طرح ہی سنتے ہیں)''۔

2074 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُنَادِی يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّيَا شَيْبَةُ بْنَ رَبِيْعَةَ وَيَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيْعَةَ وَيَا اُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّیْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیْ رَبِّیْ حَقًّا . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتُنَادِیْ قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوْا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ بدر کے کنویں کے پاس سے مسلمانوں نے رات کے وقت آواز سنی' نبی اکرم ﷺ اس وقت وہاں کھڑے ہوئے بلند آواز میں فرما رہے تھے: اے ابوجہل بن ہشام! اے شیبہ بن ربیعہ! اے عتبہ بن ربیعہ! اے امیہ بن خلف! کیا تم نے اس چیز کو حق پالیا ہے' جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا؟ میں نے تو اس چیز کو حق پالیا ہے' جو میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا تھا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ایسے لوگوں کو مخاطب کر رہے ہیں'

2073-اخرجه مسلم في الجنة وصفة نعيمها و اهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه (الحديث 76) مطولاً . تحفة الاشراف (10410) .

2074-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (713) .

جو بودار لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں جو بات کہہ رہا ہوں' تم اسے ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو (یعنی وہ بھی تمہاری طرح سن رہے ہیں)' لیکن وہ جواب دینے کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں''۔

2075 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا – قَالَ – اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ الْاٰنَ مَا اَقُوْلُ لَهُمْ ۔ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهَلَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِىْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ۔ ثُمَّ قَرَاَتْ قَوْلَهُ (اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى) حَتّٰى قَرَاَتِ الْاٰيَةَ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بدر کے کنویں کے پاس ٹھہر گئے' آپ نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا' کیا تم نے اسے حق پا لیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں جو بات ان سے کہہ رہا ہوں' یہ اسے اس وقت سن رہے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد) ایک مرتبہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر کو اس بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ان لوگوں کو اب اس بات کا پتہ چل گیا ہے' میں جو انہیں' کہا کرتا تھا' وہ سچ تھا۔

پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک تم مُردوں کو سنا نہیں سکتے ہو''۔

انہوں نے یہ پوری آیت تلاوت کی۔

2076 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَّمُغِيرَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِىْ اٰدَمَ – وَفِىْ حَدِيْثِ مُغِيرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ – يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ابن آدم کے پورے جسم کو مٹی کھا لے گی (یہاں ایک لفظ میں راوی کو شک ہے) سوائے جسم کے ایک مخصوص حصے کے' چونکہ اسی کے ذریعے اسے پیدا کیا گیا ہے اور اسی کے ذریعے اس کو دوبارہ بنایا جائے گا''۔

2077 – اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِىْ

2075-اخرجه البخاری فی المغازی، باب قتل ابی جهل (الحديث 3979 و 3980 و 3981) . واخرجه مسلم فی الجنازة، باب الميت يعذب ببكاء اهله عليه (الحديث 26) بنحوه . تحفة الاشراف (7323) .

2076-اخرجه مسلم فی الفتن و اشراط الساعة، باب ما بين النفختين (الحديث 142) و اخرجه ابو داؤد فی السنة، باب فی ذكر البعث و الصور (الحديث 4743) . تحفة الاشراف (13835 و 13884) .

2077-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (13869) .

ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يُكَذِّبَنِي وَشَتَمَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَشْتِمَنِي اَمَّا تَكْذِيبُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اِنِّي لَا اُعِيدُهُ كَمَا بَدَاْتُهُ وَلَيْسَ اٰخِرُ الْخَلْقِ بِاَعَزَّ عَلَيَّ مِنْ اَوَّلِهِ وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِيْ كُفُوًا اَحَدٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے جھٹلا دیتا ہے حالانکہ اسے مجھے جھٹلانا نہیں چاہیے' ابن آدم مجھے بُرا کہتا ہے حالانکہ اسے مجھے بُرا نہیں کہنا چاہیے' جہاں تک اس کے میری تکذیب کرنے کا تعلق ہے' تو وہ اس کا یہ کہنا ہے' میں سے دوبارہ زندہ نہیں کروں گا' جس طرح میں نے اسے پہلے زندہ کیا ہے' حالانکہ دوسری مرتبہ پیدا کرنا میرے لیے پہلی مرتبہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں ہونا چاہیے' جہاں تک اس کے مجھے بُرا کہنے کا تعلق ہے' تو وہ اس کا یہ کہنا ہے' اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے' حالانکہ میں ایک ہوں' میں بے نیاز ہوں' نہ میں نے کسی کو جنم دیا ہے نہ مجھے جنم دیا گیا ہے اور نہ میرا کوئی ہمسر ہے۔

2078 - اَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهٖ حَتّٰى حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِاَهْلِهٖ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِي ثُمَّ اسْحَقُوْنِي ثُمَّ اَذْرُوْنِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِهٖ قَالَ فَفَعَلَ اَهْلُهُ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ . فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ ایک شخص نے بہت سے گناہ کیے تھے' یہاں تک کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے اہلِ خانہ سے یہ کہا: جب میں مر جاؤں گا' تو مجھے جلا دینا اور پھر مجھے ریزہ ریزہ کر دینا اور پھر مجھے ہوا میں اور سمندر میں بکھیر دینا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قابو پالیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا جو عذاب اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیا ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے جس نے اس کا جو بھی حصہ وصول کیا تھا' فرمایا: تم نے جس کو لیا ہے' اسے ادا کر دو۔ تو وہ شخص دوبارہ کھڑا ہو گیا (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہو گیا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: تیرے خوف کی وجہ سے' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

2079 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

2078-اخرجه البخاری فی احادیث الانبیاء، باب . 54 . (الحدیث 3481) واخرجه مسلم فی التوبة، باب فی سعة رحمة الله تعالٰی و انها سبقت غضبه (الحدیث 25 و 26) واخرجه ابن ماجه فی الزهد، باب ذکر التوبة (الحدیث 4255) . تحفة الاشراف (12280) .

2079-اخرجه البخاری فی احادیث الانبیاء، باب . 54 . (الحدیث 3479)، و فی الرقاق، باب الخوف من الله (الحدیث 6480) . تحفة الاشراف (3312) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِاَهْلِهِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ ثُمَّ اذْرُوْنِیْ فِی الْبَحْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ اِنْ يَقْدِرْ عَلَیَّ لَمْ يَغْفِرْ لِیْ . قَالَ فَاَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ فَتَلَقَّتْ رُوحَهُ قَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَبِّ مَا فَعَلْتُ اِلَّا مِنْ مَخَافَتِكَ . فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ .

★★ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تم سے پہلے کے زمانے میں ایک شخص کو اپنے اعمال کے بارے میں بہت غلط فہمی تھی' جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے اہلِ خانہ سے یہ کہا کہ جب میں مر جاؤں' تو مجھے جلا دینا' پھر مجھے پیس دینا' پھر مجھے سمندر میں بکھیر دینا' کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قابو پالیا تو وہ میری مغفرت نہیں کرے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت فرشتوں نے اس کی روح کو پکڑ لیا' اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: تم نے جو کیا ہے تمہیں اس بات پر کس چیز نے مجبور کیا تھا؟ تو اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے صرف تیرے خوف کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت کر دی۔

118 - باب الْبَعْثِ

باب: (قیامت کے دن) دوبارہ اُٹھایا جانا

2080 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گے'' (یعنی قیامت کے دن اس حالت میں اُٹھائے جاؤ گے)۔

2081 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِی الْمُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ

2080-اخرجه البخاری فی الرقاق، باب الحشر (الحديث 6524 و 6525) .واخرجه مسلم فی الجنة وصفة نعيمها واهلها باب فناء الدنيا و بيان الحشر يوم القيامة (الحديث 57) .تحفة الاشراف (5583) .

2081-اخرجه البخاری فی احاديث الانبياء، باب قول الله تعالٰی (واتخذ الله ابراهيم خليلا) وقوله (ان ابراهيم كان امة قانتا) (الحديث 3349)، وباب قول الله • واذكر فی الكتاب مريم اذا انتبذت من اهلها) (الحديث 3447)، و فی التفسير، باب (وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم، فلما توفيتنی كنت انت الرقيب عليهم و انت علی كل شیء شهيد) (الحديث 4625)، وباب (ان تعذبهم فانهم عبادك و ان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم) (الحديث 4626) و باب: (كما بدانا اول خلق نعيده و عدا علينا) (الحديث 4740)، وفی الرقاق، باب الحشر (الحديث 6526) .واخرجه مسلم فی الجنة وصفة نعيمها و اهلها، باب فناء الدنيا، و بيان الحشر يوم القيامة (الحديث 58) .واخرجه الترمذی فی صفة القيامة، بباب ما جاء فی شان الحشر (الحديث 2423)، و فی تفسير القرآن، باب (ومن سورة الانبياء عليهم السلام) (الحديث 3167) و سياتی باب ذكر اول من يكسی (الحديث 2086)، و فی التفسير: سورة المائدة، قوله تعالٰی (ان تعذبهم فانهم عبادك) (الحديث 180) .

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً غُرْلًا وَاَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسَى اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَرَاَ (كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ) .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر اُٹھایا جائے گا' مخلوق میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا' اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے''۔

2082 - اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّبَيْدِىُّ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّهْرِىُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا . فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُغْنِيهِ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر زندہ کیا جائے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: پھر شرمگاہوں کا کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس دن ہر شخص ہر چیز سے لاتعلق ہوگا۔

2083 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ اَبِى مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً . قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُهِمَّهُمْ ذٰلِكَ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

تم لوگوں کو برہنہ پاؤں' برہنہ جسم اُٹھایا جائے گا۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے عرض کی: مرد و خواتین ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس دن معاملہ اتنا شدید ہوگا کہ انہیں اس چیز کا خیال بھی نہیں آئے گا۔

2084 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ

2082-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16628) .

2083-اخرجه البخاري في الرقاق، باب الحشر (الحديث 6527) . واخرجه مسلم في الجنة وصفة نعيمها و اهلها، باب فناء الدنيا و بيان الحشر يوم القيامة (الحديث 56) . واخرجه النسائي في التفسير: سورة الكهف، قوله تعالى (وحشرناهم فلم نغادر منهم احدًا) (الحديث 324) واخرجه ابن ماجه في الزهد، باب ذكر البعث (الحديث 4276) . تحفة الاشراف (17461) .

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ اثْنَانِ عَلٰى بَعِيرٍ وَّثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے:

قیامت کے دن لوگوں کو تین طریقے سے اکٹھا کیا جائے گا' کچھ لوگ اس حال میں ہوں گے کہ انہیں رغبت بھی ہوگی اور وہ خوفزدہ بھی ہوں گے' دو آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے' تین ایک پر سوار ہوں گے' چار ایک اونٹ پر سوار ہوں گے' دس ایک اونٹ پر سوار ہوں گے جبکہ باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کر کے لائے گی' جہاں وہ رُکیں گے آگ بھی ان کے ساتھ رُکے گی' جہاں انہیں رات آئے گی آگ ان کے ساتھ رات بسر کرے گی' جہاں انہیں صبح ہوگی آگ بھی ان کے ساتھ صبح کرے گی' جہاں انہیں شام ہوگی آگ بھی ان کے ساتھ شام کرے گی (یعنی ہر وقت آگ ان کے ساتھ رہے گی)۔

2085 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلَاثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجٌ رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجٌ يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ يُلْقِى اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا .

★★ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت صادق ومصدوق (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

(قیامت کے دن) لوگوں کو تین گروہوں میں اُٹھایا جائے گا' کچھ لوگ سوار ہوں گے جنہیں اُمید بھی ہوگی اور انہوں نے لباس بھی پہنا ہوا ہوگا' کچھ وہ لوگ ہوں گے جن کو فرشتے ان کے چہروں کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے اور آگ انہیں ہانک رہی ہوگی اور کچھ وہ لوگ ہوں گے جن میں سے کچھ چل رہے ہوں گے اور کچھ دوڑ رہے ہوں گے' اس وقت اللہ تعالیٰ آفت (یعنی موت) کو سواریوں پہ ڈال دے گا' تو کوئی سواری باقی نہیں رہے گی' یہاں تک کہ یہ صورتِ حال ہو جائے گی کہ جس شخص کے پاس باغ موجود ہوگا' وہ ایک اونٹنی کے عوض میں وہ باغ دینا چاہے گا' لیکن وہ باغ دے کر بھی اس سواری کو حاصل نہیں کر سکے گی۔

119 - باب ذِكْرِ اَوَّلِ مَنْ يُكْسٰى

باب: اس شخصیت کا تذکرہ جسے سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا

2084-اخرجه البخاري في الرقاق، باب الحشر (الحديث 6522) . واخرجه مسلم في الجنة و صفة نعيمها و اهلها، باب فناء الدنيا و بيان الحشر يوم القيامة (الحديث 59) . تحفة الاشراف (13521) .

2085-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11906) .

2086 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَّاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ حُفَاةً غُرْلاً . وَقَالَ وَكِيْعٌ وَّوَهْبٌ عُرَاةً غُرْلاً (كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ) قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَاِنَّهُ سَيُؤْتَى . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ يُجَاءُ . وَقَالَ وَهْبٌ وَّوَكِيْعٌ سَيُؤْتَى بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِي . فَيُقَالُ اِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ) الْاٰيَةَ فَيُقَالُ اِنَّ هٰؤُلاَءِ لَمْ يَزَالُوْا مُدْبِرِيْنَ . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تمہیں برہنہ حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔

یہاں ابوداؤد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: برہنہ پاؤں اور ختنے کے بغیر حالت میں (پیش کیا جائے گا)۔

جبکہ وکیع نامی راوی نے اور وہب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر (پیش کیا جائے گا)۔

''یہ بالکل اسی طرح ہوگا' جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا اور ہم ہی دوبارہ اسے پیدا کریں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا''۔

یہاں روایت کے الفاظ میں راویوں میں اختلاف پایا جاتا ہے (تاہم اس کا مفہوم یہ ہے:) قیامت کے دن میری اُمت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا اور انہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا' یعنی جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' تو میں یہ کہوں گا: پروردگار! یہ تو میرے ساتھی ہیں' تو یہ کہا جائے گا: کیا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا تھا' تو میں وہی بات کہوں گا جو ایک نیک بندے نے کی تھی (جس کا ذکر قرآن میں بھی ہے)

''میں ان پر گواہ تھا اس وقت تک جب میں ان کے درمیان موجود تھا' جب تو نے مجھے موت دے دی''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''اگر تو ان کی مغفرت کر دیتا ہے''۔ (یہ مکمل آیت ہے)

تو یہ کہا جائے گا: یہ لوگ پیٹھ پھیر کر مرتد ہو گئے تھے' اس وقت جب تم ان سے جدا ہوئے تھے (یہاں بھی کچھ الفاظ کے بارے میں راویوں میں اختلاف پایا جاتا ہے)۔

2086-تقدم في الجنائز، البعث (الحديث 2081) .

120 - بَابٌ فِي التَّعْزِيَةِ

باب: تعزیت کرنے کے بارے میں روایات

2087 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدٍ - وَهُوَ ابْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهِ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيْرٌ يَاْتِيْهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَيُقْعِدُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلَكَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ اَنْ يَحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهِ فَحَزِنَ عَلَيْهِ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ لَا اَرٰى فُلَانًا . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بُنَيُّهُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ هَلَكَ . فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ بُنَيِّهِ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ اَيُّمَا كَانَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ تَمَتَّعَ بِهِ عُمْرَكَ اَوْ لَا تَاْتِيْ غَدًا اِلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ اِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ . قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَلْ يَسْبِقُنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِيْ لَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ . قَالَ فَذَاكَ لَكَ .

☆☆ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی تشریف فرما ہوتے تھے تو کچھ صحابہ کرام آپ کے پاس بیٹھ جایا کرتے تھے ان میں سے ایک صاحب تھے جن کا ایک کم عمر بیٹا تھا وہ ان کی پشت کے پیچھے سے ان کے پاس آتا تو وہ صاحب اسے اپنے آگے بٹھا لیتے تھے اس بچے کا انتقال ہو گیا اور اپنے بیٹے کو یاد کرنے اور اس کی وجہ سے غمگین ہونے کی وجہ سے وہ صاحب کچھ دن نبی اکرم ﷺ کے حلقہ میں شریک نہیں ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں غیر موجود محسوس کرتے ہوئے دریافت کیا: کیا وجہ ہے میں فلاں شخص کو نہیں دیکھ پا رہا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا بچہ جسے آپ نے بھی ملاحظہ کیا ہوا ہے وہ فوت ہو گیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ اس شخص سے ملے اس سے اس بچے کے بارے میں دریافت کیا اس شخص نے آپ کو بتایا: اس کا انتقال ہو گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے اس بچے کی تعزیت کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فلاں شخص! تمہارے نزدیک کیا چیز زیادہ پسندیدہ ہے ایک یہ کہ تم ساری زندگی اپنے بچے سے لطف حاصل کرتے رہتے یا پھر یہ کہ تم کل (قیامت کے دن) جنت کے جس دروازے پہ پہنچو گے تو تم اس بچے کو ایسی حالت میں پاؤ گے کہ وہ تم سے پہلے اس دروازے تک پہنچ چکا ہو گا اور وہ اس دروازے کو تمہارے لیے کھولے گا تو اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مجھے یہ بات پسند ہے وہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے تک پہنچ جائے اور اسے میرے لیے کھولے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تمہیں یہ بات نصیب ہو گی۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جب کسی شخص کا کوئی قریبی عزیز فوت ہو جائے تو اس کے ساتھ تعزیت کرنا مشروع ہے۔ اس بات پر علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جن لوگوں کے قریبی عزیز کا انتقال ہوا ہو۔ ان سب کے ساتھ

2087-تقدم في الجنائز، الامر بالاحتساب و الصبر عند نزول المصيبة (الحديث 1869) .

تعزیت کرنا مستحب ہے خواہ وہ بڑی عمر کے ہوں یا کم عمر ہوں' تاہم ان میں سے جو لوگ بہتر اور بلند حیثیت رکھتے ہوں' ان کے ساتھ تعزیت کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر کسی شخص کا کم سن بچہ فوت ہو جائے تو اس بچے کی فوتگی اس کے ماں باپ کے جنت میں داخلے کا سبب بن جاتی ہے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھیوں کا انتہائی خیال رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر آپ ﷺ کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص کسی دن موجود نہیں ہوتا تھا' آپ کی محفل میں شریک نہیں ہو پایا تھا تو آپ ﷺ اس کی خبر گیری کیا کرتے تھے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ ہر عقلمند شخص کو دنیاوی نعمت کے مقابلے میں آخرت کی نعمت کو اختیار کرنا چاہیے اور جب اللہ تعالیٰ آدمی کی پسندیدہ چیز کو واپس لے۔ تو آدمی کو اس پر صبر سے کام لینا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔

•••——•••——•••

121 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور قسم کی روایات

2088 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَآئَهُ صَكَّهُ فَفَقَاَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِىْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ . فَرَدَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ . قَالَ اَىْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ الْمَوْتُ . قَالَ فَالْاٰنَ . فَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' موت پر متعین فرشتے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا' جب وہ ان کے پاس آیا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے مکا رسید کر دیا اور اس کی آنکھ کو پھوڑ دیا تو وہ فرشتہ واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا اور دریافت کیا: کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے' جو مرنا ہی نہیں چاہتا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کی آنکھ ٹھیک کر دی اور فرمایا: تم واپس اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھے' اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں اسے ایک سال کی زندگی مل جائے گی۔ (جب یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی گئی تو انہوں نے) دریافت کیا: اے میرے پروردگار! پھر کیا ہوگا؟ تو فرمایا: پھر موت آ جائے گی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر ابھی ٹھیک ہے' پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی کہ وہ انہیں ارضِ مقدس کے اتنا قریب کر دے کہ جتنے فاصلے پر کوئی پتھر جا کر گرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

2088-اخرجه البخاري في الجنائز، باب من احب الدفن في الارض المقدسة او نحوها (الحديث 1339)، وفي احاديث الانبياء، باب وفاة موسى و ذكره بعد (الحديث 3407) . واخرجه مسلم في الفضائل، باب من فضائل موسى صلى الله عليه وسلم (الحديث 157) . تحفة الاشراف (13519) .

''اگر میں وہاں موجود ہوتا تو میں تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جوایک سرخ ٹیلے کے نیچے راستے کے ایک طرف ہے''۔

شرح

اس روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔اس میں یہ بات مذکور ہے کہ جب موت کا فرشتہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اسے مکا رسید کیا۔جس کے نتیجے میں اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ فرشتے بعض اوقات انسانی شکل بھی اختیار کر سکتے ہیں۔اور جب وہ انسانی شکل اختیار کریں گے تو ان پر ظاہری انسانی جسم کے حالات بھی طاری ہو سکتے ہیں اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انبیائے کرام کو ان کے وصال سے پہلے اس بات کا اختیار دیا جاتا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو قبول کر لیں اور اگر چاہیں تو وہ دنیا میں رہ جائیں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی یہی بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بندے کا ذکر کیا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اختیار دیا کہ اگر وہ چاہے تو دنیاوی زیب وزینت کو اختیار کرے اور اگر وہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو اختیار کرے۔ تو یہ بات سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے تھے۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا کی تھی کہ انہیں ارض مقدس کے قریب کر دیا جائے۔علماء نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا اس لئے کیا تھا کیونکہ ارض مقدس میں انبیائے کرام دفن ہیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے قریب دفن ہونا چاہتے تھے' لیکن چونکہ اس وقت بنی اسرائیل سزا کے طور پر صحرا میں گھوم رہے تھے۔اور وہ ارض مقدس میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارض مقدس میں دفن نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تو انہوں نے ارض مقدس کے قریب ترین ہونے کی آرزو کی تھی۔بنی اسرائیل ایک طویل عرصے تک سزا بھگتنے کے بعد' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد' حضرت یوشع علیہ السلام کے عہد میں ارض مقدس میں داخل ہوئے تھے۔اور ارض مقدس میں داخل ہونے کا اعزاز ان لوگوں کو نصیب ہوا تھا جو ان لوگوں کی اولاد تھی' جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ نصیب ہوا تھا۔

اس روایت میں میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا بیان موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس علاقے کی طرف سفر نہیں کیا' جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک موجود ہے لیکن آپ نے پھر بھی یہ بات بیان کر دی' ان کی قبر راستے کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے پاس ہے۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ انبیائے کرام کی قبر کی زیارت کی جا سکتی ہے جیسا کہ ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی''۔

اسی طرح امام نسائی حدیث 2031 کے تحت یہ بات نقل کر چکے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' اب تم ان کی زیارت کرو''۔

•••———•••———•••